

٥٩٣  
٢٣٩٢  
صالح النعمان  
سنة ١٢٩٢

maablib.org



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(کتاب)

# التَّكْمِيلُ

(یعنی)

آیہ مبارکہ التَّكْمِيلُ کے معنی کی تفسیر نزل تاریخ ہر مقام نزل کی تعیین

علامہ علی کتاب فی النبی مضامین تحقیقات و تاریخ و حدیث کی روشنی میں بحث

(مصنف)

محققان تاریخ ہجرت و تحقیق توفیق جناب سید محمد حسین صاحب دہلوی

بیتنام جمع العباد مرزا محمد جواد

اگر کسی نے اس کتاب کو دیکھا تو اسے اپنے دل سے نکالے اور اسے اپنے دل سے نکالے



## تقریظ

حضرت مہدی علیہ السلام علیہ السلام و آلہ علیہ السلام صاحب کتاب مجید العصر علیہ السلام

باسمہ سبحانہ

تاریخی واقعات کا دیانت کیساتھ اصول مسلمہ پر جاریہ لینا۔ ان کے اطراف و جوانب پر فلسفیانہ نظر کرنا اور مختلف واقعات کو سنجیدہ طور پر ترتیب دیکر جدید نتائج کا استخراج کرنا نہ صرف مدوح ہی ہو بلکہ ایک مؤرخ کے اعلیٰ کمال کی دلیل بھی ہو لیکن اسکے معنی نہیں ہیں کسی خاص مقصد کو پہلے ہی پیش نظر رکھ کر کتاب تاریخ کی روش گردانی کی جائے اور نیا کیلئے اقوال شاذہ کی تلاش میں ناواکوشین بھائیوں یا واقعہ کو توڑ کر حشبات و مقصود ناکریشن کیا جائے اور پھر اولویت ثابت کرنے میں صرف وقت نشا پر بازی کا سہارا کافی سمجھا جائے اور دشمن کرنے کی نمن سے شوخی تحریر کا رنگ بھر کر ایلینان کر لیا جائے جیسا کہ ہمارے ملک کے بعض مشورین کی عام عادت تھی اور وہ نہیں نازیبا تصرفات کے لئے دوسرے نازیبا بلکہ معراج کا میرانی تصور کرتے تھے۔

واقعہ غدر خرم بھی جو اسلامی واقعات میں ان کا حاصل ہر ایک کا الگ ہے انہی تمام ظریفوں کے ہاتھوں مجروح ہوئے بغیر نہ رکھا چاہئے نہ قول آریہ اکنان میں کا شرف غدر خرم سے چھین کر عرفان کو دیدہ آگیا اور بجائے روز بخیر و بد و غدر و مجبور کردن لکھ دیا گیا۔ اسی قسم کی بعض فریب کیوں کی قلعی کھولنے کیلئے جناب سب سلاطین الاطیاب کیم صیر تصنی حیات متساکنان پر بیان دانے کمال اتق بڑی جانفشانی و لطیف و منہج کتاب تصنیف فرمائی ہوئے اس کے بعض مقامات پر جو اگر نہ مجھے قوی امید کہ بن سائل پر سن کر کبھی بڑی توفیق و تحقیق اور دوز کا دلائل کے دوا بطلان میں کیا کافی دوائی ہوگی۔ خوار و خالم جناب مصنف کو جزائے خیر دے آپ نے باوجود دیگر مشاغل ضروریہ کو اپنا مقدہ وقت اس کتاب کی ترتیب و تصنیف میں صرف کیا ہے۔

ختم حسن عفی عنہ

## تقریظ

سرکار شریعت علیہ السلام علیہ السلام و آلہ علیہ السلام صاحب کتاب مجید العصر علیہ السلام

باسمہ سبحانہ

ہر قسم کی حقائق ایسے ہیں جن کی بنیاد تاریخی معلومات ہی اور اس بنا پر ایک ایسی ہی یا مبالغہ جو تاریخی واقعہ کو مبتدیانہ ایک عظیم حقیقت کے پامال ہو جانے کا ذریعہ ہو سکتا ہے ایک مؤرخ کا فرض ہے کہ وہ واقعات کی حقیقت میں بالکل تاریخی اعتبار سے کہے اور اس میں اتنی جذبات اپنے



نظریات کی روشنی میں گاہ بخیر و گاہ بکسر تاریخ تاریخ نہیں رہتی

شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی کو شیخیت سے ایسا خیال ہو کہ وہ ہمیشہ تاریخ کو مذہب کی عینک سے دیکھتے ہیں اور انہی کو کئی اتنی یا مذہبی خیال کی حمایت کے  
تاریخی مسائل کے حقیقی حل سے زیادہ مقدم سمجھتے ہیں۔ وہ اکثر اپنے مذہبی نقطہ نظر کی تائید کو پیش نظر رکھتے ہوئے تاریخی واقعات کے نظم کو دہم و برہم  
کر دیتے ہیں تاکہ کسی کی بھی طرح اپنا پیش نظر مطلب حاصل ہو جائے۔

آیہ کریمہ اللہ علیہ وسلم کی کلمہ دینکم کا نزول مستند تصریحات کے مطابق روزِ غدیر یعنی ۱۸ ذی الحجہ کو غدیر خم میں لایا گیا میرا مومنین علی  
بن ابیطالب سلام اللہ علیہ کے اعلان کے موقع پر تھا لیکن مولانا شبلی نے آیہ مذکورہ کے نزول کو یومِ عرفہ جمعہ ۹ ذی الحجہ کو بعض قدیم مفسرین کا  
ایک کمزور قول پر مبنی قرار دیا ہے۔ اور اس کے یومِ نزول سے تا وفات نبی اکرامی یومِ زندہ ہوا جناب التائب کا ثابت کیا ہے اور اس سلسلہ میں مختلف  
تقریری نقیون سے اسکی جد جہد کی ہے کہ آیہ اكمال دین کا نزول یومِ عرفہ ہی صحیح قرار پائے اور چونکہ ۹ ذی الحجہ یومِ جمعہ کی مرحمت ہے ۲۶  
ذی القعدہ کو یومِ شنبہ واقع ہوا ہے اسلئے حضرت کے سفر حجۃ الوداع فرمانے کی تاریخ بھی ۲۶ ذی القعدہ یومِ شنبہ قرار دی ہے۔

زیر نظر کتاب میں اُسکے تصنیف جناب صدر تفضلی حسین جہاں موطن قصبہ ریان سا دانے تاریخی حیثیت سے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش اور مولانا  
شبلی کے بیانات پر محققانہ انداز سے تبصرہ کیا ہے اور اس کتاب کو اکثر مقامات پر دیکھا اور مصنف کتاب کی جانفشانی و مقرریری کی قدر کی اس کتاب کا شکر  
بھی مطالعہ کے ذریعہ اس کا اندازہ کر سکتا ہے کہ مصنف نے ہر کتاب کی تصنیف اور تصنیف کتب میں صرف کیا ہے اور کامل محنت یا ضحی  
اور فرض کو انجام دیا ہے۔ امید ہے کہ پڑھنے والا اس کا مطالعہ کرے گا اور اس کا فائدہ مند ہوئے۔ جو علی اللہ بخیر الخراج  
سید علی نقی القزوی عفی عنہ

تقریظ حضرت حجۃ الاسلام علیہ السلام مولانا سید کلب حسین صاحب مجتہد العصر مدظلہ العالی  
دنیا تصنیف و تالیف میں قدم رکھنا جتنے آسان ہے اسی قدر دین و دنیا کے علم و ہنر میں اہل تصنیف کی فہرست میں اپنا نام شمار کرنے کا ہر شخص ہنرمند و متبحر و خواہ  
سے اکثر لوگ جبریاں کی غلطیاں یا بے فکرانہ علم کی عیب پوشی میں سبھی بیکر کتاب کا ثبات میں اور غرضوں کی یاد دہانہ کرتا ہے جو کسی مصنف کے علم کو پیش آتی ہوں۔  
اس میں شبہ نہیں کہ شبلی نعمانی نے اپنے خیالات کو حق کا لباس پہنانے کے واسطے بڑی جہد کی کا وہ صرف کر دیا اور تاریخی میدان میں بھی اپنے عقائد کے جذبات سے متاثر ہو کر علم  
صراطِ مستقیم سے برگشتہ ہی کیا۔ کبھی دلائل ضعیفہ سے تسک کے مہیوے گناہگار ثابت کیا کبھی حساب کو کھنڈے میں پھنسا کر حایل کردہ کو ہٹا دیا جاہا۔ شاید وہ کمال  
تھا کہ تمام دنیا بصر سے بے بھر ہوئی دیکھ کر اسے قلم کی لغزشوں سے فائل ہے گی مگر اذ کی خام خالی تھی جس کا تین ثبوت ہے دیکھتے ہیں صاحب حق کی طرف سے  
ظلمتِ ظلمات سے اس کے دستانِ روشن کو طرح اُتی مدتِ ظلمت پر ہے میں کئی کتابیں سی مقصد داکھتے ہوئے اہل یاسان کے نظر سے گزر چکی ہیں ان اشارت  
آئندہ پیش نظر آتی ہوگی اسی سلسلہ کی نظیر کڑی جدید کتاب جو تکمیل کے نام سے موسوم اور بیباک بطلانِ ہر اون درست لکھ کر اسے جلو جناب شبلی نے انھیں  
استحکام کیساتھ منظرِ عام پر پیش کیا تھا میں اس کتاب کے بعض مقامات کو دیکھا اور یہ کہنے کو تیار ہوں کہ جناب صدر تفضلی حسین صاحب نے اس کتاب کی اپنی  
اور تصنیف میں اپنے پیش قیادتانہ کیف کے صلحان ایمان انصاف کے واسطے ایسا گراں بخیر فراہم کر دیا ہے جو ان کی رحمت کے بعد بھی قیامت فرام ہوگا۔ اور علامہ شبلی  
نعمانی نے جو کہ مصلحت اُتی تھی پھیلا دی تھی اس کو تحقیق کے ٹھنڈے چھلکوں میں ڈال دیا ہے کہ کتب کے قابلِ زبرد خدو عالم موصوف کے اجڑ چلے ہوئے میں نے اس کے نظیر  
کتاب سے استفادہ کرنے کی توقع غایت کر دی واللہ العالی۔



کتاب المثل اور اسکے بعض اقتباسات

سیر البنی شلی کے آیت تکمیل یوم عرفہ جمعہ اور ۲۶ ذیقعدہ سنہ ۵۱۰ ھ تاریخ سفر حجۃ الوداع پر تقویمی نقشہ تہج ماہا وغیرہ سے البطل

عاشیه صد ۱۲ و صد ۲۰ و عاشیه صد ۲۵ و صد ۲۴ و صد ۲۴۴

۲۔ الفاروق شبلی کے تاریخ مرض النبی کے مراجعت سے ۱۸ ذی الحجہ سال ۱۲۸۵ یوم غدیر بخشبہ (عشر جمادی الاول) کو آیہ تکمیل کا نزول اور ۲۵ ربیعہ الاول

سفر حجۃ الوداع کا صحیح حدیثوں سے اثبات

۲-۱۸- ذی الحجہ پختہ سے ۲۹ صفر پختہ تک شریوم کا ارباب سیر و محدثین سے تطبیق اور گیارہ ربیع الاول دوشنبہ پر اکیاسی یوم کی قیام

حاشیه مشرق و ۱۴۶ و ۱۴۹ و ۱۸۶ و ۲۵۰ و ۲۵۲ و ۲۵۵

۴۔ گیارہ ربیع الاول ۱۲۲۰ھ کی شام شب بارہویں ربیع الاول سے بائیسویں جمادی الثانی ۱۲۲۰ھ دو سال تین مہینہ دس دن اتون تک ابو بکر

کے زندہ رہنے کی مطابقت۔

۵۔ بارہ تاریخ گذر شب سیرتوین<sup>۱۲</sup> ریح الاول<sup>۱۳</sup> ساله<sup>۱۴</sup> بایستون<sup>۱۵</sup> جمادی الثانی<sup>۱۶</sup> سال<sup>۱۷</sup> دوم<sup>۱۸</sup> سال<sup>۱۹</sup> تین<sup>۲۰</sup> مہینہ<sup>۲۱</sup> نوشون<sup>۲۲</sup> تک مدت خلافت

۱۱۸ و ۲۰۳ و ۲۳۹

ابوبکر بن رواثه و در آیه موافقت

۴۔ بارۃ البریۃ کا شبانہ روز یعنی بایا سوانہ دن خواب امیر کی اصل خلافت و امامت اور رسول خدا کے غسل و کفن میں حضرت جبریل

۳۳۲

۳۲۲

۱۔ یکم صفر پینچشنبہ بارہ صفر دوشنبہ چہارم ربيع الاول پینچشنبہ بارہ ربيع الاول دوشنبہ سے سلسلہ کا سال گیارہ مہینے سے محدثین کی تخطی۔

حاشیه ۲۲۹ و ۲۳۲ و ۲۵۵ و ۲۴۹ و ۲۸۳

حاشیه ۱۲۵ و ۲۲۹ و ۲۳۲ و ۲۵۵ و ۲۴۹ و ۲۸۳

۱۰۔ پنجشنبہ کا اکا سوان <sup>۸۱</sup> دن دوشنبہ بیا سوان <sup>۸۲</sup> دن شنبہ اور جمعہ کا سوان <sup>۸۳</sup> دن شنبہ بیا سوان <sup>۸۴</sup> دن چار شنبہ ہوگی حقیقت ۲۳۵ و ۱۴ و ۲۳۵۹

۹۔ گیارہ ربیع الاول دو شنبہ سے تین مہینہ قبل توذیحجہ عرفہ کو شنبہ ۸۱ یوم قبل ۱۸ ذی الحجہ یوم غدیر خم کو شنبہ ہوگی و قیمت ۵۹۵ و ۱۲۲۴ و ۱۱۱۱

۱۔ طلب قرطاس سے ۹۰ دن پہلے آیہ تمجیل کے نزول کی تغلیط اور الکاشی یوم پہلے روایت صحیحہ سے تصدیق ۱۷۱۰ و ۱۲۷۰

۱۱۔ واقعہ قرطاس سے تین مہینہ پہلے یوم عرفہ کو مرخم دجی کی آیہ تکمیل پر غلط تعبیر اور اکاسی یوم قبل یوم غدیر کو مرخم دجی احکامی کی صحیح تطبیق

144, 145

۱۲۔ طلب طاس پیغمبر سے اکا سنی یوم قبل ۱۰ اذیکم (یوم غدیر) کو کامل سورہ مائدہ اور اس کے اٹھارہ احکام کا نزول۔

عاشق ممد و عاشق ادا و عاشق ادا و عاشق ادا



۲۲۹، ۲۴۸ —

۱۵۔ آیہ تبلیغ کے نزول پر رسول خدا کا علیؑ کے سر اقدس پر مساندہ ہونے کی خبر پہنچنے پر آپؐ نے فرمایا: **مَنْ بَلَغَ إِلَيْنَا هَذِهِ الْآيَةَ فَقَدْ بَلَغَ إِلَيْنَا نِعْمَتَ اللَّهِ** (جو شخص اس آیت کو پہنچائے گا تو ہمیں اللہ کی نعمت پہنچائی ہے)۔

۱۸- اثنی عشرہ خلفا کا خاص اولاد و مصلیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ہوئی کی تو ریت میں بشارت۔ ۲۵۷ و ص ۳۱۲

حاشیه ص ۲۵۵ و ص ۲۴۹

۲۰۔ حضرت یونسؑ کا جہدِ ہر گویا وادِ صبر کی کا جہدِ ہر گویا وادِ صبر کی پوری پوری ہے۔

۲۱۔ حضرت موسیٰؑ کا اپنے آخر عمر میں بنی اسرائیل سے رسولِ مقبول کا اپنی امت سے حکم خدا اپنے اپنے خلیفہ کیلئے عہدِ شاق لینے کی مشابہت

२०४,२००—

والموت

۲۲- حضرت ہارون اور اذکی اولاد (شعبہ شیبیر) کا امت موسیٰ بن امام ہونامہ ۳۱۵

۲۴۔ یاروں کی اولاد میں یقیناً بعد یحییٰ امامت موزا مسیح

۲۵۔ علی اور ان کی اولاد (شہرِ فقیہ) امام حسن و امام حسینؑ میں نسلاً بعد نسل امامت ہونا۔

۲۶۔ وجود شریف خباب امیر کا شمل وجود نبوت رسول مقبول کے ہونا حاشیہ ص ۷۷

۲۶۔ امامت کا ابراہیم اور ذریت ابراہیم صاحبین واسحاق و یعقوب (جین زبان قرآن منحصراً نامہ) ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰،

۲۸- موسیٰ و ہارون کا سورہ والصافات میں ہادی صراطِ استقیم اور محمد مصطفیٰ و علی رضی اللہ عنہما اولاد کی اولاد کا سورہ فاتحہ میں ہادی صراطِ استقیم مذکور ہے۔

۳۹۔ صراط المستقیم سے امام مراد ہونا۔ حاشیہ ص ۶۳

۳۰۔ کتب سماوی کے علوم کا سورہ فاتحہ میں اور سورہ فاتحہ کے علوم کا بار اسم بسم اللہ میں اور بار اسم بسم اللہ کے علوم کا فقط بار اسم بسم اللہ میں

۳۴۰۳۸۹

٣١- علي بن ابي طالب كانه قد تحت الباء (بسم الله الرحمن الرحيم) مؤنثا - وحاشية ٣٦.

۳۲- ابو بکر و عمر و عثمان کا سورہ فاتحہ یا سبع شافی کے آیات میں اول آیت لبسم اللہ مجید کریم صرف چھ آیتوں سے نماز پڑھنا ص ۳۷

۳۴۔ نعمت ولایت یعنی خلافت و امامت خباب علی علیہ السلام کا صحابہ اور اہل بیت مومنین اور امت سے عشرین سوال ہونا مسئلہ ۸ و ۵۴



نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ	نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ
۱	تعمید و تفسیر	۱	۲۸	ساتواں نقشہ خبری حرت (طار) طبری جسکے پہلے خانہ کا تائیدی	۲۸
۲	سیرت ائینی شبلی میں ۹ ذیحجہ عرذہ جمعہ کو آیہ تکمیل کا نزول		۲۹	نقشہ چہارم دوسرے خانہ کا سادہ نقشہ دوم ہے	
۳	انکاشی دنوں پر وفات انبی		۳۰	آیہ تکمیل کا ولایت جناب امیر برنادل ہونے کا ذکر	
۴	۲۶ ذیقعدہ شیخ تاریخ سفر حجۃ الوداع		۳۱	جناب وازواج ہنہ کا ولایت جناب امیر برتینیت کا ذکر	
۵	آٹھ اقسام کے نقشے بارہ ربیع الاول تک ہرنا		۳۲	تینیت کے سلسلہ میں احباب وازواج سے عہد و پیمان	
۶	مضمون مذکورہ پر تبصرہ و مہذب تبصرہ		۳۳	جناب موسیٰ کا اپنے آخر عمر میں حضرت یوشع کو وحی کر کے نبی ہرئیل سے عہد قرار کا ذکر	
۷	آیہ تکمیل کا نزول مقام خدیوہ ۱۸ ذیحجہ پنجشنبہ کا ذکر		۳۴	آیہ اثنی عشر نقیبات میں موسیٰ کے اول غلیظہ یوشع اور رسول مقبول کے اول غلیظہ علی رضی عنہ	
۸	مکہ معظمہ سے حجۃ تیسری منزل کا ذکر		۳۵	حضرت موسیٰ کا یوشع کو جناب امیر کا علی کو ۱۸ ذیحجہ میں غلیظہ کرنا	
۹	آیہ تبلیغ کا سورہ مائدہ کے ساتھ نزول		۳۶	یوشع اقرآن شاہ عبدالقادر سے سورہ مائدہ کا آخر عمر میں نزول	
۱۰	خدیوہ میں حرمین کا ذکر		۳۷	سورہ مائدہ میں اٹھارہ فرغیہ (احکام) کا ذکر	
۱۱	ابوسعید خدری سے ۱۸ ذیحجہ پنجشنبہ		۳۸	۱۸ ذیحجہ میں موسیٰ کا یوشع کو شیعہ کا شمعوں کو سلطان کا آہٹ کو ہی کرنا	
۱۲	حجۃ سے مدینہ پانچ مرحلہ سے زائد ہونے کا ذکر		۳۹	بعد وفات موسیٰ اور لنگ غلیظہ یوشع کے نبی ہرئیل میں حج و قتال کا ہونا	
۱۳	آیہ تبلیغ کے نزول پر رسول کا خطبہ حدیث ثعلین و غلیظتین وغیرہ		۴۰	طلب قرطاس میں عمر کا حسنا کتاب الشہدائین	
۱۴	حدیث ولایت وغیرہ کے ارشاد و پراپیٹیکس کا نزول سرحد کا شکر		۴۱	۸ یوم آخر عمر کی مدت کے بجائے نوے یوم ہونے کا تصریح	
۱۵	انوار شہلی سے رسول مقبول کا اخیر صفر میں بیابان بکر تیرہویں دن		۴۲	شاہ عبدالعزیز کا طلب قرطاس سے تین مہینے پہلے آیہ تکمیل کا نزول	
۱۶	بارہ ربیع الاول وفات		۴۳	نفا سیرت ۸۱ و ۸۲ راتوں کا بعد نزول آیہ تکمیل کے سرحد کا ذوق	
۱۷	رسول خدا کا اپنی خلافت سے ایک دن قبل اسارہ کو سرحد فتح کرنا		۴۴	اخیر صفر یعنی ۲۸ صفر چارشنبہ سے ۱۳ و ۱۴ دن بیابان ہونا	
۱۸	مدت خلافت ابو بکر کا سوا دو سو برس ہونا		۴۵	۲۸ صفر چارشنبہ کے مہجرت سے ۱۸ ذیحجہ کو پنجشنبہ ہونا	
۱۹	سورہ مائدہ کا مابین مکہ و مدینہ حجۃ الوداع میں نزول		۴۶	۱۸ ذیحجہ پنجشنبہ سے ۹ صفر پنجشنبہ شہر کی آمد و ربیع الاول کے دن ہجرت	
۲۰	نقشہ خبری فتح ماج		۴۷	پنجشنبہ کا اکاٹھان دنو شنبہ ہر عہد کا اکاٹھان دن و شنبہ بدای ہونا	
۲۱	پہلا نقشہ خبری نمبر ایک دو دو خانہ کا		۴۸	۹ ذیحجہ عرذہ اور ۱۸ ذیحجہ یوم غدیر میں دونوں کا فصل	
۲۲	ہر دو خانہ کا تائیدی سادہ نقشہ پہلے خانہ کا نقشہ اول		۴۹	۲۸ صفر اور ۱۹ صفر میں ۹ دنوں کا فصل	
۲۳	دوسرے خانہ کا نقشہ دوم ۲۲ جمادی الثانی سلسلہ دنوں کا ایک		۵۰	انوار شہلی کے خلافت سیرت شبلی میں ۱۸ یا ۱۹ صفر چارشنبہ کا ذکر	
۲۴	دوسرا نقشہ خبری حرت (الف) مرتبہ شبلی صاحب کثیر الوقوع		۵۱	سیرت شبلی میں یکم سے بارہ ربیع الاول تک فائز انبی کا اجماع عام	
۲۵	تیسرا نقشہ خبری حرت (ب) ممکن الوقوع		۵۲	چارشنبہ کو مرض انبی اور تیرہویں دن و شنبہ کو وفات انبی ہونا	
۲۶	سیرت شبلی اور یفسرین سے وقت نزول آیہ تکمیل میں خلافت		۵۳	۱۸ صفر چارشنبہ کا نقشہ خبری حرت (الف)	
۲۷	۹ ذیحجہ جمعہ سے یکم ربیع الاول و شنبہ اثنی دنوں پر دوم ربیع الاول		۵۴	۱۹ صفر چارشنبہ کا نقشہ خبری حرت (بیم) مسلم	
۲۸	سہ شنبہ انکاشی دنوں پر ہونے کا ذکر		۵۵	سیرت شبلی میں یکم دوم و دروازہ ہم وفات انبی	
۲۹	نقشہ خبری حرت (ب) شبلی کے پہلے خانہ اسی سلسلہ کے سرحد میں لنگان		۵۶	واقعی ابن سعد اور طبری سے دوم و دروازہ ہم کی روایت	
۳۰	سیرت شبلی کے ۲۶ ذیقعدہ تاریخ سفر حجۃ الوداع کا ابطال		۵۷	طبری سے ۱۳ ربیع الاول وفات سہ شنبہ کو دفن انبی	
۳۱	جمود بعد میں موزنین سے ۲۵ ذیقعدہ تاریخ سفر حجۃ الوداع کا ذکر		۵۸	طبری کا بیت واقعی و دوشب باقی صفر پر مرض انبی	
۳۲	ابن کثیر سے ۲۵ ذیقعدہ شنبہ یکم ذیحجہ جمعہ تین مہینہ کال سے		۵۹	ہشام بن محمد و ابو عصفی سے اخیر صفر میں مرض انبی	
۳۳	یکم ربیع الاول پنجشنبہ بارہ ربیع الاول و شنبہ ہونا		۶۰	شبلی نعمانی کا لہجہ صحیح سلیمان التیمی دوم ربیع الاول وفات	
۳۴	تحفہ شاہ عبدالعزیز سے ۲۸ صفر چارشنبہ ۲۹ صفر پنجشنبہ			۱۹ صفر چارشنبہ کے مہجرت سے ۲۶ ذیقعدہ جمعہ	
۳۵	پانچواں سادہ نقشہ حرت (د)				
۳۶	چھٹا نقشہ خبری حرت (بیم) مسلم جسکا تائیدی نقشہ سوم ہے				



صفحہ	نمبر	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ	نمبر	مضامین کتاب تکمیل
		کے اور دس سال کے معظفہ کے کل ۲۰ سال تبلیغ کے ہونا			۵۱ دوم ربیع الاول کی روایت سے یکم ربیع الاول کی حقیقت -
۷۹	۷۹	شبلی صاحب کا چار شہون باقی ذیقعدہ یعنی ۲۶ ذیقعدہ شنبہ سے	۱۱	۵۲	بروایت ابو شراحہ سی عشرۃ لیلة بعیت من صفر سے ۱۹ صفر ہونا
		۹ ذیحجہ عرفہ کو عید کا دن لانا۔		۵۳	روایت مذکورہ میں یوم الامداد الاحدی عشرۃ معنت من صفر
۸۰	۸۰	شبلی صاحب کا ۱۱ ذیقعدہ کا کل ۳۰ دن کا تسلیم کرنا۔			سے ۱۱ صفر چار شنبہ ۱۸ صفر چار شنبہ کا ذکر۔
۸۱	۸۱	سات سوڑین و محدثین سے ۲۵ ذیقعدہ تاریخ سفر ج کا ہونا۔	۱۲	۵۴	۱۹ صفر چار شنبہ کے مراجعت سے ۲۶ ذیقعدہ جمعہ
۸۲	۸۲	سیرت شبلی کے نقشہ مفروضہ ۶ ذیقعدہ شنبہ کے مقابل ۲۵		۵۵	سیرت شبلی میں ۹ یا ۱۰ صفر چار شنبہ کو مرض النبی کی حقیقت
		ذیقعدہ شنبہ میں فرق کا ذکر۔		۵۶	نیز تاریخ و کتب لاکام در سر دن سیری ربیع الاول شنبہ کا ذکر
۸۳	۸۳	شبلی صاحب کا دوم ربیع الاول وفات کو خلافت حصول کننا۔		۵۷	پھر شبلی صاحب کا یکم ربیع الاول وفات النبی۔
۸۴	۸۴	اور کثیر الوقوع ذیحجہ محرم صفر کو دو ۲۹ ایک ۳۰ قرار دینا۔		۵۸	اور امام سیبلی سے بارہ ربیع الاول ناقابل تسلیم ہونا
۸۵	۸۵	سیرت شبلی میں ابن عباس سے ۸۱ یوم کی روایت۔	۱۲		سیرت طبری سے ۱۳ یا ۱۴ ربیع الاول وفات پر جامع عام
۸۶	۸۶	ذیحجہ عید سے یکم ربیع الاول دو شنبہ کا ۸۰ دنوں پر ہونا۔		۵۹	امام سیبلی کے ۱۳ یا ۱۴ ربیع الاول سے ۲۹ صفر دو شنبہ اور
۸۷	۸۷	الفاروقی شبلی سے یکم ربیع الاول جمعہ ہونا۔			موسی بن عقبہ کے روایت ہلال ربیع الاول میں انطباق
۸۸	۸۸	روایت سے صرت ۸۱ یوم کا وارد ہونا۔		۶۰	بہند بخاری موسی بن عقبہ کے طریق ابن عباس سے ۲۵ ذیقعدہ
۸۹	۸۹	خبری نبرا یک کے پہلے خانہ کا سادہ نقشہ اول۔			کو تاریخ سفر ج۔
۹۰	۹۰	اور دوسرے خانہ کا نقشہ دوم۔			۲۵ ذیقعدہ یوم شنبہ سے ۲۹ صفر دو شنبہ اناسی دنوں پر اور
۹۱	۹۱	نقشہ خبری نبرا (ایک) ابن سعد کے مطابق ہر دو خانہ ہونا۔			۱۴ ربیع الاول ۹۳ دنوں پر ہونا۔
۹۲	۹۲	نقشہ خبری حرت (دو) اکثر الوقوع مرتبہ شبلی صاحب کا ذکر۔		۶۱	سیرت شبلی کا ۹ ذیحجہ سے بارہ ربیع الاول تک تین ۱۰ کا غلط ہونا۔
۹۳	۹۳	خبری مذکور کے پہلے خانہ کا تائیدی نقشہ حرت (دو)۔		۶۲	۹ ذیحجہ سے بارہ ربیع الاول تک کثیر الوقوع سے ۹۱ دنوں کا مضاف
۹۴	۹۴	خبری حرت (دو) ممکن الوقوع۔	۱۳	۶۳	کثیر الوقوع ایک ہفتہ ۳۰ ایک ۲۹ سے گیارہ ربیع الاول کو ۹۰ دن
۹۵	۹۵	نقشہ خبری حرت (رج)۔		۶۴	سنسین سے دوم ربیع الاول پر کا شمی دنوں کا ذکر۔
۹۶	۹۶	نقشہ خبری حرت (دوم) اور سادہ نقشہ سوم۔		۶۵	دوم ربیع الاول کثیر الوقوع میں نو دن شامل کرنے سے اربعہ الاول
۹۷	۹۷	ساتواں نقشہ خبری کثیر الوقوع حرت (طاو) طبری کا ذکر			کو تین ہفتہ اور بارہ ربیع الاول کو اکا نوے دن ہونا۔
۹۸	۹۸	اور سادہ نقشہ چارم۔		۶۶	ابن کثیر کے ۲۵ ذیقعدہ شنبہ سے ۲۶ ذیقعدہ شنبہ کا ابطال۔
۹۹	۹۹	تمہید۔		۶۷	۱۱ یا ۱۲ کے ۲۹ ذیقعدہ چار شنبہ الی مدینہ سے ۳۰ ذیقعدہ پنج شنبہ
۱۰۰	۱۰۰	آئینگیل کے نزول کی تحقیر میں تاریخ بقید یوم و وقت کے		۶۸	ابن کثیر کا چار ہفتہ کا کل ۱۲ ربیع الاول کو دو شنبہ لانا
۱۰۱	۱۰۱	سیرت النبی الفاروقی شبلی اور قصیدہ عظمیٰ سے تذکرہ۔		۶۹	۹ ذیحجہ عرفہ سے ۱۲ ربیع الاول کو ۹۳ دن ہونا۔
۱۰۲	۱۰۲	مولوی امین الشریعت قصیدہ عظمیٰ کا ترجمہ۔		۷۰	امام سیبلی کے ۱۴ ربیع الاول دو شنبہ اربعہ سلین سے ۱۸ ذیحجہ دو شنبہ
۱۰۳	۱۰۳	قصیدہ عظمیٰ سے ۲۶ ذیقعدہ شنبہ تاریخ سفر ج کا ذکر		۷۱	ابن عباس سے آئینگیل کا بروز دو شنبہ نزول۔
۱۰۴	۱۰۴	اور ذوالحلیفہ میں احرام۔	۱۳	۷۲	قرۃ ایمن سے ۲۵ ذیقعدہ شنبہ۔
۱۰۵	۱۰۵	اس سفر کا چار ذیحجہ تک ۳۲ دنوں میں طے ہونا		۷۳	کلام سیبلی سے ۲۸ صفر چار شنبہ۔
۱۰۶	۱۰۶	عرفہ جمعہ میں آئینگیل کا نزول		۷۴	۲۸ صفر چار شنبہ کا تیرھواں دن ۱۱ ربیع الاول دو شنبہ
۱۰۷	۱۰۷	آئینگیل کے نزول پر عمر کا گروہ		۷۵	۱۸ ذیحجہ شنبہ سے اربعہ ربیع الاول تک اکا شمی دن ہونا۔
۱۰۸	۱۰۸	۲۶ ذیقعدہ یعنی چار شہون باقی پر سفر ج کی روایت نہ ہونا		۷۶	شب یثرب میں ۱۱ ربیع الاول شنبہ سے ۲۲ طبری الثانی شنبہ ذوالحجہ
۱۰۹	۱۰۹	قصیدہ عظمیٰ کے دوم ربیع الاول دو شنبہ کے مرجعہ ۲۶ ذیقعدہ جمعہ		۷۷	تک درساں میں سینہ دس راتوں کا حدیث کے مطابق ہونا
۱۱۰	۱۱۰	نیز ۲۸ صفر چار شنبہ کے مراجعت سے ۲۶ ذیقعدہ چار شنبہ ہونا۔	۱۵	۷۸	۱۸ ذیحجہ سے ۱۱ ربیع الاول دو شنبہ کو اکا شمی دن ہونا۔
		دوسری کا مائتہ موسی بن عقبہ کا ابن عباس سے ابن جہن امام الکر			۱۲ ربیع الاول حیرت سے ۱۱ ربیع الاول دو شنبہ کو دس سال کا



نمبر	مضامین کتاب مکمل	صفحہ	نمبر	مضامین کتاب مکمل	صفحہ
۱۰۹	امام احمد بخاری وسلم کا عائشہ سے امام نسائی کا علاوہ عائشہ کے حضرت جابر سے ابن جریر طبری کا حضرت عائشہ سے پانچ شبوں باقی ذیقعدہ یعنی ۲۵ ذیقعدہ کو سفر حج۔	۱۲۹	۱۱۰	ذوق حلیفہ میں ایک شب ٹھہر کر دوسرے دن بعد ظہر سفر حج کا ذکر	۱۳۰
۱۱۰	مقام منی میں سورۃ اذکار قصر الشکر کا نزول	۱۳۱	۱۱۱	سیرت شبلی سے یہ سفر مکہ کا نو ذوقین میں طے ہونے کا ذکر	۱۳۱
۱۱۱	ذوق حلیفہ سے مکہ معظمہ میں منیٰ منیٰ کے سفر کا ذکر	۱۳۲	۱۱۲	۲۵ ذیقعدہ سے ۲۴ ذیحجہ تک سات راتوں کا ذکر	۱۳۲
۱۱۲	۲۴ ذیقعدہ سے ۲۳ ذیحجہ کو غیر خیم پر رسول خدا کا ورود	۱۳۳	۱۱۳	حج کے واسطے پہلے ۱۸ ذیحجہ کو غیر خیم پر رسول خدا کا ورود	۱۳۳
۱۱۳	خطبہ الوداعی پھر عمر کا اظہار	۱۳۴	۱۱۴	ذیہ بن ارقم کی روایت صحیح مسلم سے غیر خیم میں حضرت عقیلین	۱۳۴
۱۱۴	مستند روایت ابن عباس سے ۸ یوم آخر عمر رسول خدا کی مدت	۱۳۵	۱۱۵	عمرت اہل بیت اور قرآن مجید کا جبل استین ہونا	۱۳۵
۱۱۵	عمرت اہل بیت علی رضی کا تافذ سالار ہونا	۱۳۶	۱۱۶	عمرت اہل بیت علی رضی کا تافذ سالار ہونا	۱۳۶
۱۱۶	علی رضی کا شل رسول خدا کے کل اُمت کا مولا ہونا	۱۳۷	۱۱۷	چار تفسیروں سے لفظ موتی کے چار معنوں کا ذکر	۱۳۷
۱۱۷	علی کا خواتم و صاحب دماکت و متولی امر ہونا	۱۳۸	۱۱۸	عمر کا جناب امیر کے مولیٰ الکل پر بیعت	۱۳۸
۱۱۸	عمر کا جناب امیر کے مولیٰ الکل پر بیعت	۱۳۹	۱۱۹	آخر عمر چار شب یعنی ۲۸ صفر کو رسول خدا کا بیمار ہونا	۱۳۹
۱۱۹	آخر عمر چار شب یعنی ۲۸ صفر کو رسول خدا کا بیمار ہونا	۱۴۰	۱۲۰	سجڑنا متوسل قرآن کے انجین ذکر میں راتوں باقی صفر میں رسول کا	۱۴۰
۱۲۰	سجڑنا متوسل قرآن کے انجین ذکر میں راتوں باقی صفر میں رسول کا	۱۴۱	۱۲۱	بیمار ہونا اور ۱۲ ربیع الاول کو پھر ۶۳ سال وفات کا ذکر	۱۴۱
۱۲۱	بیمار ہونا اور ۱۲ ربیع الاول کو پھر ۶۳ سال وفات کا ذکر	۱۴۲	۱۲۲	قرۃ العیون سے ۲۶ صفر سالہ میں دو شب ہونا	۱۴۲
۱۲۲	قرۃ العیون سے ۲۶ صفر سالہ میں دو شب ہونا	۱۴۳	۱۲۳	سیرت حلبیہ سے بحوالہ سیلی ۲۶ صفر سالہ میں دو شب	۱۴۳
۱۲۳	سیرت حلبیہ سے بحوالہ سیلی ۲۶ صفر سالہ میں دو شب	۱۴۴	۱۲۴	بیمار الازار حلبیہ ۶ صفر ملازمہ دو شب ۲۸ صفر چار شب ۹ صفر	۱۴۴
۱۲۴	بیمار الازار حلبیہ ۶ صفر ملازمہ دو شب ۲۸ صفر چار شب ۹ صفر	۱۴۵	۱۲۵	چوبیس شب کا ذکر	۱۴۵
۱۲۵	چوبیس شب کا ذکر	۱۴۶	۱۲۶	سیرت حلبیہ و بیمار الازار سے ۹ صفر شب کو اسامہ کا بیمار ہونا	۱۴۶
۱۲۶	سیرت حلبیہ و بیمار الازار سے ۹ صفر شب کو اسامہ کا بیمار ہونا	۱۴۷	۱۲۷	ہر دو کتابوں سے ۲۶ صفر چوبیس کو رسول خدا کا اسامہ کے بچے محمد اور سہیل کا	۱۴۷
۱۲۷	ہر دو کتابوں سے ۲۶ صفر چوبیس کو رسول خدا کا اسامہ کے بچے محمد اور سہیل کا	۱۴۸	۱۲۸	صحابہ کبار و انصار کا اسامہ بن زید کی عمر ہی میں وفات ہونا	۱۴۸
۱۲۸	صحابہ کبار و انصار کا اسامہ بن زید کی عمر ہی میں وفات ہونا	۱۴۹	۱۲۹	صحابہ کا غلام زادہ کی امانتی سے طعن زن ہونا	۱۴۹
۱۲۹	صحابہ کا غلام زادہ کی امانتی سے طعن زن ہونا	۱۵۰	۱۳۰	رسول کا طعنہ نہی کے الفاظ ساعت فرا کر خطبہ دینا	۱۵۰
۱۳۰	رسول کا طعنہ نہی کے الفاظ ساعت فرا کر خطبہ دینا	۱۵۱	۱۳۱	اور بار دیگر اسامہ بن زید کے ہمراہ جانے کا حکم ہونا	۱۵۱
۱۳۱	اور بار دیگر اسامہ بن زید کے ہمراہ جانے کا حکم ہونا	۱۵۲	۱۳۲	تختہ شاہ عبدالعزیز بن ۲۸ صفر چار شب کو مرض اپنی	۱۵۲
۱۳۲	تختہ شاہ عبدالعزیز بن ۲۸ صفر چار شب کو مرض اپنی	۱۵۳	۱۳۳	سیرت شبلی سے ابو بکر و عمر کا ہمراہ اسامہ ثقات ہونا	۱۵۳
۱۳۳	سیرت شبلی سے ابو بکر و عمر کا ہمراہ اسامہ ثقات ہونا	۱۵۴	۱۳۴	الفاروق سے آخر صفر میں اکابر صحابہ کا اسامہ کے ہمراہ تین ہونا	۱۵۴
۱۳۴	الفاروق سے آخر صفر میں اکابر صحابہ کا اسامہ کے ہمراہ تین ہونا	۱۵۵	۱۳۵	سیرت شبلی سے داند رض الموت میں رسول خدا کا پھر جو میں روانہ فرمانا	۱۵۵
۱۳۵	سیرت شبلی سے داند رض الموت میں رسول خدا کا پھر جو میں روانہ فرمانا	۱۵۶	۱۳۶	اول حکم ثقات ۹ صفر چوبیس اور دوسرا حکم ۹ ربیع الاول شب ہونا	۱۵۶
۱۳۶	اول حکم ثقات ۹ صفر چوبیس اور دوسرا حکم ۹ ربیع الاول شب ہونا	۱۵۷	۱۳۷		۱۵۷
۱۳۷		۱۵۸	۱۳۸		۱۵۸
۱۳۸		۱۵۹	۱۳۹		۱۵۹
۱۳۹		۱۶۰	۱۴۰		۱۶۰
۱۴۰		۱۶۱	۱۴۱		۱۶۱
۱۴۱		۱۶۲	۱۴۲		۱۶۲
۱۴۲		۱۶۳	۱۴۳		۱۶۳
۱۴۳		۱۶۴	۱۴۴		۱۶۴
۱۴۴		۱۶۵	۱۴۵		۱۶۵
۱۴۵		۱۶۶	۱۴۶		۱۶۶
۱۴۶		۱۶۷	۱۴۷		۱۶۷
۱۴۷		۱۶۸	۱۴۸		۱۶۸
۱۴۸		۱۶۹	۱۴۹		۱۶۹
۱۴۹		۱۷۰	۱۵۰		۱۷۰
۱۵۰		۱۷۱	۱۵۱		۱۷۱
۱۵۱		۱۷۲	۱۵۲		۱۷۲
۱۵۲		۱۷۳	۱۵۳		۱۷۳
۱۵۳		۱۷۴	۱۵۴		۱۷۴
۱۵۴		۱۷۵	۱۵۵		۱۷۵
۱۵۵		۱۷۶	۱۵۶		۱۷۶
۱۵۶		۱۷۷	۱۵۷		۱۷۷
۱۵۷		۱۷۸	۱۵۸		۱۷۸
۱۵۸		۱۷۹	۱۵۹		۱۷۹
۱۵۹		۱۸۰	۱۶۰		۱۸۰
۱۶۰		۱۸۱	۱۶۱		۱۸۱
۱۶۱		۱۸۲	۱۶۲		۱۸۲
۱۶۲		۱۸۳	۱۶۳		۱۸۳
۱۶۳		۱۸۴	۱۶۴		۱۸۴
۱۶۴		۱۸۵	۱۶۵		۱۸۵
۱۶۵		۱۸۶	۱۶۶		۱۸۶
۱۶۶		۱۸۷	۱۶۷		۱۸۷
۱۶۷		۱۸۸	۱۶۸		۱۸۸
۱۶۸		۱۸۹	۱۶۹		۱۸۹
۱۶۹		۱۹۰	۱۷۰		۱۹۰
۱۷۰		۱۹۱	۱۷۱		۱۹۱
۱۷۱		۱۹۲	۱۷۲		۱۹۲
۱۷۲		۱۹۳	۱۷۳		۱۹۳
۱۷۳		۱۹۴	۱۷۴		۱۹۴
۱۷۴		۱۹۵	۱۷۵		۱۹۵
۱۷۵		۱۹۶	۱۷۶		۱۹۶
۱۷۶		۱۹۷	۱۷۷		۱۹۷
۱۷۷		۱۹۸	۱۷۸		۱۹۸
۱۷۸		۱۹۹	۱۷۹		۱۹۹
۱۷۹		۲۰۰	۱۸۰		۲۰۰
۱۸۰		۲۰۱	۱۸۱		۲۰۱
۱۸۱		۲۰۲	۱۸۲		۲۰۲
۱۸۲		۲۰۳	۱۸۳		۲۰۳
۱۸۳		۲۰۴	۱۸۴		۲۰۴
۱۸۴		۲۰۵	۱۸۵		۲۰۵
۱۸۵		۲۰۶	۱۸۶		۲۰۶
۱۸۶		۲۰۷	۱۸۷		۲۰۷
۱۸۷		۲۰۸	۱۸۸		۲۰۸
۱۸۸		۲۰۹	۱۸۹		۲۰۹
۱۸۹		۲۱۰	۱۹۰		۲۱۰
۱۹۰		۲۱۱	۱۹۱		۲۱۱
۱۹۱		۲۱۲	۱۹۲		۲۱۲
۱۹۲		۲۱۳	۱۹۳		۲۱۳
۱۹۳		۲۱۴	۱۹۴		۲۱۴
۱۹۴		۲۱۵	۱۹۵		۲۱۵
۱۹۵		۲۱۶	۱۹۶		۲۱۶
۱۹۶		۲۱۷	۱۹۷		۲۱۷
۱۹۷		۲۱۸	۱۹۸		۲۱۸
۱۹۸		۲۱۹	۱۹۹		۲۱۹
۱۹۹		۲۲۰	۲۰۰		۲۲۰
۲۰۰		۲۲۱	۲۰۱		۲۲۱
۲۰۱		۲۲۲	۲۰۲		۲۲۲
۲۰۲		۲۲۳	۲۰۳		۲۲۳
۲۰۳		۲۲۴	۲۰۴		۲۲۴
۲۰۴		۲۲۵	۲۰۵		۲۲۵
۲۰۵		۲۲۶	۲۰۶		۲۲۶
۲۰۶		۲۲۷	۲۰۷		۲۲۷
۲۰۷		۲۲۸	۲۰۸		۲۲۸
۲۰۸		۲۲۹	۲۰۹		۲۲۹
۲۰۹		۲۳۰	۲۱۰		۲۳۰
۲۱۰		۲۳۱	۲۱۱		۲۳۱
۲۱۱		۲۳۲	۲۱۲		۲۳۲
۲۱۲		۲۳۳	۲۱۳		۲۳۳
۲۱۳		۲۳۴	۲۱۴		۲۳۴
۲۱۴		۲۳۵	۲۱۵		۲۳۵
۲۱۵		۲۳۶	۲۱۶		۲۳۶
۲۱۶		۲۳۷	۲۱۷		۲۳۷
۲۱۷		۲۳۸	۲۱۸		۲۳۸
۲۱۸		۲۳۹	۲۱۹		۲۳۹
۲۱۹		۲۴۰	۲۲۰		۲۴۰
۲۲۰		۲۴۱	۲۲۱		۲۴۱
۲۲۱		۲۴۲	۲۲۲		۲۴۲
۲۲۲		۲۴۳	۲۲۳		۲۴۳
۲۲۳		۲۴۴	۲۲۴		۲۴۴
۲۲۴		۲۴۵	۲۲۵		۲۴۵
۲۲۵		۲۴۶	۲۲۶		۲۴۶
۲۲۶		۲۴۷	۲۲۷		۲۴۷
۲۲۷		۲۴۸	۲۲۸		۲۴۸
۲۲۸		۲۴۹	۲۲۹		۲۴۹
۲۲۹		۲۵۰	۲۳۰		۲۵۰
۲۳۰		۲۵۱	۲۳۱		۲۵۱
۲۳۱		۲۵۲	۲۳۲		۲۵۲
۲۳۲		۲۵۳	۲۳۳		۲۵۳
۲۳۳		۲۵۴	۲۳۴		۲۵۴
۲۳۴		۲۵۵	۲۳۵		۲۵۵
۲۳۵		۲۵۶	۲۳۶		۲۵۶
۲۳۶		۲۵۷	۲۳۷		۲۵۷
۲۳۷		۲۵۸	۲۳۸		۲۵۸
۲۳۸		۲۵۹	۲۳۹		۲۵۹
۲۳۹		۲۶۰	۲۴۰		۲۶۰
۲۴۰		۲۶۱	۲۴۱		۲۶۱
۲۴۱		۲۶۲	۲۴۲		۲۶۲
۲۴۲		۲۶۳	۲۴۳		۲۶۳
۲۴۳		۲۶۴	۲۴۴		۲۶۴
۲۴۴		۲۶۵	۲۴۵		۲۶۵
۲۴۵		۲۶۶	۲۴۶		۲۶۶
۲۴۶		۲۶۷	۲۴۷		۲۶۷
۲۴۷		۲۶۸	۲۴۸		۲۶۸
۲۴۸		۲۶۹	۲۴۹		۲۶۹
۲۴۹		۲۷۰	۲۵۰		۲۷۰
۲۵۰		۲۷۱	۲۵۱		۲۷۱
۲۵۱		۲۷۲	۲۵۲		۲۷۲
۲۵۲		۲۷۳	۲۵۳		۲۷۳
۲۵۳		۲۷۴	۲۵۴		۲۷۴
۲۵۴		۲۷۵	۲۵۵		۲۷۵
۲۵۵		۲۷۶	۲۵۶		۲۷۶
۲۵۶		۲۷۷	۲۵۷		۲۷۷
۲۵۷		۲۷۸	۲۵۸		۲۷۸
۲۵۸		۲۷۹	۲۵۹		۲۷۹
۲۵۹		۲۸۰	۲۶۰		۲۸۰
۲۶۰		۲۸۱	۲۶۱		۲۸۱
۲۶۱		۲۸۲	۲۶۲		۲۸۲
۲۶۲		۲۸۳	۲۶۳		۲۸۳
۲۶۳		۲۸۴	۲۶۴		۲۸۴
۲۶۴		۲۸۵	۲۶۵		۲۸۵
۲۶۵		۲۸۶	۲۶۶		۲۸۶
۲۶۶		۲۸۷	۲۶۷		۲۸۷
۲۶۷		۲۸۸	۲۶۸		۲۸۸
۲۶۸		۲۸۹	۲۶۹		۲۸۹
۲۶۹		۲۹۰	۲۷۰		۲۹۰
۲۷۰		۲۹۱	۲۷۱		۲۹۱
۲۷۱		۲۹۲	۲۷۲		۲۹۲
۲۷۲		۲۹۳	۲۷۳		۲۹۳
۲۷۳		۲۹۴	۲۷۴		۲۹۴
۲۷۴		۲۹۵	۲۷۵		۲۹۵
۲۷۵		۲۹۶	۲۷۶		۲۹۶
۲۷۶		۲۹۷	۲۷۷		۲۹۷
۲۷۷		۲۹۸	۲۷۸		۲۹۸
۲۷۸		۲۹۹	۲۷۹		۲۹۹
۲۷۹		۳۰۰	۲۸۰		۳۰۰
۲۸۰		۳۰۱	۲۸۱		۳۰۱
۲۸۱		۳۰۲	۲۸۲		۳۰۲
۲۸۲		۳۰۳	۲۸۳		۳۰۳
۲۸۳		۳۰۴	۲۸۴		۳۰۴
۲۸۴		۳۰۵	۲۸۵		۳۰۵
۲۸۵		۳۰۶	۲۸۶		۳۰۶
۲۸۶		۳۰۷	۲۸۷		۳۰۷
۲۸۷		۳۰۸	۲۸۸		۳۰۸
۲۸۸		۳۰۹	۲۸۹		۳۰۹
۲۸۹		۳۱۰	۲۹۰		۳۱۰
۲۹۰		۳۱۱	۲۹۱		۳۱۱
۲۹۱		۳۱۲	۲۹۲		۳۱۲
۲۹۲		۳۱۳	۲۹۳		۳۱۳
۲۹۳		۳۱۴	۲۹۴		۳۱۴
۲۹۴		۳۱۵	۲۹۵		۳۱۵
۲۹۵		۳۱۶	۲۹۶		۳۱۶
۲۹۶		۳۱۷	۲۹۷		۳۱۷
۲۹۷		۳۱۸	۲۹۸		۳



نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل	نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل
۱۵۷	۲۸ صفر چارشنبہ کے مراجعت سے ۲۵ ذیقعدہ شنبہ	۱۸۱	تفسیر موج القرآن شاہ قاضی سے بدلتی تک تین مہینہ سوخدا کا زندہ رہنا
۱۵۸	شبلی صاحب کے ۲۶ ذیقعدہ سے ۲۷ ذیحجہ تک نو دن اور تین اشرف صاحب	۱۸۲	۹ ذیحجہ سے ۱۱ ربیع الاول در شنبہ پر تین مہینہ (۹۰ دن) کا ذکر
۱۵۹	کے ۲۶ ذیقعدہ سے چار ذیحجہ تک آٹھ دنوں کا ذکر	۱۸۳	۱۸ ذیحجہ سے ۱۱ ربیع الاول در شنبہ پر اکاشی ولون کا ذکر
۱۶۰	۲۶ ذیقعدہ سے ۳۰ ذیقعدہ چار شنبوں باقی ذیقعدہ میں ایک	۱۸۴	جمعہ سے تین سبیل غدیر خرم ہونا
۱۶۱	سبب ذوالحجہ میں بسر ہونے سے کل سات شعبوں کا ذکر	۱۸۵	یوم غدیر خرم ۱۸ ذیحجہ کو ایک لاکھ مین ہزار کے جمع میں سوخدا کا خطبہ
۱۶۲	حضرت امام محمد باقر کے واسطہ حضرت جابر سے ۲۵ ذیقعدہ کو تاریخ	۱۸۶	شبلی صاحب کا ۱۳ اور ۱۴ ذیحجہ کس دن بنا کر خاموش ہو جانا
۱۶۳	سنن نسائی سے امام محمد باقر حضرت جابر سے روایت سفر حج	۱۸۷	اور شبلی صاحب کا صحیح مسلم سے حدیث ثقلین ناقص نقل کرنا
۱۶۴	سیرت شبلی کے تاریخ بکری جو ان عمرہ و روضۃ الاحیاء حضرت جابر	۱۸۸	مسلم کی حدیث ثقلین میں لفظ اہل بیت سے منسوب علی قبل کرنا
۱۶۵	اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام کی ملاقات کا ذکر	۱۸۹	اور ترمذی، نسائی، سند امام احمد وغیرہ میں غیر فقرات کا ذکر ہونا
۱۶۶	امام محمد باقر کا آل محمد اور مصطفیٰ و عقیقہ لہر آیت سے وارث کتاب ہونا	۱۹۰	عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری سے سورۃ المائدہ کا حجتہ الوداع
۱۶۷	بند ابن عباس آل یاسین سے آل محمد مراد ہونا	۱۹۱	میں درمیان کمد و نیم یعنی یوم غدیر خرم میں نزول
۱۶۸	صحیح بخاری سے سین بن علی کا لفظ علیہا السلام لکھنا	۱۹۲	آیہ تبلیغ و تاکید کا یوم غدیر خرم در بیان کہ و مہینہ حجتہ الوداع میں نزول
۱۶۹	خصایص نسائی سے علی ابن فاطمہ کا لفظ علیہ السلام سے ہونا	۱۹۳	رسول مقبول کا علی مرتضیٰ کے سر قدس پر بروز غدیر علامہ باندھنا
۱۷۰	یحییٰ بن سعید کے واسطہ حضرت جابر کی روایت سفر حج میں نسائی سے ذکر	۱۹۴	سورۃ المائدہ کی آخری آیت تبلیغ کا ۱۸ ذیحجہ خجندیہ میں ذکر
۱۷۱	سیرت شبلی سے عرفہ میں ناقہ قصدا پر رسول کا خطبہ	۱۹۵	اسباب النزول واحدی سے بند ابو سعید خدری آیہ تبلیغ کا
۱۷۲	عین خطبہ میں آیہ تکمیل کا ذکر	۱۹۶	علی کی شان میں بروز غدیر خرم نزول
۱۷۳	تاریخ یقعدہ میں غدیر خرم پر آیہ تکمیل کا علی کے لیے نزول	۱۹۷	ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ سے تفسیر ثقلین و واحدی کی توثیق
۱۷۴	صحیح ترمذی سے ناقہ قصدا پر بروز عرفہ حدیث ثقلین	۱۹۸	شاہ ولی اللہ کی شرط کے مطابق آیہ تکمیل کا یوم غدیر میں نزول
۱۷۵	حجتہ الوداع کی حدیث ثقلین میں کتاب شد و عزتی لم یجئ کا اصل امثلہ ہونا	۱۹۹	نسائی کا ابو خلیل درمیں ارقم سے حدیث ثقلین و حدیث ولایت کا ذکر
۱۷۶	حضرت ابوذر محاسبی کا بزبان رسول صادق ترمذی کی توثیق	۲۰۰	امام نسائی کی توثیق اور مسلم سے حافظہ تر ہونا
۱۷۷	بند ابو بکر عترت سے علی بن ابیطالب مراد ہونا	۲۰۱	حجفہ کے دن رسول کا علی کے لیے ہذا دلہی و المودہ
۱۷۸	حدیث سفینہ و حدیث باب حطہ کا حجتہ الوداع میں ورود	۲۰۲	عقی کا ارشاد فرمانا
۱۷۹	حجتہ الوداع میں رسول کا لا یثودی عنی الا انا و علی کا فرمان	۲۰۳	عمدۃ القاری شرح بخاری سے بند امام محمد باقر آیہ تبلیغ کا
۱۸۰	سیرت شبلی سے ۱۲ ذیحجہ کو رسول کا خطبہ	۲۰۴	علی کی ولایت میں نازل ہونا
۱۸۱	بابہ ذیحجہ کو یوم جمعہ واقع ہونے کا ذکر	۲۰۵	زید بن ارقم سے حجتہ الوداع غدیر حجتہ در بیان کہ و مہینہ کے
۱۸۲	مسجد خیف اور حدیث ثقلین	۲۰۶	رسول مقبول کا نزول
۱۸۳	امام احمد کا بواسطہ ابو احمد زکریا سند حبشی بن جابر حجتہ الوداع	۲۰۷	غدیر خرم کے دن شدت گرمی میں بعد نماز خطبہ میں حدیث ثقلین
۱۸۴	میں رسول کا لا یثودی عنی الا انا و علی کا ارشاد	۲۰۸	حدیث ولایت کا تفصیلی ذکر
۱۸۵	صحیح ترمذی سے تبلیغ سورۃ براءۃ ابو بکر کی نواد علیہ سے واپسی	۲۰۹	عامر و حذیفہ سے یوم غدیر خرم حدیث ثقلین و ولایت
۱۸۶	علی و سہیلہ کی تبلیغ رسول کا لا یثودی عنی الا انا و جیل منی فرمانا	۲۱۰	ام سلمہ سے حدیث ولایت و ثقلین
۱۸۷	علی کا صدیق اکبر قرآن میں دل سے قرآن القرآن سے علی و حد ثقلین	۲۱۱	مشکوٰۃ سے غدیر خرم میں بعد نماز حدیث ولایت اور
۱۸۸	کتب بادشہ و عترتی اہل بیہ دار و لغوی مہینہ میں دار ہونا	۲۱۲	عمر کا جناب امیر کو ولایت پر تنہیت
۱۸۹	سیرت شبلی سے دوران فرض نبوت میں آیہ تکمیل اور تفسیر میں کا بعد	۲۱۳	اصحاب و ازواج پیغمبر کا جناب امیر کو تنہیت
۱۹۰	عصر کے نزول کا ذکر	۲۱۴	تفسیر کبیر فخر رازی کے ذکر آیہ تبلیغ جناب علی کو علیہ السلام لکھنا
۱۹۱	یوم عرفہ میں آیہ تکمیل پر رسول کا شکر نہ ہونا	۲۱۵	ہزار بن عاذب ابن عباس امام محمد باقر سے آیہ تبلیغ اور
۱۹۲	تفسیر تفسیر الخلفاء علی سند و آیہ تکمیل کے بعد کسی آیت کا نہ ہونا	۲۱۶	یوم غدیر میں حدیث ولایت







صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	برشار	صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	برشار
۲۵۲	سورہ مائدہ کا آخر القرآن ہونے کی حدیث	۲۵۲	۲۵۲	علی بن ابیطالب کا موافق ارشاد رسول مقبول علیہ خیرہ بین	
۲۵۳	حضرت ابن عباس سے آیہ تکمیل کے بعد اہل یوم کی روایت	۲۵۳	۲۵۳	روایت اخذ ہونا	
۲۵۵	ابو بکر کو جناب موسیٰ کا بیعت کرنا اور سلیمان کا آصف کو دیکھ کر	۲۵۵	۲۵۴	مگر وہ صحابہ کا رسول کے حکم سے خیرہ علی میں جا کر تہنیت دینا تھا	
۲۵۶	ابو سعید خدری سے آیہ تبلیغ کا علی کے شان میں برد زعفری نزل	۲۵۶	۲۵۴	کے بعد اوقات پیغمبر کا ارشاد رسول خیرہ علی میں جا کر مبارکباد دینا	
۲۵۷	ابن مسعود سے آیہ تبلیغ میں ان علی مولیٰ المؤمنین کا افسد	۲۵۷	۲۵۵	پیغمبر صحابہ کے ہر کا با الفاظ خاص جناب ابیہر کو تہنیت دینا	
۲۵۸	پیغمبر میں ہونا	۲۵۸	۲۵۶	تاریخ حبیب السیر سے آیہ تبلیغ کا امامت علی میں نزول	
۲۵۹	علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت کا ذکر	۲۵۹	۲۵۶	راقصہ غدیر میں ہی علی خیرہ علی کے ہر کے ہر کا با کیلئے مع ہونا	
۲۶۰	علی کا وجود مثل وجود نبوت کے ہونا	۲۶۰	۲۵۷	خطبہ میں حدیث تفسیر و حدیث غدیر کا ذکر	
۲۶۱	شہدائے نبوت کی خلافت کا علی کی شہادت سے منقطع ہونا	۲۶۱	۲۵۸	امیر المؤمنین کا رسول کے حکم سے علیہ خیرہ بین بچنا	
۲۶۲	علی کی ولایت یا امامت کا تسلسل بعد نسل ہونا	۲۶۲	۲۵۹	مگر وہ خلافت اور ہر کا علی علیہ السلام کو تہنیت دینا	
۲۶۳	حضرت علی کی شہادت کے زیر پھر بیت المقدس میں ہونا	۲۶۳	۲۶۰	ازدواج پیغمبر کا خیرہ علی میں افضل ہو کر تہنیت دینا	
۲۶۴	حضرت ہارون اور ابیہر کی اولاد کا امامت موسیٰ میں قائم ہونا	۲۶۴	۲۶۱	ترجمہ تاریخ کشف الغمہ	
۲۶۵	حدیث منزلت ہارون کا ذکر	۲۶۵	۲۶۲	حبیب السیر سے آیہ تکمیل پر رسول کا شکر ہے	
۲۶۶	ہارون کا امامت موسیٰ سے علی کا امامت محمد سے افضل ہونا	۲۶۶	۲۶۳	تاریخ حبیب السیر کی توثیق	
۲۶۷	غدیر خم میں حدیث اخوت و منزلت ہارون اور پیغمبر کا ذکر	۲۶۷	۲۶۴	حبیب السیر سے بعد بن ہماق ۱۲ ربیع الاول وفات الہی	
۲۶۸	حضرت فاطمہ علیہا السلام سے حدیث ولایت و حدیث منزلت کا ذکر	۲۶۸	۲۶۵	اور تیسری ماہ رمضان شریفہ وفات فاطمہ علیہا السلام	
۲۶۹	ابو بکر کو خلافت و ولایت حضرت علی سے یوم عید	۲۶۹	۲۶۶	شرح صحیح بخاری عینی سے بعد بن ہماق ۸ صفر چار شنبہ	
۲۷۰	ابو بکر فحاش سے آیہ تبلیغ کے نزول پر جناب امیر کی ولایت	۲۷۰	۲۶۷	۲۹ صفر چھ شنبہ کے مراجعت سے ۸ ذی الحجہ چھ شنبہ	
۲۷۱	حافظہ نقاش کی ترقین	۲۷۱	۲۶۸	گیارہ ربیع الاول و شنبہ سے مدت خلافت ابو بکر کا انطباق	
۲۷۲	چند حقائق حدیث سے یوم غدیر میں حسان بن ثابت کا تفسیر	۲۷۲	۲۶۹	قرۃ العیون والی نوک سے ۲۶ صفر سبب الیہ و شنبہ	
۲۷۳	مبیط ابن جوزی اور تکریم خواص الامم کی توثیق	۲۷۳	۲۷۰	ذوالقالی سے حدیث ولایت جناب امیر پر ابو بکر و عمر کی تہنیت	
۲۷۴	الانبار فیما عقدہ الشراعیط کی توثیق	۲۷۴	۲۷۱	سورۃ القرآن سے خود عمر کا حدیث غدیر پر بعد دیکھان رسول کی تہنیت	
۲۷۵	حسان بن ثابت کے نظم میں جناب امیر کا امام و ہادی ہونا	۲۷۵	۲۷۲	حضرت جبرئیل کا بصورت انسان جلسہ غدیر میں ہونا	
۲۷۶	ابو سعید خدری سے یوم غدیر میں رسول کا علی کو نصب کرنا	۲۷۶	۲۷۳	قرۃ العیون سے ۲۹ صفر سبب الیہ رسول خدا کا امام کیلئے بھینٹا	
۲۷۷	اور ولایت کے اعلان پر آیہ تکمیل کا نزول	۲۷۷	۲۷۴	دوست کرنا اور ابو بکر و عمر و عثمان و ابو سعید کا امام کے ہمراہ	
۲۷۸	عقدہ الفری قرطبی کے مصنف کی توثیق	۲۷۸	۲۷۵	جانے کا حکم پانا	
۲۷۹	عقدہ الفری سے منظرہ مامون الرشید و اسحاق میں حدیث و	۲۷۹	۲۷۶	صحابہ کا امام کے سردار میں بر طعن کرنا	
۲۸۰	جناب علی کا حق ابو بکر اور عمر پر اور ہر دو کا کچھ حق علی پر ہونا	۲۸۰	۲۷۷	و تہنیت دن پیچ کر طعن کے کلمات شکر رسول خدا کا فضیلت	
۲۸۱	قول اسحاق سے حدیث غدیر کا سبب یہ کہ ولایت علی سے نکلا	۲۸۱	۲۷۸	ہو کر خطبہ دینا	
۲۸۲	زید بن حارثہ کا واقعہ غدیر سے بیت پہلے شہید ہونا	۲۸۲	۲۷۹	نور ربیع الاول پیچ کر کے خطبہ بر طعن صحابہ پر رسول کا کلمہ حضرت	
۲۸۳	تفسیر و عقولہم انعموا ستورہ و حدیث غدیر کا ذکر	۲۸۳	۲۸۰	جیش اسامہ لعن اللہ من غفلت عنہا ارشاد فرما	
۲۸۴	کا ولایت جناب امیر علیہ السلام میں نزول	۲۸۴	۲۸۱	آیہ افنی مقترقیات تفسیر میں حضرت موسیٰ کا آخر عمر میں ہونا	
۲۸۵	محمد بن اور بنی خن کا لفظ ولایت سے خلافت کا ذکر	۲۸۵	۲۸۲	سے بعد و قرار لینا	
۲۸۶	بعض صحابہ کا حدیث ولایت پر مسخر ہونا اور رسول اللہ کا خدا کے	۲۸۶	۲۸۳	نیز آیہ موصوفہ کا سورہ مائدہ کے ساتھ آخر عمر رسول میں نازل ہونا	
۲۸۷	حکم سے حدیث غدیر کا ارشاد فرما	۲۸۷	۲۸۴	اور بارہ خلفاء کی اطاعت کا ذکر	
۲۸۸	علی بن ابیہر کی ولایت سے جناب امیر کی عظیم الشان فضیلت ماننا	۲۸۸	۲۸۵	سورہ مائدہ کا حجتہ الطلع میں دیکھنا کہ غدیر یوم غدیر نازل ہونا	



نمبر شمار	مضامین کتاب کیل	صفحہ	نمبر شمار	مضامین کتاب کیل	صفحہ
۲۷۹	سیرت حلبی کی توثیق اور شیخ محمد غفری کی دست		۱۰۱	۲۰ جمادی الثانی مسکنہ کے شام شب شنبہ و سال تین مبعوث	
۲۸۰	علامہ ترقانی کی توثیق			دس مائون پر وفات ابو بکر	
۲۸۱	توقانی سے حدیث ولایت اور عارف کا آسمانی پتھر سے الکت	۸۷		بندر ابو معشر و سال پانچویں کے چار مہینے پر وفات ابو بکر	
۲۸۲	۲۸۰ صحابہ کے صحیح میں مریہ بن خدیجہ یار دیگر رسول کی تبلیغ	۸۸		مسند فیصل کے تین برس بعد ابو بکر کی وفات	
۲۸۳	جناب علی کا قتل رسول امرونی کرنے کی حدیث	۸۹	۲۹۲	بارہ صبح الاول در شنبہ کے مراجعت سے ۲۵ ذیقعدہ مسکنہ کو	
۲۸۴	ایک پڑوس کے صحیفہ پر رسول کا صحابہ سے حدیث تخطی لینے کا ذکر			صاریخ روضۃ العقاد و معارف النہود اور عین العیون سے	
۲۸۵	عرض جمعہ کیلئے ۲۵ ذیقعدہ پتھر تاربع سمرقج قرار دینے کا ذکر	۹۰		۲۵ ذیقعدہ کو در شنبہ	
۲۸۶	مدینہ سے مکہ نو روز مین ملے ہونے کا ذکر		۱۰۲	۱۲ صبح الاول کو ۱۲ دن مت مرض البی	
۲۸۷	مدینہ سے ذوالحلیفہ ۶ میل پر ہونا		۲۹۳	تکذیب علیہ و در شنبہ صبح النہود سے ۲۸ صفر چار شنبہ	
۲۸۸	دوسرے دن ذوالحلیفہ سے بعد نظر مکہ کا سفر			۲۸ صفر کا تیرہ دن گیا و صبح الاول در شنبہ چودھویں دن شنبہ	
۲۸۹	۲۵ ذیقعدہ سے ۳۰ ذیقعدہ تک تین مائون ۴ ذیحجہ صبح کو	۹۱		روایت ابن اسحاق سے ۱۰ سال تین مائون مت خلافت ابو بکر	
۲۹۰	۷ مہینہ کا سفر			قرۃ العیون شرح مراد الحرون شاہ ولی اللہ سے ۲۶ صفر مسکنہ کو	
۲۹۱	۷ دن کے سفر کو شبلی صاحب کا نو روز مین مولانا مین اللہ کا اٹھ		۲۹۴	رفتہ اہل مائون شیش روزی سے ۲۶ صفر در شنبہ ۲۸ صفر چار شنبہ کا	
۲۹۲	نو مین قرار دینے کا ذکر			۲۸ صفر چار شنبہ کا چودھویں دن بارہ صبح الاول در شنبہ ہونا	
۲۹۳	مدینہ سے مکہ ۲۵۶ میل ۱۲۰ مرحلہ نیز دس مائون کا ذکر			۱۸ ذیحجہ سے ۲۹ صفر چھ مائون مائون گیا و گرامہ ۱۱ صبح الاول	
۲۹۴	مدینہ سے مکہ گیا ۱۰ روز مین ملے ہونے کا ذکر			پر ۸۲ دن ہونا	
۲۹۵	رسول کا مکہ مکرمہ سے ہجرت بارہ صبح الاول کو بارہ روز مین خلافت	۹۲		۹ ذیحجہ سے ۲۹ صفر چھ مائون تک ۹ دن گیا و ۹ دن باور صبح الاول	
۲۹۶	حدیث کے رو سے اس سمرقج کا ۲۵ ذیقعدہ سے ہونا	۹۳		کو ۹۱ دن ہونا	
۲۹۷	قرینت محمد شہ مورخین سیرت نگاران کا ذکر	۹۴		عائشہ کی روایت میں ۷ جمادی الثانی در شنبہ ۲۳ جمادی الثانی	
۲۹۸	حافظ امام شیعہ محدث کاتب رجال و محدثین کے ذکر	۹۵		سہ شنبہ بعد مغرب شب چار شنبہ	
۲۹۹	نمبر (۱) ابن شہاب زہری	۹۶		بروایت عائشہ گیارہ کی شام شب بارہویں صبح الاول مسکنہ	
۳۰۰	زہری کا عروہ و عائشہ سے پانچ مائون باقی ذیقعدہ یعنی			سے ۲۳ تک دس مائون ہونا	
۳۰۱	۲۵ ذیقعدہ سے سمرقج کی روایت			عائشہ کی روایت میں ۲۲ جمادی الثانی مسکنہ کو در شنبہ کا	
۳۰۲	بعد نزول قرآن مکہ میں ۱۰ سال اور مدینہ میں دس سال کل			صریح غلط ہونا	
۳۰۳	میں سال کا ذکر		۲۹۵	خود عائشہ کی روایت سے ۲۲ جمادی الثانی مسکنہ کو در شنبہ کی شام	
۳۰۴	زہری کا عروہ و عائشہ اور سعید بن مسیب سے ۶۲ سال کی حدیث	۹۷		شب چار شنبہ ہونا	
۳۰۵	شرح صحیح مسلم سے ۱۲ صبح الاول دن چار و وفات البی کا ذکر			اریاب سیر سے وفات ابو بکر ۲۲ جمادی الثانی مسکنہ کو در شنبہ شب	
۳۰۶	عروہ و سعید بن مسیب کی توثیق			در شنبہ اور چھ مائون ۲۳ جمادی الثانی مین ہونا	
۳۰۷	زہری عروہ کے طریق حضرت عائشہ کی حدیث کا سن صحیح ہونا	۹۸	۲۹۶	دوسرے ابو بکر کی مدت خلافت ابو معشر کے رو سے وضع ہونا	
۳۰۸	زہری عروہ و عائشہ سے بارہ صبح الاول وفات البی کی حدیث			۲۶ صفر در شنبہ سے ۲۲ جمادی الثانی مسکنہ کو سال پانچویں	
۳۰۹	حضرت عائشہ اور ابن عمر و سعید بن مسیب سے بارہ صبح الاول وفات	۹۹		چار مہینے کا پورا ہونا	
۳۱۰	حضرت عائشہ سے بارہ مائون گزروے صبح الاول پر وفات نیز			صحیح ترمذی سے بندہ بخاری ابو معشر کی قدح	
۳۱۱	ہجرت میں دس سال کامل ہونے کا ذکر			زہری کا بخاری کے شیخ الشیوخ جوئے کی توثیق	
۳۱۲	۲۸ صفر چار شنبہ کو رسول کا مرض الموت میں مبتلا ہونا			مت خلافت ابو بکر و سال تین ماہ دس مائون گیارہ کی شام	
۳۱۳	زہری کا ابو طلحہ انس صحابی در شنبہ کے آخر دن وفات کی حدیث	۱۰۰		شب بارہ سے ۲۳ تک ہونا	
۳۱۴	زہری کا عروہ و عائشہ کی حدیث سے ابو بکر کا بغدادی مسکنہ کو در شنبہ			نمبر (۲) موسیٰ بن عقبہ	



[illegible]



نمبر	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ	نمبر	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ
۳۱۳	ابن احناف کی سیرۃ کا سیرۃ مشہورہ سے ہوتا		۳۱۳	ابن احناف کی سیرۃ کا سیرۃ مشہورہ سے ہوتا	
۳۱۴	ابن احناف اور ابن مساکوت ابو بکر دہلوی و غیرہ کا ہونا		۳۱۴	ابن احناف اور ابن مساکوت ابو بکر دہلوی و غیرہ کا ہونا	
۳۱۵	اسامہ میں تقاضات ہونا		۳۱۵	اسامہ میں تقاضات ہونا	
۳۱۶	اسامہ کی فوج کا تین ہزار سے ۷۰۰ قریش کے ہونا		۳۱۶	اسامہ کی فوج کا تین ہزار سے ۷۰۰ قریش کے ہونا	
۳۱۷	ابو ہریرہ سے لشکر کی تعداد ۷۰۰ سو کا ہونا		۳۱۷	ابو ہریرہ سے لشکر کی تعداد ۷۰۰ سو کا ہونا	
۳۱۸	سیرت معاذی سے ۲۶ صفر و شنبہ ۲۸ صفر چار شنبہ سلسلہ ۱۲۶		۳۱۸	سیرت معاذی سے ۲۶ صفر و شنبہ ۲۸ صفر چار شنبہ سلسلہ ۱۲۶	
۳۱۹	اسامہ کے ساتھ ابو بکر دہلوی و عبیدہ و سعد و سعید و غیرہ کا تقاضات ہونا		۳۱۹	اسامہ کے ساتھ ابو بکر دہلوی و عبیدہ و سعد و سعید و غیرہ کا تقاضات ہونا	
۳۲۰	نمبر (۵) واقعی		۳۲۰	نمبر (۵) واقعی	
۳۲۱	ترجمہ واقعی		۳۲۱	ترجمہ واقعی	
۳۲۲	پانچ شبوں باقی ذیقعد یعنی ۲۵ ذیقعد سالہ یوم شنبہ کے متفرج کا ذکر ۱۲۷		۳۲۲	پانچ شبوں باقی ذیقعد یعنی ۲۵ ذیقعد سالہ یوم شنبہ کے متفرج کا ذکر ۱۲۷	
۳۲۳	حربین سے مابین فخر و عسر کے روایتی		۳۲۳	حربین سے مابین فخر و عسر کے روایتی	
۳۲۴	م ذیحجہ کو کمر میں داخلہ		۳۲۴	م ذیحجہ کو کمر میں داخلہ	
۳۲۵	۲۵ ذیقعدہ شنبہ سے ۱۲ ربیع الاول شنبہ ۱۳ ربیع الاول شنبہ		۳۲۵	۲۵ ذیقعدہ شنبہ سے ۱۲ ربیع الاول شنبہ ۱۳ ربیع الاول شنبہ	
۳۲۶	۶ ذیحجہ عرفہ سے ۲۹ صفر تک ۷ دن ۱۴ ربیع الاول کمر ۹ دن ہونا		۳۲۶	۶ ذیحجہ عرفہ سے ۲۹ صفر تک ۷ دن ۱۴ ربیع الاول کمر ۹ دن ہونا	
۳۲۷	سیرۃ حلبی سے تراویح و تہنکی مدت کا یقین		۳۲۷	سیرۃ حلبی سے تراویح و تہنکی مدت کا یقین	
۳۲۸	کثیر الوقوع سے ۱۴ ربیع الاول کمر ۹ دن مکن الوقوع سے		۳۲۸	کثیر الوقوع سے ۱۴ ربیع الاول کمر ۹ دن مکن الوقوع سے	
۳۲۹	۱۳ ربیع الاول کو ۹۲ دن		۳۲۹	۱۳ ربیع الاول کو ۹۲ دن	
۳۳۰	نیز کثیر الوقوع سے یکم ربیع الاول و مکن الوقوع سے ۳۰ صفر		۳۳۰	نیز کثیر الوقوع سے یکم ربیع الاول و مکن الوقوع سے ۳۰ صفر	
۳۳۱	شنبہ کو ۸۰ دن		۳۳۱	شنبہ کو ۸۰ دن	
۳۳۲	وفات ابی صہر عائشہ کی روایت کا بروایت علی بن بحسین		۳۳۲	وفات ابی صہر عائشہ کی روایت کا بروایت علی بن بحسین	
۳۳۳	ابن عباس غلط ہونا		۳۳۳	ابن عباس غلط ہونا	
۳۳۴	نقشہ منبری نہر ایک پنے نامہ میں ۱۵ ذیقعدہ شنبہ ۱۶ ذیقعدہ شنبہ ۱۷ صفر		۳۳۴	نقشہ منبری نہر ایک پنے نامہ میں ۱۵ ذیقعدہ شنبہ ۱۶ ذیقعدہ شنبہ ۱۷ صفر	
۳۳۵	اور پھر واقعی سے ۲۸ صفر چار شنبہ ۲۹ صفر پنج شنبہ کا ذکر		۳۳۵	اور پھر واقعی سے ۲۸ صفر چار شنبہ ۲۹ صفر پنج شنبہ کا ذکر	
۳۳۶	نقشہ منبری نہر ایک کے دوسرے خانہ میں ۲۵ ذیقعدہ شنبہ کا ذکر		۳۳۶	نقشہ منبری نہر ایک کے دوسرے خانہ میں ۲۵ ذیقعدہ شنبہ کا ذکر	
۳۳۷	جناب امیر کے روایت سے ۲۸ صفر چار شنبہ اور ۲۹ صفر پنج شنبہ کا ذکر		۳۳۷	جناب امیر کے روایت سے ۲۸ صفر چار شنبہ اور ۲۹ صفر پنج شنبہ کا ذکر	
۳۳۸	یکم صفر پنج شنبہ ۱۲ صفر و شنبہ کا قطعاً صحیح ہونا		۳۳۸	یکم صفر پنج شنبہ ۱۲ صفر و شنبہ کا قطعاً صحیح ہونا	
۳۳۹	اور یکم ربیع الاول چھ دن سے ۱۱ ربیع الاول و شنبہ ۱۲ ربیع الاول		۳۳۹	اور یکم ربیع الاول چھ دن سے ۱۱ ربیع الاول و شنبہ ۱۲ ربیع الاول	
۳۴۰	واقعی کی روایت سے ۱۰ صفر و ۱۱ صفر و ۱۲ صفر و ۱۳ صفر کا ہونا		۳۴۰	واقعی کی روایت سے ۱۰ صفر و ۱۱ صفر و ۱۲ صفر و ۱۳ صفر کا ہونا	
۳۴۱	اور مقام ابی ایمنی جنگ دوم کیلئے قورابانے کا حکم ہونا		۳۴۱	اور مقام ابی ایمنی جنگ دوم کیلئے قورابانے کا حکم ہونا	
۳۴۲	ابو بکر بن ابی بکر سے عمر و عبیدہ و سعد و غیرہ کا تقاضات کیا جانا ۱۲۹		۳۴۲	ابو بکر بن ابی بکر سے عمر و عبیدہ و سعد و غیرہ کا تقاضات کیا جانا ۱۲۹	
۳۴۳	سپاہیوں میں سے عیاض بن ابی رعبیہ کا خاص کر طعن لڑنا ہونا		۳۴۳	سپاہیوں میں سے عیاض بن ابی رعبیہ کا خاص کر طعن لڑنا ہونا	
۳۴۴	رسول کا طعن کے نکات و شک و شبہات کا ہونا		۳۴۴	رسول کا طعن کے نکات و شک و شبہات کا ہونا	
۳۴۵	اور اسامہ کے سرداری کے بارے میں خبر کو مروی ان چھ حضرات کا ہونا		۳۴۵	اور اسامہ کے سرداری کے بارے میں خبر کو مروی ان چھ حضرات کا ہونا	
۳۴۶	و شنبہ کی صبح کو مروی ابی بنی فاطمہ اور اسامہ کا وصیت ہونا		۳۴۶	و شنبہ کی صبح کو مروی ابی بنی فاطمہ اور اسامہ کا وصیت ہونا	
۳۴۷	۱۲ ربیع الاول سے ۱۳ ربیع الاول شنبہ ۱۴ ربیع الاول شنبہ		۳۴۷	۱۲ ربیع الاول سے ۱۳ ربیع الاول شنبہ ۱۴ ربیع الاول شنبہ	
۳۴۸	۱۵ ربیع الاول شنبہ ۱۶ ربیع الاول شنبہ ۱۷ ربیع الاول شنبہ		۳۴۸	۱۵ ربیع الاول شنبہ ۱۶ ربیع الاول شنبہ ۱۷ ربیع الاول شنبہ	
۳۴۹	۱۸ ربیع الاول شنبہ ۱۹ ربیع الاول شنبہ ۲۰ ربیع الاول شنبہ		۳۴۹	۱۸ ربیع الاول شنبہ ۱۹ ربیع الاول شنبہ ۲۰ ربیع الاول شنبہ	
۳۵۰	۲۱ ربیع الاول شنبہ ۲۲ ربیع الاول شنبہ ۲۳ ربیع الاول شنبہ		۳۵۰	۲۱ ربیع الاول شنبہ ۲۲ ربیع الاول شنبہ ۲۳ ربیع الاول شنبہ	
۳۵۱	۲۴ ربیع الاول شنبہ ۲۵ ربیع الاول شنبہ ۲۶ ربیع الاول شنبہ		۳۵۱	۲۴ ربیع الاول شنبہ ۲۵ ربیع الاول شنبہ ۲۶ ربیع الاول شنبہ	
۳۵۲	۲۷ ربیع الاول شنبہ ۲۸ ربیع الاول شنبہ ۲۹ ربیع الاول شنبہ		۳۵۲	۲۷ ربیع الاول شنبہ ۲۸ ربیع الاول شنبہ ۲۹ ربیع الاول شنبہ	
۳۵۳	۳۰ ربیع الاول شنبہ ۳۱ ربیع الاول شنبہ ۱ صفر شنبہ		۳۵۳	۳۰ ربیع الاول شنبہ ۳۱ ربیع الاول شنبہ ۱ صفر شنبہ	
۳۵۴	۲ صفر شنبہ ۳ صفر شنبہ ۴ صفر شنبہ		۳۵۴	۲ صفر شنبہ ۳ صفر شنبہ ۴ صفر شنبہ	
۳۵۵	۵ صفر شنبہ ۶ صفر شنبہ ۷ صفر شنبہ		۳۵۵	۵ صفر شنبہ ۶ صفر شنبہ ۷ صفر شنبہ	
۳۵۶	۸ صفر شنبہ ۹ صفر شنبہ ۱۰ صفر شنبہ		۳۵۶	۸ صفر شنبہ ۹ صفر شنبہ ۱۰ صفر شنبہ	
۳۵۷	۱۱ صفر شنبہ ۱۲ صفر شنبہ ۱۳ صفر شنبہ		۳۵۷	۱۱ صفر شنبہ ۱۲ صفر شنبہ ۱۳ صفر شنبہ	
۳۵۸	۱۴ صفر شنبہ ۱۵ صفر شنبہ ۱۶ صفر شنبہ		۳۵۸	۱۴ صفر شنبہ ۱۵ صفر شنبہ ۱۶ صفر شنبہ	
۳۵۹	۱۷ صفر شنبہ ۱۸ صفر شنبہ ۱۹ صفر شنبہ		۳۵۹	۱۷ صفر شنبہ ۱۸ صفر شنبہ ۱۹ صفر شنبہ	
۳۶۰	۲۰ صفر شنبہ ۲۱ صفر شنبہ ۲۲ صفر شنبہ		۳۶۰	۲۰ صفر شنبہ ۲۱ صفر شنبہ ۲۲ صفر شنبہ	
۳۶۱	۲۳ صفر شنبہ ۲۴ صفر شنبہ ۲۵ صفر شنبہ		۳۶۱	۲۳ صفر شنبہ ۲۴ صفر شنبہ ۲۵ صفر شنبہ	
۳۶۲	۲۶ صفر شنبہ ۲۷ صفر شنبہ ۲۸ صفر شنبہ		۳۶۲	۲۶ صفر شنبہ ۲۷ صفر شنبہ ۲۸ صفر شنبہ	
۳۶۳	۲۹ صفر شنبہ ۳۰ صفر شنبہ ۱ صفر شنبہ		۳۶۳	۲۹ صفر شنبہ ۳۰ صفر شنبہ ۱ صفر شنبہ	
۳۶۴	۲ صفر شنبہ ۳ صفر شنبہ ۴ صفر شنبہ		۳۶۴	۲ صفر شنبہ ۳ صفر شنبہ ۴ صفر شنبہ	
۳۶۵	۵ صفر شنبہ ۶ صفر شنبہ ۷ صفر شنبہ		۳۶۵	۵ صفر شنبہ ۶ صفر شنبہ ۷ صفر شنبہ	
۳۶۶	۸ صفر شنبہ ۹ صفر شنبہ ۱۰ صفر شنبہ		۳۶۶	۸ صفر شنبہ ۹ صفر شنبہ ۱۰ صفر شنبہ	
۳۶۷	۱۱ صفر شنبہ ۱۲ صفر شنبہ ۱۳ صفر شنبہ		۳۶۷	۱۱ صفر شنبہ ۱۲ صفر شنبہ ۱۳ صفر شنبہ	
۳۶۸	۱۴ صفر شنبہ ۱۵ صفر شنبہ ۱۶ صفر شنبہ		۳۶۸	۱۴ صفر شنبہ ۱۵ صفر شنبہ ۱۶ صفر شنبہ	
۳۶۹	۱۷ صفر شنبہ ۱۸ صفر شنبہ ۱۹ صفر شنبہ		۳۶۹	۱۷ صفر شنبہ ۱۸ صفر شنبہ ۱۹ صفر شنبہ	
۳۷۰	۲۰ صفر شنبہ ۲۱ صفر شنبہ ۲۲ صفر شنبہ		۳۷۰	۲۰ صفر شنبہ ۲۱ صفر شنبہ ۲۲ صفر شنبہ	
۳۷۱	۲۳ صفر شنبہ ۲۴ صفر شنبہ ۲۵ صفر شنبہ		۳۷۱	۲۳ صفر شنبہ ۲۴ صفر شنبہ ۲۵ صفر شنبہ	
۳۷۲	۲۶ صفر شنبہ ۲۷ صفر شنبہ ۲۸ صفر شنبہ		۳۷۲	۲۶ صفر شنبہ ۲۷ صفر شنبہ ۲۸ صفر شنبہ	
۳۷۳	۲۹ صفر شنبہ ۳۰ صفر شنبہ ۱ صفر شنبہ		۳۷۳	۲۹ صفر شنبہ ۳۰ صفر شنبہ ۱ صفر شنبہ	
۳۷۴	۲ صفر شنبہ ۳ صفر شنبہ ۴ صفر شنبہ		۳۷۴	۲ صفر شنبہ ۳ صفر شنبہ ۴ صفر شنبہ	
۳۷۵	۵ صفر شنبہ ۶ صفر شنبہ ۷ صفر شنبہ		۳۷۵	۵ صفر شنبہ ۶ صفر شنبہ ۷ صفر شنبہ	
۳۷۶	۸ صفر شنبہ ۹ صفر شنبہ ۱۰ صفر شنبہ		۳۷۶	۸ صفر شنبہ ۹ صفر شنبہ ۱۰ صفر شنبہ	
۳۷۷	۱۱ صفر شنبہ ۱۲ صفر شنبہ ۱۳ صفر شنبہ		۳۷۷	۱۱ صفر شنبہ ۱۲ صفر شنبہ ۱۳ صفر شنبہ	
۳۷۸	۱۴ صفر شنبہ ۱۵ صفر شنبہ ۱۶ صفر شنبہ		۳۷۸	۱۴ صفر شنبہ ۱۵ صفر شنبہ ۱۶ صفر شنبہ	
۳۷۹	۱۷ صفر شنبہ ۱۸ صفر شنبہ ۱۹ صفر شنبہ		۳۷۹	۱۷ صفر شنبہ ۱۸ صفر شنبہ ۱۹ صفر شنبہ	
۳۸۰	۲۰ صفر شنبہ ۲۱ صفر شنبہ ۲۲ صفر شنبہ		۳۸۰	۲۰ صفر شنبہ ۲۱ صفر شنبہ ۲۲ صفر شنبہ	
۳۸۱	۲۳ صفر شنبہ ۲۴ صفر شنبہ ۲۵ صفر شنبہ		۳۸۱	۲۳ صفر شنبہ ۲۴ صفر شنبہ ۲۵ صفر شنبہ	
۳۸۲	۲۶ صفر شنبہ ۲۷ صفر شنبہ ۲۸ صفر شنبہ		۳۸۲	۲۶ صفر شنبہ ۲۷ صفر شنبہ ۲۸ صفر شنبہ	
۳۸۳	۲۹ صفر شنبہ ۳۰ صفر شنبہ ۱ صفر شنبہ		۳۸۳	۲۹ صفر شنبہ ۳۰ صفر شنبہ ۱ صفر شنبہ	
۳۸۴	۲ صفر شنبہ ۳ صفر شنبہ ۴ صفر شنبہ		۳۸۴	۲ صفر شنبہ ۳ صفر شنبہ ۴ صفر شنبہ	
۳۸۵	۵ صفر شنبہ ۶ صفر شنبہ ۷ صفر شنبہ		۳۸۵	۵ صفر شنبہ ۶ صفر شنبہ ۷ صفر شنبہ	
۳۸۶	۸ صفر شنبہ ۹ صفر شنبہ ۱۰ صفر شنبہ		۳۸۶	۸ صفر شنبہ ۹ صفر شنبہ ۱۰ صفر شنبہ	
۳۸۷	۱۱ صفر شنبہ ۱۲ صفر شنبہ ۱۳ صفر شنبہ		۳۸۷	۱۱ صفر شنبہ ۱۲ صفر شنبہ ۱۳ صفر شنبہ	
۳۸۸	۱۴ صفر شنبہ ۱۵ صفر شنبہ ۱۶ صفر شنبہ		۳۸۸	۱۴ صفر شنبہ ۱۵ صفر شنبہ ۱۶ صفر شنبہ	
۳۸۹	۱۷ صفر شنبہ ۱۸ صفر شنبہ ۱۹ صفر شنبہ		۳۸۹	۱۷ صفر شنبہ ۱۸ صفر شنبہ ۱۹ صفر شنبہ	
۳۹۰	۲۰ صفر شنبہ ۲۱ صفر شنبہ ۲۲ صفر شنبہ		۳۹۰	۲۰ صفر شنبہ ۲۱ صفر شنبہ ۲۲ صفر شنبہ	
۳۹۱	۲۳ صفر شنبہ ۲۴ صفر شنبہ ۲۵ صفر شنبہ		۳۹۱	۲۳ صفر شنبہ ۲۴ صفر شنبہ ۲۵ صفر شنبہ	
۳۹۲	۲۶ صفر شنبہ ۲۷ صفر شنبہ ۲۸ صفر شنبہ		۳۹۲	۲۶ صفر شنبہ ۲۷ صفر شنبہ ۲۸ صفر شنبہ	
۳۹۳	۲۹ صفر شنبہ ۳۰ صفر شنبہ ۱ صفر شنبہ		۳۹۳	۲۹ صفر شنبہ ۳۰ صفر شنبہ ۱ صفر شنبہ	
۳۹۴	۲ صفر شنبہ ۳ صفر شنبہ ۴ صفر شنبہ		۳۹۴	۲ صفر شنبہ ۳ صفر شنبہ ۴ صفر شنبہ	
۳۹۵	۵ صفر شنبہ ۶ صفر شنبہ ۷ صفر شنبہ		۳۹۵	۵ صفر شنبہ ۶ صفر شنبہ ۷ صفر شنبہ	
۳۹۶	۸ صفر شنبہ ۹ صفر شنبہ ۱۰ صفر شنبہ		۳۹۶	۸ صفر شنبہ ۹ صفر شنبہ ۱۰ صفر شنبہ	
۳۹۷	۱۱ صفر شنبہ ۱۲ صفر شنبہ ۱۳ صفر شنبہ		۳۹۷	۱۱ صفر شنبہ ۱۲ صفر شنبہ ۱۳ صفر شنبہ	
۳۹۸	۱۴ صفر شنبہ ۱۵ صفر شنبہ ۱۶ صفر شنبہ		۳۹۸	۱۴ صفر شنبہ ۱۵ صفر شنبہ ۱۶ صفر شنبہ	
۳۹۹	۱۷ صفر شنبہ ۱۸ صفر شنبہ ۱۹ صفر شنبہ		۳۹۹	۱۷ صفر شنبہ ۱۸ صفر شنبہ ۱۹ صفر شنبہ	
۴۰۰	۲۰ صفر شنبہ ۲۱ صفر شنبہ ۲۲ صفر شنبہ		۴۰۰	۲۰ صفر شنبہ ۲۱ صفر شنبہ ۲۲ صفر شنبہ	



صفحہ	مضامین کتاب کبیل	مختار	مضامین کتاب کبیل	صفحہ
۱۲۳	۲۰ ربیع الاول دوشنبہ بعد اہل شمس وفات کا ذکر	۳۲۵	حضرت امام محمد باقر سے وفات کا ذکر حضرت سے پانچ بیٹوں کی	۱۳۱
	۲۱ بن عمر سے اسامہ کی سرداری میں ابو بکر و عمر کی توانائی		سید الشہید کے عمر حضرت کا طرز پر ۱۸ سال ۵ دن ہونا	
	عبدالہباب اور ابن سعد کی توثیق		۲۲ شمس سے وفات کا طرز پر ۱۸ سال ۵ دن ہونا	
۱۲۴	۲۲ صفر غنیمت کا ذکر ابن عباس سے اول شعبہ صحیح ۱۰ ربیع الاول شعبہ صحیح ہونا	۳۲۸	۲۳ اور طرز پر ۲۸ سال کا ذکر	
	۲۳ صفر چار شعبہ کا طرز پر ۲۸ سال ۱۰ ربیع الاول دوشنبہ صحیح ہونا		۲۴ زہری سے وفات کا طرز وفات النبی سے تین مہینہ پر ہونا	
	۲۴ چار شعبہ کو مرض النبی امیر محمد بن علی دوشنبہ کی روایت		۲۵ اور حضرت عائشہ سے وفات کا طرز دوشنبہ پر ہونا	
	عبداللہ بن محمد اور محمد بن عمر اور عمر بن علی کی توثیق		۲۶ اور امام ابو بکر و عمر بن نصر سے کل عمر خلیفہ کی ۱۸ سال ۱۰ مہینہ ۲۰ دن	
	عبداللہ بن محمد بن عمر بن عمر بن علی کی روایت کا سیرت و سماعی سے ذکر		۲۷ یسوی کہ میں آٹھ سال دینے میں ۱۸ سال بعد وفات النبی سے ذکر	
	عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی سے ۲۸ صفر چار شعبہ میں مرض النبی		۲۸ و اقدی سے تیسری ماہ رمضان سال ۱۰ مہینہ ۲۰ سال کا ذکر	
۱۲۵	۲۹ ابن سعد کا عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب ۲۸ صفر چار شعبہ	۳۳۰	۲۹ اور دوسری صحیح روایت سے وفات رسول کے وقت عائشہ کا	
	میں شکایت مرض النبی		۳۰ فاطمہ ۸ سالہ	
	۳۰ ربیع الاول سبب سے کہ دوشنبہ ہونا		۳۱ و اقدی سے یوم ماہ رمضان شعبہ کہ ۱۰ ربیع الاول ۹ ذی الحجہ غزوہ اور	
	ابن طاووس کے و ابن عباس سے بارہ ربیع الاول کی روایت		۳۲ ۲۵ ذی الحجہ دوشنبہ پر منحصر ہونا	
	محمد بن عبداللہ کا زہری عروہ کے واسطے عائشہ سے بارہ ربیع الاول کی		۳۳ ابن سنان سے ۲۲ جمادی الثانی سبب یوم جمعہ وفات ابو بکر	
	طاووس و ابن طاووس کی توثیق		۳۴ ۱۳ جمادی الثانی سبب یوم ۲۲ صفر سبب کے بعد پر منحصر ہونا	
	ابن سعد کا عمر بن علی کے واسطے علی بن ابی طالب ۲۸ صفر چار شعبہ		۳۵ و اقدی کا شمس بخاری و سلم کے اکابر محمد بن علی بن عثمان ہوتا	
	کو مرض النبی		نمبر (۶) ابن ہشام	
۱۲۶	محمد بن عبداللہ کا زہری عروہ کے حریف عائشہ سے ۲۲ جمادی الثانی	۳۳۱	۳۶ پانچ شہنشاہی و یقینہ دینی ۲۵ ذی الحجہ کو رسول کے سفر حج کی توثیق	
	سبب وفات ابو بکر		۳۷ ماہ صفر کے باقی شہنشاہ میں ابتر اور مرض النبی کا ذکر	
	ابو بکر مدت خلافت دو سال تین مہینہ دس راتوں کا ذکر		۳۸ عبدالملک بن ہشام کا امام و حدیث و مورخ و خانقاہ قائم ہونا	
	شب بارہویں ربیع الاول سبب سے ۲۳ جمادی الثانی سبب تک		نمبر (۷) محمد ابن سعد	
	دت خلافت کا انطباق		۳۹ ابن سعد کا شمس امام بخاری و غیرہ کے فقہ و محدثین سے ہونا	
	محمد بن عبداللہ کی توثیق زہری کا ذکر عروہ کی توثیق		۴۰ ابن عباس کی روایت سے پانچ شہنشاہی و یقینہ دینی یوم شعبہ کی توثیق	
	طبیقات ابن سعد کا شمس طبقات مسلم بن حجاج سے ذکر		سفر حج	
	ابن سعد کی توثیق		۴۱ ابن عباس حضرت جابر سے ۲ ذی الحجہ صبح کو و اقدی کے فضل اور تاریخ	
۱۲۷	۲۹ صفر غنیمت کے مرادیت سے ۱۸ ذی الحجہ غنیمت کا ذکر یقینہ دینی سبب سے	۳۳۲	۴۲ ابن عباس کے و اقدی میں طرز کے وقت حج کے لیے ایک ہونا	
	۱۸ ذی الحجہ غنیمت سے ۲۹ صفر غنیمت شکر دن گیا و ربیع الاول دوشنبہ		۴۳ سریہ اسامہ بن زید اور ۲ صفر غنیمت ۱ صفر شعبہ	
	۱۸ دن ہونا		۴۴ ۲۸ صفر چار شعبہ کے دن سونے کے مرض کا آغاز	
	۲۹ و ۲۸ صفر اور ۱۲ ربیع الاول تک چودہ دن ہونا		۴۵ ۳۹ صفر غنیمت کو اسامہ کیلئے غزوہ حضرت کا یقینہ دینی انکار صحابہ	
	۲۸ صفر چار شعبہ کا یقینہ دینی ۱۲ ربیع الاول سبب ہونا		۴۶ اور ابو بکر و عمر و ابوبکر و عمر کو اسامہ کے ہونا جانے کیلئے وفات	
	شب ۲۹ صفر اور گیا و راتیں ربیع الاول کی یہ بارہویں گزرے		۴۷ اسامہ کے سرداری پر لوگوں کا آپس میں گفتگو کرنا	
	وفات النبی صحیح		۴۸ رسول کا گفتگو صحابہ کی خبر سے غنیمت تک ہو کر غنیمت دینا	
۱۲۸	ابن سعد کا عبداللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب سے ۲۸ صفر غنیمت	۳۳۳	۴۹ غنیمت دن یوم شعبہ کو اسبب الاول میں کہ بارہ ربیع الاول دوشنبہ	
	اور ابی طالب علیہ السلام سے وفات النبی دوشنبہ رخصت شعبہ کا ذکر		۵۰ یوم شعبہ کو بارہویں اسامہ کی سرداری میں صحابہ کے جانے کی توثیق	
	خانیقاہ بیت حضرت عیسیٰ کا ۱۰ سالہ اور رسول مقبول ۲۸ سال		۵۱ یکشنبہ کو رسول کا یقینہ دینی مرض اور اسامہ کا فکر کے انکار النبی	
	کیلئے ریخت بن		۵۲ دوشنبہ کو مرض النبی میں فاطمہ اسامہ کا رسول خدا سے آخری صحبت	



[illegible]



[illegible]



صفحہ	نمبر شمار	صفحہ	نمبر شمار
۱۸۵	۲۶۱	۱۸۵	۲۵۵
۱۸۶	۲۶۲	۱۸۶	۲۵۶
۱۸۷	۲۶۳	۱۸۷	۲۵۷
۱۸۸	۲۶۴	۱۸۸	۲۵۸
۱۸۹	۲۶۵	۱۸۹	۲۵۹
۱۹۰	۲۶۶	۱۹۰	۲۶۰
۱۹۱	۲۶۷	۱۹۱	۲۶۱
۱۹۲	۲۶۸	۱۹۲	۲۶۲
۱۹۳	۲۶۹	۱۹۳	۲۶۳
۱۹۴	۲۷۰	۱۹۴	۲۶۴
۱۹۵	۲۷۱	۱۹۵	۲۶۵
۱۹۶	۲۷۲	۱۹۶	۲۶۶
۱۹۷	۲۷۳	۱۹۷	۲۶۷
۱۹۸	۲۷۴	۱۹۸	۲۶۸
۱۹۹	۲۷۵	۱۹۹	۲۶۹
۲۰۰	۲۷۶	۲۰۰	۲۷۰
۲۰۱	۲۷۷	۲۰۱	۲۷۱
۲۰۲	۲۷۸	۲۰۲	۲۷۲
۲۰۳	۲۷۹	۲۰۳	۲۷۳
۲۰۴	۲۸۰	۲۰۴	۲۷۴
۲۰۵	۲۸۱	۲۰۵	۲۷۵
۲۰۶	۲۸۲	۲۰۶	۲۷۶
۲۰۷	۲۸۳	۲۰۷	۲۷۷
۲۰۸	۲۸۴	۲۰۸	۲۷۸
۲۰۹	۲۸۵	۲۰۹	۲۷۹
۲۱۰	۲۸۶	۲۱۰	۲۸۰
۲۱۱	۲۸۷	۲۱۱	۲۸۱
۲۱۲	۲۸۸	۲۱۲	۲۸۲
۲۱۳	۲۸۹	۲۱۳	۲۸۳
۲۱۴	۲۹۰	۲۱۴	۲۸۴
۲۱۵	۲۹۱	۲۱۵	۲۸۵
۲۱۶	۲۹۲	۲۱۶	۲۸۶
۲۱۷	۲۹۳	۲۱۷	۲۸۷
۲۱۸	۲۹۴	۲۱۸	۲۸۸
۲۱۹	۲۹۵	۲۱۹	۲۸۹
۲۲۰	۲۹۶	۲۲۰	۲۹۰
۲۲۱	۲۹۷	۲۲۱	۲۹۱
۲۲۲	۲۹۸	۲۲۲	۲۹۲
۲۲۳	۲۹۹	۲۲۳	۲۹۳
۲۲۴	۳۰۰	۲۲۴	۲۹۴
۲۲۵	۳۰۱	۲۲۵	۲۹۵
۲۲۶	۳۰۲	۲۲۶	۲۹۶
۲۲۷	۳۰۳	۲۲۷	۲۹۷
۲۲۸	۳۰۴	۲۲۸	۲۹۸
۲۲۹	۳۰۵	۲۲۹	۲۹۹
۲۳۰	۳۰۶	۲۳۰	۳۰۰
۲۳۱	۳۰۷	۲۳۱	۳۰۱
۲۳۲	۳۰۸	۲۳۲	۳۰۲
۲۳۳	۳۰۹	۲۳۳	۳۰۳
۲۳۴	۳۱۰	۲۳۴	۳۰۴
۲۳۵	۳۱۱	۲۳۵	۳۰۵
۲۳۶	۳۱۲	۲۳۶	۳۰۶
۲۳۷	۳۱۳	۲۳۷	۳۰۷
۲۳۸	۳۱۴	۲۳۸	۳۰۸
۲۳۹	۳۱۵	۲۳۹	۳۰۹
۲۴۰	۳۱۶	۲۴۰	۳۱۰
۲۴۱	۳۱۷	۲۴۱	۳۱۱
۲۴۲	۳۱۸	۲۴۲	۳۱۲
۲۴۳	۳۱۹	۲۴۳	۳۱۳
۲۴۴	۳۲۰	۲۴۴	۳۱۴
۲۴۵	۳۲۱	۲۴۵	۳۱۵
۲۴۶	۳۲۲	۲۴۶	۳۱۶
۲۴۷	۳۲۳	۲۴۷	۳۱۷
۲۴۸	۳۲۴	۲۴۸	۳۱۸
۲۴۹	۳۲۵	۲۴۹	۳۱۹
۲۵۰	۳۲۶	۲۵۰	۳۲۰
۲۵۱	۳۲۷	۲۵۱	۳۲۱
۲۵۲	۳۲۸	۲۵۲	۳۲۲
۲۵۳	۳۲۹	۲۵۳	۳۲۳
۲۵۴	۳۳۰	۲۵۴	۳۲۴
۲۵۵	۳۳۱	۲۵۵	۳۲۵
۲۵۶	۳۳۲	۲۵۶	۳۲۶
۲۵۷	۳۳۳	۲۵۷	۳۲۷
۲۵۸	۳۳۴	۲۵۸	۳۲۸
۲۵۹	۳۳۵	۲۵۹	۳۲۹
۲۶۰	۳۳۶	۲۶۰	۳۳۰
۲۶۱	۳۳۷	۲۶۱	۳۳۱
۲۶۲	۳۳۸	۲۶۲	۳۳۲
۲۶۳	۳۳۹	۲۶۳	۳۳۳
۲۶۴	۳۴۰	۲۶۴	۳۳۴
۲۶۵	۳۴۱	۲۶۵	۳۳۵
۲۶۶	۳۴۲	۲۶۶	۳۳۶
۲۶۷	۳۴۳	۲۶۷	۳۳۷
۲۶۸	۳۴۴	۲۶۸	۳۳۸
۲۶۹	۳۴۵	۲۶۹	۳۳۹
۲۷۰	۳۴۶	۲۷۰	۳۴۰
۲۷۱	۳۴۷	۲۷۱	۳۴۱
۲۷۲	۳۴۸	۲۷۲	۳۴۲
۲۷۳	۳۴۹	۲۷۳	۳۴۳
۲۷۴	۳۵۰	۲۷۴	۳۴۴
۲۷۵	۳۵۱	۲۷۵	۳۴۵
۲۷۶	۳۵۲	۲۷۶	۳۴۶
۲۷۷	۳۵۳	۲۷۷	۳۴۷
۲۷۸	۳۵۴	۲۷۸	۳۴۸
۲۷۹	۳۵۵	۲۷۹	۳۴۹
۲۸۰	۳۵۶	۲۸۰	۳۵۰
۲۸۱	۳۵۷	۲۸۱	۳۵۱
۲۸۲	۳۵۸	۲۸۲	۳۵۲
۲۸۳	۳۵۹	۲۸۳	۳۵۳
۲۸۴	۳۶۰	۲۸۴	۳۵۴
۲۸۵	۳۶۱	۲۸۵	۳۵۵
۲۸۶	۳۶۲	۲۸۶	۳۵۶
۲۸۷	۳۶۳	۲۸۷	۳۵۷
۲۸۸	۳۶۴	۲۸۸	۳۵۸
۲۸۹	۳۶۵	۲۸۹	۳۵۹
۲۹۰	۳۶۶	۲۹۰	۳۶۰
۲۹۱	۳۶۷	۲۹۱	۳۶۱
۲۹۲	۳۶۸	۲۹۲	۳۶۲
۲۹۳	۳۶۹	۲۹۳	۳۶۳
۲۹۴	۳۷۰	۲۹۴	۳۶۴
۲۹۵	۳۷۱	۲۹۵	۳۶۵
۲۹۶	۳۷۲	۲۹۶	۳۶۶
۲۹۷	۳۷۳	۲۹۷	۳۶۷
۲۹۸	۳۷۴	۲۹۸	۳۶۸
۲۹۹	۳۷۵	۲۹۹	۳۶۹
۳۰۰	۳۷۶	۳۰۰	۳۷۰
۳۰۱	۳۷۷	۳۰۱	۳۷۱
۳۰۲	۳۷۸	۳۰۲	۳۷۲
۳۰۳	۳۷۹	۳۰۳	۳۷۳
۳۰۴	۳۸۰	۳۰۴	۳۷۴
۳۰۵	۳۸۱	۳۰۵	۳۷۵
۳۰۶	۳۸۲	۳۰۶	۳۷۶
۳۰۷	۳۸۳	۳۰۷	۳۷۷
۳۰۸	۳۸۴	۳۰۸	۳۷۸
۳۰۹	۳۸۵	۳۰۹	۳۷۹
۳۱۰	۳۸۶	۳۱۰	۳۸۰
۳۱۱	۳۸۷	۳۱۱	۳۸۱
۳۱۲	۳۸۸	۳۱۲	۳۸۲
۳۱۳	۳۸۹	۳۱۳	۳۸۳
۳۱۴	۳۹۰	۳۱۴	۳۸۴
۳۱۵	۳۹۱	۳۱۵	۳۸۵
۳۱۶	۳۹۲	۳۱۶	۳۸۶
۳۱۷	۳۹۳	۳۱۷	۳۸۷
۳۱۸	۳۹۴	۳۱۸	۳۸۸
۳۱۹	۳۹۵	۳۱۹	۳۸۹
۳۲۰	۳۹۶	۳۲۰	۳۹۰
۳۲۱	۳۹۷	۳۲۱	۳۹۱
۳۲۲	۳۹۸	۳۲۲	۳۹۲
۳۲۳	۳۹۹	۳۲۳	۳۹۳
۳۲۴	۴۰۰	۳۲۴	۳۹۴
۳۲۵	۴۰۱	۳۲۵	۳۹۵
۳۲۶	۴۰۲	۳۲۶	۳۹۶
۳۲۷	۴۰۳	۳۲۷	۳۹۷
۳۲۸	۴۰۴	۳۲۸	۳۹۸
۳۲۹	۴۰۵	۳۲۹	۳۹۹
۳۳۰	۴۰۶	۳۳۰	۴۰۰
۳۳۱	۴۰۷	۳۳۱	۴۰۱
۳۳۲	۴۰۸	۳۳۲	۴۰۲
۳۳۳	۴۰۹	۳۳۳	۴۰۳
۳۳۴	۴۱۰	۳۳۴	۴۰۴
۳۳۵	۴۱۱	۳۳۵	۴۰۵
۳۳۶	۴۱۲	۳۳۶	۴۰۶
۳۳۷	۴۱۳	۳۳۷	۴۰۷
۳۳۸	۴۱۴	۳۳۸	۴۰۸
۳۳۹	۴۱۵	۳۳۹	۴۰۹
۳۴۰	۴۱۶	۳۴۰	۴۱۰
۳۴۱	۴۱۷	۳۴۱	۴۱۱
۳۴۲	۴۱۸	۳۴۲	۴۱۲
۳۴۳	۴۱۹	۳۴۳	۴۱۳
۳۴۴	۴۲۰	۳۴۴	۴۱۴
۳۴۵	۴۲۱	۳۴۵	۴۱۵
۳۴۶	۴۲۲	۳۴۶	۴۱۶
۳۴۷	۴۲۳	۳۴۷	۴۱۷
۳۴۸	۴۲۴	۳۴۸	۴۱۸
۳۴۹	۴۲۵	۳۴۹	۴۱۹
۳۵۰	۴۲۶	۳۵۰	۴۲۰
۳۵۱	۴۲۷	۳۵۱	۴۲۱
۳۵۲	۴۲۸	۳۵۲	۴۲۲
۳۵۳	۴۲۹	۳۵۳	۴۲۳
۳۵۴	۴۳۰	۳۵۴	۴۲۴
۳۵۵	۴۳۱	۳۵۵	۴۲۵
۳۵۶	۴۳۲	۳۵۶	۴۲۶
۳۵۷	۴۳۳	۳۵۷	۴۲۷
۳۵۸	۴۳۴	۳۵۸	۴۲۸
۳۵۹	۴۳۵	۳۵۹	۴۲۹
۳۶۰	۴۳۶	۳۶۰	۴۳۰
۳۶۱	۴۳۷	۳۶۱	۴۳۱
۳۶۲	۴۳۸	۳۶۲	۴۳۲
۳۶۳	۴۳۹	۳۶۳	۴۳۳
۳۶۴	۴۴۰	۳۶۴	۴۳۴
۳۶۵	۴۴۱	۳۶۵	۴۳۵
۳۶۶	۴۴۲	۳۶۶	۴۳۶
۳۶۷	۴۴۳	۳۶۷	۴۳۷
۳۶۸	۴۴۴	۳۶۸	۴۳۸
۳۶۹	۴۴۵	۳۶۹	۴۳۹
۳۷۰	۴۴۶	۳۷۰	۴۴۰
۳۷۱	۴۴۷	۳۷۱	۴۴۱
۳۷۲	۴۴۸	۳۷۲	۴۴۲
۳۷۳	۴۴۹	۳۷۳	۴۴۳
۳۷۴	۴۵۰	۳۷۴	۴۴۴
۳۷۵	۴۵۱	۳۷۵	۴۴۵
۳۷۶	۴۵۲	۳۷۶	۴۴۶
۳۷۷	۴۵۳	۳۷۷	۴۴۷
۳۷۸	۴۵۴	۳۷۸	۴۴۸
۳۷۹	۴۵۵	۳۷۹	۴۴۹
۳۸۰	۴۵۶	۳۸۰	۴۵۰
۳۸۱	۴۵۷	۳۸۱	۴۵۱
۳۸۲	۴۵۸	۳۸۲	۴۵۲
۳۸۳	۴۵۹	۳۸۳	۴۵۳
۳۸۴	۴۶۰	۳۸۴	۴۵۴
۳۸۵	۴۶۱	۳۸۵	۴۵۵
۳۸۶	۴۶۲	۳۸۶	۴۵۶
۳۸۷	۴۶۳	۳۸۷	۴۵۷
۳۸۸	۴۶۴	۳۸۸	۴۵۸
۳۸۹	۴۶۵	۳۸۹	۴۵۹
۳۹۰	۴۶۶	۳۹۰	۴۶۰
۳۹۱	۴۶۷	۳۹۱	۴۶۱
۳۹۲	۴۶۸	۳۹۲	۴۶۲
۳۹۳	۴۶۹	۳۹۳	۴۶۳
۳۹۴	۴۷۰	۳۹۴	۴۶۴
۳۹۵	۴۷۱	۳۹۵	۴۶۵
۳۹۶	۴۷۲	۳۹۶	۴۶۶
۳۹۷	۴۷۳	۳۹۷	۴۶۷
۳۹۸	۴۷۴	۳۹۸	۴۶۸
۳۹۹	۴۷۵	۳۹۹	۴۶۹
۴۰۰	۴۷۶	۴۰۰	۴۷۰
۴۰۱	۴۷۷	۴۰۱	۴۷۱
۴۰۲	۴۷۸	۴۰۲	۴۷۲
۴۰۳	۴۷۹	۴۰۳	۴۷۳
۴۰۴	۴۸۰	۴۰۴	۴۷۴
۴۰۵	۴۸۱	۴۰۵	۴۷۵
۴۰۶	۴۸۲	۴۰۶	۴۷۶
۴۰۷	۴۸۳	۴۰۷	۴۷۷
۴۰۸	۴۸۴	۴۰۸	۴۷۸
۴			



صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ	مضامین کتاب تکمیل
۱۹۹	میسری حدیث سے رسول کا عمر اور صحابہ کو اکٹھا دینا	۱۹۱	شرح بخاری سے سورہ مائدہ کا حقیقہ اوداع میں اریان کا مدینہ نزل
۲۰۰	حدیث جاہلے طالب قرطاس میں عمر کی مخالفت	۱۹۲	عذیر ختم کا درمیان مکہ و مدینہ ہونے کا ذکر
۲۰۱	تاریخ صفدی سے علی کا امام امت اور خلیفہ رسول ہونا	۱۹۳	ارشاد اساسی شریعت بخاری اور اسباب نہیہ قسطنطینی کی توثیق
	ابو بکر کے لیے اخفا کرنا	۱۹۴	معدۃ القاری مشرق بخاری میں منی کا شروع شروع سے ذکر
	مورخ صفدی کی مدح	۱۹۵	علامہ قسطنطینی سے کل سورہ مائدہ کے نزول کا شروع بخاری میں ذکر
	بخاری کا عائشہ کے سند سے ابو بکر کا دو شنبہ کے تمام شنبہ میں	۱۹۶	طریقہ ابوبکر کے مورخ سے حدیث عذیر ختم کا وراثہ ہونا
۲۰۱	تاریخ بخاری سے ۲۲ ہجری الثانی سلسلہ وفات ابو بکر	۱۹۷	اور حدیث عذیر کا حقیقہ اوداع کے مراعات میں ماہین مکہ و مدینہ کا ذکر
	ابو بکر کے اور بزرگوار کے وفات آخریوم کے آخر وقت میں تلبیس	۱۹۸	نہیر بن القم کی روایت صحیح مسلم سے یوم عذیر ختم ماہین مکہ و مدینہ ہونا
	بخاری کی روایت باب موت یوم الاغصین کی شرح	۱۹۹	عمر بن کعب قرطی سے سورہ مائدہ کا حقیقہ اوداع یوم عذیر میں تلبیس
	ابو بکر کا عائشہ سے حضرت کے دن وفات کو بوجھنا	۲۰۰	عینی منی کا امام راجدی سے آیہ تبلیغ کا وراثہ اسی دو جہاں کے عذیر ختم
	نیز تعداد کتب کا حضرت عائشہ سے دریافت کی حقیقت	۲۰۱	امام واحدی کے اسباب نزول کی توثیق
	ابو بکر کا کفن مدفن پیغمبر میں شریک ہونے کا ذکر	۲۰۲	شرح بخاری میں سے بعد امام محمد باقر تبلیغ کا علی کے شان میں نزول
	حافظ ابن حجر کا شب چہار شنبہ میں رسول خدا کا دفن	۲۰۳	اسی آیت تبلیغ کے نزول پر رسول کا خطبہ
	ابن حجر کی توثیق	۲۰۴	حدیث بن سید یازید بن ارقم الی روایت صحیح ترمذی سے اور
۲۰۲	اسد الغابہ سے بند النش آخریوم دو شنبہ کے آخر وقت وفات ابی	۲۰۵	حدیث عذیر کا صرف ایک کلمہ ہونا
	اور ابو عمر سے ۲۸ صفر سلسلہ چہار شنبہ کو مرض ابی	۲۰۶	عذیر یازید بن ارقم سے خطبہ یوم عذیر حدیث ولایت و تلبیس
	پھر دو شنبہ کو دن چڑھے وفات اور اسی وقت ۱۲ ربیع الاول کو نماز	۲۰۷	ضیاء النہار و حکم کبیر طبرانی کی توثیق
	اور دفن بدو شنبہ بعد دو پہر یا شب چہار شنبہ	۲۰۸	نور قاتی سے حدیث عذیر میں لفظ اور اکیس سو حدیث دار
	وفات ابی کا فصل سرامین واقع ہونے کا ذکر	۲۰۹	صحیح ترمذی سے لفظ اور اکیس سو حدیث دار اور شرح شریفین
	انس کی روایت سے ابو بکر کی خلافت وفات ابی میں ہونے سے	۲۱۰	پوری حدیث عذیر کا طوطی جمع سے ذکر
	پھر دن چڑھے یعنی ضعی کا لانا	۲۱۱	دار قطنی سے بعد بعد ابو بکر کا حدیث ولایت عذیر پر تہنیت
	ابن اثیر کی توثیق ابو عمر ابن عبد البر کا ترجمہ	۲۱۲	حافظ دار قطنی کی توثیق
	ابن اسحاق سے ۲۸ صفر سلسلہ چہار شنبہ ۲۹ صفر پنجشنبہ ہونا	۲۱۳	سوانح النبوة و تراجم المومنین و حبیب السیر سے اصحاب ازواج کی تحریر
	ابن کثیر کا اسد الغابہ کی تالیف پر وفات ابی ضعی کے وقت لانا	۲۱۴	و عمر سے حدیث عذیر ختم پر تہنیت
۲۰۳	۱۲ ربیع الاول کو بیت ابو بکر عقیقہ پھر مسجد نبوی عیدہ بعیت عامہ	۲۱۵	نور مجیب سے دن ۱۸ ذی الحجہ کا اٹنی نون پر گیا و بیچ اللہ و شنبہ ہونا
	بروایت مرویہ ابو بکر و عمر کا دفن ابی میں نہ آنا	۲۱۶	ابو بکر کا عذیر ختم کے نزول پر انکار میں دن وفات ابی
	عقیقہ کا ذکر لغت میں	۲۱۷	ابن عباس کی روایت اکاشی دن کا یوم عذیر سے صحیح ہونا
	بعیت عامہ سہ شنبہ کا ذکر	۲۱۸	واقعہ عذیر میں آیہ تکمیل پر حضور سرور عالم کا فارغ
	دفن ابی بعد دو پہر سہ شنبہ اور شب چہار شنبہ کی حقیقت	۲۱۹	وفات پیغمبر کے دن ابو بکر کا مدینہ سے ہزار پتہ مکان نازل پر جانا
	ابو بکر اور عمر کا دفن ابی کے وقت نہ حاضر ہونے کی حقیقت	۲۲۰	انس کے سند سے وفات کا بدو شنبہ آخریوم کے آخر وقت ہونا
	ابن اسحاق سے دو سال تین ہفتہ نورایت مت خلافت ابو بکر	۲۲۱	بروایت بخاری انس کے سند سے آخریوم دو شنبہ پر وفات ابی
	بارہ ربیع الاول ۲۸ صفر کا چودھواں دن شنبہ ہونا	۲۲۲	بند حضرت عائشہ وفات ابی کے وقت ابو بکر کا موضع منی میں ہونا
	ابن اسحاق کی توثیق	۲۲۳	صحیح بخاری سے بعد ابن عباس میں بھی اختصار کے دن طلب قرطاس
۲۰۴	ابن سعد کی تخریر پورے اسناد سے بعد عائشہ و شنبہ ہجری کی	۲۲۴	دوسری حدیث ابن عباس میں بھی اختصار کے دن طلب قرطاس
	ابو بکر کا بیار ہونا	۲۲۵	ہر دو حدیث سے عمر کا سبھا کتاب اللہ کرنا



[illegible]



صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	ترتیب	صفحہ	مضامین کتاب تکمیل	ترتیب
۱۶۳	ذیہ بن ارقم کے سند کی حدیث ثقلین واقع غدیر خم	۱۶۳	۱۹	مصر کا چار شنبہ ابو مسعود کا اصل میں ۲۰ مصر کا چار شنبہ ہونا	۱۹
	ابو بکر بن ابی شیبہ و محمد بن فضیل و اسحاق بن ابراہیم سے			جیسے ۱۹ مصر کا چار شنبہ کے مراحبت سے ۱۹ ذی الحجہ کو چار شنبہ	
	حدیث ثقلین			ایسے ہی ۲۰ مصر کا چار شنبہ کے مراحبت سے ۱۸ ذی الحجہ کو چار شنبہ	
۲۲۳	حدیث ثقلین میں میں اللہ کا ذکر	۲۲۳	۱۹	مصر اور ۲۰ مصر اور ۱۸ ذی الحجہ میں نود و نواں کا فضل	۱۹
۲۲۵	منکوہ سے غدیر خم میں حضرت حدیث ولایت	۲۲۵		محمد بن مسلم کا اپنے شیخ عبد بن حمید سے عہد عبد کو یہ تکمیل کی تہذیب کا	۲۲۵
	حارث البزوف سے صحابہ کے بعد اوقات میں بنین کا جناب امیر کویت			تینوں حدیثوں میں محمد بن مسلم میں قیس بن مسلم مرید خاری کا ہونا	
	ابن ابی شیبہ اور حبیث بن جابر کا کتاب تہذیب و تہذیب الیٰہی ہونا			قیس بن مسلم کی روایت میں بعد اور شب بعد سے اختلافات	
	۱۸ ذی الحجہ کو اوداع میں موسیٰ کا خطبہ			موردہ ۱۸ کا دل میں نازل ہونا	
۲۲۶	حضرت جابر سے یوم غدیر میں وقفا پر حدیث ثقلین	۲۲۶		عبد بن حمید سے حدیث ثقلین قرآن اور حضرت رسول اللہ	
	ترمذی سے بن ابی سعید و زید بن قحطہ اوداع میں حدیث ثقلین			قرآن اور حضرت ابی بیت کا نام اور درود عرض کو شریف علیہ و قوت	
	حدیث ثقلین میں جل اس کے قرآن مجید اور حضرت رسول اللہ ہونا			مسلم الترمذی سے بعد نزول آیہ تکمیل حضرت کا اگلی دن زمرہ ہونا	۲۲۸
	سیرت پیش سے ۱۲ ذی الحجہ میں رسول کا خطبہ			اور احدوں کی مدت کا دم و بار و بیچ الاول پر مضمون ہونا	
	عجۃ الوداع کے خطبہ میں لا یقویٰ علی الا انا و علی کا ذکر			ابن اسحاق کے ۱۸ صفر کے پیش سے ۱۸ ذی الحجہ یوم غدیر کو چار شنبہ ہونا	
	اور لا یقویٰ دینی الا انا و علی کی روایت			۱۸ ذی الحجہ چار شنبہ سے ۱۹ صفر چار شنبہ تک مشرکوں اور بیچ الاول	
	محمد بن فضیل کے واسطہ خطبہ اور ابو سعید و خدیجی حدیث میں			در چار شنبہ پر ۱۸ دن ہونا	
۲۲۷	اسحاق ابن راہویہ سے حدیث ثقلین و حدیث غدیر	۲۲۷		ابن اسحاق کا شیخ حدیث مسلم ہونا	
	مسجد خیف کا ذکر			سورخ یعقوبی امام ادبیری کا یہ تکمیل کے نزول غدیر خم میں ثقلین	
۲۲۸	حدیث ثقلین کا عرفہ اور مسجد خیف و یوم غدیر و یوم وفات النبی ہونا	۲۲۸		سبط ابن جوزی کا بروایت سبط ابن حمزہ کیس کا بروذر غدیر خم نزول	
	ثقلین سے قرآن اور حضرت رسول اللہ و وفات کا تاورد و عرض جدا ہونا			مسلم کا اپنے صحیح میں ابن اسحاق سے پانچ حدیثیں لینا	
	اس منہ سے وفات کے دن کی حدیث ثقلین اور علی سے القرآن			ابن جریر کی کا ذکر خراسان الامام سبط ابن جوزی سے روایتیں لینا	
	والقرآن مع علی ہر دو کا جدا ہونا			امام ادبیری کی توفیق	
۲۲۹	ابن مقبرہ سے حضرت جابر کی حدیث ثقلین حدیث ولایت	۲۲۹	۲۱۹	حبشوں والی روایت تو کہ سبط ابن جوزی اور تابع ابن کثیر سے ذکر	۲۱۹
	ابن عقیلہ کی توفیق			خطیب بغدادی سے بواسطہ دارقطنی و حبشوں اور پرورد سے	
۲۳۰	صحیح مسلم اور حدیث ثقلین آخر عمر کا ذکر	۲۳۰		آیہ تکمیل کا غدیر خم میں نزول	
	بند ابن اسحاق حدیث ثقلین لفظ آخر عمر سے ذکر			فتح القدر غوث کالی سے بسند ابو سعید خدری آپہ تبلیغ کا	۲۳۰
	حدیث ثقلین کا زید بن ثابت و زید بن ارقم و ابو سعید خدری سے ذکر			یوم غدیر خم میں نزول ابن مسعود سے آیہ تبلیغ میں	
۲۳۱	اکاشی یوم کا ۱۸ ذی الحجہ آخر عمر سے صحیح ہونا	۲۳۱		ان علیاً مولیٰ المؤمنین الی واللہ لیصلن من الناس	
	۱۸ کو پیش سے ۱۸ اور ۱۸ کو ۶۳ میں جمع کرنے سے ۱۸ ہونا			آیہ تبلیغ و تکمیل کا سورہ مائدہ کے آخری آیتوں سے ہونا	
	خود زید بن ارقم سے حدیث ولایت واقع غدیر خم کا انفا			امام شاکانی کی توفیق	
	جناب امیر کے بعد وصالے زید بن ارقم کا تائید ہونا			فتح القدر غوث کالی سے سورہ مائدہ مزید اور آخر نزول سے ہونا	۲۳۱
۲۳۲	حدیث غدیر کے اختلافے ایک صحابی کا مبروص ہونا	۲۳۲		جمیر بن نفیر کی توفیق	
	حدیث ولایت سے حارث بن نھان کا آسمانی پتھر سے پاکت			محمد ابن کعب قرظی اور بیچ بن انس سے سورہ مائدہ کا	۲۳۲
	حارث منکوہ ولایت کے واقعہ میں آیہ سال سا کی لعذاب کا نزول			تجۃ الوداع میں در بیان کہ وہ مدینہ کے نزول	
	تہذیب لاسما لروی سے ۱۲ بیچ الاول یوم غدیر خمی کے وفات نبوی			حدیث پیغمبر سے سورہ مائدہ کا آخر تہذیب قرآن سے ذکر	
	سیرت کو دفن النبی یا بقولے شب چار شنبہ میں ذکر			ابو سعید سے سورہ مائدہ میں کچھ نسخہ ہونے کا ذکر	
۲۳۳	بروایت عربی کے وقت وفات کا ابطال	۲۳۳		بیچ بن انس اور عمرو بن حبیب کی توفیق	



صفحہ	تعداد	موضوع	تعداد	صفحہ
۱۰	۱۰	یوم غزہ مجید کی روایت میں دو دو مجید راولوں کا ہونا	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	یوم غزہ مجید کی غلط روایت کا منسوخ لکھنا	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	روایت یوم غزہ اور مجید کا قطعاً دروغ و کذب ہونا	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	تیسرے یوم کا ایک روایت میں دو دو مجید راولوں کا ہونا	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	تیسری روایت میں ایک مجید کا ہونا	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	روایت سے آیت تیس کا صحیح ذکر کے دن نازل ہونا	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	یوم الفجر الکبریٰ یوم الفجر یعنی قربانی کا دن مراد ہونا	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۰-۱۱-۱۲ اور ۱۳-۱۴-۱۵ پانچ دن مجید کے ہونا	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	ایک یوم سے یوم غزہ یوم مجید کی تھیں غلط ہونا	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	یوم الفجر کا دن مجید الحقیقی ہونا	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	دوسرے کا جناب الفجر کو قربانی میں شریک کرنا	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	رسول کا قربانی کے ترکہ کو اپنے لیے اور علی یا پیچھے کرنا	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	عبد قریظ قربانی رسول کا حضرت علی کو اپنے پیچھے محمد سوار کرنا	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	سورہ براہ کے لفظ یوم الفجر کے یوم الفجر مراد ہونا	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	جناب علی رضی اللہ عنہ قربانی کے دن سورہ براہ کی تبلیغ کرنا	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	سورہ براہ کی تبلیغ یوم الفجر یوم تبلیغ قرار پانا	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	سورہ براہ کی تبلیغ کے ابو بکر کا عزل اور ذوالحلیفہ سے ایسی	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	قرنی کے مکرر قطع کا آخر سورہ سے کی روایت	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۱۱-۱۲-۱۳ صرف سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۱۱-۱۲-۱۳ کے روایات کے ساتھ صرف سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۱۱-۱۲-۱۳ کے روایات کے ساتھ صرف سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۳۰	۳۰
۳۱	۳۱	عبد بن مسعود نے سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۳۱	۳۱
۳۲	۳۲	عبد بن مسعود نے سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۳۲	۳۲
۳۳	۳۳	عبد بن مسعود نے سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۳۳	۳۳
۳۴	۳۴	عبد بن مسعود نے سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۳۴	۳۴
۳۵	۳۵	عبد بن مسعود نے سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۳۵	۳۵
۳۶	۳۶	عبد بن مسعود نے سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۳۶	۳۶
۳۷	۳۷	عبد بن مسعود نے سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۳۷	۳۷
۳۸	۳۸	عبد بن مسعود نے سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۳۸	۳۸
۳۹	۳۹	عبد بن مسعود نے سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۳۹	۳۹
۴۰	۴۰	عبد بن مسعود نے سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۴۰	۴۰
۴۱	۴۱	عبد بن مسعود نے سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۴۱	۴۱
۴۲	۴۲	عبد بن مسعود نے سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۴۲	۴۲
۴۳	۴۳	عبد بن مسعود نے سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۴۳	۴۳
۴۴	۴۴	عبد بن مسعود نے سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۴۴	۴۴
۴۵	۴۵	عبد بن مسعود نے سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۴۵	۴۵
۴۶	۴۶	عبد بن مسعود نے سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۴۶	۴۶
۴۷	۴۷	عبد بن مسعود نے سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۴۷	۴۷
۴۸	۴۸	عبد بن مسعود نے سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۴۸	۴۸
۴۹	۴۹	عبد بن مسعود نے سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۴۹	۴۹
۵۰	۵۰	عبد بن مسعود نے سورہ مائدہ کا آخر نزول سے ذکر	۵۰	۵۰



[illegible]



صفحہ	نمبر	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ	نمبر	مضامین کتاب تکمیل
۲۰۱	۲۰۱	پانچ غصہ باقی ذیقعدہ میں ۲۵ ذیقعدہ کو سفر حج کی روایت	۲۰۱	۲۰۱	علی کا وجود خداوندی اور غیر او سے شریک پیدا کرنے کا رد
۲۰۲	۲۰۲	یہودیوں کی حدیث کہ ہمدانہ حضرت عائشہ سے ۲۵ ذیقعدہ کو سفر حج	۲۰۲	۲۰۲	ابن مسعود سے علی بن ابی طالب کا غسل میت دینا
۲۰۳	۲۰۳	برادریت اسحاق بن ابراہیم حضرت انس سے لیکر حج کا وقت طہرہ ۱۰	۲۰۳	۲۰۳	اور عبد بن جراح کو علی کا غسل میت دینا
۲۰۴	۲۰۴	ابن عمر کا بیان کہ ان کی روایت سے ۳ ذیقعدہ میں حج کا وقت طہرہ ۱۰	۲۰۴	۲۰۴	اور علی کا بعد رسول اللہ کی وفات ۳۰ سال تک
۲۰۵	۲۰۵	عبد اللہ بن ابراہیم کی حدیث	۲۰۵	۲۰۵	غیر حضرت ابراہیم بن موسیٰ کا روئے بھی موسیٰ پر فروع
۲۰۶	۲۰۶	اسحاق بن ابراہیم کا عبد اللہ بن ابراہیم کے واسطے	۲۰۶	۲۰۶	لشکر وغیرہ لشکر کے پیش میں اہل بیت کا سفر کا ایہرم ہونا
۲۰۷	۲۰۷	سے حج کی روایت	۲۰۷	۲۰۷	اسی واقعہ وغیرہ میں آیہ لا حول فیہ یجوز ولا یمنع
۲۰۸	۲۰۸	آپ تکمیل کا لیلیہ امیر میں نازل ہونے کا ذکر	۲۰۸	۲۰۸	الآیہ کا ذکر
۲۰۹	۲۰۹	روایت مذکورہ صحیح مسلم میں نقل شدہ صحیح سے ذکر	۲۰۹	۲۰۹	رسول خدا کا عائشہ وغیرہ سے آیہ و قرون فیہ یجوز تاکون
۲۱۰	۲۱۰	عبد اللہ بن ابراہیم کی حدیث	۲۱۰	۲۱۰	الکلیہ سے وصیت
۲۱۱	۲۱۱	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۱۱	۲۱۱	سورہ نساء میں موسیٰ کا روئے قرون کے وقت سے روئے
۲۱۲	۲۱۲	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۱۲	۲۱۲	عائشہ کا روئے قرون کے وقت سے علی پر فروع
۲۱۳	۲۱۳	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۱۳	۲۱۳	روئے الاحباب کی توثیق
۲۱۴	۲۱۴	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۱۴	۲۱۴	عائشہ اور ام سلمہ میں در باب فروع مکالمہ
۲۱۵	۲۱۵	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۱۵	۲۱۵	ام سلمہ کا حدیث علی خلیفہ علیکم فی حیاتی و فی مماتی
۲۱۶	۲۱۶	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۱۶	۲۱۶	اور عائشہ سے تصدیق
۲۱۷	۲۱۷	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۱۷	۲۱۷	اور حدیث پنجم سے عائشہ پر چشمہ عذاب کے کون کا ذکر
۲۱۸	۲۱۸	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۱۸	۲۱۸	رسول خدا کا خاکسار عائشہ سے علی پر فروع کرنے کا ذکر
۲۱۹	۲۱۹	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۱۹	۲۱۹	ام سلمہ کا ظلمہ و زہیر کے قریب سے بچنے کی عائشہ سے نصیحت
۲۲۰	۲۲۰	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۲۰	۲۲۰	عائشہ و ظلمہ و زہیر کا قصہ کی جانب سفر
۲۲۱	۲۲۱	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۲۱	۲۲۱	علی کا فروع عائشہ کی خبر پا کر اس کا ہزاروں مدینہ سے سفر
۲۲۲	۲۲۲	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۲۲	۲۲۲	علی کے چار ہزار لشکر میں آگاہی سوا انصار چار سو بیست
۲۲۳	۲۲۳	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۲۳	۲۲۳	و شواہد و اسلحہ صحابہ کو ہوا
۲۲۴	۲۲۴	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۲۴	۲۲۴	حدیث حبیب عبد اللہ بن عباس کا ۱۰
۲۲۵	۲۲۵	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۲۵	۲۲۵	امیرہ پیرامام حسن و میر و پیرامام حسین و
۲۲۶	۲۲۶	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۲۶	۲۲۶	سواروں پر عمار بن یاسر یا دون پر محمد بن ابی بکر کا ذکر
۲۲۷	۲۲۷	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۲۷	۲۲۷	مصر کے علی کے اختیار میں انداز پنجم کے حوالہ کا ذکر
۲۲۸	۲۲۸	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۲۸	۲۲۸	یوش اور علی بن ابی ہریرہ و شہرہ باقون میں تشبیہ
۲۲۹	۲۲۹	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۲۹	۲۲۹	شواہد ائمہ و حامی سے علی رضی کا دوبارہ شمس
۲۳۰	۲۳۰	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۳۰	۲۳۰	مناہجہ شیخ اور علی رضی کا ایک ہی شب میں واقعہ قتل کے
۲۳۱	۲۳۱	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۳۱	۲۳۱	مصر کے حبیبہ کا آسمان پر جانا ہی شب قتل میں قرآن کا ذکر
۲۳۲	۲۳۲	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۳۲	۲۳۲	ترہ میں علی کے داہنے طرف جبریل اور بائیں جانب میکائیل کا ذکر
۲۳۳	۲۳۳	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۳۳	۲۳۳	نمبر (۱۴) صاحب سنن و صحاح الشافعی
۲۳۴	۲۳۴	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۳۴	۲۳۴	امام محمد باقرہ اور حضرت باقر کے مناقب کا ذکر
۲۳۵	۲۳۵	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۳۵	۲۳۵	دوسری طائفت میں حضرت جابر سے واقعہ حجة الوداع کا ذکر
۲۳۶	۲۳۶	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۳۶	۲۳۶	یہودیوں کی حدیث کہ ہمدانہ حضرت جابر سے واقعہ حجة الوداع کا ذکر
۲۳۷	۲۳۷	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۳۷	۲۳۷	یہودیوں کی حدیث کہ ہمدانہ حضرت جابر سے واقعہ حجة الوداع کا ذکر
۲۳۸	۲۳۸	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۳۸	۲۳۸	یہودیوں کی حدیث کہ ہمدانہ حضرت جابر سے واقعہ حجة الوداع کا ذکر
۲۳۹	۲۳۹	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۳۹	۲۳۹	یہودیوں کی حدیث کہ ہمدانہ حضرت جابر سے واقعہ حجة الوداع کا ذکر
۲۴۰	۲۴۰	اسحاق بن ابراہیم سے ہمدانہ آگاہی کے حوالہ سے	۲۴۰	۲۴۰	یہودیوں کی حدیث کہ ہمدانہ حضرت جابر سے واقعہ حجة الوداع کا ذکر



[illegible]



[illegible]



صفحہ نمبر	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ نمبر	مضامین کتاب تکمیل
۲۵۳	تفسیر قرآنی سے لہذا امام محمد باقر اور برادرین عابد بن عباس	۲۹۳	حسن السیرت سے مراد کے معنی اولیٰ مبصرین
۲۵۴	تبلیغ کا جناب امیر کی ولایت کے بعد خیر نم میں نزول	۲۹۴	حسن السیرت کی توثیق
۲۵۵	موردۃ القرانی سے حدیث خیر و آیت تبلیغ کا لہذا برادرین کا ذکر	۲۹۵	اور حضرت علی کا اشل برادر کے امر و نبی کا ولی ہونا
۲۵۶	خود کے قول سے حدیث و ریت سے قرآن کا مطلب حضرت خیر کی کہ	۲۹۶	ما کہ سے: ابو الفضل و زید بن ارقم کی حدیث تعلیم و ولایت
۲۵۷	خیر بن بصیرت انسان موجودگی اور حضرت برادر علی کے لئے	۲۹۷	اور ما کہ سے ابو الفضل و زید بن ارقم کی حدیث خیر و امیر کی توثیق
۲۵۸	کہہ بات سنا اور یہی کہیہ کے لئے جناب برادر کا ذکر	۲۹۸	والی فضل بن ارقم سے ذکر
۲۵۹	ابن کثیر کا ابن مردودہ کا بیان: ولایت بن عبدی بن عبدیہ سے تفسیر	۲۹۹	یا شیخ فوائد حدیث خیر کا ذکر
۲۶۰	کا بعد خیر نم میں علی کی ولایت پر نزول	۳۰۰	عبد الرزاق و مہر کے واسطہ برادرین عابد سے حدیث خیر
۲۶۱	ابن کثیر کا ابن مردودہ کی روایت مذکور: ولایت بن کثیر	۳۰۱	عبد الرزاق اور مہر کی توثیق
۲۶۲	ابن کثیر کا ابن کثیر پر رسول خدا کا شکر و تکریم کا ذکر	۳۰۲	حدیث خیر نم کو میں من گفت مولاد فان علی بن عبدی بن
۲۶۳	ابن کثیر سے ابن مردودہ کی توثیق	۳۰۳	اور مہر کا حضرت امیر کو لفظ الیم و علی کل مومن سے تہنیت
۲۶۴	ذوقانی سے ابن مردودہ کا استخراج علی بن ابی طالب کی توثیق	۳۰۴	اسی لفظ ولی سے ابو بکر اور مہر کا خیر رسول بنا نا
۲۶۵	عرفہ جمعہ کی روایت کا ایک روایت خاص سے باطل	۳۰۵	حضرت عباس علی کا طلب میراث میں شریک کے پاس جانا
۲۶۶	مناقب ابوالاعلیٰ خیر نم سے حضرت ابوالاعلیٰ بن عبدی بن	۳۰۶	یا قرآن مہر حضرت عباس اور علی کا عمر بن ابوبکر کو کا و ابی القلم
۲۶۷	ابو سعید خدری آیت تکمیل کا بعد خیر نم میں نزول اور	۳۰۷	ن من گفتا
۲۶۸	رسول خدا کا شکر	۳۰۸	عمر کی روایت عرفہ بعد کو آیت تکمیل کا نزول و مہر بن
۲۶۹	ابو بکر و زید بن عبدی اور ان کے مناصب کی توثیق	۳۰۹	خیر نم سے وفات خیر کے بعد من فاطمہ علی کا طلب میراث
۲۷۰	خیر آیت تکمیل کے نزول پر مسلمان بن ثابت صحابی کی تفسیر	۳۱۰	ابن جابر کو کذب و دروغ بتانا
۲۷۱	خیر نم کو مہر میں علی کی ولایت اور امامت اور مہر کی توثیق	۳۱۱	یروایت مسلم عباس اور علی کا کہ ابو بکر و عمر میں طلب میراث نہ ہونا
۲۷۲	ابو بکر و عمر کی ولایت کا ابن مردودہ کے لئے تبلیغ قرآنی سے مستفاد	۳۱۲	اور مہر و مہر میں مہر و مہر پھر نا
۲۷۳	شکر و خیر و زید بن عبدی بن کثیر میں ایک ناکہ میں ہر	۳۱۳	حضرت علی کا بوجہ ابوبکر سے حدیث کو باطل کرنا
۲۷۴	علی کا تفسیر اس بعد خیر نم میں تبلیغ رسالت کیلئے تمام نظام	۳۱۴	خیر نم میں عبد اللہ بن کثیر کا حدیث کا و ابی و عمر کی توثیق
۲۷۵	بیش ماں کی تبلیغ میں ایم خیر نم نظام علی بن جابر پر کیا جاتا	۳۱۵	روایت کو باطل کرنا
۲۷۶	نہ کہہ خیر نم سے مہر بن کثیر کی توثیق	۳۱۶	فاطمہ کا ابی میراث ابوبکر سے طلب کرنا اور مہر کے بعد
۲۷۷	نہ کہی بن جابر اور نہ مہر بن کثیر و مہر بن کثیر کی حدیث کا ذکر	۳۱۷	سے غلط بنا کر مہر
۲۷۸	اور حضرت گز کا ذکر	۳۱۸	حدیث کی تا بعد قرآن سے صحیح و درست و دروغ ہونا
۲۷۹	سابقہ نہیں کے نصرت عمر کے لئے رسول خدا کا مہر ہونا	۳۱۹	رسول کا یوم غدیر علی کے لئے خدا و تعالیٰ و ما و تعالیٰ علی قرآن
۲۸۰	حدیث تعلیم سے کتاب اللہ اور علی بن ابی طالب کا غدیر میں ذکر	۳۲۰	حقۃ الوداع میں رسول کا لایق دی علی کا انا و علی رضائے
۲۸۱	خیر نم کے حوالہ میں ابو عبدی بن کثیر کا مہر کی توثیق	۳۲۱	علی بن جابر کی حدیث الوداع علی کا انا و علی سے لفظ
۲۸۲	ابن کثیر کی سند سے مہر بن کثیر کا مہر کی توثیق	۳۲۲	حقۃ الوداع کو مہر بن کثیر اور علی کا لایق و مہر بن کثیر
۲۸۳	ابن کثیر کا مہر بن کثیر سے حدیث خیر نم کو مہر بن کثیر	۳۲۳	مہر بن کثیر کا تبلیغ سورہ براءہ میں لایق دی علی کا انا و علی
۲۸۴	خیر نم کا مہر بن کثیر کی کتاب اللہ و لایق سے مہر بن کثیر	۳۲۴	مہر بن کثیر
۲۸۵	ابن کثیر کا ابو الفضل مہر بن کثیر سے حدیث تعلیم و حدیث و	۳۲۵	یا شیخ مہر بن کثیر سے تبلیغ سورہ براءہ میں ابو بکر کی مہر بن کثیر
۲۸۶	حدیث مذکور کا مہر بن کثیر کا مہر بن کثیر کی توثیق	۳۲۶	علی کا تقریر
۲۸۷	حدیث مذکور سے یا شیخ نو کا ذکر	۳۲۷	یا شیخ مہر بن کثیر سے حدیث و حدیث الوداع سے الاحباب کی توثیق
۲۸۸		۳۲۸	مہر بن کثیر اور مہر بن کثیر سے حدیث سورہ براءہ میں علی کی توثیق



[illegible]



نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ	نمبر شمار	مضامین کتاب تکمیل	صفحہ
۲۰۰	رسول کا تشریحی کوئی دوری اور اس کی تشریح میں بعدی فرمانا		۲۰۰	۱۰ ربیع الاول حیدر گیارہ ربیع الاول دوشنبہ بائیس ربیع الاول	
۲۰۱	ابن عباس کا طعن ہر کی وقت بہت بائیس سال بعد نبوی پر ہوا		۲۰۱	۱۱ شنبہ کا صبح ہونا	
۲۰۲	ابن عباس کی توفیق		۲۰۲	۱۲ ربیع الاول شنبہ کو طعن کی کلمات رسول کی گمشدہ ہونا	
۲۰۳	پھر ان کا وفات کے دن حضرت صفیہ و خاتونہ زہرا سے		۲۰۳	۱۳ شنبہ کو رسول کا لعن اٹھانے کا طعن تعلق عن جایش اسامہ	
۲۰۴	بیشترین سال مخالف ہونا		۲۰۴	۱۴ ابوبکر و عمر کا وفات انہی کے دن شنبہ ہی میں موجود ہونا	
۲۰۵	عمر بن خطاب اور عبد اللہ بن عباس کا سب سے پہلے بیان کیا گیا	۲۰۵	۲۰۵	۱۵ طعن شہرستانی اور اہل طائفہ کی توفیق	۳۱۰
۲۰۶	عمر کا خلافت اور نبوت کے حق میں سے قوم کی کراہت کے ذکر	۲۰۶	۲۰۶	۱۶ اسامہ کا طعن فنانہی کے دن نبوت ہو کر شکر کا وجہ	
۲۰۷	ابن عباس کا ایک میت سے قوم کی کراہت کا سبب جواب		۲۰۷	۱۷ عین سواری و کوچ کے وقت اسامہ کا قاصد پوچھنا	
۲۰۸	خلافت کا نظم و حد سے بچنے کا ذکر		۲۰۸	۱۸ طلب قرطاس کے سلسلہ میں عمر کا رسول خدا کی نسبت اختیار	۳۱۱
۲۰۹	ابن عباس سے آئے تعلیم	۲۰۹	۲۰۹	۱۹ سے باہر ذکر اور صحابہ میں اختلاف اور اس کا جملہ ہونا	
۲۱۰	مجاہد امام حسین کا عمر کو منبر سے اتارنے کا ذکر		۲۱۰	۲۰ رسول خدا کا اپنے قریب عمر کو منبر سے اتار دینا	
۲۱۱	امام حسین کا توفیق اللہ کے پرہیزگاروں کا ذکر		۲۱۱	۲۱ رسول کا علی سے تجویز لشکر اسامہ کے قرض کی ادائیگی کی وصیت کرنا	
۲۱۲	امام حسین کی وجہ سے حضرت حسین کی قربانی کا فتویٰ کیا جاتا	۲۱۲	۲۱۲	۲۲ علی کا سب سے پہلے عرض کو فرما کر رسول خدا کے پاس پہنچنا	
۲۱۳	امام حسین کا تاریخ عظیم کی لفظ سے قرآن میں مذکور ہونا		۲۱۳	۲۳ رسول کا اپنی وفات بعد علی کو مکہ و اہل بیت کی خبر دینا	
۲۱۴	امام حسین کا رسول خدا کے ساتھ پانچ باتوں میں شریک ہونا		۲۱۴	۲۴ نیز مکہ و اہل بیت پر صبر کرنے کی وصیت فرمانا	
۲۱۵	رسول خدا اور اہل بیت عشر کرم اشخاص کا اسطر قریب ہونا		۲۱۵	۲۵ صحابہ کو دنیا اختیار کر کے علی کو امرت اختیار کرنے کی وصیت کرنا	
۲۱۶	عمر بن خطاب اور ابن عباس کا دور مرا مکہ		۲۱۶	۲۶ علی کا منبر لکھنا ہونا بہت خلافت کیلئے لوگوں کے آنے پر قبول کرنے	
۲۱۷	عمر کی قربانی جناب امیر کا تین باتوں کی وجہ سے خلافت نہ ملنا	۲۱۷	۲۱۷	۲۷ کی ہدایت پانا	
۲۱۸	ابن عباس کا عمر بن خطاب کو مسکت جواب		۲۱۸	۲۸ سقیہ نبی ساعدہ میں عمر کا ابوبکر سے بیعت کرنا	
۲۱۹	مجاہد بن عباس خدا کے حکم سے علی کا سوہا برکت کی تبلیغ فرمانا	۲۱۹	۲۱۹	۲۹ بیعت سقیہ کا وسط عشر و صبح الاولیٰ شنبہ میں واقع ہونا	۳۱۲
۲۲۰	عمر ابوبکر اور عبیدہ وغیرہ کے مواجد میں علی کو اس اسلام		۲۲۰	۳۰ جنی و شہر عقبہ و فالد و مند و سلطان و ابو ذر و عمارہ پر ہونا	
۲۲۱	اور ایمان اور حدیث منزلت بارون		۲۲۱	۳۱ ابی بن کعب کا حضرت علی سے کی جانب ہونا	
۲۲۲	صحابہ شہر مذکور کا ۹ صفر شنبہ کے دن اسامہ کے ہمراہ		۲۲۲	۳۲ عقبہ یا عباس کا واقعہ بیعت پر نظم کہنا	
۲۲۳	تعداد ہونا		۲۲۳	۳۳ حضرت جبریل کا غسل و کفن پیغمبر میں علی کے ساتھ شریک ہونا	
۲۲۴	اسی ۹ صفر شنبہ کا دوران دن شنبہ وفات انہی سے		۲۲۴	۳۴ انصار و انہی سے عمر کا طعن نہ ہونے کے گھر آگے لکھنا	
۲۲۵	دو دن پہلے کا ذکر		۲۲۵	۳۵ علی کے مکان پر علو و جبر کا بھی دشمن کے ساتھ ہونا	
۲۲۶	وسیلۃ النجا ملازمین سے ۲۶ صفر دوشنبہ	۲۲۶	۲۲۶	۳۶ نہ میر کا عمر جو تلوار سے چھٹ کر ٹھکر کر گیا پھر گرفتار ہو جانا	
۲۲۷	اور ۲ صفر شنبہ کو اسامہ کا سر اور فرج ہونا		۲۲۷	۳۷ کتاب امامت و سیاست اور ابن قتیبہ کی توفیق	
۲۲۸	۲۸ صفر چار شنبہ کو تہذیب و مرش انہی		۲۲۸	۳۸ کتاب امامت سیاست سے ابوبکر و عمر کا علی سے بیعت کا تفصیلی ذکر	
۲۲۹	۲۹ صفر شنبہ کو رسول خدا کا اسامہ کیلئے عہد انبار کرنا		۲۲۹	۳۹ ابوبکر کا اپنے غلام صفہ کو چند بار علی کی خدمت میں بھیجنا	۳۱۳
۲۳۰	اور ۲۹ صفر کو ابوبکر و عمر و عثمان و سعد و ابوعبیدہ وغیرہ کا		۲۳۰	۴۰ علی کے نہ آنے پر عمر کا قہقہے کے ساتھ علی کے گھر پر چڑھنا	۳۱۴
۲۳۱	اسامہ کے ماتحت کیا جانا		۲۳۱	۴۱ فاطمہ کی دودھ بھری آواز سے اکثر صحابہ کا چلے جانا	
۲۳۲	اسامہ کے ہمراہ نہ جانے والوں پر رسول کا غضبناک ہو کر		۲۳۲	۴۲ عمر کا ایک گروہ کی مدد سے علی کو مکان سے نکال کر ابوبکر کے پاس لانا	
۲۳۳	لعن اللہ من تخلف عن جایش اسامہ فرمانا		۲۳۳	۴۳ نہ بیعت کرنے پر علی کو قتل کرنے کی وحشی دنیا	
۲۳۴	۲۹ صفر شنبہ سے ۲ صفر شنبہ ۲۹ صفر دوشنبہ کا یہی ہونا		۲۳۴	۴۴ علی کو رسول کے بھائی ہونے سے عمر کا انکار	
۲۳۵	پھر کہیں سے الاولیٰ شنبہ ۱۰ ربیع الاول دوشنبہ کا حال ہونا		۲۳۵	۴۵ حضرت علی کا رسول کی قبر سے لپٹ کر گریہ فرمانا	



[illegible]











فہرست ان کتابوں کی جن کا ضمیمہ خود کتب خانہ اس کتاب گیل میں لکھا گیا علامہ مرحومہ کتب کے مختلف کتب خانوں سے  
 مولیٰ علیٰ شمس کتب خانہ نواب احمد حسین خان صاحب میں پیا لکھن شمس کتب خانہ صاحب میں مولیٰ علیٰ شمس کتب خانہ  
 مولیٰ علیٰ شمس کتب خانہ مولیٰ علیٰ شمس کتب خانہ مولیٰ علیٰ شمس کتب خانہ مولیٰ علیٰ شمس کتب خانہ مولیٰ علیٰ شمس کتب خانہ  
 مولیٰ علیٰ شمس کتب خانہ مولیٰ علیٰ شمس کتب خانہ مولیٰ علیٰ شمس کتب خانہ مولیٰ علیٰ شمس کتب خانہ مولیٰ علیٰ شمس کتب خانہ

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	مطبوعہ یا قلمی	نمبر	نام کتاب	نام مصنف	مطبوعہ یا قلمی
۱	تفسیر کمالیہ عربی	ابن خضر عربی	بین	۲۲	تفسیر تفسیر عربی	نویسہ عربی	مطبوعہ یا قلمی
۲	چهار باب فارسی	شاه دہلوی شریاوی	مولانا محمد شمس	۲۳	تفسیر تفسیر عربی	ابن کثیر عربی	مطبوعہ یا قلمی
		شاه ولی اللہ محدث		۲۴	تفسیر تفسیر عربی	نظام الدین ابن عربی	مطبوعہ یا قلمی
۳	تفسیر تفسیر عربی	شیخ شمس محمد شمس	قلمی	۲۵	تفسیر تفسیر عربی	ابن کثیر عربی	مطبوعہ یا قلمی
	بسم اللہ شمس عربی	شیخ شمس محمد شمس		۲۶	تفسیر تفسیر عربی	نویسہ عربی	مطبوعہ یا قلمی
۴	قاموس عربی		مطبوعہ	۲۷	تفسیر تفسیر عربی	کمال الدین ابن عربی	مطبوعہ یا قلمی
۵	تفسیر الادب عربی	عبدالمجید بن عبدالمجید	لاہور		تفسیر تفسیر عربی		
۶	تفسیر تفسیر عربی	عبدالمجید بن عبدالمجید	مطبوعہ یا قلمی	۲۸	تفسیر تفسیر عربی	نویسہ عربی	مطبوعہ یا قلمی
۷	تفسیر تفسیر عربی	عبدالمجید بن عبدالمجید	مطبوعہ یا قلمی	۲۹	تفسیر تفسیر عربی	نویسہ عربی	مطبوعہ یا قلمی
۸	تفسیر تفسیر عربی	عبدالمجید بن عبدالمجید	مطبوعہ یا قلمی	۳۰	تفسیر تفسیر عربی	نویسہ عربی	مطبوعہ یا قلمی
۹	تفسیر تفسیر عربی	عبدالمجید بن عبدالمجید	مطبوعہ یا قلمی		تفسیر تفسیر عربی		
۱۰	تفسیر تفسیر عربی	عبدالمجید بن عبدالمجید	مطبوعہ یا قلمی	۳۱	تفسیر تفسیر عربی	نویسہ عربی	مطبوعہ یا قلمی
۱۱	تفسیر تفسیر عربی	عبدالمجید بن عبدالمجید	مطبوعہ یا قلمی		تفسیر تفسیر عربی		
۱۲	تفسیر تفسیر عربی	عبدالمجید بن عبدالمجید	مطبوعہ یا قلمی	۳۲	تفسیر تفسیر عربی	نویسہ عربی	مطبوعہ یا قلمی
۱۳	تفسیر تفسیر عربی	عبدالمجید بن عبدالمجید	مطبوعہ یا قلمی		تفسیر تفسیر عربی		
۱۴	تفسیر تفسیر عربی	عبدالمجید بن عبدالمجید	مطبوعہ یا قلمی	۳۳	تفسیر تفسیر عربی	نویسہ عربی	مطبوعہ یا قلمی
۱۵	تفسیر تفسیر عربی	عبدالمجید بن عبدالمجید	مطبوعہ یا قلمی		تفسیر تفسیر عربی		
۱۶	تفسیر تفسیر عربی	عبدالمجید بن عبدالمجید	مطبوعہ یا قلمی	۳۴	تفسیر تفسیر عربی	نویسہ عربی	مطبوعہ یا قلمی
۱۷	تفسیر تفسیر عربی	عبدالمجید بن عبدالمجید	مطبوعہ یا قلمی		تفسیر تفسیر عربی		
۱۸	تفسیر تفسیر عربی	عبدالمجید بن عبدالمجید	مطبوعہ یا قلمی	۳۵	تفسیر تفسیر عربی	نویسہ عربی	مطبوعہ یا قلمی
۱۹	تفسیر تفسیر عربی	عبدالمجید بن عبدالمجید	مطبوعہ یا قلمی		تفسیر تفسیر عربی		
۲۰	تفسیر تفسیر عربی	عبدالمجید بن عبدالمجید	مطبوعہ یا قلمی	۳۶	تفسیر تفسیر عربی	نویسہ عربی	مطبوعہ یا قلمی
۲۱	تفسیر تفسیر عربی	عبدالمجید بن عبدالمجید	مطبوعہ یا قلمی		تفسیر تفسیر عربی		







ردیف	نام کتاب	نام مصنف	مطبوعه یا قلمی	ردیف	نام کتاب	نام مصنف	مطبوعه یا قلمی
۳۹	الغفرق	مرزا حیرت و دودی	دلی ۱۳۳۵ هـ	۶۳	تاریخ مختصر فرزند شریف	کتاب ابی الفدا	لیون یورپ
۴۰	سیرت النبی	خلیل اللهی	کتابخانه امیر کبیر	۶۵	تاریخ مختصر	شیخ زین الدین علی	مصر
۴۱	سیرت ابن حشام	عبد الملک	مصر ۱۳۲۹ هـ		بن مظفر المردی		
۴۲	تجلیات ابن سعد	محمد بن سعد	لیون یورپ	۶۶	تفسیر عظمی	مولانا امین الله	دلی ۱۳۳۰ هـ
۴۳	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر و اقری	کتابخانه امیر کبیر	۶۷	تاریخ الامم و الملوک	علامه محمد باقر طوسی	طهران
۴۴	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۶۸	سیرت دیلمی	حافظ عبد المؤمن	قلمی ۱۳۳۵ هـ
۴۵	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۶۹	سیرت طحاوی	عالمی ملاذد الدین	مصر ۱۳۲۶ هـ
۴۶	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۷۰	تاریخ ابن کثیر	امام قسطلانی	قلمی ۱۳۳۵ هـ
۴۷	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۷۱	تاریخ ابن کثیر	شیخ سیاحی	دلی ۱۳۳۵ هـ
۴۸	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۷۲	تاریخ ابن کثیر	امام ابو نعیم ترمذی	نوکلی ۱۳۳۵ هـ
۴۹	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۷۳	تاریخ ابن کثیر	مولانا امین الدین	لاهور ۱۳۲۶ هـ
۵۰	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۷۴	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	نوکلی ۱۳۳۵ هـ
۵۱	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۷۵	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	نوکلی ۱۳۳۵ هـ
۵۲	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۷۶	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	نوکلی ۱۳۳۵ هـ
۵۳	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۷۷	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	نوکلی ۱۳۳۵ هـ
۵۴	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۷۸	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	نوکلی ۱۳۳۵ هـ
۵۵	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۷۹	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	نوکلی ۱۳۳۵ هـ
۵۶	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۸۰	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	نوکلی ۱۳۳۵ هـ
۵۷	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۸۱	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	نوکلی ۱۳۳۵ هـ
۵۸	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۸۲	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	نوکلی ۱۳۳۵ هـ
۵۹	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۸۳	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	نوکلی ۱۳۳۵ هـ
۶۰	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۸۴	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	نوکلی ۱۳۳۵ هـ
۶۱	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۸۵	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	نوکلی ۱۳۳۵ هـ
۶۲	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۸۶	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	نوکلی ۱۳۳۵ هـ
۶۳	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۸۷	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	نوکلی ۱۳۳۵ هـ
۶۴	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۸۸	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	نوکلی ۱۳۳۵ هـ
۶۵	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۸۹	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	نوکلی ۱۳۳۵ هـ
۶۶	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	مصر ۱۳۱۳ هـ	۹۰	تاریخ ابن کثیر	ابن کثیر	نوکلی ۱۳۳۵ هـ



ردیف	نام کتاب	نام صنعت	موضوع یا قلمی	ردیف	نام کتاب	نام صنعت	موضوع یا قلمی
۹۰	آریح دایه و انبایه	حافظ ابن کثیر	تفسیر ابن کثیر	۱۱۳	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر
۹۱	ازالة الخفا	شاه ولی مشرف دهری	برقی ۱۲۸۶	۱۱۴	تاریخ زکریا بن محمد	علاء بن محمد	مؤلفه ابن کثیر
۹۲	کشف الغطاء	مصطفی بن ابی طالب	مصر	۱۱۵	مستورد و کورد	حافظ ابن کثیر	مؤلفه ابن کثیر
۹۳	معارف فی تفسیر احکام	حافظ ابن کثیر	مؤلفه ابن کثیر	۱۱۶	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر
۹۴	در خفا	شیخ محمد بن علی	مؤلفه ابن کثیر	۱۱۷	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر
۹۵	مشکوٰۃ فی فضایل	ولی الدین شریف	برقی ۱۲۸۶	۱۱۸	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر
۹۶	میزان القدر	سید علی محمدی	مؤلفه ابن کثیر	۱۱۹	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر
۹۷	ازاد بنی اردن	سید محمد بن علی	لاهور	۱۲۰	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر
۹۸	غنیة الطالبین	شیخ عبد القادر جیلانی	لاهور ۱۳۰۹	۱۲۱	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر
۹۹	المسارین	مشعل بن علی	برقی	۱۲۲	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر
۱۰۰	ما تزل من القرآن	حافظ ابو نعیم حلی	قلمی	۱۲۳	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر
۱۰۱	انتباه فی مسائل الدین	شاه ولی الدین	قلمی	۱۲۴	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر
۱۰۲	نقوش الانس	لا عبد الرحمن جامی	قلمی	۱۲۵	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر
۱۰۳	منهج المقال	طهران	قلمی	۱۲۶	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر
۱۰۴	طبقات الحفاظ	امام سیوطی	مؤلفه ابن کثیر	۱۲۷	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر
۱۰۵	تاریخ حبیب السیر	غیاث الدین	مؤلفه ابن کثیر	۱۲۸	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر
۱۰۶	اربع المطالب	مؤلفه ابن کثیر	لاهور	۱۲۹	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر
۱۰۷	جمع الکرامه فی	مؤلفه ابن کثیر	لاهور	۱۳۰	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر
۱۰۸	آثار القیامه	مؤلفه ابن کثیر	لاهور	۱۳۱	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر
۱۰۹	یامع عباسی	مؤلفه ابن کثیر	لاهور	۱۳۲	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر
۱۱۰	عقبات الاقوام	علاء الدین محمد بن علی	لاهور	۱۳۳	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر
۱۱۱	منهج القیامه	مؤلفه ابن کثیر	لاهور	۱۳۴	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر
۱۱۲	کثر اعمال	مؤلفه ابن کثیر	لاهور	۱۳۵	تاریخ مرقه اجداد	یاضی	مؤلفه ابن کثیر



نمبر	نام کتاب	نام مصنف	مطبوعه یا قلمی	نمبر	نام کتاب	نام مصنف	مطبوعه یا قلمی
۱۳۵	تقریب التذیب	حافظه ابن حجر	دبی	۱۵۷	تقریب التذیب	ابو حامد محمد بن محمد	قلمی
۱۳۶	تذیب التذیب	...	حیدرآباد دکن	۱۵۸	احتجاج	ابو منصور غلامی	قلمی
۱۳۷	استیعاب	ابو طاهر عبد الباقی	۱۳۱۹	۱۵۹	کتاب نمرت	ابن اندیم	یورپ
۱۳۸	مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی قاری	مصر	۱۶۰	مراجۃ النبوة	محمد بن محمد بن علی	لکھنؤ
۱۳۹	خلاصۃ تہذیب	صفی الدین خزرجی	لکھنؤ	۱۶۱	اشعۃ المنذات	...	...
۱۴۰	تذکرۃ بھارت	...	حیدرآباد	۱۶۲	شرح وقایع ہند	...	...
۱۴۱	کتاب سماعی	...	یورپ	۱۶۳	مستدرک	حاکم	قلمی کتب
۱۴۲	ابستان احمد شین	شاہ عبد العزیز	...	۱۶۴	ملک و مغل	محمد بن عبد الکریم	مصر
۱۴۳	تذیب المزدی	سید علی	...	۱۶۵	امانت السیاست	ابن قتیبہ	مصر
۱۴۴	نیات اللغات	...	...	۱۶۶	حلیۃ الادب	حافظ ابو نعیم	قلمی
۱۴۵	رسالۃ الخلیفۃ	امامین ساری	لکھنؤ	۱۶۷	میزان الاعتدال	...	...
۱۴۶	دخیزہ	علامہ سید علی	لکھنؤ	۱۶۸	منہاج الرشاد	سیح الدین شاہ	لکھنؤ
۱۴۷	اخیار المیت	سید علی	لاہور	۱۶۹	شنوی	مولانا ردم	بہمنی
۱۴۸	کتاب الارشاد	نکیم ابو جیحی	دہلی	۱۷۰	روضۃ الاحباب	محمد بن شیری	دہلی
۱۴۹	سبیل الرشاد	...	...	۱۷۱	...	...	...
۱۵۰	رسالہ ریح	حاجی عظیم الدین	لکھنؤ	۱۷۲	رجال نجاشی	...	...
۱۵۱	غیاثیہ نامہ	عابد علی نقی	دہلی	۱۷۳	تذکرۃ عرب	...	...
۱۵۲	حاشیۃ تحقیقہ	...	...	۱۷۴	عربی و دہری کتاب	...	...
۱۵۳	تذیب الاسماء	...	...	۱۷۵	تفہیم لطائف	...	...
۱۵۴	سنن ابن ماجہ	...	...	۱۷۶	نہایہ	ابن خیر جزمی	مصر
۱۵۵	کتاب تہذیب الاخلاق	...	...	۱۷۷	تاریخ الانبیاء	...	...
۱۵۶	...	...	...	۱۷۸	معجم صنیعہ	...	...











کسی قسم کی ترمیم یا تفسیح نہیں ہوئی اس لئے مندرجہ مقام کتاب ہاشمی صاحب کے فرضی یوم جمعہ ۹ ذی الحجہ ۱۱۰۰ اور نزول آیت  
الایوم اکملت لکم دینکم مقام عرفات میں خطبہ انتم خطبہ بعد نماز عصر قلماط اور فیہ صبح رکھا ہے چونکہ نعمانی صاحب آیت  
الایوم اکملت لکم دینکم کے نزول کو وفات النبی تک لکھا ہے یوم دوشنبہ پر قبول کیا ہے اس لئے نزول آیت موصوفہ سے تا وفات  
اور یوم دفن تک کے اوقات لازم لازم آراہین ہیں جب سے کہ کتاب ہاشمی در بیان حالات صحابہ اہل بیت کے جو مولف سیرۃ النبی اور  
الفاروق نے کتاب حق بین کی نہیں ضبط تحریر میں لائے گئے

اور جو اصول شہل نعمانی نے متعلق وفات النبی قائم کئے یا زمین سے مطاہر تسلیم کئے ہیں وہ سب فرض تسلیم ان کر  
انکی تردید حسن و اکمل وجوہ کے ساتھ بحت ظاہرہ و اولیہ باہرہ کی گئی ہے۔

اس تحقیق میں چند اقسام کے نقشہ جبری ناماہ ذوقعدہ ۱۱۰۰ سے لغایت بیج الاول ۱۱۰۱ مخرج ماہ سے گئے ہیں از ان جملہ پہلا نقشہ  
جبری نمبر ایک علامہ ابن سعد صاحب طبقات کے بیان در روایت ۱۰، و وفاتوں سے ہے جبکہ پہلا خانہ تاریخ سفر حجۃ الوداع  
۱۵ ذوقعدہ سے ۱۲ بیج الاول تک بروایت ایک مہینہ ۱۲ اور ایک ۱۹ کے ہے اور دوسرا خانہ انجین ابن سعد کے حجرہ روایت  
ابتداء مرض النبی کے تاریخ سے پلٹ کر تا یوم ابتداء سفر حجۃ الوداع اور تاریخ مرض النبی سے بارہ بیج الاول تک ہے۔

اور نقشہ جبری نمبر ایک اند کوہ کے ہر در خانوں کا تیسری نقشہ ایک مہینہ ۱۲ اور ایک ۱۹ جو کثیر الوقوع  
سلسلہ شہل صاحب وفات حضرت ابو بکر کا ہر نقشہ اول پہلے خانہ تا یومیدہ اور نقشہ دوم دوسرے خانہ کا تا یومیدہ ہے اور  
ہر دو نقشوں سے حجہ اوہ پر وفات جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے تاریخ بقید دن اسے اور ۲۲ جمادی الثانی ۱۱۰۰  
تاریخ وفات حضرت ابو بکر بقید دن کے مطابق ہر دو نقشوں کے صحیح یا غیر صحیح ہونا ظاہر ہوگا۔ راقدی کی تحقیق تیسری ماہ رمضان  
یوم شنبہ پر چہرہ رباب سیر مدح شہین نے اتفاق کیا ہے قطع نظر مدت وفات جناب موصوفہ کے مہین سخت اختلاف ہے لیکن یہی  
ایک تاریخ ہے جس کے وہمیں باہم رباب سیر و حفاظ حدیث کے کچھ اختلاف نہیں ہے۔

دوسرا نقشہ جبری حرف رالف، کثیر الوقوع مرتبہ شہل صاحب سیرت کا پہلا خانہ ۲۶ ذوقعدہ یوم دوشنبہ ایک مہینہ  
اور ایک ۲۹ کے ہے اور دوسرا خانہ الفاروق شہل سے ابتداء مرض النبی اخیر مہینہ ۲۸ صفر و چار شنبہ ہی پلٹے ہوئے  
انکی تاریخ مہینہ ۲۶ ذوقعدہ سفر حجۃ الوداع اسے اور ۲ صفر سے ۱۲ بیج الاول تک ہے جبکہ پہلا خانہ سیرت شہل کے  
نمبر ۵، ۲، ۳ کے مطابق یکم، ۱۵، ۱۶ بیج الاول و دوشنبہ ہے۔

تیسرا نقشہ جبری حرف دب ممکن الوقوع مجوزہ شہل صاحب مہین ذوقعدہ ۱۲ اور ذی الحجہ ۲۹ محرم ۳۰ اور ۱ صفر ۳۱ کا

۱۵ سیرت النبی ۱۱۰۰ میں جو مہین استقامت جب کہ فرض نبوت اور کہ ہے تحریر آیت اتری الیوم اکملت لکم دینکم خطبہ سے فارغ ہو کر اپنے حضرت بلال کو اذان کا  
مکروا یا اور ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی پھر تہجد پر سو اور جو کہ وقت شریف سے اسے اذان کرے جو کہ یہ ایک قلیلہ در عابین، مصروف رہے جب قنایہ ہونے لگا  
رہا ہے وہ ان سے پہلے کی تیاری کی ہے لیکن جمہور ظہیر میں نفس و اندھی بیوی، خاتون، بزرگ، گھبراہٹ، غیر سب شہل صاحب کے خلاف آیت  
موصوفہ کا نزول بعد عصر کے اور تا وقتہ پورے ہیں جس سے دونوں بیان ایک دوسرے کو مل کر رہے ہیں نیز یوم جمعہ کا کیا سیوان دن روزہ شنبہ  
ہوتا ہے و کچھ نقشہ جبری حرف رالف، کثیر الوقوع مرتبہ شہل کا پہلا خانہ مہین یکم بیج الاول ۱۱۰۰ دن پر اور دوسری بیج الاول دوشنبہ، ایک تالیف دن  
پر چوتھا ہی اور دوسری بیج الاول کو دوشنبہ فرض کرنے سے رجعت میں ۹ ذی الحجہ ۱۱۰۰ و ذوقعدہ کو شنبہ اور ۱۲ ذوقعدہ کو جمعہ ہوتا ہے۔

و کچھ نقشہ جبری حرف دب، مسلم کا پہلا خانہ اس لئے ہی دونوں بیان غلط اور بالکل متضاد تفصیل آگے لگی۔







۳۶ ذوقعدہ شریفہ الوداع کو منظر کرنا ہے۔

پانچواں سادہ نقشہ حرف (د) بونیلے خانہ نقشہ خبری حرف (الف) کثیر الوقوع کا تالیف میں ۲۰ جمادی الثانی  
وفات حضرت ابو بکر تک کا بنایا گیا ہے جس سے ۲۵ ذوقعدہ (جمعہ) ۲۹ صفر (یکشنبہ) یکم ربیع الاول (دوشنبہ) کو غلط کرنا چاہیے  
چھٹا ان نقشہ خبری حرف (زیم) سلم اور حرف (نون) نووی شایع سلم سے پہلا خانہ ہے جس کا تالیف میں نقشہ (سیوم)  
۲۲ جمادی الثانی مسئلہ ۱۰ تک کا ہے اور خانہ (دوم) موافق روایت بخاری میں سعد بن کو علامہ زرقانی نے شرح ملاحظہ  
میں اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے جس کا تالیف میں نقشہ (دوم) ہے۔

ساتواں نقشہ خبری حرف (ظا) طبری خبر (علا) تالیف و تفسیر میں دو دو خانوں سے مرتب ہے جس کا پہلا خانہ  
۲۵ ذوقعدہ یوم (دوشنبہ) سے ۱۲ ربیع الاول (دوشنبہ) تک اور دوسرا خانہ ۲۵ ذوقعدہ (دوشنبہ) ۱۲ ربیع الاول (دوشنبہ)  
تک کا ہے۔

نمبر ۱۰ کو رو کے پہلے خانہ کا تالیف میں نقشہ (چہارم) ۲۵ ذوقعدہ (دوشنبہ) سے تا وفات حضرت ابو بکر یعنی ۲۲ جمادی الثانی  
مسئلہ ۱۰ تک کا ہے اور جس کے دوسرے خانہ کا تالیف میں نقشہ (دوم) ہے اسی خانہ (دوم) کے ۱۸ ذی الحجہ (دوشنبہ) سے  
۲۹ صفر (پہنچنہ) تک (۲۰ دن) اور گیارہ ربیع الاول (دوشنبہ) تک ایک سو تیس روزہ جس کی آنے والی شب  
سہ شنبہ ۱۲ ربیع الاول سال ۱۲۰۳ سے ۱۲ ربیع الاول سال ۱۲۰۴ جمادی الثانی میں بیسے منہ ۲۰ جمادی الثانی  
دس راتیں کل مدت خلافت حضرت ابو بکر کی مطابق روایت کے ٹھیک ٹھیک مل جاتی ہے۔

### توضیح

ناظرین کو تعجب ہو گا کہ آیہ موصوٰنہ اکمال دین یوم عرفہ میں نازل مہیا یا یوم غدیر خم کو ہر دو صورت سے  
تکمیل دین کا اظہار ہوتا ہے اس قدر طوالت سے تحقیق کی کیا ضرورت تھی نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ یہ آیت الیوم اکملت  
لکم دینکم اقمتم علیکم کفنی ورضیت کمہ الاسلام دینا اپنے ہر سہ مطالب کے ساتھ خاص غدیر خم ۱۸ ذی الحجہ میں  
بالکل جناب امیر المؤمنین و امام المتقین علی بن ابیطالب کی شان میں تکمیل ولایت و تمجید و تہنیت پر نازل کی گئی ہوگی  
تصدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شکر یہ اور آیہ موصوٰنہ کے مفہوم اور الیوم کی تخصیص سے  
یعنی آج کے روز تبلیغ رسالت اور تہنیت نعمت اور اظہار ولایت علی علیہ السلام پر خداوند عالم رحمنی و خوشنود مہیا کیے  
یوم غدیر خم بہت بڑی عید ہے۔

اسی تاریخی دن کو رب العزت نے جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی فضیلت جلیلہ اور شہادت رفیعہ اور منزلت  
مخصوصہ قرآنیہ سے نازل فرمایا ہے۔ حاضرین جلسہ سے نمودار اور امہات مومنین سے خصوصاً ولایت علی علیہ السلام  
پر سلام اور مبارکبادی خیمہ خاص میں بجا کر دلائی ہے اور خود جناب سرور عالم محمدی الصلوٰۃ والسلام نے ملک الشعرا  
حسان بن ثابت سے اشعار تہنیت ساعست فرمائے ہیں۔

یہ صرف مبارکبادی نہیں تھی بلکہ یہ اس قسم کا عہد و قرار تھا جیسا کہ جناب موسیٰ علیہ السلام نے



اپنے آخر عمر میں اسی ۱۸ فریقہ کو بنی اسرائیل سے وسایت اور خلافت جناب یوشع علیہ السلام میں لیا تھا جسکی آیت  
ولقد اخذ الله ميثاق بني اسرائيل وبعثنا منهم اثني عشر نقيباً شامہ ہے جو اسی سورہ المائدہ میں ہے  
اور جو اٹھارہ فریقہ یا احکام پر مشتمل ہے جس اثنا عشر نقباً کے اول نقيب جناب یوشع علیہ السلام جو خلیفہ اور وصی  
جناب موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ ویسے ہی جناب علی علیہ السلام وصی اور خلیفہ جناب احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
اثنا عشر النقبہ اہل بیت علیہم السلام میں اول نقيب یا وصی یا خلیفہ بلکہ ابوالائمۃ الطاہرین ہیں اسی طرح عہد و قرار  
است اور حاضرین جلسہ غدیر ختم سے بتاریخ ۱۸ فریقہ پچیسویں کے دن بعد نازل ہونے آئے بارگاہ یا ایہا الرسول  
بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فاعلم انک من اللہ واللہ یصلک من الناس کے لیا گیا جس عہد  
قرار کے بعد اٹھارہواں فریقہ آیہ الیوم اکملت لکم دینکم سے پورا کر دیا گیا اور اسی روز کے جمعیت جلیلہ کو خیال  
کرتے ہوئے یوم عرفہ کو آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کا یوم نزول بتایا جاتا ہے جسکی نسبت یہ نکتہ فرضی قرار دیا جاتا  
ہے کہ یوم عرفہ کو دین کا اکمال اور قرآن مجید کا اتمام ہو چکا جسکے بعد واجبات باقی نہیں رہے اور قصہ غدیر ختم  
محض شکایت بریدہ اور بعض اصحاب متعینہ میں جو پانچویں جناب امیر علیہ السلام متعین کے گئے تھے کہا جاتا ہے  
کہ رسول خدا نے صرف تاکید عبت علی علیہ السلام میں خطبہ ارشاد فرمایا۔

یہی وجہ ہے کہ شمس العلماء ثبانی نعمانی نے یوم غدیر ختم کا خطبہ الوداعی آخر عمر والا جو عمومی خطبہ عرفات وغیرہ  
سے کم نہ تھا ایک سطر بھی نہیں بیان کی صرف حدیث ثقلین کی عبارت ایک جز اور اسی کے ضمن میں حدیث  
غدیرو کا ایک حصہ من کنت مولاه فعلی مولاه واللہ وال من والاه وعاد من عاداکہ نقل کر دیا۔

اسی سلسلہ میں حضرت عمر کا وہ مشہور قول حسبنی کتاب اللہ جو عین وفات النبوی کے روز طلب  
سلف اور ترجمہ قرآن مجید موسیٰ موضح القرآن شاہ عبد القادر محدث دہلوی مشہور طبع حمیدی کا پورے مکتبہ اہل حق کے صفحہ ۱۰۱ میں تفسیر آیہ انفس  
اخذ الله ميثاق بنی اسرائیل وبعثنا منهم اثنا عشر نقيباً کے مرقوم ہے۔ بنی اسرائیل سے جو پانچویں جناب حضرت موسیٰ کے آخر عمر میں یہ قرار دیا گیا  
یہ سورت راندہ حضرت کے آخر عمر میں نازل ہوئی اگرچہ  
ایضاً سورہ اعراف میں ہے۔ تفسیر آیہ ومن قوم موسیٰ امۃ یحییٰ دن بالحق وہ یحییٰ موت اور موسیٰ کی قوم میں ایک فرد راہ بتاتی ہے حق کی اور  
اسی پر اوصاف کرتے ہیں اور مشہور ہے کہ بعد وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد وفات خلیفہ انکے کے کہ یوشع نقیب بنی اسرائیل میں ہج و مرثا  
ظاہر ہوا اور بیچ قتل کرنے پر مجبور ہون کے اور اقسام گناہوں کے مشغول ہوئے۔  
سنگ ادوی التواضع عبودیت شیعہ اثنا عشری گھنہ شکر اور اٹھارہواں فریقہ اور دوسرے کن باریج شیخ مفید اس تاریخ حضرت موسیٰ اسراروں پر  
لاب آئے اور احزاب کفر و ظالم فرعون مخدول و غلوب ہوئے اور حضرت ابراہیم پر آتش فرود سرد ہوئی اور حضرت موسیٰ نے یوشع کو اپنا  
وصی کیا اور فضائل میں کے ظاہر کیے اور حضرت موسیٰ نے شمعون الصفا کو وصی بنایا برکات اور سلیمان بن داؤد نے اس صفت بن برطیا کو  
خلیفہ کیا اور فضائل ظاہر کیے۔

یہ تفسیر عالم التذلل نام کی پہلی سند لدوی تفسیر سورہ المائدہ یہ حدیث مرقوم ہے۔ روی عن ابی مہیرۃ قال انزل اللہ تعالیٰ فی هذه السورۃ  
ثمانیۃ عشر حکماً عنہ منہا فی غیرہا۔

ایضاً تفسیر سراج المفسر خلیل شریعی مطبوعہ مطبعہ مصر ص ۲۸۸ میں (فائدہ) روی عن ابن مسعود قال انزل اللہ تعالیٰ فی هذه السورۃ  
ثمانیۃ عشر حکماً عنہ منہا فی غیرہا تفسیر عالم التذلل میں ابراہیم سے اور تفسیر سراج السیرۃ میں مسعود سے روی ہے کہ سورہ المائدہ میں اٹھارہ  
فریقہ احکام میں جو دوسرے سورہ میں نہیں نازل ہوئے۔

ایضاً تفسیر سورہ المائدہ تفسیر لاہور مطبوعہ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند میں (فائدہ) روی عن ابی مہیرۃ قال انزل اللہ تعالیٰ فی هذه السورۃ  
ثمانیۃ عشر حکماً عنہ منہا فی غیرہا تفسیر عالم التذلل میں ابراہیم سے اور تفسیر سراج السیرۃ میں مسعود سے روی ہے کہ سورہ المائدہ میں اٹھارہ  
فریقہ احکام میں جو دوسرے سورہ میں نہیں نازل ہوئے۔



قرطاس کے مقدس میں ٹھیک ایک سو تین روز زبان سے جاری ہوا تھا جس کے بجائے تین بیسے یعنی ۹۰ دن کی فرضی مدت بنا سند آنحضرت صلعم کے آخر عمر کی بتائی جاتی ہے کیونکہ ایک سو تین دن میں نو دن شامل کرنے سے نوٹے دن کی کثرت ہو جاتی ہے پس اس تحقیق اور تنقید میں ارباب میر اور امانادیش کے دفتر کے چھان بین کی ضرورت ہوئی جس سے حق و باطل درست دروغ اور صراط مستقیم کا صحیح مضمون واضح ہو گا حق الامکان خالص بے طرفداری کا کھانا کرتے ہوئے وقتاً سمیعہ کو مساند و تقاسیر اور سیر مشہورہ غنمائی کو شمش کے ساتھ ملاش کیا گیا ہے انکے رائے ناظرین مطلع ہو گئے۔  
و ما توفیقی الا باللہ علیہ اتم کلت والیہ متیب۔

قبل اس کے دیباچہ کے حاشیہ میں الفاروق شبلی سے رسول خدا کا اخیر صفر میں طویل ہونا اور ۱۳ دن بیمار رہ کر ۱۷ ربیع الاول کو وفات فرمانا اور سہ شنبہ کے دن روچر ڈھلنے پر مدفون ہونا نقل ہو چکا ہے۔ اسی اخیر صفر پریم چہار شنبہ کو ابتدائی شکایت ہونا شبلی صاحب کے رفیق سفر مولوی امین اللہ علیہ السلام آدمی نے فرمائی ہے (جو صفت سیرت منظوم ہر قصیدہ عظمیٰ ہیں) جس سے ۲۸ صفر چہار شنبہ کے دن حضرت کے بیمار ہونے کی تائید ہوتی ہے جو زلی کی اردو کتابوں پر بھی ۲۸ صفر چہار شنبہ کا دن مؤید ہوتا ہے۔

چنانچہ روضۃ الاصفیاء فی ذکر الانبیاء اردو تصحیف النبیامولفہ محمد طاهر صاحب مبلوعدہ الرشیدیہ ۱۲۸۴ھ میں ہے۔  
چار شنبہ کے دن اٹھائیسویں تاریخ صفر کی حضرت کے دروس رشید ہوا چودہ روزہ حضرت صلعم بیمار رہے دو روزہ صفر کے بارہ روزہ ربیع الاول کے رات کل ۱۳ دن ہوئے۔

ایضاً وہ مخزن مولفہ حکیم نصر اللہ خان مخلص بوسال ابن مکیم ثناء اللہ خان مطبوعہ مطبع محمدی محمد زنا خان دہلی ۱۲۸۵ھ میں ہے۔ اٹھائیسویں صفر کو نبی کے دن آنحضرت صلعم کے مرض لاحق ہوا یعنی تب اور دوسرے عارض ہوا اکثر یہ کہتے ہیں کہ تیرہ دن بیمار رہے۔ بعض کہتے ہیں چودہ دن۔ تاریخ موت (نظم یار سہ ماہ)۔

مذکورہ بالا کتابوں سے الفاروق شبلی کے اخیر سفر یعنی (۲۸ صفر چہار شنبہ کو) حضرت صلعم کے بیمار ہونے کی تائید ہو گئی

باقی حاشیہ گزشتہ - ابی مرثد سے مروی ہے کہ (سورہ مائدہ) میں اٹھارہ فضیلت ہیں اور اس میں کچھ منسوخ نہیں ہے۔

۱۔ ایضاً یہ تفسیر آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کے بعد عایشی علیہ السلام بعد ۱۵ احدى وثمانین لیلتہ واصل ترحمہ یعنی رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ الیوم اکملت لکم دینکم کے ایک سو رات زندہ رہے۔

۲۔ تفسیر فتح القدیر شریفی میں ہے۔ فکث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نزول حق الایۃ احدى وثمانین یوماً ثم قبضہ اللہ تعالیٰ (حاصل ترحمہ) تفسیر فتح القدیر شریفی میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد نزول حق الایۃ اکملت لکم دینکم کے ایک سو روز ظہر و عصر وفات ہوئی۔  
۳۔ تفسیر بحر الریح علامہ شہاب الدین شمس غرر دلت آبادی مطبوعہ نو کشتہ ۱۲۸۵ھ میں ہے کہ بعد نزول حق الایۃ ترحمہ ۱۵ شب یا ۱۶ شب زندہ رہے۔

۴۔ تفسیر مفتاح الغیب الشریح تفسیر اکبر ج ۳ صفحہ ۳۳ میں ہے۔ قال اصحاب الانباء لما فرزت حق الایۃ صلی اللہ علیہ وسلم لیلہ بعد نزول حق الایۃ احدى وثمانین یوماً (۱) وثمانین یوماً۔ اصحاب حدیث نے کہا ہے کہ جب آیہ مذکورہ نازل ہو تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ۸۲ یا ۸۳ روز۔

علی تحفہ اثنا عشر یہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے باب دہم تع۔ طلب قرطاس میں ہے قبل ازین واقعہ لب آیہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوا تیرہ روز یعنی ۹۰ روز پہلے آیہ الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہو چکی تھی۔



جس کے پلٹنے سے ۸ ذی الحجہ یوم قدر نعم کو بخشید اور ۹ ذی الحجہ اور ۱۰ ذی الحجہ کو شنبہ ہواری شنبہ ۱۲ ربیع الاول اللہ  
کو آج کیونکہ ۲۸ صفر (چار شنبہ) کا تیرہواں دن گیارہ ربیع الاول (دو شنبہ) اور چودھواں دن ۱۲ ربیع الاول (شنبہ)  
ہو کیونکہ ہر چار شنبہ کا پندرہواں روز چار شنبہ چودھواں روز شنبہ تیرہواں روز دو شنبہ ہونا بدیہات سے ہے۔  
اور ۱۸ ذی الحجہ (چنبہ) سے ۲۹ صفر (چنبہ) تک شتر دن ہیں گیارہ ربیع الاول کے گیارہ روز شامل کرنے سے

۸۱ شہاد روز کامل ہوتے ہیں۔  
تنبیہ واضح ہو کہ ہر شنبہ کی ایک سوین رات دو شنبہ جسکی صبح یوم دو شنبہ اور ہر جمعہ کی ایک سوین شنبہ  
سہ شنبہ جسکی صبح یوم سہ شنبہ ہونا بھی یہی ہے۔

اور ۹ ذی الحجہ عرفہ اور ۱۸ ذی الحجہ یوم غدیر میں نور اتون کا شمل ہے جب ۸ ذی الحجہ میں ۹ دن کم کیے جائیں تو ۹  
ذی الحجہ ہو گا ایسے ہی ۲۸ صفر میں ۹ دن گھٹا دینے سے ۱۹ صفر کی ہو گی۔  
لیکن مشہلی صاحب نے اپنی مصنفہ کتاب الفاروقی کے غلات سیرۃ النبی جلد ثانی مطبوعہ معارف اعظم گڑھ کے  
۱۳۳۲ھ میں رسول اللہ کا بیمار ہونا اس طرح تحریر فرمایا ہے۔

۸۱ (۱۸ یا ۱۹) صفر ۳۳ھ میں آدمی رات کو آپ حبشہ البقیع میں (جو عام مسلمانوں کا قبرستان تھا) تشریف لے گئے  
وہاں سے واپس تشریف لائے تو مزاج ناساز ہوا یہ حضرت میمونہ کے باری کا دن تھا اور روز چار شنبہ تھا پانچ دن تک  
آپ اس حالت میں بھی اندر ادھل و کرم باری باری ایک ایک بیوی کے حجرے میں تشریف لیجاتے رہے۔  
پھر اسی عبارت کے زیر حاشیہ نمبر مرقوم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائے مرض کے دن یا موت علالت اور تاریخ  
وفات کے تین بن روایات مختلف ہیں اور مختلف قیہ سے پہلے ان امور کو بتا دینا چاہیے جنہر تمام روایات کا اتفاق  
ہے اور جنہر کو با تمام محدثین اور ارباب سیر کا اجماع عام ہے اور وہ یہ ہیں۔

(۱) سال وفات ۳۳ھ ہجری ہے۔

(۲) مہینہ ربیع الاول کا تھا۔

(۳) یکم سے ۱۲ تک کوئی تاریخ تھی۔

(۴) دو شنبہ کا دن تھا صحیح بخاری مذکور وفات کتاب الجنازہ زیادہ تر روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کل  
۱۳ دن بیمار رہے اس بنا پر اگر یہ تحقیقی طور سے متعین ہو جائے آپ نے کس تاریخ کو وفات فرمائی تو تاریخ آغاز مرض بھی  
متعین کیجا سکتی ہے حضرت عائشہ کے گھر پر وہیت صحیح آٹھ روز (ایک شنبہ سے دوسرے شنبہ تک) بیمار رہے اور تین  
وفات فرمائی اسلئے علالت کی مدت آٹھ روز تو یقینی ہے عام روایات کے رو سے پانچ دن اور چاہے تین اور یہ قرآن  
سے بھی معلوم ہوتا ہے اسلئے ۱۳ دن مدت علالت صحیح ہے علالت کے پانچ دن آپ نے دوسرے ازدواج کے جہزون میں  
سیر فرمائے اس حساب سے علالت کا آٹھ روز ہوتا ہے۔

۸۱ صفر چار شنبہ کے پندرہویں روز (۱۵ صفر) کو تیرہویں روز (۱۴ صفر) کا پہلا خانہ۔

اور ۱۹ صفر چار شنبہ کے پندرہویں روز (۱۵ صفر) کو تیرہویں روز (۱۴ صفر) کا پہلا خانہ۔







نصف النہار میں زلفت الشمس و ذلک يوم الثلاثاء واقعہ ہی نے کہا ہے کہ وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بارہ راتیں گزریں ماہ ربیع الاول کی اور دوسرے روز بروز شنبہ دوپہر بعد خون ہوئے۔ اسی کو شبلی صاحب نے الفاروق میں اختیار کیا ہے۔

ایشان ۱۴۹۹ میں ہے۔ وقال الواقدي يروي رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعل ليلة من بقیة ما من صفر۔ اور واقدی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع ہوا اور جبکہ دو راتیں ماہ صفر کی باقی تھیں۔ ان دونوں قول واقدی سے حضرت کا بیمار رہنا پودہ روز ہوتا ہے۔

پھر ۱۴۹۹ میں ہے۔ عن هشام بن محمد عن ابی مخنف قال تنا الصقبي بن زهير عن نضام اهل الحجاز ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وجه وجه الذي قبض فيه في اخر صفر في ايام بقیة ما منہ۔ ہشام بن محمد نے ابی مخنف سے کہا انھوں نے کہ حدیث کی ہم سے عقب بن زہیر نے قتلہ حجاز سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درمیان ماہ در حین حضرت نے وفات فرمائی وہ ماہ صفر کی آخری دنوں میں ہے اس روایت نے دوسری ربیع الاول کی روایت کو غلط کر دیا اور یہ روایت شبلی صاحب کے مصنفہ کتاب الفاروق کے مطابق ہوئی ہے اور میں سے ابن اسحاق اور واقدی اور ابن سعد کے ۲ صفر چار شنبہ ابتداءے مرض انہی اور ۹ صفر پنج شنبہ کے ہونے کی تصدیق ہوئی ہے۔ پھر شبلی صاحب نظر فرمائیں لیکن واقدی کی مشہور ترین روایت جسکو اس نے متعدد اشخاص سے نقل کیا ہے وہ ۲ ربیع الاول کی ہے۔ اس روایت سے واقدی کی دوسری ربیع الاول کی روایت خود واقدی کے قول سے باطل ہو گئی۔

البتہ یہی نے دلائل میں پسند صحیح سلیمان التیمی سے دوم ربیع الاول کی روایت نقل کی ہے (نور النہر)۔ اور اباب نظر شبلی صاحب کے اس دوم ربیع الاول کے صحیح السند روایت کو جب فرمائیں جس روایت کے کچھ پر قدیم مورخون یعقوبی و مسعودی کو دروغ گوار غیر متبرک کہہ چکے ہیں کی نسبت الفاروق میں لکھتے ہیں: "مؤرخ یعقوبی احمد بن یعقوب بن داؤد کا تب عباسی یہ تیسری صدی کا مورخ ہے اسکی کتاب خود شہادت دیتی ہے کہ وہ بڑے پایہ کا مصنف ہے الخ" اور مؤرخ مسعودی کے حال میں ہے ابو الحسن علی بن حسین مسعودی المتوفی ۲۴۵ھ فن تاریخ کا امام ہے اسلام میں آج تک اسکے برابر کوئی وسیع النظر مورخ پیدا نہیں ہوا وہ دنیا کی اور قوموں کی تاریخ کا بہت بڑا ماہر تھا۔

لیکن سوجہ سے کہ انھوں نے شل سلیمان تمیمی کے دوسری ربیع الاول تاریخ وفات نقل کی تو دروغ گو ہونے کا تہ عطا ہو یہ دوسری ربیع الاول دو شنبہ کی وہی روایت ہے جسکو ۹ صفر چار شنبہ یعنی گیارہ راتیں ماہ صفر کے باقی رہنے پر حضرت کا بیمار ہونا ہے حسین دوم راتیں شامل کرنے سے تیرہ راتیں حضرت کا بیمار رہنا ہے جسکے مراجعت سے ۱۱ صفر (دو شنبہ) و یکم صفر (شنبہ) ۱۲ محرم (جمعہ) ۱۶ و یکم و پنج شنبہ ۲۹ و یکم و دو شنبہ ۱۰ و یکم و عرفة و پنج شنبہ ۳۵ ذیقعدہ ذیقعدہ (دو شنبہ) ۲۶ ذیقعدہ (جمعہ) ہوا اسی تاریخ کو شبلی صاحب نے حضرت کے سفر حجۃ الوداع فرمانے کی قرار دی ہے جس تاریخ کے سفر فرمانے کی کوئی روایت نہیں ہے اور یوم (جمعہ) واقع ہوتا ہے اور ذیقعدہ عرفة سے دوسری ربیع الاول تک ۱۸ شبات ہوتے ہیں







کے جانب نسبت ان سے

نیز امام شافعی کے ۱۳ یا ۱۴ ربیع الاول سے ۲۹ صفر (دو شنبہ) ہے جسکی شام کو وفات النبی فجع الباری میں ہے  
یہ وہی روایت ہے حسین موسیٰ بن عقبہ کا حوالہ دیا گیا ہے وہ یہ ہے عند موسیٰ بن عقبہ والذیث والحداد  
و ابن زبیر صاف لھلال ۲ ربیع الاول یعنی موسیٰ بن عقبہ اور لیث اور غوار رمی اور ابن زبیر کے نزدیک  
(وفات النبی) لھلال ربیع الاول کے وقت واقع ہوئی اور جو صحیح بخاری کے حدیث سفر حجۃ الوداع میں موسیٰ بن عقبہ  
کے ساتھ اور ابن عباس کے سند سے اور ۲۵ ذیقعدہ کو یوم شنبہ قرنس کر نیسے یکم ذیحجہ (جمعہ) ۹ ذیحجہ (شنبہ) ۸ ذیحجہ  
(دو شنبہ) ۲۹ صفر (دو شنبہ) یکم ربیع الاول (دو شنبہ) ۱۴ ربیع الاول (دو شنبہ) کثیر الوقوع سے اور  
۲ صفر (دو شنبہ) یکم ربیع الاول (چهار شنبہ) ۱۳ ربیع الاول (دو شنبہ) ممکن الوقوع سے آتے اور غلط  
طبی کے ۹ ذیحجہ عرفہ سے ۱۳ یا ۱۴ ربیع الاول تک کل مدت ۹۳ دن حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زندہ  
رہنے کی قرار دی ہے۔

غرضکہ ۲۹ صفر (دو شنبہ) تک ۷۹ دن اور ۱۸ ذیحجہ سے ۲۹ صفر تک (۷۰ دن) جوئے جس سے شبلی صاحب کا  
یکم ربیع الاول ہر صورت سے باطل اور غلط ہو گیا۔

پھر شبلی صاحب لکھتے ہیں "اس سے تقریباً تین مہینہ پہلے ذیحجہ سلسلہ کے نوین تاریخ کو جمعہ کا دن تھا (صحاح  
قصہ حجۃ الوداع صحیح بخاری تفسیر آیہ الیوم اکملت لکم دینکم) ۹ ذیحجہ سلسلہ ۲۹ ذیحجہ سے ۱۲ ربیع الاول سلسلہ تک کا  
حساب لگاؤ ذیحجہ محرم، صفر، قنون، مہینوں کو خواہ ۲۹، ۲۹، ۲۹ کو خواہ ۳۰، ۳۰، ۲۹ خواہ بعض ۲۹ بعض ۳۰ کسی حالت میں  
اور کسی شکل سے ۱۲ ربیع الاول کو دو شنبہ کا دن نہیں چسکتا اس لئے روایت بھی یہ تاریخ قطعاً غلط ہے درم ربیع الاول  
کو حساب سے اس وقت دو شنبہ چسکتا ہے جب قنون مہینہ ۲۹ کے ہوں۔"

سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ ۹ ذیحجہ سلسلہ سے ۱۲ ربیع الاول تک کثیر الوقوع یعنی دو ۲۹ اور ایک ۳۰ سے قنون  
یعنی نوے کی مدت بھی ہوتی ہے یا نہیں چنانچہ علامہ ابن ابی شیبہ نے ۱۴ ربیع الاول تک ۹۳ دن کثیر الوقوع سے حساب کیا ہے

انہم حسین بن علی بن ثابت بن ثانی بن کثیفہ - وقال الکوفی فی الثانی عشر من ربیع الاول ولا یصح ان یكون یوم فی صلی اللہ علیہ  
و سلم الا فی الثانی من الشهر او الثالث عشر او الرابع او الخامس عشر لاجتماع المسلمین - حاصل ترجمہ - اکثر قول فائز  
۱۲ ربیع الاول ہے اور یہ صحیح نہیں ہے کہ درم ربیع الاول ۱۳ یا ۱۴ یا ۱۵ ربیع الاول اسلئے کہ امیر اجماع مسلمین کا ہے - لیکن سیرت میں ۱۲ ربیع الاول  
میں قول شافعی و درم ۱۵ ربیع الاول کو ثابت کر کے کہا ہے - وقال السیوطی ان یكون ذقنہ یوم الاثنین الا فی ثالث عشر او رابع  
عشر لاجتماع المسلمین - یعنی شافعی نے وفات النبی ۱۳ یا ۱۴ ربیع الاول دو شنبہ کو اجماع مسلمین سے کہا ہے جس سے ۲۹ صفر (دو شنبہ)  
یکم ربیع الاول (دو شنبہ) ۱۴ ربیع الاول (دو شنبہ) کثیر الوقوع سے یکم ربیع الاول (چهار شنبہ) ۱۳ ربیع الاول (دو شنبہ) ممکن الوقوع سے ہوا  
جس سے یکم درم ۱۵ ربیع الاول باطل ہو گئے۔

سے صحیح بخاری میں ہے - قال موسیٰ بن عقبہ قال اخبرنی کریم بن عبد اللہ بن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
یقین من ذی القعدہ فقد ام مکتہ لا ربیع لیال فان من ذی القعدہ (حاصل ترجمہ) موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ خبر دی مجھ کو کہ جبکہ عبد اللہ  
بن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبکہ ایک راتین ۱۵ ذیقعدہ کی راتیں ہوں اور کہ منظر میں داخل ہوں جبکہ بار راتیں ذیحجہ کی خالی ہوں یعنی ۲۵  
ذیقعدہ کو یہ سنو کہ ۱۵ ربیع الاول چار ذیحجہ صبح کو کا منظر ہو چکے۔







اور بھی حساب قمر العیون شرح سیر المحررون نواب محمد علی خان عدولت جنگ دہلی ٹوٹا کے حصہ ششم  
مطبوعہ مئی عام ۱۵۷۱ء سے آگے  
کوچ کیا حضرت نے مدینہ طیبہ سے واسطے حجۃ الوداع کے ہفت کے روزہ کیسویں تاریخ ذی قعدہ کو

دسویں سال حبشہ میں۔

لیکن حقیقت میں سورۃ مادہ اور اسکی آیت صوفیہ کا نزول بخشبہ کے دن ۸ ذی الحجہ غزیرہ میں  
واقع ہوا اور پھر ذی الحجہ کا (بخشبہ) کثیر الوقوع سے ۲۹ صفر بخشبہ کو ۷ دن پہلے پوچھا ہے جبکہ امام سہیلی  
بھی ذکر کیا ہے چنانچہ سیرت انسان العیون علی مطبوعہ مصر ۱۲۷۱ھ ثابت ملاحظہ فرمائیے

سیرۃ اسماء بن زید المثلثی فی کلام السہیلی رحمہ اللہ وہی قریبہ عند موتہ التي قتل  
عندہا زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما کان یوم الاثنین الاربع لیلال بقین من صفر  
سنة احدى عشرة من الهجرة أمر صلی اللہ علیہ وسلم بالتمیؤ لفسر والردم x x x  
فلما کان یوم الاربعاء بدأ بصلی اللہ علیہ وسلم وجعلہ فم صعد فلما أصبح یوم الخمیس  
عقدہ صلی اللہ علیہ وسلم کاسا لواء بیدہ۔

حاصل ترجمہ۔ سیرۃ اسماء ابن زید طرف مقام ابنی کے جو ایک گانوں ہے موتہ کے قرب میں جہان زید بن حارثہ  
قتل ہوئے ہیں جبکہ ۲۹ صفر ۱۱ھ (دو شنبہ) یعنی چار راتیں ماہ صفر کی باقی تین واقع ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مسلمانوں کو جنگ دم کے تیاری کا حکم دیا اور جب چار شنبہ ۲۸ صفر کا آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخارا اور دردمش مشروط ہوا  
اور جب ۲۹ صفر بخشبہ ہوا تو حضرت صلعم نے اپنے دست مبارک سے اسماء کیلئے جہڑا یعنی نشان فوجی  
دست فرما کر دست فرمایا جبکہ علامہ علی نے امام سہیلی سے لیا ہے۔ اور سہیلی نے ابن اسحاق سے جنگی سیرت کے  
شارح میں:-

یہ وہی ۲۸ صفر چار شنبہ ہے جبکہ شبلی صاحب نے اپنے الفاروق میں حضرت کا آخر صفر میں بیان فرمایا  
اور بروایت شہور ۱۳ دن پہلے رہنا نقل کیا ہے جس سے یکم ۱۰ ربیع الاول (جمعہ) ۹ ربیع الاول (شنبہ) ۱۰  
ربیع الاول (یکشنبہ) ۱۱ ربیع الاول (دو شنبہ) ہوتا ہے یہی (دو شنبہ) ہے جو ۱۸ ذی الحجہ (بخشبہ) سے ۸ یوم پہلے  
اور جبکی شام کو وفات الیٰ نبی اور ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ کی شریک ۱۲ ربیع الاول ۱۲ھ تک دو سال اور ۱۲ حبیبی الفجر  
تک تین مہینے اور ۲۲ حبیبی الآخر ۱۱ھ تک اس راتین میں خلافت حضرت ابو بکر کا حساب روایت میں ہے  
جبکہ حقیقت ابن سعد عقد الفریاء ابن عبد ربیع اندلسی تاریخ کامل ابن اثیر جزیری و تاریخ ابوالفراء تاریخ  
ابن زید وغیرہ۔

اس تاریخ سے یکم اور دوم ربیع الاول دونوں کا ابطال ہو گیا اور شبلی صاحب کے اصول معینہ کے  
مطابق جس پر تمام روایات کا اتفاق اور تمام محدثین اور ارباب سیر کا اجماع عام ہے وہ یہی گیارہ ربیع الاول



دو شنبہ پر صادق اسطابق ہے۔

۱۱ سال و فاسک ۱۰ ہجرت پہنچ الاول ہے ۱۲ یکم سے ۱۴ ربیع الاول تک ۱۵ دو شنبہ (۵) عرفہ ۶ ذیحجہ سے ۱۱ ربیع الاول تک ۱۲ ہجرت پہنچ اور ۱۳ ذیقعدہ سے ۱۴ ربیع الاول تک ۱۵ یوم اور ۱۶ ہجرت پہنچ اور ۱۷ ربیع الاول تک ۱۸ دن اور اسی تاریخ پر ۱۹ سال عمر کے اور تبلیغ رسالت کے میں سال کمال ہوئے یعنی اول تبلیغ ۲۰ سنہ نبوی سے ۱۲ ربیع الاول دو شنبہ اسلئے کہ اس سال کی عظمت میں اور گیا ۱۳ ربیع الاول ۱۴ جمادی یوم اور شنبہ ۱۵ اس سال ہر روز نورہ میں کل بیس سال کمال ہو گئے۔

اور دیباچہ کتاب اربعین جس نقشہ مشیہ شہی نامانی مولفہ میرت النبی بعد ان کے ۱۲۵۰ و ۱۲۵۱ کا حالہ دیا گیا ہے وہ کچھ نقل ہے جسکو ہر دو قعدہ سفر حجۃ الوداع کا قرار دیکر منیجر کے دن سے شروع کیا گیا ہے جبکہ اردو سے ۲۹ ذیقعدہ (۱ شنبہ) ۳۰ ذیقعدہ پیر شنبہ کال ۳۱ یوم کا لیکر کم ذیحجہ ۱ ذیحجہ (۲ شنبہ) ۲ ذیحجہ عرفہ (جمعہ) ہوا لیکن ۲۶ ذیقعدہ یعنی ماہ ذیقعدہ کی چار راقین باقی رہے پر حضرت کا سفر حجۃ الوداع فرماتے کی کوئی روایت نہیں اور ذیحجہ ۲ محرم و صفر سے شہی صاحب نے دکھایا ہے حسین ماہ ذیقعدہ کا ذکر صراحتاً تاریخ سفر حجۃ الوداع تحقیق طلب کو قطعاً چھوڑ دیا ہے جس کا یہ نقشہ ہے

قال ۱۰ نقشہ ذیل سے معلوم ہو گا کہ اگر ۹ ذیحجہ کو جمعہ ہو تو اوائل ربیع الاول میں اس حساب سے دو شنبہ کس کس دن واقع ہو سکتا ہے ؟

اخوان اگر ابن اسحاق اور اقدی اور ابن سعد اور ابن جریر طبری اور شیخ بخاری اور شیخ مسلم اور سنن نسائی کے مطابق ۲۵ ذیقعدہ سفر حجۃ الوداع کا لیکر یوم (۱ شنبہ) فرض کیا جائے تو کن کن تاریخوں ربیع الاول کے دو شنبہ واقع ہو گا جن ہر دو نقشوں مفروضہ سے یہ امر تحقیق ہوتا ہے کہ سفر حجۃ الوداع کا یوم مفروضہ غلط ہے جس کے ایک دن پہلے یا بعد یوم جمعہ نہیں تھا۔

نمبر شمار	صورت مفروضہ (یوم شنبہ ۲۵ ذیقعدہ کال سے پہلے کل بکترین کال ذیقعدہ ہے۔)	دو شنبہ	دو شنبہ	دو شنبہ	صورت مفروضہ یوم شنبہ ۲۵ ذیقعدہ کال سے
۱	ذیحجہ ۱ محرم اور صفر سب ۳ کے ہوں	۶	۱۳	۰	ذیحجہ ۱ محرم اور صفر سب کے ہوں ۲۰-۲۱
۲	ذیحجہ ۲ محرم اور صفر سب کے ہوں	۲	۹	۱۶	ذیقعدہ ۱ ذیحجہ ۲ محرم سب کے ہوں ۱۹-۲۰
۳	ذیحجہ ۲۹ محرم ۲۹ اور صفر ۲۰ کا ہو	۱	۸	۱۵	ذیحجہ ۲۹ محرم ۲۹ اور صفر ۲۰ کا ہو تو ۱۴-۱۵
۴	ذیحجہ ۲۰ محرم ۲۹ اور صفر ۲۹ کا ہو	۱	۹	۱۵	ذیحجہ ۲۰ محرم ۲۹ اور صفر ۲۹ کا ہو ۱۳-۱۴
۵	ذیحجہ ۲۹ محرم ۱۲ اور صفر ۲۹ کا ہو	۱	۸	۱۵	ذیحجہ ۲۹ محرم ۱۲ اور صفر ۲۹ کا ہو ۱۳-۱۴
۶	ذیحجہ ۲۰ محرم ۲۹ اور صفر ۲۰ کا ہو	۴	۱۳	۰	ذیحجہ ۲۰ محرم ۲۹ اور صفر ۲۰ کا ہو ۱۳-۱۴
۷	ذیحجہ ۲۰ محرم ۱۲ اور صفر ۲۹ کا ہو	۴	۱۳	۰	ذیحجہ ۲۰ محرم ۱۲ اور صفر ۲۹ کا ہو ۱۳-۱۴
۸	ذیحجہ ۲۹ اور محرم و صفر ۲۰ کے ہوں	۴	۱۳	۰	ذیحجہ ۲۹ اور محرم و صفر ۲۰ کا ہو ۱۳-۱۴



قل ان مفروضہ تاریخوں میں ۶ - ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ خارج از بحث ہیں کہ علاوہ اور دہوہ کے ان کی  
تائید کی کوئی۔ ایست نہیں اور گئیں یکم اور دوم تاریخین اور تاریخ صرف ایک صورت میں پڑ سکتی ہے جو حالات  
اصول سے یکم تاریخ تین صورتوں میں واقع ہو سکتی ہے اور تینوں کثیر الوقوع ہیں۔ اور روایات ثقات ان کی  
تائید میں ہیں ایسے وفات نبوی کی صحیح تاریخ ہمارے نزدیک یکم ربيع الاول ۱۱ھ ہے اس حساب میں فقط روایت  
لال کا اعتبار کیا گیا ہے جس پر اسلامی قمری مہینوں کی بنیاد ہے اصول فلکی سے ممکن ہے کہ اس پر تبدلات وارد ہو سکتے  
ہوں۔ کتب تفسیر میں تحت آیت الیوم اکملت لکم دینکم حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ اس  
آیت کے یوم نزول ۹ ذیحجہ ۱۱ھ سے روز وفات تک ۸ دن ہیں رکھو (ابن جریر وابن کثیر وغیرہ)  
ہمارے حساب سے ۹ ذیحجہ ۱۱ھ سے لیکر یکم ربيع الاول تک ۲۹ اور ایک مہینہ ۲۰ لیکر جو ہماری مفروضہ صورت سے  
پچیس ۸ دن ہوتے ہیں؟

شرح حسب کتب میں ابو نعیم نے یہی دلائل میں بن یکم ربيع الاول تاریخ وفات نقل کی ہے اول تفسیر ابن جریر میں ۸ رات  
اور بعد نزول آیہ موصوفہ ہے کسی خاص تاریخ و دن کی قی نہیں ہے البتہ تفسیر ابن کثیر میں بعد یوم عرفہ اور تفسیر ابن کثیر  
میں بعد نزول آیہ تکذیب میں جبکہ دوسری اور ۱۲ ربيع الاول پر منحصر کیا ہے یعنی ۹ ذیحجہ عرفہ سے دوسری ربيع الاول تک  
یا ۹ ذیحجہ سے ۱۲ ربيع الاول تک لیکن صورت مفروضہ ۳ - ۴ - ۵ اگر اہل مکہ کے ۲ ذیحجہ (چہار شنبہ) کے شب  
پنجشنبہ میں چاند دیکھنے کے روزے یوم عرفہ جمعہ فرض کیا جائے اور پھر روزہ ۲۹ اور ایک ۲۰ بھی اختیار ہو تو ذیحجہ و محرم  
صفر یکم ربيع الاول تک ۸۹ دن حسین ۹ دن علیحدہ کرنے سے کل ۸۰ شبانہ روز ہوتے ہیں صورت مفروضہ باطل  
اور اس سے قبل الفاروق کے یکم ربيع الاول جمعہ سے دو شنبہ باطل ہو چکا ہے نیز تصدیق عظمیٰ سے بھی یکم ربيع الاول  
(جمعہ اور شنبہ) ہے

اور یہ کہ ہر جمعہ کے بعد ۸۰ دن پر (دو شنبہ) ہر پنجشنبہ کے بعد ۸۱ دن پر (دو شنبہ) ہر شنبہ کے بعد  
۹۰ دن پر (دو شنبہ) اور ۹۱ دن پر (دو شنبہ) اور پنجشنبہ کے بعد باسی دنوں پر (دو شنبہ)۔ یہی وجہ ہے کہ  
اکٹھس دن کے بجائے تین مہینے یعنی ۹۰ دن کے گئے۔

اور فتح الباری جزو فائز جہان سے موسیٰ بن عقبہ اور امام ملت مصری کا لال ربيع الاول شنبہ صلی  
یکم ربيع الاول بیان کیا ہے اسی کے بعد علامہ رافعی کے حوالے سے ۸۰ یا ۸۱ دن اور مفروضہ کے حوالے سے ۹۰ یا ۹۱ دن  
میں جبکہ فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں ۸۱ یا ۸۲ دن اور شہاب الدین دولت آبادی نے تفسیر بحر سراج میں ۸۱ یا ۸۲  
شب زندہ رہنا نقل کیا ہے جو حدیث صحیح سے ۸۱ شب ہیں اور قتی سب فرعی اور غلط ہیں ہر دو نقضوں مفروضہ کا صحیح  
نہ ہونا صریح ظاہر ہے الفاروق شنبہ کی روز سے ۱۸ ذیحجہ (پنجشنبہ) سے ۲۹ صفر (پنجشنبہ) تک ۷۰ دن یکم ربيع الاول  
جمعہ ۱۱ ربيع الاول (دو شنبہ) تک صحیح صحیح ۸۰ شبانہ روز ہوئے جو امام سہیلی کے ۲۸ صفر (چہار شنبہ) کا تیر ہواں روز  
وفات النبی عقیق ہوتا ہے۔ آگے ابن اسحاق۔ واقفی۔ ابن سعد وغیرہ سے یہی تاریخ صحیح آئیگی انشاء اللہ











نقشہ جبری بنبر الیہ السلام ابن عبد ربیع حفظت کے ۱۵۰ ورقہ ہر ورقہ شنبہ کے وقت وصول ہوا ۱۰۰ ورقہ  
چار شنبہ) ابتدا کے مرض یعنی مسلم حج الانشاء و شنبہ کے مراجعت سے ۱۵۰ ورقہ (شنبہ) اک بنایا گیا ہر ورقہ  
کا ۱۰۰ ورقہ ۹۱ ورقہ عرفہ اور الیہ السلام اور شنبہ ۱۰۰ ورقہ (شنبہ) اک بنایا گیا ہر ورقہ

[illegible]



















ماہنامہ نقشبندی کی شریعت طحاوی جیسا کہ پہلا خانہ جو ۲۵ ذیقعدہ (دو شنبہ) ۹ ذیحجہ عرفہ (دو شنبہ) اور ۱۲ ربیع الاول (دو شنبہ) تک مشتمل ہے اور تیسری ماہ رمضان (دو شنبہ) ہے دیکھو نقشہ حیات  
اور دوسرا خانہ جو ۲۵ ذیقعدہ (دو شنبہ) ۹ ذیحجہ عرفہ (دو شنبہ) ۱۰ ذیحجہ (پنجشنبہ) ۱۱ ذیحجہ (پنجشنبہ) ۱۲ ربیع الاول (دو شنبہ) تک مشتمل ہے اور تیسری ماہ رمضان (دو شنبہ) بھی ہے دیکھو نقشہ دوم۔

الرقعة ٥	الرقعة ٤	الرقعة ٣	الرقعة ٢	الرقعة ١	الرقعة ٥	الرقعة ٤	الرقعة ٣	الرقعة ٢	الرقعة ١
١					١	١	١	١	١
٢					٢	٢	٢	٢	٢
٣					٣	٣	٣	٣	٣
٤					٤	٤	٤	٤	٤
٥					٥	٥	٥	٥	٥
٦					٦	٦	٦	٦	٦
٧					٧	٧	٧	٧	٧
٨					٨	٨	٨	٨	٨
٩					٩	٩	٩	٩	٩
١٠					١٠	١٠	١٠	١٠	١٠
١١					١١	١١	١١	١١	١١
١٢					١٢	١٢	١٢	١٢	١٢

یہ نقشہ (چارم) پہلے خانہ کا ہے اور نقشہ (دوم)

[illegible]



## بسم اللہ الرحمن الرحیم

## مہنت

اس کتاب میں آیہ شریفہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً کے نزول کی صحیح صبح کال تحقیقات کی جائے گی اگر مثلاً اشیاں حق پر کما حقہ روشن و عیان ہو جائے کہ حقیقت میں آیہ مبارکہ صمد کا نزول کب اور کس وقت اور کس روز اور کس سورہ کی جز ہو کر بقید تاریخ و ہجریہ و ہرم کے اور کیوں ہوا اور ساتھ ساتھ حدیث تصدیق پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مطابقت کرے۔

اور یہ کہ وہ سورہ جس کے آیات میں سے ایک آیت آیہ موصوفہ ہے وہ قرآن مجید موجودہ ابجد فقہین کی ہے یا مدنی ہے اور مفسرین و محدثین نے عموماً اور روایت کرنا والے اصحاب اثقات سے خصوصاً وہ حضرات جو جناب رسول بقول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع کے سفر میں از مدینہ منورہ تا مکہ معظمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً تشریف لے گئے اور بعد فراغ حج و عمرہ دیگر فرائض معلقہ کے مدینہ منورہ واپس تشریف لائے اس لئے خاص انھیں اصحاب موصوفہ الذاکر کے روایات اسناد سے ارباب تاریخین کو دیکھنا ہے۔

واضح ہو کہ اس تحقیق کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائے تاریخ سفر حجۃ الوداع و وفات و وفات النبی سب کا سب متحقق ہو جائے گا۔

حالانکہ یہ تحقیق طلب امر زمانہ از تیرہ سو سال کے گذر اور گذر رہا ہے چونکہ تاریخ و سیر نے کوئی امر فرد گذشتہ نہیں کیا البتہ بعض حضرات اپنے نقطہ نظر سے تصرفات کے ہیں جسکی وجہ سے آنحضرت کی تاریخ وفات ۱۲ وفات شہور ہو کر غیر محقق رہی۔ یہاں تک کہ خود شمس العلماء شبلی صاحب کا بیان ہے کہ کمر سے بارہ بیس الاول تک کوئی تاریخ محقق طرفہ یہ ہے کہ جب تاریخ سفر حجۃ الوداع بقید یوم اور پچھپنئے مکہ معظمہ بقید و تاریخ و یوم اور یوم غیر اور یوم انحر ایام التشریق (۱۱ و ۱۲ و ۱۳) دیکھتا آدھری مدینہ منورہ اور باجوین روز سہرا ۱۸ ز الحجۃ غدیر خم کے مقام پر نزول آیہ جلیلہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الا یا مہ سورہ المائدہ کے مواجس کے بعد جناب رسالت آب صلعم کا ارشاد خطبہ عظیمہ اور دستار بندی جناب ولایت مآب علی مرتضیٰ علیہ السلام بقید مقام دوم تاریخ



فی الحدیث غرض جملہ امورات تحقیق طلب کتب سیر و مناقب و صحاح و سانیہ میں فقط افعلا موجود ہیں پھر بھی تاریخ بقیہ یوم وفات النبی صحت من الحساب سے حتیٰ بن ہوا یا جو کچھ یوم بقیہ و تاریخ کے ہے اس کا حساب اپنے ہی مطابق احادیث و روایات موثقہ کے موافق درست نہ آتا تصرفات مذکورہ پر اثر ڈالتا ہے۔

جب جمہور ارباب سیر کے بیان اور احادیث مستندہ و روایات موثقہ سے تاریخ و یوم نزول تکمیل و سبب نزول اور کل تاریخائے موقوعہ بقیہ اہم جنکا ذکر ضروری و لازمی ہے مثل تاریخ بقیہ یوم حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برائے تہیہ اسباب سفر حجاب روم اسامہ بن زید کیلئے ایک خاص دن و تاریخ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پلٹنا انیس نشان فوجی بنا کر اسامہ کو عطا فرمایا اور سب سے بڑھ کر بعد نزول آیا کر یہ۔ الیوم اکملت لکم دینکم کہ یہ کتاب تم کا صرف الیاسی شب یا یوم زندہ رہنا مطابق واقع اور تاریخ بقیہ یوم کے از روئی حساب کے صحیح و درست آجانا پانا چاہئے تو پھر کوئی گنجائش کلام کرنیکی باقی نہ رہیگی۔

کتاب ہذا علامہ شبلی کے سیرت النبی کا حصہ ہے جو علیحدہ کالج کے مغربی و فیضان میں سے تھے جنکی طرز ہدایت کی پہلی کتاب الفاروق بھی ہے جبکہ وہ حصہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے متعلق ہے وہ دراصل سیرت نبوی ہے اس لئے اس الفاروق سے نیز مولانا امین اللہ تلامذہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جنھوں نے سیرت منظوم و سورت قصیدہ عظمیٰ تحریر فرمایا ہے اور جو نائل مخاطب سے ایک سوال پہلے گزرے ہیں۔ ۱۔ درجہ سفر حجہ الوداع میں رفیق سفر بھی ہیں اس لئے ہم ہر دوئی الذہب کے بیان سے ابتداء کریں گے۔

“اَظْهَرُ نَسَبِ التَّمَاثُلِ فِي رُكُوبِ زَيْلٍ كَيْفَ كَرِهْتَ كَيْفَ فُهِمَ كَيْفَ حُطَّ حَطَرُ كَمِينٍ”

تو رہنے والے قضاہ بن افقری ومن اظلم من اذقری علی اللہ کذابا۔ اور تحقیق امراد ہوا جس سے نہجوت باندہا جو شخص خدا پر عبوت بہتان باندھے ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔

قبل اس کے کہ سیرت النبی شبلی سے لکھا جائے سیرت منظوم قصیدہ عظمیٰ سے ابتدا سفر ۲۶ ذوقعدہ ۱۰ھ ہجرت النبی تمام و کمال امورات لکھے جاتے ہیں جو سب سے شبلی صاحب کے بیان کے مطابق ہیں بلکہ جن بعض امور کو سیرت میں فرو گذاشت کر گئے ہیں وہ بھی ارباب سیر اور مفسرین کے اقوال کے موافق تائید و تصدیق میں آجائیں گے چونکہ ہم کو امورات تحقیق طلب بوجہ کمال حساب کے ساختہ دیکھا ہے اس لئے ہم کسی امر کو ترک کرنا یا انکار نہ کریں چاہے جس کے بعد حقیقت کا انکشاف ارباب نقد و انصاف پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائیگا۔

اس ابتدا سے پہلے مصنف (قصیدہ عظمیٰ) کا ترجمہ جو اسی سیرت منظوم کے آخر کتاب پر نقل ہے لکھا جائے تاکہ ناظرین کو مولانا امین اللہ مصنف سیرت منظوم کے منزلت اور پایہ بند کا اعتبار واضح ہو جائے۔

(قصیدہ عظمیٰ بطور انصاری دہلی ۱۳۲۲ء ہے)



ترجمہ

مولف علامہ رحمۃ اللہ علیہ انور از کتب مکتبۃ النبلا مولفہ مولوی ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب عظیم آبادی  
 مولانا امین الدین سلیم القدری عظیم آبادی بوالہ دای محمد نسوی عظیم آبادی علوم شریعہ حضور و الدعا خود و دیگر ائمہ کرام  
 مثل شیخ الاجل محدث الہند ولی العصر بن عبد الرحیم الدہلوی حضرت شیخ عبدالغفر بن دلی اللہ دہلوی حاصل ساخت پس زبان  
 بہت روانہ نوشت و آیت و از حدیث علیہ السلام کلمتہ در بار فیوض برکات خود بظہار و ستفیدان ریخت و صفت این شیخ اجل شافق  
 بودہ است و علم ادب و بلاغت فصاحت معصومہ طریقت بدشت بعض تضاد مولفہ حضرت ایشان کہ در کتاب صدیقہ الافراح موجود است  
 شاہد این رعاست تصانیف مفیدہ دارد و ہنہا قصیدہ عظمی کہ در آن او فصاحت نادرہ و بیان احوال حضرت احمد مکتبی رحمہ اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم از بدو مولد تا وفات آن صلی اللہ علیہ وسلم بہ ترتیب بخت رسانیدہ و ہنہا شہ بر میرزا بدر سالار میرزا شہ شرف موافق  
 و حاشیہ بر مسلم الثبوت رسالہ در بیان فصاحت آیر کریمہ فی القصص حوالہ الخ و دیوان نازکی و غیر ذلک کہ از طالعہ آہنا قد علم این شیخ  
 معلوم میشود تاریخ ۱۲۳۳ھ و مکتبہ رحلت فرمودہ ہما بجاہ فزون شد تلافیہ او کثیر اند منہم علامہ بین الشاہدین دی درج  
 بہر مولانا عبد اللہ بن غلام بدین سلیم اللہ برادر زادہ حقیقی قاضی لکھن ضلع مدرس قاضی فضل الرحمن البردوانی مولوی غلام محمد و غیر  
 و غیر جمہور بزرگان ایشان ہم از فضلاء نامدار و علمای کبار بودند و الدعا بدین شیخ سلیم اللہ بن مولانا عظیم اللہ کتب میرزا الدعا خود حاصل  
 ساختند و بر شاہ عبداللہ حسینی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرانند و بجز تلافیہ ایشان مولانا امین الدہ مولوی غلام بدر پسران ایشان ہستند ۱۲۹۱ھ سال  
 وفات ایشان است سرقد ایشان ہمین موضع مگر نہایت اولاد و اجداد ایشان و اخاد برادر ایشان ہم صاحب فضل و کمال شہید بن  
 مولانا امین الدہ الاعظم علما بود و مولانا محمد برہم بن مولانا امین الدہ از کلام و ہنہا و منتقامت عصر شہید و اور تصانیف نافذ است مجہ شرح  
 دیوان مکتبی مضابط الاداء و غیر ذلک المتوفی ۱۲۸۲ھ و مولانا قاضی عبداللہ بن غلام بدین سلیم اللہ المتوفی ۱۲۴۳ھ و مولانا تصدق حسین  
 المتخلص بہ خلاق ابن قاضی عبداللہ کور المتوفی ۱۲۶۶ھ این ہر دو حضرات ہم حیدر عصر فرید ہر بودند اللہ المذکر الان و خاندان  
 ایشان صاحب فضل کمال موجود اند مولانا عظیم الدین حسین بن تصدق حسین مرحوم کہ تلمذ شد مولانا نعمت اللہ کنوی دفتی عبداللہ بن  
 دہلوی و مولانا شیخ ناسیر محمد بن حسین محدث دہلوی ہستند از کلماتی دہر الحق تانی جناب ایشان را بجمع الان دارد و خلائق را از ذات ایشان

منتفع گردانند

قصیدہ عظمی کے ختم پر قطعہ تاریخ غیبی نقاد شہر میر دوران خضر زان جناب مولوی حکیم میر شاہجہان رضا  
 المتخلص بہ کمال سلمہ خلیفہ شہنشاہ امیر المحدثین و الفقہا مولانا ابی محمد بن حسین صاحب دہلوی علیہ السلام تعالیٰ

جہاں بے قصیدہ بے نصیب	خدا کے فضل سے طبع مجدد
کسی نے اسکا سال طبع پوچھا	کھا کال لے تا شیخ مجید
قطعہ تاریخ محی السنۃ قاسم البدعہ جناب مولوی ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب عظیم آبادی سلمہ اللہ تعالیٰ	
شمس را چون بید در حیات	فلک بگفت چیست ترا
چہ تبلی بیدہ گفت	کہ جہاں بے قصیدہ عظمیٰ



# فیضۃ وحج الوداع

(صفحہ ۸۹)

- بروز شنبہ دست و شتم زدی قعدہ (۱) بسوئے کہ روان شد رسول یزدانی  
کہ تا فریضہ حج را ادا شتاب کند (۲) حیات راجحہ دفاتا بوسم ثانی  
درین سفر زن و فرزند جملہ ہمراہش (۳) نود ہزار بردن شد ز خویش و اعوان  
بہ ذی الخلیفہ خود احرام بہر حج بستہ (۴) براندہی بہ تقلید و شوق کوہانی  
خار داد بہر اسیان بخوابش شان (۵) بانفسراد حج و عمرہ دباقرانی  
بہشت روزہ رکہ مکہ قطع کرد و بید (۶) صبح چہارم ذی الحجہ بیت ربانی  
نوافل کعبہ نمود و بماند با حرام (۷) کہ صل صاحب ہدی است بعد قربانی  
کسے کہ کردہ پد از حج بانفسراد احرام (۸) دلے نہ کرد پئے ہدی حج عزم رانی  
مباح کرد شکستن بر آن کس آن احرام (۹) بکار عمرہ و بستن برائے حج ثانی  
ہمین است متخرج حج کان زمان شان شریع (۱۰) کہ تابیک سفر آمد و دو کار ز آسانی  
بروز ہا کہ نبی داشت در حرم منیل (۱۱) علی ہم از زمین آمد بملکہ سرعانی  
باحت غنم روز جمعہ کرد آگاہ (۱۲) نزول آیت تکبیل دین حقستانی  
کہ انت تکل امر و ز دین اسلامی (۱۳) گرفت خاتمہ زین وقت و حق فرغانی  
بدرگ آیت ز مفہوم آن عمرہ بگرسیت (۱۴) نبی چو دید بہر رسید و جبہ گریانی  
بگفت عمر بوحی است اشارہ تو دلیج (۱۵) غم فراق تو کرد است اشک بارانی  
بنی بگفت حق است آنچہ فہمیدی (۱۶) طلب ہی کنت ہم رب النبی و جانی

۱۶ ذوقعدہ ۱۰ شنبہ مذکورہ جو چار شیون باقی رہنے پر حضرت کے سفر حجۃ الوداع فرمانے کی فراہم کی کہ حج نہیں ہے اسلئے کہ دوسری بیت الاکبر  
پر دو شنبہ دفات الہی کی مراجعت سے ۱۶ ذوقعدہ کو حیدہ جو تاسع و یکون نقشہ خیرتی حرم نیم مسلم و حرمت (نول) نودہی شاریہ مسلم کا پہلا خانہ  
نیز حضرت کے اخیر سفر یعنی ۲۸ صفر مبارک شنبہ کے مراجعت سے ۲۶ ذوقعدہ چار شنبہ واقع ہوتا ہے و یکون نقشہ خیرتی مذکورہ کا دوسرا خانہ نیز حضرت  
یعنی چار شیون ۱۰ ذوقعدہ کی باقی پر سفر حجۃ الوداع فرمائی کوئی روایت نہیں ہے نام محمد بن اور محمد بن نے ۲۵ ذوقعدہ کے سفر حجۃ الوداع فرمائی  
روایت افراق کی ہے۔ (و یکون عایشہ ص ۸۹ کتاب ہذا)

چنانچہ امام زہری نے اس وقت عائشہ سے اور یحییٰ بن عقبہ نے حضرت ابن عباس سے اور ابن اسحاق اور امام مالک و امام احمد بن حنبل اور بخاری و مسلم  
نے اپنے اپنے تصانیف میں اور امام زہری نے اپنے سنن میں علاوہ حضرت مبارک حضرت عائشہ کے اور ابن جریر طبری نے حضرت عائشہ سے اس عبارت روایت  
کی ہے (بخاری رسول اللہ ص ۱۰۱) جہاں عن ذی القعدہ کے حصول اس طرح کی ہے کہ ذوقعدہ کی تاریخ راقین باقی نہیں یعنی ۲۵ ذوقعدہ کو درہنہ  
سے روانہ ہوئے (و یکون ص ۸۹ کتاب ہذا) قرة العیون شریعت سرور الخیرون شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

۲۵۔ اور اس قرة العیون کے سفر ۲۵ جن ہے۔ مزین کے کو جس نے فرمایا اور ذی الخلیفہ میں اگر اکثرے اور وہاں عصر کی نماز قصر کی اور ایک شب وہاں رہے۔  
قرانی تاریخ ۱۰ شنبہ











یازد یاد مرض است و حتی شد ۳۸ کز جهت سراقی که رتب ایشان  
 اینها شده فشی و افاتہ مستبدل ۳۹ و اداۃ مرض اگر دوسرے جہ سے  
 دیگر اسامہ بن زید را اداۃ ۴۰ کہ است سرمد بن مہرادی از رانی  
 بجفت اکبر سے مہاجر و انصار ۴۱ کفہ جلد بہ ہر شش شتابانی  
 رسیدہ در معدنی فواری لغت ۴۲ ند و میان بستانند کین اعیانی  
 کہ زید و جعفر را بن و دادہ داشتند ۴۳ بنکات ہوتہ و دارند سرمد طنیانی  
 بدست خویش لوگے اسامہ را بست ۴۴ بیرون شہر نہاد شد بہ حج شگبانی  
 اکابران بودار رسول می رفتند ۴۵ ہی شدند بیکر مہال گریانی  
 زدند غنہ جوانان کہ چون آید شود ۴۶ غلام زادہ ہر جمع نومیانی  
 نبی شنیدہ بالائے سہر سجد ۴۷ ہفت و کرد خدا را شش افرادانی  
 خطاب کرد از آن پس بہ جمع انسان ۴۸ کہ گفت و گو کے چہ دارند بعض شباتی  
 بر آن کہ میری شکر اسامہ را دام ۴۹ کہ بہت زادہ زید شہید میدانی  
 در طعن شہداء اسامہ نہا نیست ۵۰ نہ پیش ازین پدرش شد میرانی  
 بہ آن خدائے کہ با فرہست کثرت است ۵۱ کہ زید بہ امارت حقیق و شایانی  
 اسامہ را کہ بجانشین عزیز میدام ۵۲ بہ از شہاست بہالارش چہ نقصانی  
 جان پست کہ در خیر خویش کوشید ۵۳ بکار جنگ شویہ شش یطعن فرمائی  
 شنیدہ جلد شد ان خیمہ بیرون کردند ۵۴ نقصانے بطن جرت شد فوج طانی  
 گذشت کار چو از اشتہ او میاری ۵۵ از آن کہ جانب سجد و دوسانی  
 بداد حکم کہ بوجہ اہم وقت شود ۵۶ نماز مقتدیان را کنند ہمگامانی

غیرہ شہید گشتہ ہیں نے اس شکر کا سرور بھی کو بہا بہت فواری بھی پر گل بھی ہے چنانچہ کہ اس مرض جب وہ اور مرض کا وہ  
 ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مبتلا ہو گئے اور یہ مرض بھی (۵۰) صفر) ہمارے لئے دست مبارک سے علم نیا فرمایا۔  
 وہ بوقت شام عشرت شاہ عبد العزیز ہیث دہوی کے باب ویم صلیو فرزند شہید گشتہ آخر صفت میں ہے وہ چار شہید شہادت آیتہ صغریہ کو  
 آنحضرت را مرض طاری شد یعنی وہ صفر چار شہید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مبتلا ہوئے حبیب تبرہاں روز تبارہ بیچ اللہ اول دو کشتہ افغان  
 تہ تبرہاں دن در شہیدان ہوا بیچ اللہ اول ہوا۔

شہید سہرت یعنی شہید ۵۱ رانی حاشیہ صفت میں ہے راندن اور ان اسحق کا بیان ہے کہ اس غزوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر و عمر  
 کو ہی جانی حکم دیا تھا کہ یہ جلا حکم چہ وہ صفر چار شہید کو جو ہر دو حکم یوں کا صحت کر دیا ہے وہ دن ہے ہوا۔ (۵۰) صفر  
 شہدائے سہرت یعنی شہید کے صفت میں ہے ۵۲ اسامہ بن زید کے زراعتی دیون کے مقابلہ  
 کیلئے پھر نوچیں روانہ فرمائیں ۵۳ وہ حکم رفات کے دو یوم قبل ہجرت کے دن نوچیں ہجرت کا جو وہ صفر چار شہید کا دوسرا  
 روز تھا وہاں کہ انصار و قسطنطنیہ کے صفت میں ہے کہ وہ صفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ کیلئے اسامہ بن زید کو امر کیا اور تمام اکابر کا  
 حکم دیا کہ ان کے ساتھ یہ یوں رگ تیار ہو چکے تھے کہ اگر صفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاؤ گے کہ یہ غزوہ نہ ہوگی کہ۔



- ۵۴ بوقت فجر در شبینه بر در استحضار  
۵۵ پے ناز جاگت رفت تا مسجد  
۵۶ بشانہ بن عباس جانب ثانی  
۵۷ اشارہ کردنی تا بجائے خود ایستادی  
۵۸ نشسته گردا مست بقول زجانی  
۵۹ بخانه که پیش از مدینه ایستادی  
۶۰ دگر کسان را نبی را بهند حیرانی  
۶۱ بالغات موئے حج خویش اخوانی  
۶۲ پے شام جو نسیم سطور چمن ای  
۶۳ اقتضای طبیعی وسیل نفسانی  
۶۴ پسند بود و مویید بوحی فرائد  
۶۵ نبی ز شدت حمی است در سخن رانی

۱۵ شکی صاحبِ سیرت البیہ ص ۱۳ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ جن صحابی نے قلم و دوات لائے ہیں انگوٹھی، بجاوری میں اون کا آم نہیں لیکن حدیث کی اور کتابوں میں مثلاً صحیح مسلم، تبصرہ حضرت عمرؓ کا نام ہے صحیح مسلم میں آگے یہ الفاظ ہیں قد غلب علیہ الوجع و عند ذکر قرأت حیدر آیت اللہ (صحیح مسلم کی دوسری روایتوں کے یہ الفاظ ہیں) قالوا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے دھجھکاؤ کا بہن کر دیتے ہیں۔ اور افادہ حق کے مسئلہ میں (دھجھکاؤ کا معنی ہڈیاں ہیں بجاوری میں مسلم کی بعض روایتوں میں ایسے صاف الفاظ ہیں جن میں اس تاویل کا اضافہ نہیں ملتا۔) دوسرا دو دفعہ ۱۵ عرض میں بجاوری (اسلم) کے صاحبِ سیرت البیہ ص ۱۳ کے حاشیہ میں لکھا ہے۔

طلب ترافس فرمائی کہ روایت اُمید اُتی السہاری شریف صحیح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی کے عزیز و بہم مطلوب و مفید النظار و بہی مستند اب کرتے  
اور اختلاف سے بیکاری کی وہ حاضرین میں انھوں میں حضرت عمر کا نام ہے جو جاتی ہیں۔ حدیثنا ابراہیم بن موسیٰ قال اخبرنا ہاشم بن مہر عن الزہری  
عن عیبة بن عبد اللہ عن ابن عباس قال لما حضرت العی بنی سلم قال و فی البیت رجال فیہم عمر بن الخطاب قال  
علم اکتبوا کتبا ان یقلوا ابیہ و قال عمران بن الیقین صلعم شیعہ الوبع و عن ذکاء القرآن حمیداً کتبا ابیہ و اختلعت  
اعمال البیت و اختصموا انھم من یقول فزہو اکتب لک رسول اللہ صلعم کتبا ان یقلوا ابیہ و منھم من یقول و  
قال عمر فلما اکتروا و اختلفوا و اختلفت عند الیقین صلعم قال قوموا عنی الخ۔

نہاری جگتہ میں حدیث کی مجلس سے ابابکر بن موسیٰ نے کہا خبر کی جگہ شام نے مندر سے اسنے یہ کہ اس نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اس کتاب کو  
ابن عباس سے کہ جب جناب رضائے عالم بر حالت حضور طاری ہوئی تو بیت سے لوگ آپ کے پاس گھر میں حاضر تھے آپ نے ارشاد فرمایا ہے  
ما کان کلمات لاؤ کہ میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دوں کہ تم میرا بعد گراؤ نہ ہو حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ پر میں نے غلبہ کیا ہے ہم تو کوئی کے  
اس قرآن موجود ہے اور ہمارے لئے خدا کا کتاب کافی ہے اس بات پر حضور علیہ السلام انکسار و انحراف ہوا بعض لوگ کہتے تھے کہ رسول اللہ کے حکم کی تعمیل  
کرنا ضروری ہے تاکہ حضرت جو کہ جاہلین تمہارے لئے تحریر فرمائیں اور بعض حضرت عمر کے ہم زبان تھے جب اس بات پر بہت شور اور اختلاف ہونے لگا  
تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ الخ (۱) (۲) حدیثیں آگے نہ لائیں صحیح مسلم میں آگئی ہے



مرادش آنکه بخواهی آئینگیسل ۶۹  
 بر لے صلعت ما کنون که اندیش ۷۰  
 ازین سخن چه دین کار اخلاص افتاد ۷۱  
 نبی هم از شغب مردان برنج آید ۷۲  
 بر آیدند جو مردان از جسد نبوی ۷۳  
 اسامه کش نبی آن روز کرده بدخصت ۷۴  
 عمر هم از بر سر در میان لشکر رفت ۷۵  
 بر آن آیدند که بند درخت کو چرخ آن رفت ۷۶  
 که ام ایمنه اقر اسامه کس بفرست ۷۷  
 اسامه با عمر آمد بدین نشنید ۷۸  
 باخلال در آمد شنیده بوش عمر ۷۹  
 بیدار دے نبی را دگفت در غشی است ۸۰

نامند و اجسی از داجبات ۱۰۰  
 کجاست طاقش اندر قوسه جسانی ۱۰۱  
 شکر و کار کے جسے بلند افغانی ۱۰۲  
 مردان دروہ ازینجا بگفت سرعانی ۱۰۳  
 بچہ عایشہ بنیاد سر بہ کلانی ۱۰۴  
 مذکے کو توجہ برادر عبید بن جراح ۱۰۵  
 کہ آنہم ہی او کسند شتابانی ۱۰۶  
 پرشت خنجر داسپ و عبید زرقانی ۱۰۷  
 بر اسامه کہ سرور ہی شود دقانی ۱۰۸  
 کہ بست خنجر قامت بلک صفانی ۱۰۹  
 درون حمیرہ را کہ باذن نسوانی ۱۱۰  
 نرزدہ است و میرد رسول ربانی ۱۱۱

و مشیر صفی گوشتہ فی حقہ ترمین نے یہ تاویل کی ہے اور اس پر انکو انہی کے ہاں لوگوں نے یہ لفظ دیکھا ہے ان کا رد و استجاب کے طور پر کہتا ہے  
 یعنی یہ کہ آنحضرت کے حکم کی تعمیل کرنی چاہئے خدا فرماستہ آنحضرت کا قول نبیان تو نہیں ہے کہ اس پر کلام نہ کیا جائے نہ عزیر کے کہ نبی صاحب کلمت  
 ہیں یہ تاویل لکھی ہوئی ہے لیکن بخاری و مسلم کی بعض روایتوں میں ایسے صاف الفاظ ہیں جس میں اس تاویل کا احتمال نہیں  
 مثلاً جبر جبر و درودھ

میر گئے ہیں یہ اس نام مدت و زمانہ بخاری میں آنحضرت کی نسبت اور کوئی واقعہ انقول حراس کا کسی روایت میں نہیں ہے  
 حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں جو غزوات میں گزر چکا ہے کہ حضرت زید بن عاصہ کو بعد و شام کے ہر دن سے شہید کر دیا تھا آنحضرت اور اس کا قصہ  
 لیا جاتے تھے کہ زعل و غلظت کے اگر روز چلے (یعنی شنبت و جمعہ مستحب) آج اسامہ بن زید کو اس پر کوئی دھنچہ نہ کیا جائے اور ان خبر سے کہ انہی کا انجام یمن ہے  
 ہر صحت مسلم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کو سرور بنا کر شام کی مہم پر بھیجا اور چونکہ ایک غیر اہل ان سلفیت کا مقابلہ ہوتا ہے حضرت ابو بکر  
 اور برصہ برصہ اور صحابہ اس پر ہونے کے فوج کے ساتھ تھے اسامہ بھی روانہ ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ و رسول  
 ہیں اول حکم ہے جو وہ صرف دیکھیں کہ پہاڑ میں کہہ کر اسامہ بن زید کی اچھٹ میں اور ہوا ہے جس کے بعد ۹۰ دن اول دشمن کو جو اس وقت روانہ رہتا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے طعن و آئینہ کلمات سے سخت فزاکر غضبنا شد و اسے خیر فرمایا ہے اور یہ دیکھ کر اسامہ کی ہمت میں جانے کے لئے تاکید کی کہ اسے جگہ پر تعمیل  
 میں کی گئی آخر میں وفات کے دن کو اس وقت ہوا یعنی حضرت کا وراثت و سر حضرت کا لشکر گاہ تک جاتا ہوا جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے لے کر آؤ گئے ہیں  
 لیکن حضرت عمر وفات کے وقت تک موجود رہے لیکن ابن عباس اور داؤدی وغیرہ اسامہ کے ہمراہ حضرت عمر کی واپس لشکر گاہ حیرت سے گئے چنانچہ حضرت  
 ابن عباس بنزدہ واقعہ (اور دیکھو سیرت و مناقب) میں مطبوعہ مصر ص ۱۸۸ اور مواہب لیسر میں سب کتابوں میں اس واقعہ الاول کی روایت ہے  
 اسی وفات کی صحت حضرت نے یہ حدیث ارشاد کی ہے چنانچہ بیامیر المودعہ شیخہ سیسان قد دزی یعنی کی حدیث نمبر ۱۰۹ نقل ہے جس کے ترجمہ آگے  
 نیز صحیح ترمذی میں آگیا۔

۱۰۰ اخرج سید ابو الحسن یحییٰ بن الحسن فی کتابہ اعتبار المحدثین محمد بن عبد الرحمن بن قتادہ عن جابر بن عبد اللہ قال  
 اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بید علی والفضل ابن عباس فی مرضی وقلعہ فیلحظ علیہما علی جلیس علی الطیر فقال ابیہما اناس قد  
 فرکت فیکرمان شکرہم لہن قتلوا اکابر اللہ وخرقوا اهل بیئہ فلا تاتوا ولا تعاسدوا ولا تعاصوا وکونوا اخوانا  
 اکابر اللہ شکرہم لہن قتلوا اکابر اللہ وخرقوا اهل بیئہ فلا تاتوا ولا تعاسدوا ولا تعاصوا وکونوا اخوانا

Handwritten marginal notes in Urdu script, likely commentary or additional references related to the main text.

Handwritten marginal note at the top right corner.







اب ہم غنائی صاحب کے بیان سیرت النبی - علیہ السلام کے مندرجہ سے ابتدا کرتے ہیں۔

## قال

انحضرت صلعم نے ہجرت کندانہ سے انبک فرمایا تھا ایک دن تک قریش مدعاہ و سب صلح حدیبیہ کے بعد موقع ملا لیکن مصالح اسکے مقتضی تھے کہ یہ فرما دین اور کیا جائے۔

پھر حال ذوقعدہ میں اعلان ہوا کہ انحضرت ص کے ارادے سے کہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ یہ خبر دفعتاً چھیل گئی اور مشرک ہر گالی کے لئے نام عرب اُسٹڈا یا رسیچر کے دن ذوقعدہ کی ۱۶ صلیب کو آپ غسل فرمایا اور چادر تھک باندھی نماز اُس کے بعد تشریف باہر نکلے تمام ازواجِ مطہرات کو ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ رستہ میں جوسل کے پاس پر ذوالخلیفہ ایک مقام ہے جو الہی مدینہ کی میقات ہے جہاں چوچکر شب بھر اقامت فرمائی وہاں سے روز دوبارہ غسل فرمایا حضرت عائشہ نے اپنے ہاتھ سے آپ کے جسم مبارک پر عطر ملا اسکے بعد آپ نے روکت نماز ادا کی پھر مقتوا پر سوار ہو کر اسرہم باندھا اور بلند آواز سے یہ الفاظ کہے۔

لبيك لبيك اللهم لبيك لا شريك لك وان الحمد والمنة والمالك لك لا شريك لك۔  
اسکے خدا ہم تیرے سامنے حاضر ہیں ایذا تیرا کوئی شریک نہیں ہم حاضر ہیں تعریف و نعمت سب تیری ہے اور سلطنت میں تیرا کوئی شریک نہیں حضرت جابر جو اس حدیث کے راوی ہیں انکا بیان ہے کہ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو آگے پیچھے دائیں بائیں جہاں تک نظر کام کرتی تھی آدمیوں کا جھگل نظر آتا تھا انحضرت صلعم جب بلیک فرماتے تھے تو ہر طرف سے ایک صدائے غلغلہ انگیز کی آواز بازوشت آتی تھی اور تمام دشت جہل گونج اٹھتے تھے۔

نصف پہوچکر غسل فرمایا دوسرے دن اتوار کے روز ذیقحہ کی سہ تا ریح کو صبح کے وقت کہ منظر داخل ہوئے۔ دین سے کہ ایک یہ سفر نو دن میں طے ہوا۔

یہ خبر صحاح کا سن کر وہ روز قعدہ کا قاضی غلام اللہ درشت ہے تمام محدثین اور مؤرخین ۵۰ روز قعدہ کی روایت کی ہے وہ وہ سکا اس ۵۰ روز قعدہ سے فوجا در ذی قعدہ کی بیعت تک ہوتے ہیں جو کہ طور و محاط ہے جان کیا ہے تاریخ و وقتاً تصدیقاً چاہیے اس ۵۰ روز قعدہ میں ہے ہر روز درشت بیت و غیرہ لغت و فقہاء و شیعہ از مدینہ بیرون آئے۔

۱۔ کتاب معارج النبوة مولانا حسین الدین فرمائی مطبوعہ مطبعہ نور لاہور ۱۲۹۴ھ میں چھاپم مکتب میں ہر بیت و غیرہ لغت و فقہاء و شیعہ از مدینہ بیرون آئے۔

۲۔ تاریخ التواریخ - ج - اول الکتاب دوم مطبوعہ مکتبہ مکتبہ میں ہے۔ روز شنبہ بیت دوم و ہر روز ۵۰ روز قعدہ میں ہر بیت و غیرہ لغت و فقہاء و شیعہ از مدینہ بیرون آئے۔

۳۔ تہذیب النہج ترجمہ از دوسرے روز قعدہ و شنبہ اولی القعدہ (پہلی) مکتبہ مکتبہ میں ہے۔ روز شنبہ بیت دوم و ہر روز ۵۰ روز قعدہ میں ہر بیت و غیرہ لغت و فقہاء و شیعہ از مدینہ بیرون آئے۔



# اقول

شبل صاحب نے ۲۶ ذوقعدہ کو حضرت کا سفر حجۃ الوداع فرما کر اناذہر کے بعد فرمایا ہے  
یعنی ۱۰ ذوقعدہ کی چار راتیں باقی تھیں جس میں بھی اس ۱۰ ذوقعدہ کو صرف چھ میل یعنی تین کوس کا سفر ذوقعدہ  
ایک کا ہوا اور ۲۶ ذوقعدہ کو اس کے بعد سے مسلسل روانگی اور بارہ دیکھ کی صبح اک ایک ہفتہ کو ۱۰ دن میں  
طے ہوتا تھا یہ اگر ہزار میل کے سفر کو جو صرف چھ میل کی مسافت کا تھا شامل کر لیا جائے تو آٹھ روز ہوتا  
ہیں جیسا کہ امین احمد صاحب جو شبل صاحب کے رفیق سفر تھے ۱۰ دن میں یہ سفر طے ہونا لکھا ہے پس یہ سفر  
ایک ہفتہ میں طے ہونا بالکل ناممکن ہے اگر ۱۵ یا ۲۰ میل سے یہ سفر ہو تو نو شاہان کی مدت ہوگی اسلئے شبل صاحب  
اور ان کے رفیق سفر کا ۲۶ ذوقعدہ اس طرح سفر بالکل غلط اور ہرگز صحیح نہیں ہے چنانچہ حضرت جابر کی یہ صحیح  
روایت سنن نسائی کی جو آخر کتب صحاح ستہ سے لکھی جاتی ہے

اخبرنا یعقوب بن ابراہیم قال حدثنا یحییٰ بن سعید قال حدثنا جعفر بن محمد حدثنی ابی

عمر ثقیف حضرت جابر اور جناب ام محمد ابی ترغیبہ السلام من کے ساتھ کی حدیث ام نسائی نے ۵ ذوقعدہ کی وارد کی ہے یہ شبل صاحب کی حدیث میں ہے  
جو وارد اس صحیح مسلم میں ہے اور اس کا ذکر تیسری تفصیل سے مذکور ہے جہاں شان نزول سے کہ حضرت ام ہاشمہ حضرت جابر سے جو سوقت آیا ہو گئے تھے  
حضرت مسلم کے حج کا حال تھا چنانچہ حضرت جابر سے قول کی نسبت سے ام ہاشمہ کے کہہ کر ان کے سینے پر محبت سے ہاتھ رکھ کر کہا جیسے پوچھ  
کیا پوچھا ہے پھر تفصیل سے بھی نبوی کے تمام حالات بیان کئے۔

اخرج ابن جبرین فی تاریخہ عن ابی جعفر علیہ السلام قال جابر بن عبد اللہ قال لی احدثت لی عن بطنک  
فصککلت لی عن بطنی قبلہ ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر فی ان اقرضات السلام (حاصل ترجمہ) کہ ابی بن جبرین ام  
محمد ابی ترغیبہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دن جابر بن عبد اللہ سے اس کے پاس اگر کہیں کہ پناہ سینہ کہوں تو میں نے کہہ دیا وہ خون کے میسرے  
سینہ پر پڑے پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہنا ہے۔

و ان السواقی عن جابر قال کنت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحین فی عہدہ فقال یا جابر یولد لابی الحسین ابن یقال لہ علی  
فاذا کان یوم القیامۃ ینادی ہذا لبقیہ سعید العابدین فیقوم علی بن الحسین ابن یقال لہ محمد یا جابر  
ان ادرکتہ فاقرأ صلی اللہ علیہ وسلم (حاصل ترجمہ) صراحتی طور پر ابن جبرین نے جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں ایک دن جناب رسول اللہ  
کی خدمت میں حاضر ہوا حسین بن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین بیٹھے تھے حضرت مسلم نے مجھ سے فرمایا اے جابر میں کا ایک فرزند ہو گا علی اور جب یہ دن قیامت منک  
نہا کرے گا کہ اس سے بنی العابدین توروہ کوئی گوارہ اس کا ایک فرزند ہو گا محمد اے جابر اگر تم اس سے حاضر ہو کر سلام کہنا۔

اور روایت کا جواب نام محمد ابی ترغیبہ کی است کہ گفت روز سے پیش جابر بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہم کہم و جواب سادہ توروہ پر یہ  
کہ تو کہتی تھی کہ حسین بن علی بن الحسین ام گفت تو کہی کی پیش اور تو کہتے ہو کہ میں نے کہا کہ ایک مرتبہ وہ دو مرتبہ گفت حضرت رسول صلی  
اللہ علیہ وسلم ہی رسانید حضرت علیہ السلام راجت اللہ وہ کانہ ان صورت مجاہدہ و جابر و دیگر کیفیت برآید کہ وہ گفت روز سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ  
فرمود یا جابر ادرکتہ یعنی حق تعلق و جلا من و لہ ان یقال لہ محمد بن علی بن الحسین صلی اللہ علیہ وسلم فاقرأ صلی اللہ علیہ وسلم  
و حاصل ترجمہ اور حضرت ام جابر بن ام محمد ابی ترغیبہ سے مروی ہے کہ ایک دن میرا لہذا جابر بن عبد اللہ کے پاس ہوا جگہ وہ ثابت ہو گئے تھے میں نے  
ان کو سلام کیا وہ انہوں نے میرا نام جابر بن ام محمد بن علی بن الحسین جابر سے کہنے کے لیے قریب بلکہ میرے اچھے کو یہ سہ دیا اور جانا کہ ان کو بھی پورے







دینہ نمودہ سے نکلے اور ہم ہی آپ کے ساتھ تھے۔  
 جس طرح حدیث مذکور کو یحییٰ بن سعید نے جعفر بن محمد اور ان کے باپ امیر محمد باقر کے طریق اور حضرت جابر بن عبد اللہ  
 کے سند سے ۲۵ ذوقعدہ کو حضرت صلعم کا سفر حجۃ الوداع فرما اذیت کی ہے ویسے ہی صحیح بخاری میں صلعم  
 میں یحییٰ بن سعید نے عمرہ بنت عبد الرحمن کے واسطے اور حضرت عائشہ کے سند سے امیر محمد بن سعید نے قاسم  
 بن محمد کے طریق اور حضرت عائشہ کے سند سے اسی ۲۵ ذوقعدہ کو حضرت صلعم کے سفر حجۃ الوداع فرماتے کی روایت  
 اخراج کی ہے جس نے ۲۶ ذوقعدہ کو غلط کر دیا اور اہل صحابہ کے نزدیک ۲۵ ذوقعدہ کو رجوع تھا اور صحیح مذکور  
 کیونکہ ان کا خود بیان ہے کہ حضرت صلعم نماز فجر کے بعد مدینہ سے اہل مکہ سے یہ بھی تحقیق ہو گیا کہ ۲۵ ذوقعدہ  
 سے پہلے ابعد یوم جمعہ نہیں تھا اور اذیت کے تحقیق کے مطابق جبکہ حضرت امیر جعفر بن جابر ہوئے جس میں  
 ۲۸ صفر (چار شنبہ) تھا جس کے درجہ ۲۵ ذوقعدہ کو دس شنبہ ہوئیں ۹ ذوقعدہ عرہ ۱۲ ربیع الاول و تیسری  
 ماہ رمضان (۱۱ شنبہ) اور ۱۶ ذوقعدہ (۱۹ شنبہ) ۱۹ صفر (۱۹ شنبہ) کم وہ ربیع الاول (جمعہ) کیا رہ ربیع الاول (دو شنبہ)  
 جو ۲ صفر کا تیسرا روز اور ۲۴ ذوقعدہ کا کیا سیواں روز کامل تھا صحیح مطابقت کیا۔

## قال

عرفہ میں حاجون کا قیام حضرت ابراہیم کی یادگار ہے

اور انھیں نے اس مقام کو اس غرض کے لئے متعین کیا ہے عرفات میں ایک مقام مقرر ہے وہاں آپ نے ایک  
 کھل کے خیمہ میں قیام فرمایا۔ وہاں پہرہ لگائی تو آتمہ پر جبکہ نام و نقول تھا سوار ہو کر میدان میں آئے اور آتمہ کے  
 اوپر ہی سے خطبہ پڑایا۔

پھر ۱۵ کے سلسلہ خطبہ میں ہے یہ فرما کر آپ نے عجم کی طرف خطاب کیا انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون

فما انتم قائلون انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون  
 انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون  
 انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون

انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون  
 انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون  
 انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون

انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون  
 انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون  
 انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون انتم مسئلوں عنی فما انتم قائلون











خبریں سے روایت کی ہے لیکن غزوات مذکورہ کو حدیث و احادیث کے معنی میں اسناد صحیحہ کی حدیث کو اپنے قیاس سے  
مطابق اخراج کی ہے جسکو شیخ صاحب علم قدیم نے اس کے کھین کے معنی میں نہ دین کے اور غزوات کے جو کہ  
ترذی میں قبول کرینگے اور حدیث ثعلبہ صحیح مسلم میں لفظ کتاب امر کے بعد البتہ ہے جس سے شیخ صاحب نے لفظ  
و مناقب حضرت علی کی روایت کی ہے لکھا ہے اور حدیث مذکورہ صحیح ترمذی میں ترمذی و الثانی ہے اور لفظ غزوات  
بھی علی علیہ السلام ہی میں ہے چنانچہ کنز العمال ۵: ۳۹۲ مطبوعہ حیدرآباد دکن میں ہے۔

امد الصدوق عن معقل بن یسار المزنی  
قال سمعت ابا بکر الصديق يقول  
علي بن ابي طالب غزاة رسول الله صلى  
الله عليه وسلم

ترمذی نے خمس حدیث کا حضرت ابوذر کی جانب اشارہ کیا ہے وہ یہ ہے جسکو حضرت صلعم نے مجتہد الوداع میں فرمایا ہے  
نیابج المودة شیخ سلیمان قدوری نے جیو رسالہ بکریہ ج ۱ ص ۱۰۱ میں ہے۔

والمعاني ايضا عن سليمان بن قيس الهلالی  
قال بينا انا وحش بن الحقر بمكة  
اذ قام ابوذر واخذ بحلقة باب الكعبة  
فقال ما عرفني فقال عرفني ومن لم  
يعرفني فانا جندب بن جادة ابوذر  
فقال ايها الناس اني سمعت نبيكم يعلم  
يقول مثل اهل بيتي فيكم كمثل سفينة  
نوح عليه السلام من ركبها نجا ومن تركها  
هلك ويقول مثل اهل بيتي مثل باب  
حطه في بني اسرائيل من دخله غفر له  
ويقول اني تارك فيكم ما ان تمسكوا  
به ان تصلوا كتاب الله وعتقوا ولن  
يفترقوا حتى يردوا على الخوض

اور معانی میں بھی سلیمان بن قیس ہالی سے روایت  
کیا ہے اور لکھا ہے کہ میں حش بن الحقر کو میں نے  
اور حضرت ابوذر نے بکریہ کا کعبہ کو چکر لگا کر کہ اے حاضرین  
جو مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے لیکن جو مجھے نہیں جانتا  
وہ اب جان لے کہ میں جندب بن جادہ ابوذر ہوں  
اور کہ اے جماعت حاضرین میں رسول خدا صلعم کو  
پہناتے تھے کہ میرے کمرے کی بیعت تم لوگوں میں  
مثل کشتی حضرت نوح ہیں اور کہ تم میں سے جو اس کشتی میں  
سوار ہو گیا وہ بچ گیا اور جسے ترک کیا وہ ہلاک ہوا اور بھی  
فرماتے تھے کہ میرے کمرے کی بیعت مثل باب اسرائیل ہیں  
تم میں سے جو اس دروازے میں داخل ہوا وہ نجا گیا اور بھی  
فرماتے تھے کہ تم لوگوں کے درمیان ایسی چیزیں ہیں جو تم کو  
کہ اگر تم انکی پیروی کرو گے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے  
و کتاب خدا یعنی قرآن اور میری سنت یعنی علی اور  
و روایت میرے سے وابستہ ہیں کبھی علی علیہ السلام پر  
آئی کہ وہ حوض کوثر پر نچے سے آئیں۔



ایضا جابر بن عبد اللہ بن سمویٰ میں ہے۔

وَعَنِ ابْنِ اسْتَعْقَابِ السَّبْعِيِّ عَنْ حَنْشِ بْنِ  
الْمُعْتَمِرِ السَّمْعَانِيِّ عَنْ ابْنِ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلُ  
أَهْلِيَّتِي فِيكُمْ مِثْلُ سَفِينَةِ نُوحٍ فِي تَوْبَةٍ  
مَنْ رَكِبَهَا خَافَ مِنْ تَخَلُّفِ عَمَلِهِ  
غَرَقَ مِثْلُ بَابِ حَطَّةٍ لِنُفُولِ بَنِي إِسْرَئِيلَ -  
ابن اسحاق السبکی نے حنش بن معتمر سمعانی کے  
طریق اور ابو ذر کے سند سے روایت کی ہے کہ  
حضرت ابو ذر نے کھا کہ میں نے جناب رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کو فراتے ہوئے سنا ہے کہ میری اہلیت کشتی  
نوح کے مثال میں ہے جو قوم یعنی اُس کے جو اہل سوار ہوا  
نجات پا گیا جو مخالف ہوا وہ لاک ہوا اور اہلیت میرے  
کی مثال اب حطہ یعنی دروازہ توبہ کے مانند ہیں جو بنی  
اسرائیل میں تھا جو اس میں داخل ہوا وہ نجات پا گیا۔

ایضا جابر بن عبد اللہ بن سمویٰ میں سلسلہ حدیث ثقلین ابو سعید خدری کے سند سے احمد اور طبرانی اور ابو یعلیٰ نے  
یہ حدیث اخراج کی ہے۔

وَأَخْرَجَ الْحَافِظُ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ  
الْأَخْطَرِ فِي مَعَالِمِ الْعَتَرَةِ النَّبَوِيَّةِ وَ  
فِي حِلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
ذَلِكَ فِي حِجَّةِ الْوُدَاعِ وَزَادَ مِثْلَهُ يَعْنِي  
كِتَابَ اللَّهِ كَمِثْلِ سَفِينَةِ نُوحٍ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ رَكِبَهَا خَافَ مِنْ تَخَلُّفِ عَمَلِهِ  
أَهْلِيَّتُهُ كَمِثْلِ بَابِ حَطَّةٍ لِنُفُولِ بَنِي إِسْرَئِيلَ  
حافظ ابو محمد عبد العزیز بن اخضر نے اپنے کتاب معالم العترة  
النہویہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ افسر  
حجۃ الوداع میں فرمایا کہ کتاب خدا یعنی قرآن مجید  
مثل کشتی نوح کے ہے جو شخص اس پر سوار ہو نجات پائے  
اور میری اہلیت کی مثال اب حطہ دروازہ توبہ  
کے ہے جو شخص اس میں داخل ہوا اس کے جرم گناہ  
بخشتے گئے۔

(منقول از معجمات مرید حیدر ص ۵۶۶-۵۶۷)

جسکی تائید کی یہ حدیث تفسیر فتح العزیز سورہ بقرہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی مطبوعہ حجابیہ محمدیہ حاجی ولی محمد ۱۲۶۳ھ  
ص ۲۴۴ سے تفسیر آئے۔ ادخلوا الباب سجداً وقولوا حطّہ لکھی جاتی ہے۔ ابو بکر بن ابی شیبہ سے روایت صحیح از علی  
کرم اللہ وجہہ آرد انما مثلنا هذه الامّة كسفينة نوح وكتاب حطّة في بني اسرائيل۔  
حاصل ترجمہ یہی ابو بکر بن ابی شیبہ نے صحیح سند کے ساتھ جناب علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے  
ہماری مثال اس اُمت میں مثل سفینہ نوح اور مثل اب حطہ یعنی توبہ کا دروازہ بنی اسرائیل کے ہے۔  
اور اسی حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث بھی ارشاد فرمائی ہے جس میں ترمذی اور نسائی نے لفظ (حجۃ الوداع)  
کو نہیں لکھا تا کہ یہ حدیث ایک سال قبل ۹۸۰ھ کے واقعہ تبلیغ سورہ بقرہ کی سمجھی جائے جسکو امام احمد بن حنبل نے  
اپنے سنن میں لفظ حجۃ الوداع سے روایت کی ہے۔



پتہ پتہ ریاض النضرہ بحسب الیوم المبرک - ۱۳۱۲ھ تا فی شعبان ۱۳۱۲ھ کے حکم سے امین میر ہے اور سند احمد بن حنبل  
مطبوعہ مصر ۱۳۱۲ھ جہاد م ۱۳۱۲ھ اور ۱۳۱۵ھ میں ہے جسکو آگے لکھا جائیگا۔

عن حبشی بن جنادہ کان قد  
شهد حجاز الوداع قال قال رسول  
اللہ صلعم علی منی وانا منہ ولا یتوی  
عنی لا انا وعلی اخرجہ الحافظ السلف  
اتنی حدیثین حضرت صلعم نے خطبہ عزیمت کے بعد ۱۲ ذی الحجہ تک فرمایا چنانچہ ۱۲ ذی الحجہ کے خطبہ کے ثبوت میں یہ بیان  
شکل صاحب یسے ہیں۔

## قال

بقیہ ایام شریف یعنی ۱۲ ذی الحجہ تک آپ مستقل اقامت منیٰ میں فرمائی ہر روز زوال کے  
بعد رمی جمار کی غرض سے تشریف لے جاتے رہے پھر واپس آجاتے ابو داؤد و ابی النخبہ بنی امیہ ایک حدیث ہے  
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ۱۲ ذی الحجہ کو منیٰ میں بھی ایک خطبہ دیا تھا جس کے الفاظ مختصرادی ہیں جو پہلے خطبوں میں  
گزر چکے ہیں۔ ۱۳ ذی الحجہ کو منیٰ میں آئے اور زوال کے بعد آپ نے بیان سے نکل کر وادی حصب میں قیام کیا  
اور شب کو اسی مقام پر آرام فرمایا پھر اگلے روز حکم کیا کہ منظر تشریف لے گئے اور خانہ کعبہ کا آخری طواف کر کے صبح کی  
نماز ادا کی اسکے بعد قافلہ اسی وقت اپنے مقام کو روانہ ہو گیا یعنی ۱۴ ذی الحجہ صبح چار شنبہ اور آپ نے تمام مہاجرین انصار  
کے ساتھ مدینہ کی طرقت مرجسٹ فرمائی۔

بورد۱۲۲ میں لکھتے ہیں شہر حال صحاح ستہ اور مسانید کے تمام روایات کو یکجا کرنے سے یہ ثابت ہوا ہے کہ آپ نے  
اس حج میں تین دفعہ خطبہ دیا ۹ ذی الحجہ عرفہ کو ۱۰ ذی الحجہ یوم النحر کو اور تیسرا خطبہ ایام التشریق ۱۱ یا ۱۲ میں ۱۱

## اقول

صحاح ستہ صحیح ترمذی کی حدیث خطبہ عرفہ والی حضرت جابر اور ابو ذر و ابو سعید و زید بن ارقم کے  
اسناد کی گندی حکمی اور مسانید کی حدیث حبشی بن جنادہ والی سند امام احمد بن حنبل سے ۱۱۵ کی ہے۔  
حدیثنا عبد اللہ بن عبد شمس بن شہاب ابو احسنہ  
الزبیری ثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن  
اسناد مذکورہ حبشی بن جنادہ سے مروی ہے کہ  
میں جو الوداع میں حاضر تھا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ

۱۱ ذی الحجہ کا خطبہ جبرہ کے دن کا تھا۔ دیکھو نقشہ ہنری حروف ابجد کثیر الوقوع کا دوسرا نمونہ جسکو حضرت نے مسجد خیف پر کچھ بیان  
رات ہے) میں فرمایا تھا اسی خطبہ میں رسول اللہ نے بار دیگر حدیث ثعلبیین ارشاد کی ہے دیکھو نمبر ۱۱۱ حج مسلم



حیثی بن حنیادۃ السلولی وکان قال  
 محمد بن حنیادۃ قال قال رسول اللہ صلی  
 علی منی وانا منہ ولا یؤدی عقیلا انا  
 علی محمد سے ہے اور میں علی سے ہوں کوئی نہیں  
 اور اگر سکتا مجھ سے مگر میں خود ہی یا مصلی  
 علیہ السلام۔  
 اور علی۔

حدیث مذکورہ کو رسول مقبول نے اس جہۃ الوداع کے موقع پر کیوں ارشاد فرمایا کیونکہ اس سے پہلے سورہ براءۃ  
 کے تبلیغ پر ایک اظہار اس وقت فراہم کیے تھے جبکہ حضرت نے پہلے ابوبکر کو بھیجا پھر حضرت علی علیہ السلام کے انزال  
 اور فرمانے سے کہ خدا نے تعالیٰ کا حکم ہے کہ تبلیغ تمہارا کام ہے یا اس کا جو تم سے ہوا اور حضرت ابوبکر ذوالخلیفہ تک  
 یعنی چھ میل تک گئے تھے کہ واپس بلائے گئے جیسا کہ ابواب تفسیر القرآن صحیح ترمذی میں ہے۔

حدثنا بندار نافع بن مسعود  
 وعبد الصمد قال نا حماد بن سلمہ  
 عن سماک بن حرب عن انس بن مالک  
 قال بعث النبی صلی علیہ وسلم بہ اواءۃ مع ابی بکر  
 ثم دعاه فقال لا یبغی لاحد ان  
 یبلغ هذا الرجل من اہل فداء  
 علیا فاعطاه ایاہ هذا حدیث حسن  
 غریب من حدیث انس۔  
 اس ثبوت میں کہ ذوالخلیفہ تک جو تین کوس مدینے سے ہے حضرت ابوبکر گئے تھے کہ بلائے گئے چنانچہ تاریخ کامل  
 ج ۱ - ثانی مطبوعہ مصر ۱۳۰۳ھ ۱۹۱۵ء میں ہے۔

وفیہا حج ابوبکر بالنا اس ومعه عشرون  
 بدلتہ لرسول اللہ صلعم ولفس خض  
 بدلتہ وکان فی ثلثۃ رجل فلما  
 کان بذی الخلیفۃ ارسل رسول اللہ  
 صلعم فی ثلثۃ ايامہ بقرۃ سورۃ  
 براءۃ علی لشہرکین فعام ابوبکر  
 وقال یا رسول اللہ صلعم انزل فی  
 منی قال لا ولیک لا یبلغ منی  
 الا انا اور رجل منی۔  
 اسی سال میں ابوبکر نے لوگوں کے ساتھ حج  
 کیا اور ان کے ساتھ بیس اونٹ تھے رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم کے لئے اور خود پانچ اونٹ اپنے لئے اور دہن میں  
 آدمیوں کے ہمراہ گئے جب مقام ذوالخلیفہ میں پہنچے  
 تو رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے ان کے پیچھے علی کو بھیجا اور ان کو سورۃ  
 براءۃ کے پڑھنے کا شکرین پر حکم دیا پس ابوبکر اٹھے  
 اور کہا کہ یا رسول اللہ کیا میرے بارہین کوئی چیز نازل  
 ہوئی۔ فرمایا نہیں لیکن میری طرف سے نہیں ابوبکر اٹھا  
 ہے کوئی مگر میں یا کوئی ایسا شخص جو مجھ سے ہو۔



حدیث مذکورہ سورۃ براءۃ کے تبلیغ کی ہے جس کے لئے اہل حضرت ابوبکر اس کام کے لئے متعین ہوئے۔ لیکن خدا کے حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو واپس بلایا اور جناب علی علیہ السلام کو میں تبلیغ پر مامور کیا اور یہ کہ جبریل علیہ السلام نے اہل ابوبکر کو یہ رسالت کی تبلیغ تمہارا کام ہے۔ اس امر کا جو تم سے ہو چنانچہ حضرت جناب علی علیہ السلام کو بھیجا اسی حکم خدا کی تعمیل میں رسول اللہ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں اس حدیث سے اعلان فرمایا کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں کوئی مجھ سے زیادہ اگر گناہ میں خود ہی یا علی علیہ السلام یا اس کے فرمایا تاکہ لوگوں کو خوب طرح سے معلوم ہو جائے کہ یہ حکم سورۃ براءۃ کے موقع پر آیا تھا اور رفتی نہ تھا بلکہ وہی تھا اور یہی وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ عرفہ میں حدیث ثقلین کتاب اللہ اور سنتی الہی یعنی علی علیہ السلام کی راہ پر چلنے کا اعلان عام فرمایا ہے اور یہی ظاہر ہے کہ یہی الہییت غیثہ نوح اور شل اب حنفیہ بنی اسرائیل میں اور وہ عتسراہلیت مع کتاب اللہ ایک جمل اللہ اور خدا کی شہادت میں جو ہم ایک دوسرے سے رقیات تک بلکہ اس وقت تک کہ میرے پاس عرض رکھتا رہا وہ وہاں جدا نہیں ہو سکتے اور اسی لئے جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں قرآن اطلق ہوں۔

جیسا کہ کتاب منصب امین محمد امین شہید میر و شاد ولی اللہ محدث طبعہ فاروقی دہلی کے صحت میں لکھتے ہیں اسکا ترجمہ اسی کتاب طبعہ کا ہے مثل انچہ حضرت امیر الدین علی مرتضیٰ شافعی فرماتے ہیں۔

انا الصدیق الاکبر لا یقولہا بعدی	میں بڑا سچا ہوں میرے پیچھے نہیں کہے گا
اکبر کذاب وانا القرآن الناطق	اسکو مگر جھوٹا اور میری باتیں قرآن کے موافق ہیں
یضا ص ۳۴ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم	فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے حق میں اسے
ادخل الحق معہ حیث دار وقال النبی	اللہ تعالیٰ حق جاری کر اس کے ساتھ جس جگہ وہ جائے
القرآن مع علی علی مع القرآن و	اور سند را نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن غیثہ ساتھ
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم الثقلین	علی کے اور علی ساتھ قرآن کے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی	میں جھوڑے جاؤں تمہارے اندر دو مبارک
وہن یتفرقا حتی یرد علی الحوض	جبر میں قرآن شریعت اور الہییت اپنے اور جدا
	نہیں ہونگے وہ بیان اک کہ عرض پر کوں۔

یہ آخری حدیث ثقلین جسکو صحیح ترمذی سے خطبہ عرفہ میں ائمہ فضو پر حضرت جابر اور ابوسعید اور زید بن ارقم کے بیان میں ہے لیکن نعمانی صاحب قبل اس کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم احکام کا اعلان فرمائیں۔ حدیث ثقلین کا ایک ٹکڑا بلا سند حسین صرف لفظ (صحاح) ہے اور دیکھ ہے۔

وانی قد ترکت فیکم مالین تضرعوا  
میں تین ایک جیسے جھوڑے جاؤں اگر تم



بعد ازاں اعظمی مقررہ کتاب اللہ  
اسکو ضرور پڑھ لیا تو گراہ نہ ہو گئے اور وہ چیز کیا ہے  
کتاب اللہ

حدیث مذکورہ میں کوئی سند نہیں ہے اور نہ لفظ صحاح سے کسی جلد کا پتہ چلتا ہے کہ صحاح سنہ  
بخاری - مسلم - ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ نسائی سے کونسی صحاح مراد ہے۔  
اب اس کے بعد شبلی صاحب قلم طرازیں

قال

اس کے بعد چند اصولی احکام کا اعلان کیا۔ جس کے بعد عین اس وقت جب آپ یہ فرعون  
نبوت ادا کر رہے تھے۔ یہ آیت اُتری۔

اليوم اكملت لكم دينكم  
واقممت عليكم نعمتي ورضيت  
لكم الاسلام ديناً۔  
آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا  
اور اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے  
اسلام کو انتخاب کر دیا۔

اقول

یعنی خطیب کے سلسلہ میں آیہ موسوف کا نزول ہو گیا جو اُنہی ناکہ پر نازل ہوا یا ایسا کہ ہے ماسمیں بھی  
سند نہیں دی گئی معلوم نہیں کہ انہوں نے کہاں سے لکھا ہے۔

قال

خطیب سے فارغ ہو کر آپ نے حضرت بلال کو اذان کا حکم دیا ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی پھر ناکہ پر  
سوار ہو کر مرقعہ نشین ہو گئے اور وہاں کھڑے ہو کر دیر تک قبلہ رو دعائیں مصروف رہے جب آفتاب نے  
لگا تو آپ نے وہاں سے چلنے کی تیاری کی۔

اقول

غرض ظہر اور عصر کے نماز کے بعد سے مغرب کے قریب تک اب مطلع صاف ہے جس میں مغربین تعلیم  
واحدی معارف النیر علی بنوی۔ لباب التاویل خازن۔ مدارک التشریل۔ حنینی۔ سراج النیر خطیب شریانی



وغیرہ آیہ موصوفہ کا نازل ہوا بعد اس کے کہ جس کے بعد کیا ہی ہو رسول اللہ کا زندہ رہنا دوسری  
یا ۱۲ ترجیح الادل پر مقرر کرتے ہیں جس سے دونوں بیان ایک دوسرے کو باطل کرتے ہیں چونکہ سرورِ مہمان  
اکمالی دین اور اتمامِ نعمت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی شک نہیں ہے جس سے آیہ اکمال دین کا عرفہ کے ذریعہ نازل  
ہونا کیسے طرح صحیح نہیں آتا کیونکہ امر بالکل ناممکن تھا اور ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنے رسول پر اکمال دین اور اتمام  
نعمت فرمائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کے بعد زندہ رہنے کا عرفہ کا نزول یقیناً نہیں ہوا اور یہی بحیر  
حمد و ثنا کا نہ ہونا اس آیت کے عدم نزول کیلئے کافی دلیل ہے۔

حالانکہ مراجعت میں جبکہ سورہ مدینہ پر نظر پڑی تو یہ الفاظ فرمائے گئے کہ زیر حاشیہ ص ۱۳ میں ہے حجتہ الوداع کے  
واقعات تمام تر صحیح بخاری صحیح مسلم سنن ابوداؤد اور نسائی سے لئے گئے ہیں۔

اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحده  
لا شریک لہ لہ المملک والحمد  
هو علی کل شیء قدیر ائبون قاتلون  
عابدون ساجدون لربہم احملون  
صدق اللہ وعده وفضل عبدہ  
وهزم الاحزاب حدہ۔

خدا بزرگ برتر ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں  
کوئی اس کا شریک نہیں پس اس کی مدد ہے  
اس کی کسلی مدد و ستایش ہے وہ ہر بات پر چاکر  
کرتے آ رہے ہیں تو یہ کرتے ہوئے فرمانبردار ہیں  
بیٹائی رکھ کر اپنے پروردگار کی مدد و ستایش میں  
مصدق ہو کر خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بند کی  
نصرت کی اور تمام قبائل کو تباہ نکلت دی۔

عبارت مذکورہ جو شکریہ کے کلمہ پر کتب ابو بصیر صحیح بخاری و مسند ابوداؤد نسائی سے لگائی ہے لیکن اکمال دین  
جس جلیل آیت کے عین خطبہ میں نازل ہونیکا کوئی شکریہ نہیں ہے۔  
نشاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے تفسیر فتح الرحمن میں تفسیر آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کے  
یہ عبارت لکھتے ہیں:-

این آیت آخر آیت قرآن است بعد ازین رسوخ آیت نازل شد۔ یعنی یہ آیت آخر آیت قرآن سے ہے  
جبکہ بعد کوئی آیت نہیں آئی اور ان کے بیٹے شاہ عبدالقادر تفسیر وضع القرآن تفسیری حاشیہ دیتے ہیں  
کہ یہ آیت آخر کو آئی ہے کہ سب احکام اللہ کے نازل ہو چکے تھے اس کے بعد حضرت تین مہینے زندہ رہے ہیں  
اوپر لکھا گیا ہے کہ تفسیر میں کل ایسا ہی دین حضرت زندہ رہے جسکی دوسری یا ۱۲ ترجیح الادل ہے  
دونوں کے مدت ۹۰ دن میں کچھ تغیر نہیں کیا گیا۔ شاہ عبدالقادر تین مہینے (۹۰ دن) زندہ رہنا بتاتے ہیں اس سے  
گیارہ ترجیح الادل کو ۹۰ دن ہوتے ہیں جبکہ مراجعت کے عرفہ ۹ ذیحجہ کو (شعبہ) اور ۱۰ ذیحجہ کو (محبسہ) ہوا۔ کچھ نقشہ  
خبری حرف الف مرتبہ شبلی کا دوسرا خانہ۔



جس میں ۱۰ ایکجہ سے ۹۰ صفر تک (۱۰ دن) اور گیارہ سو پہلے الاول تک کیا ہی دن کامل ہوئے یہ صحیح حدیث کے  
 کے مطابق ہے اس لئے کہ یہ موصوفہ کا نزدل ۱۰ روز بعد غدير خم میں تھا و جزا و قضا ثابت ہو گیا۔  
 اب ہم پھر اپنے مسئلہ بیان پر آگئے قبل صاحب لکھتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ۱۸ روز مکہ کی  
 صبح ناز کے بعد تمام ہاجرین و انصار کے ساتھ مدینہ کی طرف مراجعت فرمائی یہ جبکہ بعد پانچویں دن ۱۸ روز مکہ کو  
 تھری کو وقت غدير خم میں داخل ہوئے جو کہ مسئلہ سے تیسری منزل پر ہے۔ بیان سے ذرا اٹھانے سات منزل پر ہے۔

## قال

راہ میں ایک مقام غمر پڑا جو غمر سے تین میل پر ہے یہاں ایک تالاب ہے عربی میں تالاب کفندہ  
 کہتے ہیں اور اس سے اس مقام کا عام نام غدير خم آتا ہے۔

## اقول

اس عبارت سے محقق کا اول راستہ پر واقع ہوا پایا جاتا ہے جو ایک قریب یعنی ایک اری ہے  
 جو مہقات الہی شام ہے یہ قافلہ کے گزرنے کی جگہ ہے جس کے علاقہ میں غدير خم کا میدان ہے جو راستہ سے  
 علیحدہ ایک کوس پر واقع ہے یہ مقام ٹھہرنے کی جگہ نہیں ہے جہاں اوسر اور شدید گرم جگہ ہے چنانچہ علامہ حاضریؒ  
 لکھا ہے۔ ہواد بین مکہ والمدینۃ عند الحنفۃ غدير وہذا الوادی موصوفہ بکثرة الوخامة و  
 شدۃ الحر یعنی وہ غدير ایک میدان بیابان جنگل ہے درمیان مکہ اور مدینہ اور حنفہ کے قریب درود جنگل موصوفہ  
 ایک قسم گھاس سے اور شدت گرمی سے بسو لحد اصلیم جب حنفہ کے قریب پہنچے تو وہاں سے تین میل جا کر غدير خم کے  
 میدان میں تمام صحابہ کو روک دیا جو آگے بڑھ گئے تھے اور ان کو واپس بلایا اور جو تھے آگے تھے ان کا انتظار ہوا کہ یہ کچھ  
 مجمع ایک لاکھ بیس ہزار حجاج کا تھا جس کے لئے وسیع میدان کی ضرورت تھی تاکہ یہ مجمع سما سکے۔

## قال

”اپنے یہاں تمام صحابہ کو جمع کر کے ایک مختصر سا خطبہ دیا۔“

علہ الفقی علماء السیران قصۃ الغدير کا مت بعد از جمع المصلحین من تہذیب الوداع فی الناس عشر من ذی الحجۃ جمع الصحابہ وکانوا مائۃ  
 و عشرين الفا۔ (۱) ذکرہ خراسانی و ذکرہ سبط ابن جوزی فی تفسیر سورة آل عمران (۲)

علہ تاریخ مغلان کثیر علی حکایت کتب کتب غادر باکی پر پڑنے ورق ۱۲۴ پر ہے۔ لے لمانشی علیہ السلام من بیان الناسک ورجع الی المدینۃ  
 من ذلک فی تہذیب المصلحین فی لایوم الناس عشر من تہذیب الوداع فی الناسک ورجع الی المدینۃ

تہذیب کتاب چہار باب مولا شاہ ابن العربی علیہ السلام غادر باکی پر پڑنے ورق ۱۲۴ پر ہے۔ ذرا اٹھانے وہ منزل از مہقات مدینہ



# اقول

وہ مختصر خطبہ نہیں تھا بلکہ ایک بڑا عظیم شانِ اعلیٰ تھا اور جو مائیت جس میں قلم اور تاج اور تعداد سنی  
جس کے انجیل سے کہتے گزر گیا ہے صرف ۱۲ فریقہ یا کتب کا مجموعہ بقیدِ دن کے بتایا ہے اب حضرت سید محمد نے انگریزی  
سورۃ کاترینج اور دن و دونوں نے انجیل میں

وہ مختصر خطبہ صحیح مسلم کے حوالہ کا مزید بن ارقم کے سند سے ہے جبکہ ابتدائی حصہ صحیح بخاری میں ہے  
لکھا ہے وہ یہ ہے جسکی ابتدائی عبارت لکھنے کے بعد سیرت میں سے نقل کیا گیا ہے بین اہل حدیث صحیح مسلم کے  
بعض الفاظ ساقط کر کے لکھا ہے نیز اہل بیان میں الفاظ نقل کیے ہیں۔ وہ بیان زید بن ارقم میں نقل کیا  
ہے جس کے بعد عبارت (احمد صاحب کتاب اللہ) ہو چلا ہے من تبعہ کان علی الهدی فمن  
ترکہ کان علی الضلالۃ۔ یہ اور اہل حدیث میں بعد الفاظ نقلین کے (اقلہ) کتاب اللہ  
وفیہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا به فمیت علی کتاب اللہ ووقع  
فیہ ثم قال واهل بدیعی الزمر اور دونوں حدیث کے درمیان میں (قال سلم) حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ  
شما عند بن فضیل میں بھی ہے یعنی سلم بن الجراح صاحب صحیح نے کہا حدیث کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے  
کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے سنی حدیث محمد بن فضیل کو ترمذی نے علی بن النضر کوئی کے واسطے اور  
ابو سعید اور زید بن ارقم کے سند خطبہ غفرۃ الخراج کے حدیث میں وارد کیا ہے جسکو ہم نقل کر آئے ہیں۔  
موتوں مخالف ہے لاپرواہی کیساتھ حدیث پر غیر کو غلط نقل کیا ہے۔

قال زید بن ارقم قام رسول اللہ  
صلعم یوما فینا خطیباً بآ ویدیعی خما  
بین مکہ والمدینۃ فحمد اللہ واثن  
علیہ ووحظ و ذکر ثم قال۔

اما بعد الا ایہ الناس فانما انا بشر  
یوشک ان یاق رسول ربی فاجیب  
والا تادبکم فیکم انتم کلین اولہما کتاب  
اللہ فی الہدی والنور فخذوا کتاب اللہ  
واستمسکوا بہ واهل بدیعی اذکرکم اللہ

فی اہل بدیعی

بہر سیرت میں میں اپنا ایک کتب میں نہیں لکھتا اور آجوں



آخری جملہ کو اپنے تین بار مکرر فرمایا یہ صحیح مسلم (مناقب حضرت علی) کی روایت ہے۔ سنن امام احمد - ترمذی۔  
 طبرانی۔ طبری۔ حاکم وغیرہ میں کچھ اور فقرے بھی ہیں جنہیں حضرت علیؑ کی نسبت ظاہر کی گئی ہے۔  
 محمد بن فضیل نے غمش کے واسطے ابو سعید خدری اور زید بن ارقم کے سند سے جو حدیث وارد کی ہے خطبہ حجة الوداع  
 عرفہ میں نقل ہو چکی جس میں وہ فقرے جو مسلم کے مخبرہ حدیث مذکورہ سے نکلے گئے ہمارے لفظ (المتعلقین) جس میں ایک قرآن  
 وہ ہے البیت نبی جو عرفہ والی حدیث میں کتاب السنن وغیرہ میں ہے جن میں ہر دو فطون سے ایک حضرت علیؑ علیہ السلام  
 مراد ہیں جبکہ نسبت کی حدیث تسلیم کی گئی ہو جبکہ نو دن پہلے وہ کچھ کو خطبہ عرفہ میں حدیث مذکورہ مع دون فقرات کے جنکو  
 مسلم نے نہیں لکھا تو پھر اسی حدیث (متعلقین) کو عین شدت گراہنگی یا ان میں کراہت اور اشارے کی کوئی ضرورت نہ  
 پیش آئی کیونکہ وہی ساسین صحابہ عرفہ کے روز دالے ہا جبرین و انصار وغیرہ تھے  
 البتہ شکر کہ خطبہ اور اسکے اطراف کے اپنے اپنے وطن کی طرف سے ہوں گے اور کہ خطبہ سے شمال کی  
 جانب مدینہ منورہ جاتے ہوئے اگر کسی کو جس پر حیفہ کا مقام جو درمیان مکہ و مدینہ کے واقع ہے کہ حضرت علیؑ کے  
 گئے ہوں کو دایسے بولایا اور عقب انہو اے قافلہ کا انتظار فرمایا اور پھر عرفہ سے تین میل کے جا کر میدان میں صفائی کرانے  
 منبر تیار کیا گیا۔

جسکی وجہ ہم فلا علی بنی منفی کے شرح صحیح بخاری - ج - ۱ - مطبوعہ مصر ۱۲۰۸ھ باب تفسیر سورہ المائدہ  
 سے نکلتے ہیں۔

وذكر ابو عبدة عن محمد بن كعب	یعنی ابو عبیدہ نے محمد بن کعب سے روایت
القولی قال تزلت سورة المائدة على	کی ہے کہ سورہ المائدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حجة الوداع میں
سيدنا رسول الله صلى الله عليه وآله	درمیان مکہ و مدینہ ازل ہوا جبکہ حضرت اپنے اقامہ پر
عليه وسلم في حجة الوداع فبعثنا بهن	سوار تھے ہیں بدری کی اس اقامہ نے اپنے گھٹنے
مكتة المدينة وهو على ناقته فامتد	ٹھیکے میں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے
وكتبها فنزل عنها صلى الله تعالى عليه	

وسلم	
وقال السخاوي ذهب عن ابن المدا	اور علامہ شیخ علم الدین سخاوی نے کہا ہے کہ ایک
ليس فيها منسوخ ولا متأخر النزول	اس طرح گئی ہے کہ سورہ المائدہ میں کچھ منسوخ نہیں ہے اسلئے
كما نزل من قبله	کہ ان سے قبل

میں سورہ المائدہ آخر عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجة الوداع میں درمیان مکہ اور مدینہ کے نازل ہوا جتنا پھر اسی سورہ المائدہ  
 آخری آیت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک جواہر نزول کے جسے بارہ میں علامہ القاری شرح بخاری میں بیان ہے

کشف القلوب میں ہے۔ شیخ علم الدین ابی الحسن علی بن محمد بن عبد اللہ السخاوی مستدرک ثلاث واربعین دستاویز



ذکر الواسطی من حدیث الحسن بن  
 محمد قال حدثنا علی بن عیاس عن  
 الامام عن ابی جحاف عن عطیہ بن ابی  
 سعید قال نزلت هذه الاية يا ايها الذين  
 بلغوا اهل البيت السلام في يوم غدیر خم  
 علی بن ابی طالب۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے لئے اس آیت سے اترنا اسی زمانہ میں ہوا  
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر چھو کر ان کو تمام صحابہ کو ان کے ہاتھ پر چھو کر ان کو تمام صحابہ کو  
 جو عمل کیا گیا وہ جناب علی علیہ السلام کے مبارک ہاتھ پر چھو کر ان کو تمام صحابہ کو ان کے ہاتھ پر چھو کر ان کو تمام صحابہ کو  
 جناب علی علیہ السلام کے سر پر ہوا۔

جیساکہ یاض النظر فانما حسب الترتیب المکمل۔ ج۔ ثانی مطبوعہ مصر ۱۲۸۲ھ کے نسخہ میں ہے  
 عن عبد اکا علی بن عادی النخعی رانی  
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا  
 علیاً یوم غدیر خم فحمدہ وارتجف فبیت  
 العیمة من خلفہ۔

اور کتاب الاصابہ فی تفسیر الصحابہ۔ ج۔ ثانی حافظ ابن حجر عسقلانی میں ہے۔  
 اخرجه البغوی عن علی بن قنبل عن صفی بن رسول  
 ابو حمزہ عن یوم غدیر خم عن یحییٰ بن عبد اللہ  
 اخطر عن صاحبہ عن علی بن مسلم عن حدیث  
 دوش پر ڈال دیا۔

پس سورہ امدہ کا نزول امین کہ وہ دینہ ایسی آیت یا ایہا المؤمنین بلغوا اهل البيت السلام  
 نزول یوم غدیر خم در میان کہ وہ دینہ از کجہ (تجشبین) کے روز در کجہ نقشہ خبری حزن الف مرتبہ علامہ شبلی کا دو نسخہ تصحیح ہوا

۱۔ حدیث مذکورہ اسباب النزول امدی طبعہ مصر ۱۳۵۵ھ کے سفرہ ۵۱ میں اسناد مذکورہ ابو سعید خدری کے ہاتھ کی توثیق شاہ ولی اللہ دہلوی نے  
 نے اذکار الخفا مقصد دوم صفحہ ۱۱۱ کے پہلے حصہ میں۔ دوسرے نسخہ میں قرأت و تفسیر ابو الحسن اشعری در علم کلام غلبنی و واعدی و امثال ایشان و تفسیر  
 محمد بن اسحاق در سیرت ۱۱  
 جب کہ وہ کجہ کو یہ سورہ کا نزول امدی کے اسباب النزول سے ثابت ہو گیا تو شاہ ولی اللہ کے مطابق آیہ الیوم اکملت لکم دینکم  
 کے بعد کوئی آیت نہیں آئی پس اس یوم غدیر خم میں اس کی تکمیل ہو گئی کہ ان کے بعد آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کے بعد کوئی آیت نہیں آئی  
 شاہ ولی اللہ کے سرور المحدثین کے مطابق ہو گئے۔







وَأَتَيْنَاهُ عَلَيْهِ شَمْسًا قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَدْ وَاصَدْتُمُ يَارَسُولَ  
اللَّهِ شَمْسًا خَذِبِيهِ عَلَى فَرْعِهَا فَقَالَ  
هَذَا إِلَهِي وَالْمُؤَدَّى مَعْنَى أَنَّهُ  
مَوَالِي مِنْ وَآلَاهُ وَمَعَادٍ مِنْ عَادَاهُ

پکارا اور مذاکی تعریف اور ثنا کی بھر فرمایا اگر ابو کو  
 میں تھا یا اول ہون تو کون سے غرض کیا کہ یہ ستر  
 آئے تھے کما اور بھر بول مذاکرم نے جناب علی کا  
 جیلا کر دیا کیا اور فرمایا کہ یہ میرا دل ہے اور جسے  
 غرضت کا کام ہے بلکہ ان کے ہاں اور اس کے  
 اسکو اور وہ بہت رکھتا ہے اور جو اسکو دشمن رکھے  
 خدا اسکو دشمن رکھتا ہے۔

اور کسی حدیث فقہی شرح صحیح بخاری ج ۱ - ۲ میں من غیر قطعی کے حوالہ سے منقول ہے  
 قال ابو جعفر محمد بن علی بن حسین  
 معناه بلغ ما نزل الیک من ربک  
 فی فضیل علی بن ابیطالب خلما نزلت  
 هذه الاية اخذ بید علی وقال من کنت  
 مولاه فعلی مولاه۔  
 حضرت امام غزالی علیہ السلام نے فرمایا ہے  
 کہ آیت کا مندرجہ شان نازل یہ ہے کہ رسول  
 پر نیا دھڑل کر کھڑا ہوا ہے علی بن ابیطالب  
 فضل میں نازل فرمایا آپ پر یہ آیت نازل ہوئی  
 تو آنحضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پرکھا کیوں کہ فرمایا  
 کہ جبکہ میں مولا ہوں اُنکے مولا علی علیہ السلام ہیں

اور آنحضرت صلعم نے سورہ امدہ اور اس کی آخری آیت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل  
فما بلغت رسالتہ و اللہ یعصمک من الناس کے نازل ہونے پر منزلِ جنت سے تین میل میدانِ خمہ غدیر میں یہ خطبہ ارشاد  
فرمایا جو کہ کتابِ فتح نامیہ سوانحِ عالم ربید محمد بن اسماعیل اربیعہ صنفان طبعیہ و تصانیفی دہلی کے سنہ ۱۱۹۱ سے لکھا جاتا ہے

و آخر الخطة تجلوها الفقيه العلامة  
حميد الشهد رحمه الله في محاسن  
في شرح قول الامام المنصور بالله -  
روایت کیا ہے خطبہ فخر کو پورا فقیہ علامہ حمید  
دعوائے کتاب کا سنن میں امام غفر کے  
اس شعر کا شرح میں -

۱۰ ایضا نص یہ ہے الاحیاء - لعل علی ملک الیہ  
 بسندہ الی زید بن ارقم قال اقبل انبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم من حجة الوداع حتی  
 یجذیرا البصقہ بین مکہ والمدینۃ فاملا الذل  
 فقموا فاقمتم من شوق ثم نادى التعلی  
 جامعۃ فخرجنا الی رسول اللہ صلعم فی یوم  
 شدید الحر ان من المملون یضع بعض رداءہ



علی داسہ رعبہ علی قد صیہ من  
 شد الیہ فیما فی رسول اللہ  
 صلعم فصل بنا الظہر ثم اضر بنا  
 فقال الحمد لله حمداً ونسباً ثم  
 بددوا کل علیہ وفعو ذی اللہ من شہر  
 انفسنا ومن یقات عالمنا الذی لا ھاد  
 لمن اضل لا مضل لمن ھدی واشھد  
 ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبده و  
 رسولہ اما بعد ایھا الناس فالتمسوا لکم  
 من العز الا الضیف من عمر الذی قبلہ  
 وان طیب بن مریم لیت فی قوتہ اربعین  
 سنتہ فی اشہرعت فی العشرین الاوائ  
 یوشک ان افارکم الا وافی مسؤل و  
 انتم مسئلون فھل بانکم فماذا انتم  
 قائلون فقام من کل تلحیہ من القوم  
 بحیث لولن نشھد انک عبد اللہ ورسولہ  
 قد لبت سالتہ وجامعت فی سبیلہ  
 وصدعت بامرہ وعبدتہ حتی ابانک  
 الیقین جبراک اللہ صاخی ما جری بیما  
 امست فقال السمر تشددون ان لا الہ  
 الا اللہ وان محمداً عبده ورسولہ  
 وان الخلیفۃ وان القاریون توکلتون  
 بالکتاب کما قالوا لانی قال فی  
 اشھد ان قد صدقتکم وصدقتہم  
 الا وافی فرطکم واستقرتہم توکلتون  
 ان شروقہ علی الجوف فاستلکوا من  
 تلوفی من التقادین کف خلفہم فی

ہر جن بعض دوگون کی یہ حالت تھی کہ چار کا  
 ایک سر اس پر اور دوسرے سر زمین کے نیچے کی  
 دھبے اپنے قدموں کے نیچے رکھتے تھے اور طرح  
 اگر کھینچ ہو کے وہ اس کھنکھنے کے خلاف رہا  
 ہر جن کو میسر نہ ہو کہ اسے جو دھبہ زمین میں  
 نہ رہے فرمایا۔

ایھا الناس ہر جن کی سر زمین کی مسکن  
 نصت ہوئی ہے جو اس سے پہلے تھا سب  
 تحقیق کہ میری اپنی قوم میں پائشیں نہ رہے  
 اور میرے زمانہ نبوت کا اب یوں سال شروع ہوا  
 زائد تیرہ کے کہ تیرہ سے عبد ابو بکر کا آگاہ  
 ہو یا کہ کچھ سے جس سوال کیا یا کیا اور تم میں  
 ہر جن کی ہو گی ایمین نے حکم الی تم میں ہوا ہے  
 پس تم کیا کہتے دے ہو چار دن طرک کے گونج  
 بتفاق جواب دیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ خدا  
 پر گزیدہ بندے اور اس کے رسول ہیں اور آپ نے  
 رسالت خدا کو پورا کیا اور مجاہد فرمایا ارادہ نالین  
 اور افکارہ کیا اس کے امر کو اور اس سے حقیقت کی  
 مہلت کی رہا نکالے گا زمانہ وفات فرمایا انشا اللہ  
 اگر اس ہر جن کے عرض ان سبب سے بہتر ہو مطلقاً  
 فراموش نہیں ہوئے ہر جن کی حالت تھی کہ  
 پس کھنکھنے فرمایا ایمین گواہی دیتے ہو کہ  
 زمین سے کئی ہو رسول اللہ کے اور محمد کا بندہ  
 اور رسول ہے اور شہادت غفر حق میں فرمایا  
 ہو تم پر ہر جن کو پورا ہے کہ اب عیادت میں آئیں  
 ہر جن کھنکھنے فرمایا ایمین گواہی دیتے ہیں کہ  
 اللہ میں سے تم کو پورا کیا اور تم نے میری نصیحت کی







اور کتاب براہر العقیدین مولفہ علامہ ہوشیارین ہے

عن عامر بن لیث وخذیف بن اسید  
رضی اللہ عنہما قال لئن لم یسد رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع  
ولم یحج خیرھا اقبل حتی ذاکل  
بالحجۃ فحی حواہ عن شجرات بالجلال  
مقاربات لا تزلوا تحتھن حتی خاتزل  
القوم واخذوا من ازلھن یواھن اول  
الیمین فقم ما تحتھن من شذین من  
رؤس لقور حتی ذانودی الصلوة اقل  
الیمین فصلی تحتھن فما انصرف الی الناس  
وذلك یوم غدیر خم وخمر من الحجۃ  
ولہا سجدہ معروف فقال یھذا الذی  
انہ قد نبأ فی الطیف الخیر انہ لیرجع  
نبی لا نصف عمر الذی یلیل من قبل  
وانی لاطن ان ادعی فاجیب فی مسئل  
وانتم مسئلون هل بلغت خاتم  
قالون قالوا نقول قد بلغت حجۃ  
ونحت نجر الشاکلہ خیرا قال لستم  
تشھدون ان لا الہ الا اللہ وان محمدا  
عبد ورسولہ وان جنت حق وان  
نار حق والبعث بعد الموت حق قالوا  
بلی تشھد قال اللہ شھد ثم قال  
ایھا الناس الا تسمعون الا فان اللہ  
مولای وانا اولی بکم من انفسکم الا  
ومن کفرت مولاه فھذا مولاه

کہا میں اہل اور خدیج بن اسید سے مروی ہے  
کہ جب آنحضرت صلعم نے حجۃ الوداع سے لوٹتے  
فرمانی اور مقام غدیر خم پہنچے تو اس موقع پر  
جہاں چند شجرہ تھے آنحضرت نے صحابہ سے  
کہا کہ ان کے پشت پر اتر دو چنانچہ صحابہ نے اس سے  
پیشہ قیام کیا بعد ازاں آنحضرت نے حکم فرمایا  
کہ اس شجرہ کے نیچے صفات کیا گیا اور جو شخص  
اسی ٹھکانے پر بیٹھیں جو سر پر لگیں وہ چھٹ  
دو گنا پھر ان کے اذان نماز دی گئی اور لوگ  
ان شجرہ کے نیچے جمع ہو گئے پس آنحضرت نے  
نماز پڑھی پھر لوگوں کی طرف مشورہ ہوئے اور یہ دیکھ  
نہیں کہ تم تھا اور خمر متعلقات جمع ہے اور اس  
دکھائی ہو گئی ان ایک سجدہ بنائی گئی ہے  
شہود و معروف ہے اور فرمایا کہ تحقیق حضرت  
لطیف و خیر نے مجھے خبر دی ہے کہ ہر نبی نے  
اپنی نبی سے جو اس سے پہلے گذرا نصف عمر  
پائی ہے پس میں گمان کرتا ہوں کہ میرا زاد  
رملت قریب ہے اور مجھ سے سوال کیا جائیگا اور  
تم سے بھی کہ آیا میں نے حکام کو کو بیچنا یا نہیں  
تم کیا کہنے واسطے ہو رہے کہ اگر تم اس کے قائل ہیں  
کہ اس نے کہا یعنی باللاغ رسالت کیا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
پس کہ جو خدا جو اسے عطا فرمائے آنحضرت نے فرمایا  
ایک تر رکھی گویا نہیں دیتے کہ نہیں ہے کوئی نبی  
سوائے کہ اور محمد اسکا بندہ اور رسول ہے اور شہد  
دو نبی حق ہیں اور جنت بعد موت حق ہے سب سے



دانش پیدا علی فریاد حق عرفہ القیم  
 لجمعون ثم قال اللهم وال من الاد  
 وحاد من عاداه ثم قال ایہا الناس  
 انی فرطکم وانکم وادون علی الخوض  
 اعرض سبائین بصری وحبہما وحبہ  
 عدد وجوم السما وقلہا من فضلہ الا  
 ذاتی سبائکم حین تزدون علی عن  
 الثقلین کیف تخلصونی فیہما  
 حین تخلصونی فالوا واما الثقلان یا  
 رسول اللہ قال الثقل الاکبر کتاب اللہ  
 سبب طرفہ پیدا اللہ وظن باید یکم  
 فاستکوا بہ لا تضلوا ولا تبدلوا  
 الا وعلی حافی قلہ نبائی اللطیف  
 الجنیران لا یفترقا حتی یلقیانی در  
 مالت اللہ ربی لہم ذلک فاعطانی  
 فلا تسبقوہم فہلکوا ولا تعلوہم  
 فہم اعلم منکم۔

بیشک ہر سبب ان امور کا انوار کرتے ہیں  
 اس پر حضرت نے کہا خدا یا تو شاہد رہ پھر  
 فرمایا ایہا الناس آگاہ ہو کہ اللہ میرے مولا ہے  
 اور میں تمہارے لئے تمہارے نفسوں سے اول  
 ہوں آگاہ ہو کہ میں مولا ہوں اور اس کا بیٹا ہوں  
 سبب ہر حضرت علی کا ہاتھ پکڑا اور بند کیا بلکہ  
 کہ اچھا لیا اور کو تمام قوم نے پھر حضرت علی کے  
 حق میں یہ وہی کہ خدا یا دوست رکھنے کے  
 دوست کو اور دشمن رکھنے کے دشمن کو پھر  
 فرمایا کہ ایہا الناس میں تم سے پہلے ہو چوں گا اور  
 تم میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہو گے اور  
 عرض زیادہ ہو گا فاصلہ بائین بصری و حبہما  
 سے اور اس میں ہم عدد ستارہ سے آسان پائوں  
 گے پیاد ہو گے تو میں تم سے ثقلین کے بارے  
 میں سوال کروں گا کہ میرے بعد تم نے کون دونوں  
 کے حق میں کیا کیا سب نے کہا ثقلین سے آپ کی کیا مراد  
 ہے فرمایا ثقل اکبر کتاب خدا ہے وہ ایک رس ہے  
 جس کا ایک سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔

پس اس سے تسک کرو بدل اور ضلالت سے محفوظ رہو گے اور ثقل اصغر میری عترت ہے تحقیق کہ حضرت لطیف و خیر نے مجھے  
 خبر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے یہ تسک کہ مجھے ملتی ہوں اور میں نے اپنے عترت کے حق میں ضلالت کی تھی  
 چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری التجا کو ان کے حق میں قبول فرمایا پس میری عترت پر سبقت کرنا وہ جاگے اور ان کو تعلیم نہ دینا کیونکہ وہ تم سے علم میں

وعن ام سلمہ رضی اللہ عنہا قالت  
 اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 بید علی رضی اللہ عنہ بعد یومہ فرغہ  
 حتی ابنا بياض بطنہ فقال من کنت مولاه  
 فقلت مولاه الحدیث فیہ قال یا ایہا الناس لے  
 غلب فیکم الثقلین کتاب اللہ وعلی و  
 اور حضرت ام سلمہ سے مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے  
 کہ آنحضرت سلمہ نے غدیر خم میں علی کا ہاتھ پکڑ کر  
 اتنا باند کیا کہ سفیدی زبر نفل مشاہد ہوئی پس  
 فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے حدیث  
 اور اس حدیث میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے ایسا ہاتھ  
 میں تم میں دو عظیم القدر خیرین چھوڑ دیو الہو ایک



لن يتفرقا حتى يردا على

الموضع.

کتاب خدا اور دوسری اپنی قدرت اور یہ دونوں  
ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ  
پھرے پاس نہ ملیں گوثر پر وارد ہوں۔

وفي المشكوة قال خرج احمد بن حنبل

في سنة من البراء بن عازب وزياد بن

ادقر قال صفا مرسوا لاهل صلوف

سفر فتر لنا بعد رخصه فودى فينا

الصلوة جامعة وكعب لرسول الله صلعم

تحت شجرين فصلي الظهر اخذ بيدي

عائلا لعمه فاني في الموضع من نهم

قالوا قال الله صلعم فاني في الموضع من نهم

فاني في الموضع من نهم فاني في الموضع من نهم

فاني في الموضع من نهم فاني في الموضع من نهم

فاني في الموضع من نهم فاني في الموضع من نهم

فاني في الموضع من نهم فاني في الموضع من نهم

فاني في الموضع من نهم فاني في الموضع من نهم

والمشكوة من رواية احمد بن حنبل

بن عازب احمد بن حنبل وادقر من مروي بن كعب

بن كعب بن براء بن عازب مع سفرين سقي جب

غدير خم من وارد بولس تو منافس نے خدا کی

کہ صلاۃ جامعہ اور پھر صاحب کے لیے درختوں کے

نیچے زمین صاف کی گئی پس حضرت نے بعد نماز

خدا علی بن ابیطالب کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے ارشاد

کیا کہ اے اللہ کیساتھ تمہیں جانتے کہ میں تمہیں

کیسے اوں کے نقوس سے اولی ہوں سب نے

فرمایا اور حقیقت یا رسول اللہ آپ ہر مومن کیسے

اس کے نفس سے اولی ہیں تب آپ نے ارشاد

کیا جسکے میں ہوں ہوں علی بھی اسکا مول ہے

اکیں دست رکھا اسکو جو علی کو دست رکھے اور دشمن کہ اسکو جو علی کو دشمن رکھے اسکا بعد حضرت علی علیہ السلام سے ملکر فرمایا کہ  
سب ایک ہوتے کہ اسے فرما ابو طالب کہ آج تمہیں مومن اور مومن کے مونا ہوئے۔

اور کتاب معراج النبوة میں ہے کہ اس روز اکثر

اصحاب حتی کہ ائمہات المؤمنین نے حضرت

علیؑ کی خدمت میں مبارک باد عرض کی۔

در معراج النبوة گفته گویند کہ بیشتر اصحاب حتی

ائمہات المؤمنین امیر المؤمنین علیؑ را تبریک

بجا آوردند۔

در معراج احمدی شرح احمد بن حنبل بن عازب

جو کہ مولف مشکوٰۃ نے امام احمد بن حنبل کے تخریج روایت پر، بن عازب کے سند سے واقعہ غدیر میں حضرت عمرؓ کا بناب  
امیر المؤمنین علیؑ علیہ السلام کو تنہیت و ناقص کیا ہے اس لئے براء بن عازب کے سند سے آیہ بلغ ما انزل الیہ من  
ربک کے نزول کا ثبوت لکھا جاتا ہے۔ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفعہ درمیان کہ اور مدینہ کے عین دوپہر  
کے وقت چلتی زمین پر فرود کش ہونا اور تمام مہاجرین و انصار کے ساتھ غدیر خم پر ایک خاص تمام سے قیام فرمایا معلوم ہو چکا  
چنانچہ تفسیر مظاہر العقب الشہر بالتفسیر الکبیر امام فخر الدین الرازیؒ مطبوعہ حضرت علامہ درمین تفسیر آیہ یا ایہا الرسول  
بلغ ما انزل الیہ اور جناب علیؑ کو علیہ السلام سے لکھی ہے دیکھو ص ۲۳۸



نزلت الائمة فی فضل علی بن ابی طالب  
 علیہ السلام ولما نزلت هذه الآية  
 اخذ بيده وقال من كنت مولاه فعلي  
 مولاه اللهم وال من والاه وعاد من  
 عاداه فلقى عروضا عليه فقال  
 هنيئا لك يا ابن ابی طالب اجعت مولای  
 ومولی کل مؤمن ومومنة وهو قول  
 ابن عباس والبراء بن عازب وعقبة  
 بن علی۔

سیرت جہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کے  
 فضیلت میں آخری حدیث سے مقتدا کا نزول ہوا  
 اور پیغمبر صاحب نے علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ میں  
 کنت مولای فعلی مولای ہیں جتنا کہ  
 جناب علی علیہ السلام سے حضرت عمرؓ اور کہا  
 کہ مہیا کہ ہوئے ابن ابی طالب کج تم نے ایسی  
 صبح کر سیر سے اور عجب مومنین اور مومنات کے  
 مولائے اور یہ قول ابن عباس اور براء بن  
 عازب ورامام محمد بن علی علیہ السلام کا ہے

اور سالہ مؤذ القری سید علی ہرانی مطبوعہ بیروت کے سورۃ فاسمہ کے صفحہ ۱۱۱ پر ہے۔

عن البراء بن عازب قال اقبلت مع  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم من حجة الوداع فقلنا  
 كان يغدير خمر يودي الصلواة جامعة  
 فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت الشجرة واخذ  
 بيد علي وقال الست ائمة بالمؤمنين من  
 انفسهم قالوا بلى يا رسول الله فقال الا  
 من انا مولاه صلى الله عليه وسلم وال من اياه  
 وعاد من عاداه فلقى عروضا فقال هنيئا لك  
 يا ابن ابی طالب اجعت مولای ومولی کل  
 مومنة ومومن نزلت يا ايها الرسول بلغ ما  
 انزل اليك من ربك۔

براء بن عازب مدنی ہے کہ ہر جمعہ کی صبح میں ہمراہ  
 پیغمبر خدا کے حجۃ الوداع سے جب حضرت مقام غدیر  
 خمر پہنچے تو حکم حضرت خدا کی کہ اجماعہ جامعہ  
 چنانچہ سب لوگ جمع ہوئے اور حضرت صلوات اللہ علیہ  
 کے سامنے تشریف فرما ہوئے اور حضرت علی کا ہاتھ  
 پکڑ کر فرمایا کہ کیا میں مومنین پر ان کے نفسوں کی نہیں  
 ہوں تو ان کو ان کا سرچ کیا یا رسول اللہ تو فرمایا کہ جبکہ میں  
 مولای ہوں اُس کا علی مولای ہے ایسا دوست کہ اس کو جو علی  
 کو دوست رکھے اور دشمن کہ اس کو جو علی کو دشمن رکھے  
 اس کے بعد حضرت عمرؓ نے جناب علی علیہ السلام سے طاقا  
 کی اور کہا کہ اے ابن ابی طالب مبارک ہو تم نے

اس حال میں صبح کی کہ میرے اور تمام مومنین و مومنات کے مولائے اور اس بارے میں آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك نازل ہوا۔

اور تفسیر و نشر بیروتی حصہ ثانی مطبوعہ مصر سنہ ۱۲۹۰ اور تفسیر فتح القدیر فی حلی شواکی فی حصہ دل اور تفسیر فتح البیان  
 نواب صدیق حسن خان مطبوعہ مصر ج ۳ صفحہ ۱۱۱ پر ہے۔  
 اشترج ابن مردودہ عن ابن مسعود  
 ابن مردودہ نے ابن مسعود سے روایت کی ہے



قال صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الرسول  
بلغنا القرآن فیہ من ربنا ان علیا  
مولى المؤمنین وان لم تفعل فلما  
بلغت کمالہ فاعلم ان الناس  
کہ ہم رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو سن کر  
پڑھتے تھے کہ اے رسول جو نبی ہے اس چیز کو کہ جس سے  
رب کی طرف سے میرے طرف اقامت کی گئی ہے کہ علی کی  
موسیٰ کی ولایت اور ان کے اہل بیت کے اہل بیت کی ولایت  
ہی کو ان میں سے جو نبی ہے اور اللہ کے نبی کے نبی سے بچا گیا۔

عبد اللہ بن مسعود کی روایت مذکورہ میں ابتدائی آیت میں یا ایہا الرسول یا ایہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہے جس کے  
نزد اور دوسرے سے خواہ اول جس آیت کا خواہ آخر حصہ آیت موصوفہ کا ذکر کیا جائے اس سے پوری آیت مذکورہ مراد ہوگی  
اور یہ آیت سورہ مائدہ کی ہے اور یہ سورہ مائدہ پورا نازل ہوا جس کے نازل ہونے کے ذکر میں تین الفاظ ہیں۔ اے کلہا  
جھینٹا۔ کمال اور جبکہ نزول ناقہ پر سواری کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے الیوم اکملت لکم دینکم کا مع  
اس کے جز کے ناقہ پر نہیں ہوا۔

روایت مذکورہ سے واضح ہے کہ ان میں یا ایہا الرسول یا ایہا رسول بلغ کا آخری جز ثابت و مستحق ہے اور  
یہ آیت یوم غدیر خم میں نازل ہوئی اور غدیر خم ایک مقام ہے جو درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں  
تحت الوداع سے اسی دن دفعۃً راہ میں ٹھہر گئے اور یہ کہ آیت موصوفہ سورہ مائدہ کا آخری جز ہے اور جس سورہ کا نزول  
سفر میں درمیان مکہ اور مدینہ کے اور تحت الوداع میں ہوا پس آیت بلغنا انزل لیلت بھی درمیان مکہ و مدینہ کے تحت الوداع  
میں سواری ناقہ پر نازل ہوا اور اسی وجہ سے حضرت کو اترنا بڑا دیر کا سفر تھا جو روزانہ سفر تھا۔

اور یہ کہ آیت واضح ہے کہ ان میں یا ایہا رسول بلغ کا آخری جز ہے جس کے نزول سفر میں ہوا جو سورہ  
مائدہ کے نزول سفر تحت الوداع کی تائید میں ہے چنانچہ کتاب التلخیص فی علوم القرآن سیوطی مطبوعہ مصر شریف کے ج ۱۱  
میں تفسیر سورہ مائدہ کے نزول میں ہے۔

دلیل یصح من الناس فی صحیح  
ابن حبان عن ابی ہریرۃ انہما  
نزلت فی السفر۔  
صحیح ابن حبان میں ابو ہریرہ سے مروی ہے  
کہ آیت اللہ یصح من الناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر  
بکانت سفر نازل ہوا۔

طہ بروت علی بن ابی طالب میں ہے عبد اللہ بن مسعود مشہور صحابی اور تابعین میں سے ہیں۔ اور جلد ثانی میں ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود مشہور صحابی  
ابن نفثہ حنفی کے ہاں اول گویا وہی ہیں امام ابو حنیفہ کے فقہ کا سلسلہ ان ہی کی روایات اور مستنباطات پر مبنی ہوتا ہے کہ معظمہ میں قرآن مجید کی شاعت  
آنحضرت کے اہل بیت میں ان ہی سے کی ستر سو تین خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے منکر یا دکن تھیں۔ انفرادی میں ہے۔ فقہ کا سبب بڑا  
حصہ جو منتفع ہوا اور جو فقہ عمری کہنا ہے ان ہی علمی مجلسوں کے بدولت ہوا اس مجلس کے بڑے ارکان ابی بکر حبیب زید بن ثابت۔ عبد اللہ بن  
مسعود عبد اللہ بن عباس۔ عبد الرحمن بن عوف۔ حمر بن قیس عبد اللہ بن مسعود کی بھی نہایت قدر کرتے تھے اس لئے ان کو کوفہ کا مفتی اور افسر  
خزانہ مقرر کر کے بھیجا تو اہل کوفہ کو لکھا کہ میں ان کو معلم احمد و زید مقرر کر کے بھیجتا ہوں۔



جسکی تائید کتاب زیاتج الرواق شیخ سلیمان قندوزی کے ہے۔ ازل منک سے تفسیر آیہ یا اہل الرسول  
بلغوا ازل الیام من ربک وان لم یصل فاصغت صاگ . اللہ جہدک من الناس

احمر الثعلبی من ابی صالح عن ابی	ثعلب نے ابی صالح کے واسطے راہن
عابن عن عبد اللہ بن ابی قریصہ	عباس کے عداد امام عبد البر علیہ السلام
قال نزلت هذه الآية فی علی ایضا	کند سے روایت کی ہے کہ آیت یا ایہا
المجوسی فی فرائد السمعیین اخرجه	الرسول بلع غیب علی کی شان میں ازل
عن ابو هريرة ایضا الماکی اخرج	ابو ہریرہ اور عبد بن حمزہ جمہوری نے زائد سمعیین
فی فصول المصنف عن ابی سعید الخدری	میں ابو ہریرہ کے کند سے ابی بن صالح
قال نزلت هذه الآية فی غدیر خمر	اکی نے حضور الیومین الیوم غدیری کے
عکلا ذکر الشیخ محمد لدین	کند سے کہا ہے کہ آیت بصرہ کا نزول
النووی۔	غیر غم کے بعد ہوا اور یہی شیخ محمد بن

نوی نے ذکر کیا ہے۔

اور تفسیر سالم التمرلی بنوی اور تفسیر باب تائیل علا الدین خازن اور تفسیر سراج النیر خطیب شبینی وغیرہ میں ذکر آیت  
واقله یجحد من الناس مرقوم ہے کہ سورۃ المائدہ میں آخر ما نزل من الفرقان یعنی سورہ آمدہ ازوی  
تنزل قرآن کا آخری سورہ ہے۔

انہ تفسیر فتح القدیر قاضی شوکانی میں یہ تفسیر سورہ آمدہ یہ روایت ہے	
عن محمد بن کعب القرظی قال انہا	محمد بن کعب قرظی سے روای ہے کہ سورہ
نزلت فی حجة الوداع بین مکہ والمدینہ	المدہ در میان کہ آمدہ کے حجۃ الوداع
وہا کذا اخرج ابن جریر عن الربیع	میں تازل ہوا اور اسطرح ابن جریر نے
بن اسد بہذہ الزیادۃ	ابن اسد سوانی روایت کی ہے

پس ان مجموعی روایات کے کل سورہ آمدہ اور اسکی آخری آیت یا ایہا الرسول بلغ ما ازل الیک من ربک و  
ان لم یصل فاعلجت رسالتہ و اللہ یعلم ما من الناس۔ اور یہ تفسیر غم کے روز تازل ہونا مستحق  
بین ہو گیا جس سورہ آمدہ میں اشارہ رضیہ (حکام) میں

صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی صالح عن ابی سعید الخدری میں اس کند سے روایت ہے وہی ابی صالح عن ابن عباس قال انہ  
مستقر علیہ وعرفہ لان اجرا ہدیہ دای الیہ لثا افتروہ فی قس مسامحہ ان فی غریبہ جہدہ ابو صالح نے ابن عباس  
روایت کی ہے کہ سورہ آمدہ عرض اس کے تمام رکع کیا کہ ہر ایک کے لئے ترمیم کی بات کو خطاب میں دیکھا کہ وہ حکم کے لئے اپنے  
بیٹے کو بلا کر رہے ہیں۔



اب رہ گئی دوسری آیت الیوم اکملت لکم دینکم اس کے اثبات کی ضرورت نہ تھی جبکہ کل سورہ کا سورہ دائرہ میں کہ مدینہ منورہ الوداع میں نازل ہوا لیکن چونکہ شبلی صاحب بنو اسلاف کی تقلید کرتے ہوئے بلکہ دس قدم آگے بڑھ کر آیہ اکمال دین کا نزول ۱۸ ذیحجہ سے ۴ دن پہلے قبل از او اسے حج اور پہلے ہی خطبہ غرہ کے دوران میں یوم الحجہ کے قید کے ساتھ لکھا ہے تاکہ عید غدیر ہو جائے۔ اس لئے ہم کو وضاحت کے ساتھ اس حقیقت کے انکشاف کی ضرورت ہوئی جیسا کہ ظاہر کیا گیا اور آگے بھی پوری توضیح ہوگی انشاء اللہ۔

سورخ یعقوبی جو تیسری صدی کے مورخ ہیں جنکی دوسری جلد ۲۵۹ھ پر ختم ہے جس سے امن کا سنہ ۲۶۰ھ ہوتا ہے جس تاریخ کے سندے شبلی صاحب کے المامون اور الفاروقی میں بکثرت اور اس سیرت النبی میں متعدد جگہ خصوصاً خطبہ الوداع کے ایک فقرے کے سند میں زیر حاشیہ ص ۱۲۸ لکھتے ہیں۔

۱۔ البتہ مورخ یعقوبی نے جو تیسری صدی ہجری میں تھا، یہ فقرہ خطبہ الوداع میں نقل کیا ہے  
(مستطاب لمجید پ)

چنانچہ اس کتاب کے ص ۱۲۳ میں آیہ اکمال دین کا ذکر بھی ہے

وقد قیل انه انما نزل علیہ الیوم اکملت	یعنی تحقیق کہا گیا کہ بروایت صحیحہ ثابتہ صریحہ
لکم دینکم واقمت حلیم فضتی	رسول اللہ صلی علیہ وسلم پر جو آیت سب کے آخر میں نازل
ورضیت لکم الاسلام دینا دھو	ہوئی وہ الیوم اکملت لکم دینکم واقمت علیکم
الرایۃ الصیحة الثابتۃ الصریحۃ	رضعتی ورضیت لکم الاسلام دینا ہے اور یہ
کان نزولہا فی امیر المؤمنین علی	آیت غدیر ختم میں در باب امیر المؤمنین علی
بن ابیطالب علیہ الصلوۃ والسلام نازل	بن ابیطالب علیہ الصلوۃ والسلام نازل

ہوئی۔

ختم۔

(تاریخ یعقوبی ج ۱، مطبوعہ لندن ۱۲۸۵ھ)

نامح التواضع ج ۱۔ اول از کتاب دوم مطبوعہ طہران ۱۲۵۷ھ میں ہے ۱۸۔ ذیحجہ غدیر ختم کے روز یکصد و بیست ہزار تن بشارت میرفت بینی ایک لاکھ تیس ہزار آدمیوں کا مجمع تھا، جبریلؑ فرود شد این آیت مبارک بیاورد و جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ آیت لائے، الیوم یثقل للذین کفروا من دینکم فلا یجتہوہم و اخشون الیوم اکملت لکم دینکم واقمت

عہہ شبلی صاحب المامون میں لکھتے ہیں ۱۲۵۷ھ کا تعلق ۵۷ھ محرم ۱۲۵۷ھ میں ہوا، امامون الرشید کی مستقل خلافت میں تاریخ سے شروع ہوتی ہے ابن واضح کا تب عباسی جو امامون الرشید سے تربت ترزاندہ میں تھا اس نے اپنی تاریخ یعقوبی، امین امون کی خلافت مستقل کا اس تاریخ سے صاحب ہے اور نجوم کے قاعدے کے موافق منہ نشین کا ایک ذکر بھی نقل کیا ہے امامون الرشید کے زمانے سے نہایت تربت تر تاریخ جو آج دستیاب ہو سکتی ہے ابن واضح عباسی کی تاریخ ہے یحییٰ بن امون کے زمانے کے ساتھ ان لوگوں کی زبانی روایت کرتا ہے جو خود امامون کے جہد میں موجود تھے

(ص ۱۲۳ مطبوعہ کاغذیں پریس دہلی بارہ چہارم)



علیکم نعمتی ورضیت لکم اسلام دنیا

جس کے بعد رسول صلعم نے ارشاد فرمایا

الحمد لله على كمال الدين وسام النبوة ورضي لرب يرسل النبي والولاية لعل من بعدى

ہیں مروان فوج فوج برآحضرت مدآئند پس صحابہ کے گردہ کے گرد جناب امیر علیہ السلام

وہدیگوئے سلام دادند وگفتند السلام علیک کی خدمت میں آئے اور السلام علیک

یا امیر المؤمنین۔ یا امیر المؤمنین کہتے

عربین الطاب بین یمنیت مخنیہ ہر اردو اور حضرت مسیح سے یمنیت میں چند گھر

گفت بنی خلات اصحت موی صولی اور منافقوں کے کہا سبک ہو سبک ہو میں

کل مؤمن ومؤمنة صحیح کی کہہ رہے تھے اور تمام مؤمنین

اور مومنات کے۔

اور رسول خدا صلعم نے فرمایا

انما سید المسلمین امام المفلحین و

قائد الغر المحجلین وهذا ولی کل مؤمن

بعدی وان علی منی امانت وهو

ولی کل مؤمن ومؤمنة

بحق تو مسلمانوں کا سرور اور مقبول کا

امام ہے اور سفید رخسار والا قائد ہے اور

میرے بعد کل مؤمنین اور مومنات کا ولی ہے

اور حق علی پر ہے اور میں اس پر امانت رکھتا ہوں اور ہر مؤمنین کا اور مومنات کا

کتاب مفتاح النجا مولفہ علامہ مرزا محمد بن متدغان بخشی میں ہے۔

اخرج عبد الرزاق الرعنى عن ابن

عباس قال لما نزلت هذه الآية

يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك

من ربك اخذ النبي صلعم بيده

فقال من كنت مولاه فعلى مولاه

اللهم والى من واكلاه وعاد من عاداه

واخرج ابن مردويه عن ابي سعيد

الخدري مثله وفي اخره فنزلت اليوم

اكملت لکم دينكم ولاية فقال النبي

الله اكبر على اكمال الدين واقام

النعمه ورضي لرب يرسل النبي والولاية

عبد الرزاق رضى عن ابن عباس سے روایت

کی ہے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت یا ایہا

الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك

تو پیغمبر صاحب نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور

فرمایا کہ جس کا میں مولہ ہوں اس کا علی مولہ

اسے خدا و دست کہ اسکو جو علی کو رہے

اور دشمن رکھے اسکو جو علی کو دشمن رکھے اور

مثل اس حدیث کے ابن مردویہ نے ابو سعید

خداری سے روایت کی ہے جبکہ آخر میں یہ

اور ہے کہ جب آنحضرت نے من کنت مولاه

فعلی مولاه فرمایا تو یہ آیت نازل ہوئی



اليوم اكملت لكم دينكم

علي بن ابي طالب

کہا اللہ اکبر و بحیر کتابوں اکیں دین اور تمام نعمت پر انصاف جو نے خدا و ہر عالم کے پوری رسالت اور علی کی ولایت

اور کتاب نزل من القرآن فی علی بن مہدی بن محمد بن عبد اللہ الصغیرانی نے یہ روایت  
اخراج کی ہے۔

عن قیس بن الربیع عن ابي هارون  
العبدی عن ابي سعيد الخدري ان  
رسول الله صلعم دعا الناس الى علي في  
غدير خمر وامر باخذ الشجرة من  
شوك ففقدوا ذلك في يوم الخميس  
فدعا عليا فاخذ بضبعيه فرفعها  
حتى نظر الناس بياض ابطي رسول  
الله صائم ثم لم يفترقا حتى نزلت  
هذه الآية اليوم اكملت لكم  
دينكم واقممت عليكم نعمتي و  
رضيت لكم الاسلام ديناً فقال  
رسول الله صلعم الله اكبر على اكمال  
الدين و اتمام النعمة و رضی الرب  
برسالتی و بالولاية لعلي من بعدی

اسناد و گورہ ابو سعید خدری سے مروی ہے  
کہ حجرہ الوداع کے وہابی میں چھبہ کے دن  
خدیجہ میں رسول خدا صلعم نے فرمایا اگر تم لوگو  
مجھ سے گائے وغیرہ صاف کرنا چاہتے ہو تو  
لوگوں کو جمع کر کے اس کوٹل کی ولایت  
بلایا حضرت علی کے دونوں بازو پر کے و نہیں  
اس قدر بلند کیا کہ لوگوں نے رسول خدا کے  
میتوں کی سفیدی مشاہدہ کی پس لوگ ابھی  
متفرق نہ ہوئے تھے کہ آیہ اليوم المکملتکم  
دینکم آیت نازل ہو آنحضرت نے فرمایا کہ  
اللہ اکبر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اکیں  
الہ دین اللہ تمام نعمت پر اور اس پر جو کہ  
خداوند کریم میری رسالت اور میرے بعد  
علی کی ولایت کو غور و جوا

اور سند گورہ سے حافظ ابن کثیر نے اپنے تفسیر میں مطبوعہ مصر میں جو ماثریہ فتح البیان مولوی صدیق بن  
فتح ہے جس میں تفسیر آیہ اليوم اکملت لكم دينكم و اقممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الاسلام ديناً ہے۔

وقد روى ابن ماجة في طريق  
ابي هارون العبدی عن ابي سعيد  
الخدري انه قال قال رسول الله  
صلعم يوم غدير خمر حين قال لعلي

حافظ ابن مردويه نے ابی ہارون عبد اللہ  
ابن ابی سعید خدری کے سند سے روایت  
کی ہے کہ آیہ اليوم المکملتکم دینکم  
خدیجہ میں رسول خدا کے روز اس وقت نازل ہوا جبکہ حضرت علی

عن ابن مردويه في طريقه عن ابي هارون العبدی عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلعم قال يوم غدير خمر حين قال لعلي  
صلعم يوم غدير خمر حين قال لعلي  
صلعم يوم غدير خمر حين قال لعلي











چنانچہ سب سے پہلی۔ ج۔ ثانی صفحہ ۱۱۲ پہلی طرف سے ہے۔

ب۔ وفات کا وقت قیصر اور ہاتھ سے پڑتی زیر عاشقہ بن ابی مرقوم ہے۔ ابن حقیق نے سیرت میں لکھا ہے کہ وفات دہر کو ہوئی لیکن انس بن مالک سے بخاری انداز میں یہ روایت ہے کہ اگر ان یوم سنی دو شبہ کے آخر وقت وفات فرمائی۔ پس یہ وفات الربیع الاول دو شبہ کے شام میں واقع ہوئی۔ اور تفسیر بخاری کا کام دوسرے دن یعنی بار (۱۱۷۵) ربیع الاول شبہ کو شروع ہوا۔ اسی دن دن چڑھے صحابہ اپنے اپنے مقام سے اٹھے وفات النبی دن چڑھے بھول گئے قرار دیا ہے جو صحیح نہیں ہے اور فاسد ہے۔ اسی یوم شبہ کو۔ محلہ صلح بعد دہر دفن ہوئے۔

(دیکھو مقدمہ قریب ص ۱۱۲ صفحہ ۱۱۲)

جس حدیث کو حافظ ابن کثیر نے ابن مردیہ کے طریق ابی اردن عبدی اور ابوسعید خدری کے سند کو ایہ الیوم اکملت لکم دینکم۔ کا نازل ہونا غریب میں نقل کیا ہے اسی کو حافظ ابونعیم نے کتاب انزال عن القرآن علی میں نہیں بن الربیع اور ابی اردن عبدی کے طریق اور ابوسعید خدری کے سند سے ایہ موصوفہ کا نزول غریب میں بخیرینہ کے دن بحیرہ شکر کے ساتھ وارد کیا ہے۔

اسی حدیث کو علامہ طبرسی نے اپنے تفسیر مجمع البیان مطبوعہ طہران ص ۲۵۸ میں علامہ ابوالقاسم عبید بن عبد اللہ سکاکی (جو انجمن صدی کے علامہ سے ہیں) کے سند کو نقل کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔

وقد حدثنا السيد العالم ابو محمد محمد بن عبد الله بن محمد بن نزار الحسيني قال حدثنا ابو القاسم  
عبيد الله بن عبد الله الشكافي قال حدثنا ابو عبد الله الشيرازي قال حدثنا ابو بكر الخيري  
قال حدثنا ابو احمد البصري قال حدثنا احمد بن محمد بن خالد قال حدثنا يحيى بن  
عبد الحميد قال حدثنا قيس بن الربيع عن ابي حازم عن العبد عن ابي سعيد الخدري عن  
رسول الله صلى الله عليه وسلم لما نزلت هذه الآية اليوم

لما نزلت الآية من ابي عبد الله بن محمد بن عبد الله بن محمد بن نزار الحسيني قال حدثنا ابو القاسم  
عبيد الله بن عبد الله الشكافي قال حدثنا ابو عبد الله الشيرازي قال حدثنا ابو بكر الخيري  
قال حدثنا ابو احمد البصري قال حدثنا احمد بن محمد بن خالد قال حدثنا يحيى بن  
عبد الحميد قال حدثنا قيس بن الربيع عن ابي حازم عن العبد عن ابي سعيد الخدري عن  
رسول الله صلى الله عليه وسلم لما نزلت هذه الآية اليوم

لما نزلت الآية من ابي عبد الله بن محمد بن عبد الله بن محمد بن نزار الحسيني قال حدثنا ابو القاسم  
عبيد الله بن عبد الله الشكافي قال حدثنا ابو عبد الله الشيرازي قال حدثنا ابو بكر الخيري  
قال حدثنا ابو احمد البصري قال حدثنا احمد بن محمد بن خالد قال حدثنا يحيى بن  
عبد الحميد قال حدثنا قيس بن الربيع عن ابي حازم عن العبد عن ابي سعيد الخدري عن  
رسول الله صلى الله عليه وسلم لما نزلت هذه الآية اليوم

لما نزلت الآية من ابي عبد الله بن محمد بن عبد الله بن محمد بن نزار الحسيني قال حدثنا ابو القاسم  
عبيد الله بن عبد الله الشكافي قال حدثنا ابو عبد الله الشيرازي قال حدثنا ابو بكر الخيري  
قال حدثنا ابو احمد البصري قال حدثنا احمد بن محمد بن خالد قال حدثنا يحيى بن  
عبد الحميد قال حدثنا قيس بن الربيع عن ابي حازم عن العبد عن ابي سعيد الخدري عن  
رسول الله صلى الله عليه وسلم لما نزلت هذه الآية اليوم



أَكْنَسْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَهْمَمْتُ عَلَيْكُمْ فَعَمِقُوا رِضْيَتَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ  
عَلَى كَعَالِ الدِّينِ وَأَتَامَ النِّعْمَةَ وَرِضَا الرَّبِّ مِمَّا سَأَلْتُمْ وَوَلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِنْ بَعْدِي قَالَ  
مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيَ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَآلَاهُ وَعَادِمِنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَخُدْ مَنْ خُدَّهُ

[illegible]

و اسی حجتہ الوداع میں ہر دلا امون نے فرمایا کہ یہ آخر فریضہ تھا کہ نازل کیا تھا اسکو اللہ جل شانہ نے جس کے بعد کوئی فریضہ نہیں آتا۔

وفی روایت الحدادی (۱) کہ  
کان یوم الاحمیس وقتال ابن  
عباس ان النبی علیہ السلام  
توفی بعد هذه الاية باحدى  
وثمانین یوما۔

عنه في ذاتي الروايات (ص ١٠١) من سجد محمد بن علي بن محمد آتوب الثانية ما بين محمد بن أبي جعفر السمرودي المازني والرافعي  
الشيخي أحمد شيوخ الشيعة حفظ أكثر القرآن وله ثمان سنين وبلغ النهاية في أصول الشيعة كان يرجع إليه من البلاد ثم تقدم  
في علم القرآن والتفسير وأعطاه على المنبر أيام المقتدى بعد أواخره وخلفه عليه كان في المنظر من الوجهة والشيعة  
صدوق المحجة عليهم المأدبة واسم العلم كثير الخشوع والعبادة والتفهد لا يكون إلا على وضوء أشبه عليه ابن أبي  
في تاريخه ثمانية عشر في سنة ثمان وثمانين وخمسمائة هـ



جب یہ امر پیش سے یعنی ابوسعید خدری کے بیان سے ثابت ہو گیا کہ اس خطبہ غدیر خم کے دن چھبیس کے آخر روز آیا اس کے حال میں نازل ہوا اور یہی چھبیس کے گم وہ ۵۵ اور ۲۹ صفر اس ابن ابی حاتم، واقعی ابن سعد کے بیان سے مطابقت کرتا ہے۔

اور گیارہ ربیع الاول کو درویشیہ کے ان ادویہ میں ہوتے ہیں اور ۱۰ صفر و پیر شعبان کے تیرہویں دن گیارہ ربیع الاول اور شنبہ اور ۱۰ ربیع الاول اور شنبہ جو دو جوان روز ہوتا ہے نہ آیا اس کے حال میں کا شعل سورہ ناعہ اور اسلی آخری آیت آیہ بلغ کامیہ ہوا بالکل ٹھیک ٹھیک ثابت ہو گیا

ناظر ابن کثیر اپنے تفسیر ج ۲ صفحہ ۳۹ میں یہ تفسیر آیت یا ایہا الرسول بآئنا ما انزل الیک من ربک تحریر فرماتے ہیں

والصحيح ان هذه الآية مدنية  
بل هي من اخر ما نزل بها  
اور صحیح اور محقق یہ ہے کہ آیت یا ایہا  
الرسول بل بآئنا ما انزل الیک مدنی ہے  
بلکہ آیت موصوفہ بحسب تزلزل قرآن کی قرئی  
آیتوں سے ہے۔

یہ امر بالاتفاق مسلم ہے کہ آیت اس کے حال میں کانزدل کیل تبلیغ کے بعد ہوا من بہت اس بات کی ہے کہ آیا دین اسلام اور تبلیغ رسالت کی تکمیل پر ذرغہ ہوئی یا پر ذرغہ ختم اور آیہ موصوفہ الیوم اکملت لکم دینکم خطبہ عرفہ میں نازل ہوا یا خطبہ غدیر خم کے بعد۔۔۔۔۔ آپ کا بیان ہے کہ آیت اكمال دین کانزدل عین عرفہ میں ہوا۔

لیکن ہم عرض کرتے ہیں کہ اگر خطبہ عرفہ میں تبلیغ رسالت کی تکمیل ہو چکی تھی تو پھر اس کی کیا وجہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خطبہ کے تمام مقاصد و معارف کو خطبہ غدیر خم میں دوبارہ اور فرمایا اور جو کلمات مداعفہ و احکام اصولی کے آنحضرت نے خطبہ عرفہ میں فرمائے تھے ان کا اعادہ پھر خطبہ غدیر خم میں کیا پانچ

خمسہ الصفحہ ۱۰۱ ج ۱ دوم مطبوعہ مدنی

بعد از قطع منازل بندیر حسنم	کہ جب رسول مقبول رحمتہ الوداع سے
کہ نوامی جحفہ است رسیدہ در آن	مراحت فرما کر منزل غدیر خم علامہ جحفہ
مرعہ نزول فرمودہ آنحضرت نماز	میں جو پہنچے تو وہاں قیام پذیر ہو کر
پیشین گذارہ روی با عجاب	ناظر اول وقت اور انسانی بھرائے
آورد فرمود است اولی بالمرئین	پسے اصحاب بجانب مخاطب ہو کر ارشاد کیا



من انفسہ آیت ستم من اولی ہون  
 از نفسہ ایشان و بقولے زبور کہ  
 گو یامر العالم بقا است عا مودہ من  
 اجابت کردہ معلوم شہاد کہ من در میان  
 شہاد و امر علی می گزارم کہ یکے اندر میرے  
 اعظم دست از ان و اجابت من بنمید  
 کہ بعد از ان چگونه بچہ کیفیت آن دو  
 امر سلوک خواہید کرد و رعایت آن  
 در امر بچہ نور بجائے خود ہیدا کرد و  
 ان دو امر از ہم متفرق نخواہند گشت تا  
 در کنار عرض کوثر امین رسد بعد از ان  
 بر زبان مجربان گزرا نید کہ بدستیکہ  
 خداے تعالی مولائے من است و من  
 مولائے مومنان آنگاہ دست علی را  
 گرفتہ زور من گشت مولاہ فعلی مولاہ  
 اللہ وال من مولاہ و عاد من عادہ  
 و اندل من خذلہ و انصر من  
 نفسوہ و اد الحق معہ حیث کان

کہ کیا میں کل زمین کھنے کے لیے اس کی نفی میں آؤں  
 نہیں چون اور دوسری روایت میں آؤں  
 ہے کہ آنحضرتؐ فرمایا کہ میں عالم بقا کیلئے  
 آیا ہوں اور میں نے اس علم الہی کو  
 قبول کیا ہے۔ پس آگاہ ہو کہ میں قرین  
 درمختار ہوں جو ایک سے  
 سے بزرگ ترین قرین مجید اور اہمیت  
 میں سے کہ تم دیکھو اور احتیاط کر دے یہ ہے  
 بعد ان دونوں سے کیا سلوک کرو گے  
 اور ان کے حقوق کی رعایت کس طرح  
 ملحوظ رکھو گے اور یہ دونوں جب تک میرے  
 پاس جو حق کو تو پر دار ہوں ایک سے  
 سے جدا نہ ہوں گے۔ بعد از ان فرمایا کہ  
 خدا تعالیٰ میرا مولا ہے زمین کل زمینیں  
 کا مولا ہوں یہ فرما کر پیغمبر صاحب نے حضرت  
 علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا کہ کیا میں مولا  
 ہوں اسکا علیؓ مولا ہے خدا یا دوست کہ  
 اسکو جو علیؓ کی دوست رکھے۔ اور دشمن رکھے

[illegible]



انجیل نچہ و کتاب علام الہدیٰ بسم اللہ  
 دین باب سطورہ مذکور شدہ اینست  
 کہ حضرت مقدس بنوی در وقت مراجعت  
 از کجوان بنیدیم سید فرزند ذیر  
 و زمان آنحضرت با سخا و اوند و پادشاه  
 شتران را جمع کرده بر بندہ یکدیگر ہماردند  
 آنگاہ باشارت آنحضرت بالی مودن نہ  
 کرد و التسلوہ بامتنہ و ہر ویستہ اند اگر و صحیح  
 علی خیر العہل بلیق مجتہد شتر رسول  
 اللہ بر بالہ آن پالا ہمار کہ رسول  
 نیز ہمار آن سرور بر آن موضع ہر کہ در  
 چلوے راست او بایستاد و حضرت  
 خنئی بناد زبان خجستہ بشکر و سپاس حضرت  
 عزت نشود و علانی را نصیحت فرمود  
 از مرگ خویش ایشان را خبر دادہ فرمود کہ  
 مرا بدو باقی میخواند و زود باشتہ کہ  
 اجابت کند۔

اسکو چو علی کو دشمن دیکھے اور مخدول فرما  
 اسکو چو علی کو مخدول گردانے اور نصرت  
 کر اسکی جو علی کی نصرت کرے اور پھر  
 حق کو علی کی جانب مد ہر علی پھر جاسے  
 اس باب میں انعام الہدی اور روح الباری  
 میں جو کہ ہے اسکا مخلص یہ ہے کہ جناب  
 رسول جب کہ سے پلٹے وقت غدیر خم  
 میں جو کہے تو ارشاد فرمایا کہ ان دشمنوں  
 کے نیچے صفائی کیا جائے اور بالان  
 شتر کو ایک دوسرے پر رکھ کر مینر نایا  
 جادے اسوقت حضرت کے حکم سے  
 بلال نے التسلوہ جامعہ سے بیرونیت  
 دیگر علی خیر العہل کی ندادی جب  
 سب گن مجتہد ہو گئے تو رسول اللہ بالے  
 ہر وقت فرمود ہوئے۔ اور حضرت علی  
 بھی داسے جانب کھڑے ہو گئے اور خنئی  
 مرتبت سے حمد و سپاس اسی سے لیکٹائی فرما

اور حصار کو عطا نصیحت کی اور اپنی رحلت کی پیشنگوئی فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ عالم عبادانی سے میری طبیعت  
 چوری ہے غریب میں قبول دعوت کر لوں گا۔

بقیہ شہدہ گوشتہ۔ این چہ سخن است کہ در باب امارت اسامہ از مشہد بن مسیبہ اگر امر و طعن و امارت سے ی کند البتہ طعن  
 و امارت بدو سے ہئی دوسرے سے طعن کر دہا یہ جب اسرگند کہ یہ شاکستہ امارت و بدو بعد از و پسرش غیر شاکستہ امارت است  
 اکنون ہیست مرا در شان بخیرہ نیکو سے قبول کند کہ آواز جہاد اختیار نہایت چوں حضرت مرتضیٰ بنوی از بن عدیث فارغ گشت از پیر  
 فرود آمدہ بجانب جہاد ہا یون شتافتہ و این قضیہ در روز شنبہ عاشورہ صبح الاول دست داد و درین روز طائفہ کہ اسرگشتہ ہر کہ کہ  
 با اسامہ ہر وہ فوج فوج ہنوز انفس میں آئندہ و آنحضرت را در بار کردہ بشکر گاہ کی شاکستہ و در آن روز مرض ہر رسول اللہ  
 مست نیز ایہ پذیرفتہ روز یکشنبہ باز و ہم ماہ مذکور اسامہ از شکر خویش بزم و راحہ آنحضرت بہر دن آئندہ و ہوا بین مبارکش وافر شدہ  
 مرد دست آنحضرت را بپوسید و مرض رسول اللہ و آن روز چنان ہشتاد یافت کہ وقت حکم نہ داشت اما دستہ اسے مبارک بر آستان  
 می داشت و ہر اسامہ فرمودی کہ اسامہ گوید کہ معلوم کردم کہ میرا دعا میکند بعد از آن اسامہ از جہاد رسول اللہ بہر دن آئندہ ہر فکر گاہ  
 وقت شب دعا ترقت کردہ صباح روز شنبہ بار دیگر بکند ملت و آنحضرت مبارکت نمود و در آن زمان رسول اللہ خوشی دی نمودہ بود  
 و اسامہ را و راح کردہ فرمود اعزم علی برکتہ و صبر

شاید فرمودہ چنانکہ مسکرمعادرت نمودہ فرمادہ او تا شکر این کو حق کند و چون خواست کہ فرود آمدہ و اور شش مہینہ ابو ہنیام داد کہ رسول اللہ



و از میان شما میرون مردم و در میان  
شما و پیغمبر میگذرد که اگر دست بران  
نزدید گمراه نشوید و آن دو چیز  
کتاب خدا است قدرت من و من پروردگار  
جدا نشوند تا بر لب جوش کوشه بنشیند  
آنگاه فرمود که ای گروه مردم کیست  
اولی شما از نفسهای شما مجموع جواب  
دادند که خداست عزوجل و رسول او  
فرمود که هر که من به داد اولی ام از نفس  
او علی به داد اولی است از نفس او  
دست علی را گرفته از بالا نهد ای  
شر بر داشت چنانچه قدم امیسه  
بر سر زانوهای پیغمبر بید فرمود هر که  
من سولا می گویم علی سولات است  
بار خدا یا درست دار آنرا که او را دوست  
دارد و دشمن دار آن را که او را دشمن  
دارد و یاری ده آنکس یا که او را  
یاری دهد و مخدول گردان آنکس که  
او را مخدول دارد و فرود گذارد پس  
فرمود آمد در خمیه خاص نشست و فرمود  
که ای المؤمنین علی خیمه دیگر نشیند  
بعد از آن طبقات خلایق را امر کرد  
که خیمه علی رفعت و زبان تنمیت  
آنحضرت کشاوند و چون مردم

او را تبار می دانستند و در میان  
عالم گاه از مردم گاه از تم بین دو  
چیز من کو چو بر باد چکا و در دو چیز من  
کتاب خداست و میری قدرت است  
به دون جوش کوشه یکایک در سر  
کما ساتھ چو بین گئی اس کے بعد  
ارشاد ہوا کہ اے حاضرین وقت تمہارے  
نفسوں سے تمہارے نزدیک اولی  
کون ہے سب نے اتفاق لفظ جواب  
دیا کہ خدا اور اس کا رسول۔ ارشاد  
فرمایا کہ ہر شخص جس کے نفس سے  
میں اولی ہوں علی بھی اس کے نفس سے  
اولی ہے اور علی کا ہاتھ پکڑ کر بالان شریک  
اٹھالیا اتنا بلند کیا کہ علی کے قدم  
رسول کے زانو تک پہنچ گئے اور  
ارشاد فرمایا جس شخص کا میں سولا  
ہوں علی بھی اس کے سولا ہیں محمود  
اسکو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے  
اور او سے دشمن رکھ جو علی کو دشمن رکھے  
اور اسکی نصرت کر جو علی کی نصرت  
کرے اور اسکو چھوڑے جو علی کو چھوڑے  
اس کے بعد خیمہ خاص میں فرودکش ہوئے  
اور حکم دیا کہ ایسے المؤمنین علی و دیگر  
خیمہ میں نشست فرمائیں اس کے

بقیہ ما فیہ من فضلہ۔ و دعائے توحید است الحمد لله رب العالمین بذكر خلافت حضرت ابو بکر مرقوم ہے۔  
و کائنات مخلوقات سے ہیں و ذات الخیر و محمود و صالح و کان سولہ بعد عام الفیل ثلاث سنین۔ حضرت خلافت حضرت ابو بکر  
دو الی تین ہجرتوں میں تھیں ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔



ازین امر فارغ شدند اہمات  
بغیر وہ خواہے کائنات نزد  
علی رفتہ اور اہمیت گفتند از  
جملہ اصحاب عمر بن الخطاب گفت  
خوشحال تو لے علی کہ صباح کردی  
مولائے من و مولائے جمیع مومنین  
و مومنات۔  
گروہ فلائق کو ماسود فرمایا کہ علی کے  
خیمہ میں جا کر تنہیت دین جب لوگ  
اس سے فارغ ہو گئے تو اہمات  
(مومنین) کو حکم دیا کہ علی کے پاس  
جا کر تنہیت اور اگر نین اور جملہ تمام صحابہ  
کے عمر بن خطاب نے کہا اے علی  
خوشحال آپ پر آپ تو میرے  
اور تمام مومنین اور مومنات کے مولایم

موترخ حبیب میرا ہے تاریخ حشرم جلد اول مطبوعہ کسبی ۱۸۵۷ء  
کے صفحہ ۱۷۷، ۱۷۸ میں لکھے ہیں

در کشف الغمہ مطبوعہ است۔ این آیه نازل شد یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یعنی فی  
استقلال علی والنصر علیہ بالامان فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ والله یصلح من یشاء من لہا  
بشارت آنحضرت ندا کرد کہ الصلوۃ جاسمہ و بردایتے آورده اند کہ حتی علی خیر العسل و فلائق مجتمع گشتہ رسول اللہ  
صلعم بر الائے آن بالا ہوا بر آمد علی رضی نیز فرمودہ آنحضرت بالافتہ بر مین مید المرسلین ایستاد و آن  
سرور بعد از حمد و ثنائے باری تعالیٰ از انتقال خویش عالم بقاروم را آگاہ گردانید و فرمود کہ من در میان شما دو امر  
عظیم میگذارم اگر دست آن زبید گمراہ نہ شود و دیکے از آن دو بزرگ تر است از دیگرے و آن دو چیز گرانمایہ  
بزرگ آن است و البیت من و این ہر دو از یکدیگر جدا نشوند تا دل ب حوض کوثر میں رسد پس فرمود کہ ایہا الناس  
البیت اولی بکم من انفسکم آیا نیستم من اولی بشما از نفساے شما از اطراف جوانب و از ہر آنکہ  
بجای آنحضرت فرمود ہر کہ من اولی ام بانفس اولی بد و اولی است از نفس و آنگاہ دست شاہ ولایت پناہ را  
گرفتہ گفت من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ اللہم وال من اکاہ و عا دہ من عا دہ و انصر من  
نصرہ و اخذ لہ من خذ لہ و اذ الحق مع حیث کان۔

پس امیر المومنین کرم اللہ وجہہ بموجب فرمودہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم و خیمہ شہادت  
الہوائے فلائق بلال رفت رفتہ لوازم تنہیت بقید ہم رسانیدند و از جملہ اصحاب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ  
جناب ولایت آب را گفت پنج پنج یا ابن ابی طالب اصبحتم مولای و مولا کل مومن و مومنۃ خوشحال تو

عہ ترجمہ (کشف الغمہ) فی تاریخ الامم علی بن عباس الاربعین المتوفی ۱۸۵۷ء

(کشف الغمہ)



اے سپر ابوطالب! باد کردی در وقتیکہ مولا سے من و مولا سے ہر مومن و مومنہ جو ہی جہد از آن امتیازات  
مومنین بر حسب اشارت پیدائش مسلمانین بخیمہ امیر المومنین رفتہ شریعتیت بجا کرد و نہ در دایت علماء مذہب  
امامیہ آیہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت  
لکم الاسلام دینا۔ درین روز نازل گشت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود۔

اَقْلَمْتُ لَكُمُ الْيَوْمَ الْاِسْلَامَ دِينًا وَ اَتَمَمْتُ لَكُمُ الْيَوْمَ دِيْنَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ لَكُمُ الْيَوْمَ دِيْنََكُمْ

حاصل ترجمہ۔ روز جب سیرت تاریخ کشف الغمہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی  
اے رسول! پہنچا دو اس امر حکم کو جو تم پر تھا اسے فاکٹر سے ازل ہو یعنی جناب علی علیہ السلام کے خلافت  
اور امامت کے نفس میں) پس اگر ایسا نہ کیا ایسے نہ پہنچایا تم نے ہماری رسالت کو اور خدا تم کو گون کے شر سے بچا دے گا۔  
پس حضرت بلال نے الصلوٰۃ جامعہ سے بروایت لفظ صحیح علی خیر العمل سے موافق اشارہ حضرت رسول  
صلعم کے ندا دی اصحاب جمع ہوئے اس کے بعد رسول مقبول بالاسے منبر تشریف فرما ہوئے اور علی مرتضیٰ موافق  
فرمانے کے حضرت صلعم کے دایے جانب کھڑے ہو گئے اسوقت رسول خدا صلعم حمد و ثنائے الہی کے بعد اپنے رحلت خیر  
لوگوں کو آگاہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ میں تم میں دو عظیم پیورا ہوں جو ایک دوسرے سے بزرگ تر ہے اگر دونوں چیزوں کو  
یکڑو گے تو گمراہ نہ ہو گے۔ وہ دونوں نفیس چیزیں قرآن اور اہمیت ہمارے ہیں اور وہ دونوں ایک دوسرے  
میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونے تک جہاد نہ ہوں گے۔

پھر فرمایا کہ دنیا انسان کیا میں کل مومنین کے لئے اُن کے نفوس سے اولی نہیں ہوں اور نہ جاک  
او اذالی کہ پیچ فرمایا اپنے آنحضرت کے فرمایا جس کے نفوس سے میں اولی ہوں علی اولی ہے ادن کے نفوس کے  
اسوقت جناب علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ جسکا میں مولا ہوں پس یہ علی بھی اسکا مولا ہے خدا یا دست رکھ اسکو  
جو علی کو دست رکھے اور دشمن رکھ اسکو جو علی کو دشمن رکھے اور مخدول فرما اسکو جو علی کو مخدول گردانے اور نصرت  
کر اسکی جو علی کی نصرت کرے اور پھیرے حق کو علی کی جانب جہد ہر علی پھر جائے۔

پھر علی علیہ السلام موافق فرمانے رسول مقبول صلعم کے خیمہ میں بیٹھے اور گروہ خلایق کا حضور ولایت  
آب میں بھونچ کر مراسم تہنیت بجا لایا منجملہ اصحاب کے امیر المومنین عمر بن خطاب نے جناب لایت آپ کے کہا کہ مبارک ہو  
اسے فرزند ابوطالب تم نے اس حال میں صبح کی کہ میرے اور تمام مومنین اور مومنات کے مولا ہوئے، بعد اس کے  
اہل مومنین موافق اشارہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیمہ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام میں  
جا کر رسم تہنیت بجا لائے علماء امامیہ کے روایت کے آیہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت لکم دینکم

سہ ترجمہ (تاریخ حبیب السیر) حبیب السیر فی اخبار افرار البشر (فادس لشیات الدین بن ہمام المدین المصنوعہ) میر دھو تار بخیر  
لخص من تادیر والدہ المسی بر دقتہ الصفیاء . . . . . و حوث علیات کبار من الکتاب المستعینہ المعینہ الخ المتوفی







## چنانچہ زر قانی کے الوہب طلبہ فقہ میں ہر

درودی الدار قطنی عن سعد بن ابی وقاص قال لسمعتہ ابو بکر  
وعمر ذلک قال اصبیتہ ابن ابی طالب مولیٰ کل مو من مومنہ  
حافظ دار قطنی نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے جبکہ حضرت ابو بکر  
اور حضرت عمرؓ نے حضرت کا ارشاد (من کنت مولاه فعلی مولاه) سنا تو کہا کہ اے  
فرزند ابی طالب تم نے اس حال میں شام کی کہ تمام مومنین مرد اور تمام مومنات  
عورت کے مولا ہو گئے۔

تیسرے کتاب الرج الثائب مولوی عبید اللہ سہیل امرت سہری بن سوہ القربی سید علی ہمدانی کے حوالہ سند سے یہ  
حدیث مرقوم ہے

<p>عن عمر بن الخطاب قال غضب رسول الله عما قال من کنت مولاه فعلى مولاه الاصح وال من داکاه وعاد من عاداه واخذل من خذله واضرب من نفره اللهم انت شهيدى عليه قال عمر وکان فی جنبی شاب حسن الوجه طيب الریح فقال لی یا عمر لقد عقد رسول الله صلعم عقد الايجل اکه منافق فاحذر ان تحله قال عمر فقلت یا رسول الله انک حیت قلت</p>	<p>جناب عمر بن خطابؓ روایت ہے کہ سرور عالم صلعم نے علی علیہ السلام کو کھڑا کر کے ارشاد کیا کہ جبکہ میں مولا ہوں پس اس کا علی مولا ہے اے میرے پروردگار وہ دست رکھ لے جو اے دوست رکھے اور دشمن رکھ لے جو لے جو دشمن رکھے اور چھوڑ دے اُسے جو لے جو بد دے اور نصرت دے اُسے جو لے نصرت دے اے میرے پروردگار تو میرا ان پر گواہ ہے عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے پہلو میں ایک نوجوان خوبصورت</p>
---	---

بقیہ حافی صفحہ گذشتہ۔ دست مبارک سے ایک لوار میں نشان اسامہ کے واسطے بنایا اور بڑے بڑے سرداروں مہاجرین و انصار کو مثل سیدین  
اور فلاح بن علقم اور عثمانؓ زو النوزین اور سعد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ بن الجراح اور سعید بن زید اور قتادہ بن نفعان اور عبید بن اسلم  
بن جریش رضی اللہ عنہم کو حکم کیا کہ اس لشکر میں ہمراہ اسامہ کے چار دین یہ بات بعضوں پر شاق و دشوار ہوئی۔ اور ازرو سے ملنے کے گھنے لگے کہ  
اس مقام کو حضرت نے مہاجرین اولین اور انصار حضرت شمار پر امیر کیا ہے رفتہ رفتہ یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گوش گزار ہوئی آپ  
کمال غضب میں آئے غمشکہ یہ معاملہ ارشاد حضرت کا دشوین تاریخ اہ ریح الاول کو ہوا کہ  
خوف۔ یہ دشوین ریح الاول نہیں تھی بلکہ ریح الاول یوم شعبہ تھا جو ریح و شعبہ کا دشوین دن تھا جبکہ حضرت نے صحابہ کے کلمات ملعن کے عت  
فرار کال غضب میں آئے تو یہ جہ میں فرمایا ہے ہجرنا جیش سامۃ من اللہ من عتلت عتلا











حضرت نے فرمایا جبکہ جو بات یا دہی اس نے اٹکی روایت کر دی۔

چنانچہ اسے دنیات الاعیان قاضی ابن خلکان حصہ ثانی مطبوعہ مصر صفحہ ۱۰۴/۱۰۵ میں مذکور  
مستند یا خدا یہ مرقوم ہے۔

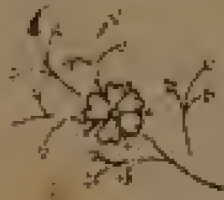
کانت ولا دنا المستقر صبحہ  
یوم الثلاثاء ثلاث عشرة  
بقیعت من جمادی الآخرہ سنۃ  
عشرین واربعمائتہ و توفیلہ  
لخمس کا ثقی عشق لیلۃ بقیعت  
من ذی الحجۃ سنۃ سبع و ثمانین  
واربعمائتہ رحمۃ اللہ تعالیٰ  
(قلت) و ہذہ اللیلۃ من لیلۃ  
عید الغدیر یعنی لیلۃ الثامن عشر  
من ذی الحجۃ و ہو غدیر خیمہ الخاء  
و تشدید المیم و رأیت جماعۃ  
کثیر یمسألون عن ہذہ اللیلۃ ثقی  
کانت من ذی الحجۃ و ہذا المکان  
بین مکہ و المدینۃ و فیہ غدیر ماء  
یقال لہ انہ غیضہ منک و لیس  
رجع النبی صلعم من مکہ شرفہا  
اللہ تعالیٰ عام حجۃ الوداع و وصل  
الی ہذا المکان و اخی علی  
بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال  
علی منی کھڑوں من موسی  
اللہم وال من واکاہ و عاد من  
عادہ و انصر من نصرہ و اخذ من  
من خذ لہ قال الحارثی ہولین  
مکہ و المدینۃ عند الجحفۃ غدیر

مستقر کی ولادت شنبہ کی صبح جبکہ  
ماہ جمادی الآخرہ سنۃ کی تیرہ راتیں  
باقی تھیں اور وفات پالی شنبہ میں  
جبکہ بدو راتیں باقی تھیں اور دیکھو سنۃ  
کی رحمت کرے اللہ تعالیٰ و قاضی ابن  
خلکان لکھے ہیں کہ یہ شب عید شنبہ  
شب عید غدیر یعنی شنبہ ۱۵ ذی الحجۃ  
عید خیمہ جس کے حرف کو ضمہ اور حروف سیم کہ  
تشدید ہے و کجا میں نے صحیح کثیر کو  
سوال کرتے اس شب ۱۵ ذی الحجۃ سے جبکہ  
وہ شب غدیر ۱۵ ذی الحجۃ میں واقع ہو اور  
غدیر خیمہ ایک جگہ ہے دریاں کہ اور دیکھو  
ایک کتاب ابی کا ہے کہا جاتا ہے اس کی  
کہ وہ اس جگہ ایک بھاڑی ہے جبکہ دس  
ہوئے رسول کہ شرف سے رجعت الوداع  
میں اور چونکہ اس مقام غدیر خیمہ پر  
تو حضرت علی علیہ السلام کو اپنے اخوت  
کا شرف عطا کر کے ارشاد فرمایا  
کہ علی میرے لئے اسی منزلت پر ہیں  
جس منزلت پر موسیٰ کیلئے ہارون تھے  
اکیں دوست کہ اسکو جو علی کو دوست رکھے  
اور دشمن رکھ اس سے جو علی سے دشمنی  
رکھے اور خدمت فرما اٹکی جو علی کی نصرت  
کرے اور جو دوسرے اس کو



عندہ خطب النبی صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم -

جو چھوڑے علی کو  
کہا ہے حافظ عارفی نے کہ یہ غدیر خم سیاق  
ہے درمیان کہ اور مدینہ کے علاقہ جحفہ میں  
جس کے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
خطبہ دیا تھا -



اس حدیث منزلت کو یوم غدیر میں فرمانے کی تصدیق اس قول جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے ہوتی ہے جو  
۱۸۔ یوم غدیر خم کے روز اپنے پدر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ موجود تھیں -  
چنانچہ ارجح الطالب بروی عبید اللہ سہیل رتسری شمس الدین صاحب اسنی الطالب و حسن حصین  
کے نسخے لکھے ہیں -

عن امر کلوم بنت فاطمة ان  
فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قالت  
انہ یوم قیل رسول اللہ یوم غدیر  
ختم من کف مولاه نعلی  
مولاه وقولہ انت منی بمنزلہ  
ہارون من موسی -

اسنی الطالب شمس الدین جزری میں  
برایت ام کلثوم بنت فاطمہ روئی ہے  
کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد کیا کہ کیا تم لوگ رسول اللہ کا وہ  
قول پہل گئے جو آنحضرت پر روز غدیر خم  
علی کے باب میں فرمایا تھا کہ من کنت

مولاه نعلی مولاه نیز یا تھا کہ انت منی بمنزلہ ہارون من موسی -

ایضاً

اور کتاب المرافعہ والاعتبار فی ذکر الخطط والآثار میں ہے

قال ابن زولاق فی یوم ثمانیۃ  
عشر من ذی الحجۃ سنۃ اثنین ستین  
وثلثمائۃ و مویوم المذیہ عقیقہ  
خلق من اهل مصر و المغارۃ  
ومن تبعہم لیلہ کالانہ یوم عید  
لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
عہد الی امیر المومنین علی بن  
ابی طالب بنیہ و اختلفہ فاجتمع  
ذلک من فاعلمہم و ککان

ابن زولاق کہتے ہیں کہ زمانہ سفر ائمہ  
ائمہ شہین یوم غدیر کو جو یوم عید اہل مصر اور  
مغارہ اور ان کے تبعین وہاں کیلئے  
جمع ہوتے تھے اس لئے کہ اس روز رسول اللہ  
امیر المومنین کو اپنا خلیفہ و جانشین بنایا  
تھا اور عہد خلافت ان سے نطق کیا تھا  
پس سفر اہل مصر کے اس صلے  
اور اس روز دعا کرنے اور عید منانے  
سے نہایت شغوب ہوا اور یہ اہل



هذا اذ لم يما عسل مبصر۔

صبر کا پتلا عمل تھا۔

مولوی حمید امجدی نے اپنے اربع الطالب جلد - ثانی باب چارم میں مسئلہ تفسیر آیہ کریمہ

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک۔ حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف ابی نعیم الشافعی کے کفایۃ الطالب کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔

ہکذا ذکرہ شیخ محمد علی الدین

نودی فقال ابو بکر النقاش

انہا نزلت فی بیان الولاية لعلی

یہ آیت حضرت علی کی ولایت میں نازل ہوئی۔ اربع الطالب جلد دوم صفحہ آیت نمبر ۱۱۱

### حسان بن ثابت کا قصیدہ غدیر

جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی اس تقیب ولایت (ولیمیدی) کے موقع پر دربار رسالت کے فاک اشعار حضرت حسان بن ثابت نے زیل کا قصیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے

اشعار کریمین جلسہ غدیر میں پڑھا۔

ہجو کا نظم ابو بکر ابن مروید نے مناقب میں حافظ ابو نعیم نے معانی منہ القرآن فی علی میں خطبہ غارم نے مناقب میں۔ سبط ابن جوزی نے تذکرہ خواص لائے میں امام سیوطی نے اپنی کتاب ازہارنیہ عقدۃ اشعار من الاشارة میں تحریر فرمایا ہے۔

بناد یوم غدیر عند یوم غدیر ۱۱ بخم فاسمع بالرسول منادیا

نمازاتے تھے رسول بقول بروز غدیر خم پس گفتہ قابل سماعت حضرت کی ہوا

وقال فمن مولاکم و دلیکم ۱۲ فقالوا ولحمید و اہناک التعلیم

دہانجا لیکر آنحضرت نے لوگوں سے ہنسا فرمایا کہ تمہارا دل اور مولا کون ہے

الہناک مولا و انت دلینا ۱۳ و مالک منافی الولاية عاصیا

سے توجہ ابو بکر نقاش اور ام کا حافظ حدیث ہونا۔ زر قانی - ج ۳ صفحہ ۱۱۱ صبر علی صبر میں گدی انفاش دلائل ابو بکر محمد بن حسن بن

محمد بن زید المرسلی ثم الشیخ ادا لعلام صاحب التصانیف ۱۴

میں مولوی عبد الحی صاحب لکھنؤ نے زیل علی فوائد البیہ فی ترجمہ انفسہ میں لکھے ہیں کہ یوسف بن قزحی سبط ابن جوزی نے

والکسنتہ ۱۵ ہندو در تہمتا و ہر مع ریح من جدہ ابن جوزی دکان فی مسندہ حنبلیہ نصار حنبلیہ دکان عباس

نصیر و اعطی ابو الدرداء ابن الرومی میں کہ شمس الدین یوسف سبط ابن جوزی راجعہ فاضلہ مرآۃ الزمان تاریخ جامع ولہ تذکرۃ لوہن

الامری فی ذکر مناقب لکھنؤ۔

میں گفتہ یوسف بن ہے کہ آرا رضا معتمدۃ الشراہ من الاشارة لعلال الدین سیوطی۔



جنانچہ سب سے اچھا واقف نہ تھے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کا مہر ہمارا ہوا  
اور آپ ہمارے ولی ہیں اور ہم میں سے کوئی شخص بابِ ولایت آپ کا انوار  
نہیں ہے۔

فقال له وتمر يا علي فاستغنى عن نصيبك من بعد ما اصابك من اموال  
ہیں آنحضرت نے فرمایا کہ اے علی اٹھ کر میں نے پسند کیا تم کو اپنے بعد امام اور اہل  
من مکت مولانا فہذا ولیہ (۵) فکونوا الی انصار صدیق مولانا  
پھر فرمایا کہ جبکہ میں مولا ہوں علی اور مکار ولی ہے لہذا تم سب کو لازم ہے کہ علی کے  
پسے مددگار اور فرمان بردار رہو۔

فقال رسول اللہ صلعم یا احب ان لا تزال مؤتیدا بروح القدس یعنی رسول قبول نے ان اشیا  
کو سن کر فرمایا کہ اے حسان ہمیشہ روح القدس تیرا توتید ہے۔

حسان بن ثابت کے تیسرے شعر کے لفظ ولایت کے تائید میں بیدار

ابو سعید خدری کی تفسیر روضہ سیوطی جلد ثانی صفحہ ۱۵۹ سے نقل کی جاتی ہے

واخرج ابن مردويه وابن عساكر ابو سعید خدری سے روئے ہے کہ جب  
عن ابی سعید الخدری قال لما رسول خدا نے جناب علی کو غدیر خم کے  
نصب رسول صلی اللہ علیہ وسلم روزِ نصب کیا اور علی ابن ابیطالب کے  
علیاً یوم غدیر خمر فنادی بالوکیلین ولایت کی ندا کی تو جبریل آیہ مبارکہ  
هبط جبریل علیہ ہذہ الآیۃ الیوم اکملت لکم دینکم  
یوم اکملت لکم دینکم واقممت علیکم نعمتی ورضیت لکم  
الاسلام دیناً لیکم نازل ہوئے۔

اردعقد الغریہ شہاب الدین احمد ابن عبد ربہ اندلسی مطبوعہ مصر ۱۲۹۳ھ جلد ۳ صفحہ ۱۱۳

اتحاد اہل السن الرشیہ میں ہے۔ ابن الرشیہ نے کہا اے اسحاق  
قال العامون یا اسحاق هل تری کیا تم حدیث ولایت بھی روایت کرتے  
حدیث الولایۃ قلت نعم یا ہر اسحاق نے کہا ہاں یا امیر المؤمنین۔  
امیر المؤمنین۔

ابن القضا نے اپنی تاریخ میں واقعہ ۳۳۳ھ میں لکھا ہے۔ وفعلاً ابو جراح بن عبد ربہ بن حبیب الخزرجی۔ ولی ہشام بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن  
الاندلس الاموی وكان من العلماء والمكثرين من المحققين كتاب العقد وهو من الكتب النفيسة ومولده في سنة ۳۳۳ھ وروى عن ابي جراح بن عبد ربہ بن حبیب



قال اردہ ففعلت قال یا اسحاق  
ارایت هذا الحديث فقال رسول  
الله صلعم من كنت مولاه فعلى  
مولاه اللهم دال من راکاه  
وعاد من عاداه۔

امون الرشید۔ اچھا بیان کرو  
اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث  
موصوف پڑھی۔

قال یا اسحاق ارایت هذا الحديث  
هل ارجب على بن بکر وعمر مالہ  
یوجب لهما علیہ

زکیر امون نے کہا کہ اسحاق تمہارے  
بزرگ ایک یہ حدیث اس بات پر دلالت  
ہمیں کرتی کہ حضرت ابو بکر اور عمر پر  
جو حق علی کو حاصل ہے وہ ابو بکر اور عمر  
کو علی پر نہیں ہے۔

اسحاق ان الحديث انما کان  
بسبب یزید بن حارثہ لشی جری  
بینہ و بین علی وانکر و ادلاہ  
علی فقال رسول الله من كنت  
مولاه فعلى مولاه الحديث۔

اسحاق کہتے ہیں کہ اس حدیث کا باعث  
تو وہ امر ہے جو یزید بن حارثہ اور علی کے  
درمیان واقع ہوا اور یزید نے دلائل علی  
سے انکار کیا یزید کے انکار پر رسول  
اللہ نے فرمایا من كنت مولاه فعلى  
مولاه الحديث۔

قال المامون فی فی موضع قال  
هذا ليس بعد منصرفه من  
حجة الوداع

امون نے کہا کہ رسول اللہ نے یہ  
حدیث کہاں فرمائی کیا واقعہ حجۃ الوداع  
سے مراجعت کے وقت کا نہیں ہے۔

قلت اجل

اسحاق نے کہا ہاں۔

قال رما موم فان قتل زید بن  
حارثہ قبل العذیر کیف رضیت  
لنفسک بهذا۔

امون نے کہا یزید تو حجۃ الوداع سے  
پہلے شہید ہو چکے تھے اسحق تم نے یہ  
نویات کس طرح پسند کئے۔ الخ۔





اب ہم پھر اپنے سلسلہ بیان پر آگئے

## قال

ان ردایتون میں ایک فقرہ اکثر شریک ہے من كنت مولا فعلى مولا اللهم  
وال من ولاة وعاد من عاداته۔  
احادیث میں خاصہ تصریح نہیں کہ ان الفاظ کے کہنے کی کیا ضرورت پیش آئی

## اقول

پہلی صاحب کا جدید سوال نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حیات میں خود حضرت سے  
ایسا ہی سوال کیا گیا ہے یہ وہی دلائل ہے جسکو حضرت نے خدا کے حکم سے آیہ تبلیغ کے نازل ہونے کے بعد فرمایا جس کے  
بشریکوں دین کا اظہار یوقوت تھا اسی کے بعد خدا نے دین کو کامل کر کے اقامت رسالت و ولایت فرمادیا  
یہ وہی دلائل ہے جسکا سوال بوقت حشر میں اُس کے ہوگا۔

جیسا کہ حواشی محرقہ ابن حجر مکی آیہ راجعہ دفعوہم انہم مسئولون اور بیابج المودۃ شیخ سلیمان  
قدوزی حنفی کے لکھ میں ہے

اخرج الديلمی عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال دفعوہم انہم مسئولون عن ولایۃ  
علی واهل بیتہ۔

## ایضاً

ص ۱۲ بیابج المودۃ میں ہے۔ ابو نعیم اخرج بسندہ عن الشعبي عن سید بن جبیر عن ابن عباس عن  
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال عن ولایۃ علی بن ابیطالب۔

اور جسکو محمد امجد شہید دہلوی نے کتاب نصب است مطبوعہ فاروقی دہلی کے ص ۱۱ میں لکھے ہیں

قال لشی صلی اللہ علیہ وسلم تعلمون

انہ دلی بالمرسین من انفسہم

قالوا بلی فقال اللهم من كنت

مولا فعلى مولا قال اللہ تعالیٰ

ویومئذ یؤکد علی الناس بالما عمم

دفعوہم انہم مسئولون قال لشی

ہم سب کو ان کے الامون کے ساتھ



صامع انفس سنون عن  
دلائیہ حلی۔  
اور کفر اگر دائن کو ان سے دریافت  
ہوگا۔ فرمایا رسول اللہ نے حضرت علی

کی دلائی کے بابت دریافت ہوگا۔

یہ وہی دلائی و امامت ہے جسکو خلفاء کے خلافت کے سنون میں حدیث میں بیان کیا ہے۔ بخاری  
ابن اسحاق اور ابن واضح کاتب عباسی صاحب تاریخ یعقوبی اور صاحب ساریت ابن قتیبہ و امام ابن جریر طبری  
اور صاحب تاریخ روضۃ الناظر اور صاحب سیرت اشراف المؤمنین ابی دغیرہ نے اپنے اپنے تصنیفات میں ذکر  
کیا ہے۔

ساریت ابن قتیبہ میں طبعاً حضرت ابوبکر میں ہر  
قال ابن اسحاق فکان خلفاء  
سنین و ثلاثۃ اشھر و تسع لیل  
اور صفت خلافت حضرت عمر بن خطاب میں ہے۔

قال ابن اسحاق کان فی الیمین  
عشر سنین و ستۃ اشھر و خمس  
لیال۔  
ابن اسحاق نے کہا ہے کہ کل مدت دلائی  
یعنی خلافت حضرت عمر بن خطاب دس سال  
چھ مہینہ پانچ راتیں ہیں۔

(دس کربلی صاحبی الفاروق میں دس برس چھ مہینہ چار دن لکھا ہے)  
اور تاریخ ابن واضح کاتب عباسی المعروف بیهقوبی میں مدت خلافت حضرت ابوبکر یہ ہے  
و کان فی الیمین سنین و  
اربعۃ اشھر۔  
اور تاریخ الرسل و المناویک لبرری بلبلہ۔ اول ص ۱۲۷ طبعہ لیدن مدت خلافت حضرت ابوبکر میں ہر  
کان فی الیمین سنین و  
ثلاثۃ اشھر و عشرین یوماً و لیلۃ  
عشرۃ ایتام۔  
اور تاریخ ابن جریر طبری لیدن مدت خلافت حضرت ابوبکر میں ہر  
کان فی الیمین سنین و  
ثلاثۃ اشھر و عشرین یوماً و لیلۃ  
عشرۃ ایتام۔

اور تاریخ روضۃ الناظر ابن شمس بن شمس بن معاویہ اور بنی امیر کے خلافت میں ہے۔  
و استقل معاویۃ بالخلافة و  
ولی بعده و من بنی امیۃ ثلاثۃ عشر  
نفرًا مدۃ دلائیۃ الجمعۃ الف  
شھرا  
دس سال (تجربہ) مستقل بخلافت ہوا معاویہ اور  
عالم ہے بعد اس کے بنی امیہ میں ۱۳  
اشخاص مدت دلائی یعنی خلافت کل  
مہرا مہینہ رہی۔



اور تیسری جلد ۳۵۰ میں ہے۔

دعائے اتم سالہ فی ولایت یزید  
ستیمہ طبعہ میں حضرت ام المومنین ام سلمہ  
کی وفات، ولایت و حکومت یزید بن  
بن معاویہ۔

معاویہ بن واقع ہوئی۔

پس حدیث غدیر و ولایت، مذکور کئی تین صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سراج الشیر شرح  
جاسع الصغیر شیخ علی بن شیخ احمد الشیر الغزیری کے حاشیہ شیخ محمد بن سالم ذہبی شافعی مطبوعہ مصر ۱۲۵۵ھ جلد ۲  
کے حدیث من کنت مولاه فانی مولاه کے شرح سے لکھتے ہیں۔

ولما سمع ذلك بعض الصحابة قال  
اما يكفي رسول الله صلى الله عليه  
وسلم ان ناتي بالشهادة اختام  
القبلة و اينما الركعة حتى يرفع علينا  
ابن ابي طالب فحل هذا من عندك  
ام عند الله فقال صلى الله عليه وسلم  
والله الذي لا اله الا هو انه من  
عند الله فهو دليل عظم فضل علي  
سواك في سيرة النبي يا امرئ اكله جانبك  
عظيم الشان فضيلت پر وال ہے۔

اور ایسے ہی علامہ زرقانی شرح تراجم لدنیر کے علیہ مقدمہ میں لکھتے ہیں  
وفي تفسير الثعلبي عن ابن عيينة ان  
النسبي صالح لما قال ذلك من كنت  
مولاه فاني مولاه عن ابن عيينة سے روایت کی ہے

عہ ہر تین جلدوں میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔

میں تین جلدوں میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔  
المتن امارت امیر کے تین جلدوں میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔  
۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔

۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔  
المتن امارت امیر کے تین جلدوں میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔

۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔  
المتن امارت امیر کے تین جلدوں میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔  
۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔ ۱۵۰ میں ہے۔



مولاہ فعلی مولاہ طار فی الافاق  
 فیلم الحارث ابن النعمان فانی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد  
 ائمتنا عن اللہ بالشہادۃین فیلنا  
 وبالصلوة وبالزکوۃ والصیام  
 والحج فقبلنا ثم لم ترضی حتی فعدت  
 بضبعی بن عبدک ففضلنا علینا  
 فہذا شیء منک ام من اللہ فقال  
 والذی لا الہ الا هو انہ من اللہ  
 فوالی وهو یقول اللہ یمران کان  
 ما یقول محمد حقا فامطرنا علینا  
 حجارة من السماء واثبتنا بعدک  
 الیم فواصل الی راحلہ حتی راہ  
 اللہ یجرف فقط علی ہامۃ فخرج  
 من دبرہ فقبلنا  
 کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں  
 کھنکھایا مولاہ فعلی مولاہ ارشاد  
 فرمایا اللہ نے بات اتران عالم میں شور مچائی  
 اور حدیث ابن نعمان نہری کو معلوم ہوئی  
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کیا  
 اے محمد آپ نے ہر خدا کی وحدانیت کے  
 شہادت کا حکم دیا ہے جس نے قبول کیا نماز اور  
 زکوۃ روزہ حج کا حکم دیا ہے جس نے قبول کیا  
 حیرت انگیز راضی نہ ہوئے بیان تک کہ آپ نے  
 اپنے چچا زاد بھائی کے بازوؤں کو پسند  
 کر کے ہم پر فضیلت دی پس یہ مرآپ کی  
 جانب کے ہی یا خدا کے جانب کے ہے جناب  
 رسول خدا نے فرمایا کہ قسم ہے اس خدا کی  
 جس کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے یہ حکم  
 امولائیت علی خدا کے جانب کے ہے پس

حادث یہ کھتا ہوا کہ خداوند جو کچھ محمد نے کہا حق ہے۔ تو مجھ پر اس کے جان سے پھر برسا یا ہم پر کوئی ناک  
 عذاب نازل کرے وہ اپنی سواری تک نہیں پہنچا کہ خداوند تعالیٰ نے آسمان سے ایک پتھر گرایا جو اس کے سبز  
 بے گل کیا اور وہ جل جہنم ہوا۔



واقعہ حدیث غدیر جو حدیث ولایت کے نام سے ہے اور جو آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل  
 الیک کے نازل ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔  
 اور جس تبلیغ رسالت کے تکمیل پر آیہ اکمال میں اور وقت نازل ہوا جبکہ حضرت رسالت مآب نے  
 جناب علی علیہ السلام کے ولایت کا اعلان عام فرمایا اور جو ابوسعید خدری کے روایت سے محقق ہو چکا ہے  
 اور جبکہ شکر یہ رسول اللہ نے افرایا اور حسان بن ثابت کی نظم جو عین جلسہ غدیر میں ایک لاکھ بیس ہزار صحابہ کے  
 صحیح میں پڑھی گئی اور حسین لفظ ولایت اور امام ہادی جناب علی علیہ السلام کے لئے وارد ہیں اور سب صحابہ اور  
 ائمہ اربعین نے رسول اللہ کے فرمانے کے بموجب خیمہ جناب امیر میں جا کر تہنیت داکئی ہے۔



ان تمام عجمی واقعات پر نظر ڈالتے ہوئے صحابہ کا حضور نبوی میں عرض کرنا کہ یہ امر حضور کی جانب سے ہوا یا خداوند عالم کے حکم سے جس پر رسالت اک علیہ السلام کا ہتم ارشاد فرمایا کہ یہ سولائست وغیرہ رب العزت کے حکم سے کیا گیا۔

پنانچہ رسالت اک علیہ السلام نے جیسا کہ مقام غدیر خم میں عام تبلیغ فرما کر تمام حاضرین سے ان الفاظ کے ساتھ اعلان فرمایا کہ حاضرین غائبین کو اس خبر کو پورا پورا دین۔  
اور پھر حضرت صلعم نے خاص تبلیغ مدینہ منورہ میں فرمائی ہے یعنی حدیث غدیر کو دوہرایا ہے  
جس کو رسول امیر نے نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے

کتاب صوة القرني (سید علی ہدائی) کے مودۃ خاصہ سے جس کو مولوی عبید اللہ

بہنسل امرتسری نے بھی اپنے کتاب الرج المطالب باب ہمام میں نقل کیا ہے

مودۃ خاصہ مطبوعہ ممبئی (کھلی جاتی ہے) الرج المطالب باب ہمام

عن ابی الحسن او خادم رسول اللہ  
سأله قال بعد من بعد من بعد  
من رفقائنا لحدثنا ما سمعت  
اذ نأى ودأت عيناى اقبل رسول  
الله صلي الله على علي عاتشه  
فقال لها اذنى لى سيد العرب فبعثت  
الى ابى بكر فدفعت فجاء حتى كان  
كرأى العين عالما ان غيره دعى  
فخرج من عندها حتى دخل على  
حفصة فقال لى ادعى لى سيد  
العرب فبعثت الى عمر فدفعت حتى  
اذا بها دكرأى العين علم  
ان غيره دعى فخرج من عندها  
حتى اذا دخل على ام سلمة كانت  
من خير من وقال ادعى لى سيد

ابو حمزہ او خادم رسول اللہ سے منقول ہے  
اس نے اپنے زمانہ پیری میں بعض نقا  
ہے کہا کہ میں تم سے وہ واقعہ بیان کرتا ہوں  
جسے میرے کانوں نے سنا اور انھوں نے  
دیکھا (ایک دن) رسالت اک عاتشہ کے  
پاس آئے اور فرمایا کہ سید العرب کو بلو اور  
انہوں نے ابو بکر کے پاس آدنی بھیجا اور  
بلوایا اور وہ آئے یہاں تک کہ جس وقت وہ  
سائے آئے تو حضرت نے کہا کہ جسکو بلوایا  
گیا تھا شخص وہ نہیں ہے پس آپ ان  
کے بیان سے پس مجھے اور حفصہ کے  
پس تشریف لائے اور ان سے کہا کہ  
سید العرب کو بلو اور انہوں نے عمر کے  
پاس آدنی بھیجا اور بلوایا جو وقت وہ  
سائے آئے تو حضرت نے دیکھا کہ یہی وہ



سید العرب فیصت الی علی خذ  
ثم قال لی یا ابا محمد وسمی وسمی  
بسماء من قریب وناثین من  
العرب ستمین من الموالی واریحین  
من اولاد الجنة فلما اجتمع الناس  
قال ائتونی بصحیفة من ادیم فاتیته  
بها ثم اقامهم مثل صف الصلوة  
فقال یا معشر الناس لیس الله اولی  
بی من نفسی یا مرفی وینها فی مالی  
علی الله امر ولا هی قالوا بلی یا  
رسول الله فقال الست اولی بکم  
من انفسکم امرکم واکملکم  
لیس لکم علی امر ولا هی قالوا  
بلی یا رسول الله قال من کان  
الله وانا مولاه فقد اعلی مولاه یا مکر  
وینهاکم ما لکم علیه من امر ولا  
غی اللهم وال من والاه وعاد  
من عاداه وانهض من نصیه واخذل  
من خذله اللهم انت شهید  
علیهم انی قد بلغت وضعت شمر  
امر فقرأت الصحیفة علینا ثلثا  
ثم قال من شاء ان یقبله ثلثا  
فقلنا نضو یا الله ویرسلنا  
نستقبله ثلثا ثم ادرج الصحیفة  
رخمها فجواتهم ثم قال یا علی  
خذ الصحیفة الیک من نکث  
لک فاکمل بالصحیفة فاکون

نہیں ہیں ہمیں جس کے پاس سے بھی رہیں  
ہو کے اور ہم سب کے پاس آئے اور یہ  
حضرت کے بہترین اولاد سے تھیں  
اور فرمایا کہ سید العرب کہ ہوا اور انھوں نے  
علی کے پاس آوی بھجوا اور ہوا یا بھجھڑتے  
نہایا کہ اے ابوالخیر اچھا اور اچھا آدمی تیرے  
کے اور اشیاء کے اور ساتھ ظالم اور  
چالیس جشیوں کو لاؤ پس جو وقت سب کو  
نہایت سے حضرت نے فرمایا کہ چڑھو والی صحیفہ  
لاؤ میں نے لاکر حاضر کیا پھر حضرت نے  
ان لوگوں کو مثل صف نماز کرا کیا اور  
فرمایا اے گمراہ مردم کیا خدا میری جان پر  
بھروسے بہتر و فضل نہیں ہے سب  
امر کرتا ہے اور کھتی کرتا ہے اور مجھے خدا  
پر نبی اور امر کرنے کا کوئی حق نہیں ہے  
لوگوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ پھر حضرت نے  
فرمایا کہ کیا میں تمھارے فضیلت بہتر و فضل  
نہیں ہوں کہ میں امر کرتا ہوں تمہیں اور نبی  
کرتا ہوں اللہ نہیں مجھ پر امر دینی کرنے کا کوئی  
حق نہیں ہے لوگوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ  
پھر حضرت نے فرمایا کہ خدا، ادرین، امکا  
مولی و ادلی بالقرن، ہون، علی بھی اس کے  
مولی و ادلی بالقرن، ہون، علی بھی اس کے  
ہیں اور نبی کریم اور نہیں ان پر نبی و  
امر کرنے کا کوئی حق نہ ہوگا بار النادرست  
کہہ سکو جو اسے درست رکھے اور دشمن  
کہہ سکو جو اس سے دشمنی رکھے اللہ مدد کرے



انا نعيم ثم تلا هذه الآية  
ولا تقضوا الايمان بعد توكيدها  
وقد جعل الله عليكم كفيلة  
فتكونوا كبنو اسرائيل اذا شئوا  
على انفسهم فشيء والله عليهم  
ثم تلا فنكث فاستمانيكث  
على نفس الاية

اوسکی جو اس کی مدد کرے اور پھر اسے اوس  
جو اس کی پھر اسے بارگاہ کو گواہ ہے میرا  
ان لوگوں پر کہین سنتیہ کہ کو پوچھا دیا  
انصیتین کن۔ دوا دی کہتا ہے کہ پھر حضرت نے  
کھردیا اور وہ صحیفہ پڑھ کر ہم لوگوں کو تین مرتبہ  
سنا یا گیا پھر حضرت نے تین مرتبہ فرمایا جس کا  
دل چاہے وہ اپنے اقاروں کو داپس لے

میں ہم نے تین بار کہا کہ ہم بڑا ہانگے ہیں خدا اور رسول سے اس امر میں کہ ہم اپنی جانیں۔ پھر حضرت نے اس صحیفہ کو لپیٹ دیا  
اور حضرت نے ہر گمانی ان سب کی ہر دن سے پھر فرمایا کہ اے علی اس صحیفہ کو پس جو شخص ہاتھ لگائی کرے پس اس پر اس صحیفہ کو پڑھ دینا  
پس میں اس کے مقابلہ میں دئی ہوں گا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ لا تقضوا الا۔ ہمانت بعد توكيدها  
وقد جعل الله عليكم كفيلة پھر حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ فنكث فاستمانيكث على نفس الاية۔  
اور روایت مذکورہ کو علامہ عبدالقادر ابن عبد الطبری کتاب حسن السيرة فی سن الرسة میں بھی ارد کیا ہے  
آخر اس روایت طریقیہ کا یہ ہے۔ فقال لست اولى بكم من فضلكم انما انا انزل ولا انا فقالوا ابي يا رسول الله فقال  
كان الله وانما مولاه فهذا ابي مولاه يا مكرمه منهاكم ومالكه عليها امر ولا فخل احد يث۔ پس یہ روایت مع امور مذکورہ  
دلالت واضحہ رکھتی ہے فلا ت اور دلائل علی پر بعد رسول اسی کو خلافت بلا فصل رکھتے ہیں۔ ۳۔ (اس کا ترجمہ دیکھو صفحہ ۱۰)

## یہاں سے ابتدائے سفر حجۃ الوداع کی تاریخ بقید یوم کے تحقیق کی جاتی ہے

شبلی صاحب اعظم گرامشی اور ان کے رفیق سفر مولانا امین اللہ تاریخ سفر کی ۲۶۔ ذوقعدہ سنچر کا دن بیان کرتے ہیں جس  
۲۹۔ ذوقعدہ (شعبہ) ۳۰۔ ذوقعدہ (چہار شعبہ) ۳۱۔ ذی الحجہ (کشیبہ) داخلہ کہ منظر اور ۹۔ ذی الحجہ عرفہ کو (یوم جمعہ) لائے ہیں  
یہ جمعہ ۲۵۔ ذوقعدہ اور ۱۲۔ یوم الاول دسیری ماہ رمضان میں آتا ہے۔ ردیکو نقشہ خیزی حرم والہ اکثر الوقع شبلی صاحب کا یہاں مذکور ہے  
ذی الحجہ عرفہ کو جمعہ کا دن لائے کیسے ۲۶۔ ذوقعدہ کو (سنچر) کا دن لایا گیا ہے چنانچہ شبلی صاحب اعظم گرامشی  
اپنے سیر میں بطرح بیان کرتے ہیں۔

سنچر کے دن ذوقعدہ کی ۲۶ تاریخ کو آپ نے غسل فرمایا اور چادر خمد باندھی نماز ظہر کے بعد ہمیشہ سے باہر  
بہر لکھتے ہیں ذی الحجہ کی چار تاریخ کو صبح کے وقت کہ منظر میں داخل ہوئے۔ یہ سیر سے کہ تک یہ سفر نو دین میں طے ہوا  
چونکہ رسالت آپ علیہ السلام نے دوسرے وقت سفر فرمایا ہے اس لئے انبیاء شریک حساب کیا گیا ہے اور یہ کہ  
اس دن صحت ذوالحلیفہ تک میل کا سفر ہے شب کو ذوالحلیفہ میں قیام رہا پھر جس کے بعد اہرام وغیرہ سے فارغ ہو کر روانگی  
مسئل ہوئی اور ۲۸۔ ذوقعدہ کی صبح کو ۹ بجے ایک منزل پر پہنچے جو ۲۹ ذوقعدہ تک میں روز اور چوتھی ذی الحجہ کی



صحبہ کرامات دن ہوتے ہیں بلکہ خدائی صاحب دن کا سفر اور رات کا سفر لکھتے ہیں  
دیکھنا یہ ہے کہ یہ مسافت کتنے دنوں کی ہے اور محدثین نے کس تاریخ سے اس سفر کا ہوا بیان کیا ہے  
اور اونٹ کی سواری سے قافلہ کے ساتھ یہ سفر کتنی مدت میں طے ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے۔

نبی صاحب باوجود تیسرے میں ایک عرب کا نقشہ دینے کے سیلون کا یہاں نہیں لکھا۔ ہم نے قدن عرب  
ترجمہ علی بلگرامی میں نہایت عمدہ مع نقشہ دیکھا ہے جس کے ساتھ کہتے ہیں کہ قافلہ قہنیا ۲۵۶ میلوں کا آتا ہے۔  
اور بالی اسکول میں جو عربی کی دوسری کتاب لفظ شمس لکھا قاضی میر احمد شاہ رضوانی مطبوعہ لاہور ۱۲۴۲ء  
ہے جس کے صفحہ ۵۷ میں یہ عبارت ہے

المدينة المنورة هي المشورة بمدينته النبي  
صاحبه \* \* \* وموقعها الى جانب  
الشمال من مكة بمسافة نحو اثنتي  
عشرة مرحلة -  
یعنی مدینہ منورہ جو مدینۃ النبی معلوم ہے  
شمال سے ہے اور جو کہ خطہ سے جانب شمال  
بارہ مرحلہ برداشت ہے۔

اور قرۃ العیون شرح سر در الخیرون باب محمد علی خان والی ٹنک کے صفحہ ۵۷ میں ہے "ابو فضل کرانی نے  
لکھا ہے کہ ذوالخلیفہ مکہ سے دس منزل ہے اور مدینہ سے دو فرسخ ہے"

اور کتاب ہجاء باب مولفہ شاہ اہل السرب اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مطبوعہ مطبع محمد مصطفیٰ خان لاہور  
صفحہ ۲۴ میں ہے۔ ذوالخلیفہ ۱۵۰ منزل از مکہ بمقام مدینان ۱۲۔

اور اردو ترجمہ صحیح ترمذی حصہ اول مطبوعہ نو کشور مدینہ کے حاشیہ میں ہے "ذوالخلیفہ ایک جگہ ہے  
جہاں سے مدینہ کے اور دس منزل ہے کہ ہے"

ایضا حضرت فخر کی نماز پڑھ کر مدینہ کے دو روز ہونے اور عصر کی نماز ذوالخلیفہ میں کہ بمقام اہل مدینہ ہے  
بڑی اور رات کو وہاں ہے اور صحیح اترام آباد تھا۔

اور قرۃ العیون شرح سر در الخیرون شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حصہ ثلث علیہ اول مطبوعہ لاہور ۱۲۴۲ء  
میں ہے "غرض کہ جب حضرت نماز پڑھ کر اور احرام باندھ کر اور لبیک کہہ کر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے پھر اونٹنی اٹھی تب دوسری اونٹنی  
آپنے لبیک کہی پھر جب پہلے پر کہ برابر بیدار کے ہی چڑھے تب پھر لبیک کہا اور ابتدا لبیک کہنے کی بعد نماز پڑھی کے تھی"

غرض کہ ظہر اور عصر کے درمیان کے مسلسل دعا کی ہوئی۔ چنانچہ در سالج یعنی مفصل حالات سفر حرمین شریفین مع  
ادعیر اللہ مؤیدہ از قریب دعا کی تا آخر سفر مولفہ حاجی عظیم الدین صاحب شمیم جددہ دعویٰ بار اول مطبوعہ نامی پریس لاہور  
۱۲۹۲ء ص ۱۱۱ میں ہے

مدینہ منورہ کا سفر اگر گیارہ دن میں طے ہوتا ہے بعض منزلیں بہت سخت ہیں ظہر سے سوا ہوتے ہیں اور تمام  
رات چلتے ہیں اور دو سکر دن آٹھ نو بجے قیام پر پہنچتے ہیں۔ شخند کے اوپر دری یا کپڑا



جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں لگانا لازم ہے کہ بیان گیارہ دن کا سفر ہو گا دن کی دو پہل درات کی شبہم سے نہ مانا  
نہایت ضروری ہے۔

بیان تک کہ خطرہ سے مدینہ منورہ تک یہ سفر گیارہ دن میں طے ہونا معلوم ہو گیا تھا۔ یہاں ہی مدت حرکت کے زمانہ میں  
جو حضرت دو تین شخصوں سے کہا گیا اور حضرت صلعم بارہویں مذہب اور بیچ الاول و دشنبہ کے دن جبکہ دن چوتھے مدینہ  
منورہ پہنچے اور یہ بارہویں بیچ الاول و دشنبہ کا چوتھا اتفاق علیہ ہے۔ اور حضرت شبہم دشنبہ میں گھر سے نکلا غار میں  
دوخل ہوئے اور تین شبانہ روز غار میں رہے۔ اور حضرت شبہم کم بیچ الاول غار سے نکلا مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے۔

تیسری جلد ثانی ص ۶۰ میں ہے

وفي الفصول المهمة واقام رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثاً ايام بليالها في الغار  
تقول المبرمین ہے کہ رسول خدا صلعم غار

تفسیر جامع البیان طبری جلد ۶ ص ۶۰ میں ہے۔  
عن ابن عباس وولد النبي صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين وخروج من مكة ودخل  
ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلعم  
دشنبہ ہی کو کہ منظر سے نکلا دشنبہ کے دن  
مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

ایضا تفسیر عانط ابن کثیر جلد ۳ ص ۶۰ میں ہے۔

عن ابن عباس قال ولد النبي صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين وخروج مهاجراً من  
مكة الى المدينة يوم الاثنين و  
قدم المدينة يوم الاثنين۔  
حضرت ابن عباس نے کہا ہے کہ رسول اللہ  
صلعم دشنبہ کے روز پیدا ہوئے اور دشنبہ ہی  
کو کہ منظر سے حجت کیا دشنبہ کے روز مدینہ  
منورہ میں داخل ہوئے۔

تفسیر معالم التنزیل بنوی ص ۶۰ میں ہے

وكانت هجرة في الثاني عشر من شهر  
ربيع الاول۔  
اور بیچ الاول سالہ کو حجت کر کے  
بھرنے

اور تاریخ کامل ابن اثیر جزری جلد ثانی ص ۶۰ میں ہے۔

فقال علي بن عوف لاشفق عشرة  
ليلة خلت من ربيع الاول  
قال ابو الهيثم اقدم رسول الله  
لاشفق عشرة ليلة خلت من  
ربيع الاول سنة احدى۔  
رسول اللہ صلعم بیچ الاول کے بارہ  
راتوں گئے عمر و بن عوف کے بیان شریف  
بارہ کی ابو الهیثمین ہے کہ رسول خدا صلعم  
بارہویں بیچ الاول سالہ ہجری کو مدینہ  
منورہ پہنچے۔



جیکہ بارہ رجب الاول (دو شنبہ) کو ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو کرم بھی ۱۰ دن (دو شنبہ) تھا اور ۲۴ صفر شنبہ  
دو شنبہ کو حضرت صلعم مکہ معظمہ سے ٹھکر داخل غار ہوئے۔

چنانچہ معارج النبوة رکن چہارم مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء میں ہے۔

دو شنبہ دو شنبہ بیست و ہفتم صفر ۱۰۵۰ء بکیر شنبہ دو شنبہ ستائیسویں صفر آنحضرت صلعم چھوٹے

خانہ بیرون رفتند و متوجہ غار ثور شدند۔ در روزہ سے ٹھکر غار ثور کے جانب روانہ ہوئے۔

ہر حال یہ سفر ہجرت کا بارہ روز میں مکہ ہوا جو گیارہ دن حال کے مدت سفر کی تالیف میں ہے جسکو شبلی صاحب نے  
نودین میں طے ہوتا لکھا ہے جو حساب سے کل ایک ہفتہ ہوتے ہیں جسکو مولوی امین الشراپ نے سیرت منظم و تصدیقہ عظمیٰ  
میں آٹھ دن کا سفر لکھا ہے جس میں اونہون نے ۲۶ ذیقعدہ و کادیمہ منورہ سے ذوالحلیفہ تک ۶ میل والا سفر بھی شامل  
کیا ہے جس سے آٹھ دن ہوتے ہیں اور جو محض ذیحجہ صبح داخلہ مکہ منظر ہے۔

پس شبلی صاحب کے نودین ۲۵ ذیقعدہ سے ہو سکتے اسلئے اونکا ۲۶ ذیقعدہ خود اونہین کے قول سے  
باطل اور غلط ہو گیا گو یہ مدت اس سفر کے طے ہونے کی کافی نہیں ہوتی لیکن محدثین نے پانچ راتوں باقی پر حضرت صلعم کا  
سفر فرمایا لکھا ہے اسلئے ہم اسی ۲۵ ذیقعدہ کو سفر فرمانا مانے لیتے ہیں جو شبلی صاحب کے ماہ ذیقعدہ کا مکمل ہونے سے  
ہے کیونکہ ۲۵ کی رویت سے وہی حساب سات آٹھ دن کا ہوگا جیسا کہ ۲۶ ذیقعدہ میں گزر چکا۔ اور محدثین نے  
کامل ۳۰ دن کا لیا ہے جسکو ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

ذیل میں محرمین حدیث سفر حجۃ الوداع اور وفات النبی کے روایت کنندگان کی فہرست نمبر وار درجاتی ہے  
یہی وہ محدثین اور مورخین و مفسرین و ارباب سیرت ہیں جن میں آرا کین قوم و اساطین اور حفاظ حدیث بھی داخل ہیں  
چتر وار و در ذہب اسلام ہے۔

- (۱) امام ابن شہاب محمد بن مسلم الزہری المتوفی ۱۸۰ھ (۲) موسیٰ بن عقبہ امام سفاری المتوفی ۲۳۰ھ (۳) محمد بن اسحاق امام
- درمیں سفاری المتوفی ۲۵۰ھ (۴) امام مالک بن انس المتوفی ۲۴۰ھ (۵) محمد بن عمر اقدی صاحب سفاری قاضی بغداد المتوفی ۲۵۰ھ
- (۶) امام عبد الملک بن بشام المعروف بابن ہشام تلمیذ سیرت ابن اسحاق المتوفی ۲۴۰ھ (۷) محمد بن سعد کاتب اقدی صاحب طبقات المتوفی
- ۲۵۰ھ (۸) امام احمد بن حنبل الشیبانی صاحب مستدرک المتوفی ۲۴۰ھ (۹) امام و حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل جامع صحیح بخاری المتوفی
- ۲۵۵ھ (۱۰) محمد بن ابی یعقوب بن واضح کاتب عباسی صاحب ریخت یعقوبی (۱۱) امام و حافظ مسلم بن الحجاج صاحب صحیح مسلم المتوفی ۲۶۱ھ
- (۱۲) صاحب رمدان ابن قتیبہ ابی محمد عبد اللہ بن مسلم الدیلمی المتوفی ۲۴۰ھ (۱۳) امام و حافظ محمد بن عیسیٰ صاحب جامع صحیح
- ترمذی المتوفی ۲۷۰ھ (۱۴) امام و حافظ ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب صاحب خصائص المتوفی ۲۷۰ھ (۱۵) امام و حافظ و مجتہد مطلق ابو جعفر ابن
- جبریل المتوفی ۲۷۰ھ (۱۶) امام و ناقد و حافظ ابن عافق ابو محمد عبد الرحمن بن محمد الشیبانی ابی حاتم المتوفی ۲۷۰ھ (۱۷) شہاب الدین
- احمد المعروف بابن عبد ربہ الاندلسی مالکی المتوفی ۲۷۰ھ (۱۸) حافظ ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد صاحب صحیح المتوفی ۲۷۰ھ (۱۹)
- حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی المتوفی ۲۷۰ھ (۲۰) ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم المتوفی ۲۷۰ھ (۲۱) ابوبکر احمد بن محمد







بن محمد الحنفی المالکی مورخ ابن خلدون المتوفی سنه ۷۱۱ (صاحب کتاب حیوة الایوان ویری شافعی المتوفی سنه ۷۱۲) صاحب  
روضة المناظر ابن شحمة حنفی المتوفی سنه ۷۱۳ (صاحب تصحیح المصباح وافی الطالب شیخ الاسلام شافعی القضاة خمس لدین محمد  
ابن زری المتوفی سنه ۷۱۴) صاحب فتح الباری شافعی صحیح بخاری المصنفان بن عمر عسقلانی شافعی المتوفی سنه ۷۱۵ (صاحب  
عمدة القاری شافعی صحیح بخاری علامہ عینی حنفی المتوفی سنه ۷۱۶) صاحب کتاب فصول السیاسة بن عبد الغنی المتوفی سنه ۷۱۷  
۷۱۸ (مورخ روضة الصفی فارسی محمد بن خازن شافعی المتوفی سنه ۷۱۹) صاحب معارج النبوة فارسی مولانا حسین الدین غزالی المتوفی  
سنه ۷۱۹) صاحب روضة الشهید فارسی و تفسیر مواهب العابدین المعروف بتفسیر حسین بن سعید بن علی الکاشغری و در خطبہ الی المتوفی  
سنه ۷۲۰) صاحب تاریخ التوفیق سیوطی و تفسیر و نشر و آفاق و غیره للشیخ بلال الدین سیوطی المتوفی سنه ۷۲۱) صاحب  
مواهب اللدنیہ و ارشاد الساری شرح صحیح بخاری للشیخ شهاب الدین احمد قسطلانی المتوفی سنه ۷۲۲) صاحب تاریخ حبیب السیر  
فارسی غیاث الدین بن ہمام الدین المتوفی سنه ۷۲۳) سبیل الہدی و الارشاد فی سیرت خیر العباد محمد بن یوسف الشافعی الدمشقی  
سنه ۷۲۴) صاحب تاریخ التوفیق حسن بن محمد بن الحسن الدیاربکری المتوفی سنه ۷۲۵) صاحب تفسیر سراج المنیر للامام  
محمد بن احمد الخطیب الشیرازی المتوفی سنه ۷۲۶) صاحب کتاب اربعین و روضة الاحباب فارسی جمال الدین عطاء المعبود بن  
فضل ابنہ محدث الشیرازی المتوفی سنه ۷۲۷) انسان الیقون فی سیرة الامین و المأمون المعروف بسیرت طبری نور الدین علی بن  
ابراہیم الحنفی الشافعی المتوفی سنه ۷۲۸) مدارج النبوة للشیخ عبد الحق دہلوی المتوفی سنه ۷۲۹) مناقب مقتوی جمال  
الحسینی الترمذی کشفی فارسی (۷۳۰) شمس الارضین شیخ شافعی عیاض شهاب لدین خفای حنفی المتوفی سنه ۷۳۱) زرقانی  
شرح علی المواہب للشیخ محمد بن عبد الباقی الزرقانی المتوفی سنه ۷۳۲) سرور الخزون شافعی ولی ابنہ محدث دہلوی المتوفی  
سنه ۷۳۳) شیخ محمد بن سالم حنفی شافعی المتوفی سنه ۷۳۴) سید محمد بن اسمعیل یمنی صاحب روضة القدیح المتوفی  
سنه ۷۳۵) مولوی امین اللہ صاحب سیرت منظوم قصیدہ عظمی المتوفی سنه ۷۳۶) شاد عبد العزیز صاحب تحفہ  
بشاعر و تفسیر عزیزی المتوفی سنه ۷۳۷) شاد عبد القادر صاحب موضح القرآن اردو مع تفسیر المتوفی سنه ۷۳۸) (۷۳۹)  
تفسیر فتح القدیر للشوکانی التوفی سنه ۷۴۰) صاحب تاریخ حبیب الدین مولفہ محمد عنایت احمد کاکوروی مولفہ سنه ۷۴۱) سیرۃ النبوة  
والآثار الحمدیہ سید احمد و صلاخان مفتی محمد مظفر مولفہ سنه ۷۴۲) صاحب زیادہ المودة شیخ سلیمان الحنفی قندوزی المتوفی سنه ۷۴۳)  
صاحب تفسیر فتح البیان نواب مولوی صدیق حسن خان بھوپالی المتوفی سنه ۷۴۴) صاحب ناسخ التواتر  
پہر متوفی لسان الملک طبرانی (۷۴۵) ارتح الاسلام علامہ ابو الفضل محمد بن اجسان اللہ گورکھپوری (۷۴۶) خاترہ

فہرست مذکورہ میں ان چار نقظوں کا استعمال کثرتاً ہوا ہے۔

حافظ، امام، شیخ، محدث وغیرہ جنکی اصطلاح فن رجال و محدثین میں یہ ہے جسکو مجمع الوسائل شرح الفضائل  
نور الدین علی بن سلطان محمد القاری سے نقل کیا جاتا ہے۔ ثم المناظر فی اصطلاح المحدثین من اصحاب علم ہائے الفوائد و مناقب  
و اسناد الطالب ہو المبتدئ الراغب فی المحدث الشیخ کلامہ و انما ذکر المحدث و المحدث من اصحاب علم ہائے الفوائد و مناقب و اسناد  
احوال و تاریخاً و تارخاً و الحاکم و الذی صاحبہ عنہ جمیع الاحادیث المرویۃ عنہ۔











بصری نے کہا دو نوٹج حدیث کی ہم سے عبد الرزاق  
نے ابن جریر سے کہا اس نے مجھے ابن شہاب زہری  
سے خبر لی ہے اس نے روایت کی عروہ سے اس نے  
عائشہ سے اور کہا حسین بن مہدی نے اپنی حدیث  
میں یہ روایت ہے زہری سے اس نے روایت کی  
عروہ سے اس نے عائشہ سے یہ کہ نبی صلعم فوت ہوئے  
اس حالت میں کہ ترستھ سال کے تھے یہ حدیث حسن  
صحیح ہے اور روایت کیا اسکو زہری کے پیچھے یعنی  
ابن ابی الزہری رحمہ اللہ نے زہری سے  
اس نے عروہ سے اس نے حضرت عائشہ سے  
مثل اس کے۔

مہدی البصری قال نا عبد الرزاق  
عن ابن جریر قال نا عبد الرزاق  
ابن شہاب الزہری عن عروہ  
عن عائشہ وقال حسین بن مہدی  
فی حدیث ابن جریر عن الزہری عن  
عروہ عن عائشہ النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم مات دحو ابن ثلاث وستین  
سنة ا حدیث حسن صحیح وقد رواه  
ابن ابی الزہری عن الزہری عن  
عروہ عن عائشہ مثل هذا یعنی  
(حدیث حسن صحیح ہے۔)

احادیث مذکورہ سے زہری نے عروہ کے طریق اور عائشہ کے سند سے آنحضرت صلعم کا ترستھ سال کی عمر میں فوت  
ہونا واضح ہو گیا جسکو موسیٰ بن عقبہ نے زہری اور عروہ کے طریق اور عائشہ کے سند سے روایت کی ہے اور زہری  
نے سعید بن مسیب کی سند سے یہی روایت اخراج کی ہے۔ لیکن یہ وفات ابی صلعم کس تاریخ کو واقع ہوئی جسکے  
تحقیق کے بعد تاریخ سفر حجۃ الوداع کا یوم استخراج کیا جاتا ہے۔

چنانچہ طبقات البکیر ابن سعد جز دوم قسم دوم مطبوعہ لیدن یورپ ۱۳۲۸ھ کے صفحہ ۵۵ پہلی سطر سے پانچ  
سطر تک یہ حدیث وارد ہے۔

خبر دی ہکو محمد بن عمر نے کہ حدیث کی مجھے  
ابراہیم بن یزید نے عبد الباقی بن طاؤس سے اور  
سے اس کے باپ طاؤس نے حضرت ابن عباس سے  
کہا حضرت ابن عباس نے اور حدیث کی مجھے محمد  
بن عبد اللہ (ابن ابی الزہری) زہری کے پیچھے نے  
زہری سے اور عروہ نے اور حضرت عائشہ  
نے کہا کہ وفات پائی رسول اللہ صلعم نے ۱۲ ربیع الاول کے  
روایت مذکورہ کو ملاحظہ فرمائی ہے اپنے سیرت المختصر میں یہ  
سید البشر کے جز ثانی میں وارد کیا ہے۔

اخبرنا محمد بن عمر حدثني ابراهيم بن يزي  
عن ابن طاؤس عن ابيه عن ابن عباس قال  
حدثني محمد بن عبد الله يعني ابن ابي  
الزهري عن الزهري عن عروة عن عائشة  
قالت توفي رسول الله صلعم يوم الاثنين  
كاثني عشرة مضت من ربيع الاول

سیرت المختصر من سيرة سيد البشر حافظ دمیاطی کے  
جز ثانی میں ہے۔

وعن ابن عباس وعائشة قالوا توفي رسول الله

ابن عباس اور عائشہ نے روایت کی ہے کہ وفات







فقطرت الی وجهه سکا رة  
در حقه مصحف شریف  
الصحف و توفی من احضر  
ذلك اليوم -

پیدا ہوا حضرت نے ادا کی طرف اشارہ کیا کہ ہے  
جنگ پر لڑے رہو انس کہتے ہیں اور صوفت میں سے  
حضرت کے چہرہ کو دیکھا گیا کہ وہ قرآن مجید کا ارتقا  
ہے بعد اسکا حضرت نے پردہ ڈال دیا اور اسی  
دن کے آخر دن میں حضرت نے وفات پائی۔

ایضاً تاریخ صغیر بخاری مطبوعہ دار آبادیج اول کے ص ۱۵۱ میں ہے  
عن ابن شهاب اخبر فی اسن قال و  
توفی اخر ذلك اليوم  
اور عمدة القاری شرح صحیح بخاری ج ۸ ص ۳۳۱ میں ہے۔

وفی حدیث ابو یعلیٰ باسناده  
عن اسن انه توفی اخر بقار  
یوم الاثین -

اور حدیث میں ابو یعلیٰ نے اپنے اسناد کے ساتھ انس سے  
روایت کی ہے کہ وفات فرمائی اس حضرت صلعم نے شنبہ  
کے آخر یوم پر یعنی شام کے وقت۔

اور اسد الغابہ فی الصحابة بن اثیر جزری حصہ اول ص ۳۳ ذکر وفات و مبلغ عمرہ صلعم میں ہے۔  
سفیان بن عیینة الهلالی عن الزهري  
عن انس و توفی اخر ذلك اليوم  
سفیان بن عیینہ ہلالی نے زہری سے انس سے روایت کی ہے کہ وفات فرمائی اس حضرت صلعم  
نے آخر دن اور شنبہ میں۔

اور تاریخ صغیر بخاری ج ۱ ص ۱۵۱ میں حضرت ابو بکر کے ذکر میں ہے۔  
قال ابو یزید توفی ابو بکر لشمان  
بیال بقین من جمادی الاخرة  
سنة ثلاث عشرة -

ابو یزید نے روایت کی ہے کہ وفات حضرت ابو بکر کی  
آٹھ راتوں ماہ جمادی الثانی ۳۱ھ کے باقی پر  
واقع ہوئی یعنی ۲۵ جمادی الثانی ۳۱ھ کو۔

اور اسد الغابہ فی الصحابة ج ۳ مطبوعہ ۱۳۸۶ھ کے ص ۲۲۳ و ص ۲۲۴ میں ہے۔

قال واخبرنی ابی یاسناده عن محمد بن سعد  
حدثنا محمد بن عمر حدثنا محمد بن عبد الله را بن  
احمد الزهري عن الزهري عن عروة عن عائشة قال  
كان اول مرض ابی بکر انه اغتسل يوم الاثنين  
سبع خلون من جمادی الاخرة وكان يوماً ياردا  
خمس مئة عشر يوماً لخروج الی صلوة وکات

کہا راوی نے کہ خبر دی: انے اسناد محمد بن سعد سے  
کہا انھوں نے کہ حدیث کی ہم سے محمد بن عمر نے کہا حدیث  
کی ہم سے محمد بن عبد اللہ ابن ابی الزہری نے زہری سے  
انھوں نے عروہ سے عائشہ سے کہا حضرت  
عائشہ نے کہ اول مرض ابو بکر کا یہ تھا کہ غسل کیا اور تھوٹا  
سے دو شنبہ کے دن جمادی الاخر کو اور وہ دن سرد تھا



یأمر عریضاً بالناس ویدخل الناس علیہ  
 وهو یقل کل یوم دکان عثمان الفهم لہ فی موتہ  
 توفی ابو بکر وحده اللہ سلیمان الاول ثانیاً  
 بقین من جمادی الآخرۃ سنۃ ثلاث عشر من ہاجر  
 النبی صلیم نکات خلافتہ ستین ثلاثاً آخر عمرہ  
 میال دکان ابو مفسر بقول ستین واربعاً آخر عمرہ  
 اربع لیلال وتوفی وحده اللہ وهو ابن ثلاث ستین  
 سنہ خمس علی ذلک فی الروایات کما استوفی  
 سن رسول اللہ صلیم دکان ابو بکر  
 دکان بعد الغیل ثلاث سنین۔



پس بخارین بکار ہے پندرہ روز تک نماز پڑھانے  
 زمین جاتے تھے اور عمر کو حکم دیتے تھے کہ وہ لوگوں کو  
 نماز پڑھائیں اور لوگ آتے تھے ان کے پاس انعامات  
 کرنے کے لیے اور اولیٰ حالت میں ہر روز خراب ہوتی  
 جاتی تھی اور عثمان ان کے پاس ہر وقت رہتے تھے اور  
 وفات پائی ابو بکر نے شب سہ شنبہ کی شام کو ۶۲ سال کی عمر میں  
 مسکن تھی اور مدت خلافت حضرت ابو بکر کی دو سال  
 تین مہینے دس شبانہ روز ہوئے اور ابو مفسر کہتا ہے کہ  
 دو سال چار مہینے چار دن تین کم اکل مدت خلافت چھ  
 اور وفات پائی اور ان کا ایک ۶۳ سال کے تھے تمام  
 روایتیں اس بات پر متفق ہیں کہ ابو بکر نے سن رسول کو  
 پورا کیا اور حضرت ابو بکر واقعہ میل کے تین سال بعد  
 پیدا ہوئے

احادیث وفات النبی ۱۲ ربیع الاول یوم دو شنبہ کی ہیں جن سے یکم ربیع الاول کو (نہ شنبہ) کا روز اور ۹ ذی الحجہ عرفہ اور  
 ۲۵ ذیقعدہ کو (دو شنبہ) کا دن آتا ہے جسکی تائید میں مورخ روضۃ المستنیر اپنے تاریخ مطبوعہ علی ۱۲۶۶ھ ص ۱۷۱ میں  
 لکھتے ہیں بروایت روز شنبہ بسبب و نجم (ذیقعدہ) اور بقولے روز دو شنبہ از مدینہ بیرون آمد یعنی ایک روایت سے  
 یوم شنبہ ۲۵ ذیقعدہ اور ایک سے دو شنبہ کے روز حضرت کا سفر حج کیلئے برآمد ہوا محقق ہوتا ہے۔

ایضاً اور معارج النبوة مولانا معین الدین فراہی المتوفی ۱۲۹۴ھ مطبوعہ مطبعہ نور لاہور ۱۲۹۴ھ کے رکن چہارم  
 ص ۲۲۳ میں ہے رست و نجم ذیقعدہ روز دو شنبہ بروایت روز شنبہ از مدینہ بیرون آمد یعنی ۲۵ ذیقعدہ یوم  
 دو شنبہ یا بروایت روز شنبہ (رسول اللہ صلیم) مدینہ سے باہر نکلے۔

ایضاً اور عین البیون ترجمہ سرور المحدثون شاہ ولی اللہ محدث دہلوی معروف بہ نور علی نور مترجمہ ابو القاسم بن  
 عبد العزیز ہنسوی مطبوعہ مطبعہ مصطفائی محمود زکریا کھنوسہ ۱۲۸۵ھ کے ص ۶ میں ہے۔ اور آپ حجۃ الوداع میں دو شنبہ کے دن  
 بالون میں لٹکی گئے ہوئے اور بہن مبارک پر تیل اور خوشبو ملے ہوئے اپنے در دولت سے تشریف لائے آخر شرف ذوالکلیفہ میں  
 فروکش ہوئے۔ اور رات کو وہیں قیام فرمایا اللہ اعلم

اور ص ۲۸ میں ہے کہ آنحضرت صلیم جب ترستہ برس کے ہوئے بارہویں ربیع الاول (دو شنبہ) کے دن چاشت کے  
 رات وفات پائی اور آپ چودہ روز بیمار رہے۔  
 اور تحفۃ انشاء شریہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی باب دہم مطبوعہ نو کشور ۱۲۹۶ھ ۱۸۷۹ء کے آخر ص ۲۷ میں



مثل روضۃ الصفا اور معراج النبوة کے ہے کہ روز چار شنبہ سبت و ششم صفر مذکور آنحضرت رارضی اللہ عنہ روز چار شنبہ  
۲۸ صفر کو مرض رسول خدا صلعم پڑھا ہوا جس سے ۲۹ صفر (چار شنبہ) اور ۳۰ صفر (پنجشنبہ) دو یوم آخر ماہ صفر کے اور بارہ روز  
ماہ ربیع الاول کے کل چودہ دن حضرت بیمار رہے جیسا کہ اوپر شاہ ولی اللہ دہلوی شہید شاہ عبدالعزیز کے رسالہ سرور المحزون  
اور اسکے ترجمہ عین العیون میں ہے۔

لیکن مواہب لدنیہ علامہ قسطلانی کے مقصد عاشر ادہم میں ہے۔

قال الحافظ ابن رجب فی کتاب ابتدا مرضہ صلعم حافظ ابن رجب نے کہا ہے کہ حضرت صلعم اخیر صفر  
فی آخر صفر و کانت مدۃ مرضہ ثلاث عشر یوماً میں بیمار ہوئے اور کل مدت بیماری کے تیرہ روز تھیں۔

واضح ہو کہ ۲۸ صفر (چار شنبہ) کا تیرھواں روز گیارہ ربیع الاول (دو شنبہ) اور چودھواں روز ۱۲ ربیع الاول  
(سہ شنبہ) ہوتا ہے۔ جو بدیہی ہے۔ گیارہ ربیع الاول کے آخر یوم پر وفات انہی ہے یہ تاریخ ۹۔ فیکھ سے نوے یوم پر اور ہجری  
سے اکیاسی یوم پر پونچھتی ہے اور ۱۲ ربیع الاول کو بیاسیواں روز یا عرفہ کے بعد سے اکا نوے یوم اور اسکا ۱۲ ربیع الاول کی  
شب سے پہلی تاریخ حضرت ابو بکر کی خلافت کا حساب کیا گیا ہے کیونکہ حضرت عائشہ کی روایت میں ہے کہ کل مدت  
خلافت حضرت ابو بکر کی دو سال تین مہینے دس راتیں۔ جو گیارہ ربیع الاول کی شام سے بعد وفات انہی کے ۱۲ ربیع الاول  
سلسلہ یوم سہ شنبہ لغایت ۱۲ ربیع الاول سلسلہ دو سال ۱۲ جمادی الآخرہ تین مہینے ۲۲ جمادی الثانی سلسلہ دس راتیں  
کامل ہوئیں۔

۱۲ ربیع الاول کو (دو شنبہ) قرار دینے سے ۲۹ صفر کا پنجشنبہ اگر کم ربیع الاول کو ہو جاتا ہے اور مدت خلافت  
کا حساب ۱۳ ربیع الاول سے ہو گا جس سے بجائے دس دن کے نو دن ہونگے جیسا کہ معارف ابن قتیبہ بطریقہ حضرت علامہ سفہرین  
بحوالہ ابن حنابلہ جو کانت خلافت سنۃ ۱۱ لا شکر قسم لیا یعنی مدت خلافت حضرت ابو بکر دو سال تین مہینے نو راتیں تین  
جو حضرت عائشہ کی روایت کے موافق ہے۔ اور علاوہ اسکے ۱۲ ربیع الاول کے (دو شنبہ) سے تیسری ماہ رمضان کو روز  
آئینکا حالانکہ تیسری ماہ رمضان کو (سہ شنبہ) تاریخ وفات جناب فاطمہ علیہ السلام مسلمات اور باب محمد بن و سیرہ  
جسکو ہم آگے بیان کریں گے اور آخر عمر کی مدت میں حدیث کے خلاف ایک دن کا اضافہ ہو جاتا ہے۔

اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے اصلی رسالہ سرور المحزون مطبوعہ چھاپہ محمدی ۱۲۵۶ھ کے ص ۳۴۲ میں لکھتے ہیں

وفات یافتہ روز دو شنبہ و قنیکہ گرم شد یعنی حضرت صلعم نے ۱۲ ربیع الاول دو شنبہ  
چاشت بتاریخ دوازدهم از ربیع الاول و بیمار ماند کے روز چودہ دن بیمار رہ کر وفات  
پچارہ روز۔

فرمانی۔

اور قرۃ العیون شرح سرور المحزون حصہ ششم ج اول کے صفحہ ۱۴ میں ہے۔ اور اسی کیلئے دھوین سال صفر کی چھبیسویں  
تاریخ دو شنبہ کے روز آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ درستی سامان شکر کی واسطے رطائی روم کے کریں۔ اور اسی مہینہ کی اٹھارہ  
تاریخ کو آنحضرت صلعم بیمار ہوئے عارضہ تپ اور درد سر کا تھا اور دوسرے دن باوجود بیماری کے آپ نے اپنے دست مبارک



ایک روئے یعنی نشان اسامہ کے واسطے بنایا گئے

اور وقتہ الاحباب ۱۱۔ اول مطبوعہ انوار سہری لکھنؤ مسئلہ کے مسئلہ میں ہے۔

در روز دوشنبہ ۱۱ ششم ماہ صفر سنہ مذکورہ حضرت امیر مودوم را کہ ساختگی لشکر کنید جہت حرب روم روز دیگر اسامہ بن زید را طلبید و فرمود ترا امیر لشکر میگرددائم آن

یعنی ۲۶ صفر دوشنبہ کے روز مودوم نے لوگوں کو جنگ روم کے لئے تیاری کا حکم دیا۔ اور ۲۷ صفر دوشنبہ کو اسامہ بن زید کو بلا کر امیر لشکر فرمایا۔

در روز چہار شنبہ ۱۱ ششم ماہ مذکور آنحضرت را مرض طاری شد و روز دیگر باوجود مرض بدست مبارک خود لو اسے برای وئے عقد فرمود۔

یعنی ۲۸ صفر چہار شنبہ کے دن آنحضرت صلعم کو مرض لاحق ہوا اور دوسرے دن (۲۹ صفر پنجشنبہ) کو باوجود مرض کے اپنے دست مبارک سے اسامہ بن زید کے لئے جغتہ درست فرمایا۔

غرض کہ آخر ماہ صفر کے دو دن ۲۹ و ۳۰ صفر اور بارہ روز ماہ ربیع الاول کے سرور المیزون وائے یہ کل چودہ دن ہو جو ۲۸ صفر چہار شنبہ کا چودہ ہوا۔ روز (۲۹ صفر) ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوشنبہ کو وفات فرمایا ہے جو تیرہواں روز گیارہ ربیع الاول کو ہوتا ہے جسکی آخر یوم پر رحلت ہے اور حضرت ابوبکر غیر حاضر تھے چونکہ ۱۲ ربیع الاول کی صبح کو دن چڑھے اپنے مکان سے جو مدینہ سے دو میل پر تھا تشریف لائے اور قوڑی دیر کے بعد طلب خلافت میں مقیم نبی ساعدہ کو گئے مین اسلئے عام روایتوں میں وفات انہی گیارہ ربیع الاول کے بجائے ۱۲ ربیع الاول لکھا ہے جو تاریخ مرض انہی سے ایک روز کافرق ہو جاتا ہے یہی نکتہ تحقیق سے صحیح آتا ہے۔ کیونکہ شاہ عبدالعزیز محدث اور شاہ عبدالقادر محدث بسران شاہ ولی اللہ محدث دہلوی عرفہ ذریعہ سے حضرت صلعم کا زندہ رہنا مین مینے یعنی نوے روز (۹۰ دن) فرماتے مین جو حدیث مین کیا گئی یوم آخر عمر کے مین چنانچہ نقشہ مرتبہ اور مسئلہ حضرت نعمانی کے مطابق ۵ ذیحجہ سے ۲۹ ذیحجہ تک (۲۵ شبانہ روز) ماہ محرم (۲۵ شبانہ روز) ماہ صفر (۲۹ شبانہ روز) ماہ ربیع الاول (گیارہ شبانہ روز) جسکی مین ۱۹ شبانہ روز یعنی گیارہ ربیع الاول تک مین ہو گئے جس کا دوسرا حساب ۸ ذیحجہ سے ۲۹ ذیحجہ تک (گیارہ شبانہ روز) اور ماہ محرم (۲۵ شبانہ روز) ماہ صفر (۲۹ شبانہ روز) ماہ ربیع الاول (گیارہ شبانہ روز) یہ کل مین ۱۹ شبانہ روز کی ہوئی جو صحیح حدیث کے مطابق ہے جس مدت کو جمہور مفسرین نے اختیار کیا ہے۔

اور ۱۲ ربیع الاول کو پہلے حساب سے (۹۱ روز) اور دوسرے حساب سے (۸۲ روز) ہوتے مین جو خلافت کے پہلی تاریخ

مین داخل ہے

اب ہم حضرت عائشہ کی تحریر روایت کی جانب توجہ کرتے ہیں جس میں سات جمادی الثانی یوم دوشنبہ کو غسل کرنے سے اور سردی کی وجہ سے حضرت ابوبکر مجاور ہوئے اور ۳ جمادی الثانی کی شام کو بعد مغرب کے شب (۲۸ صفر) مین وفات فرمائی جس روز کی مدت خلافت کی دو سال تین مہینے دس شبانہ روز کے بتائے گئے ہیں۔ یہ آخر کے دس شبانہ روز اسی ۳ تاریخ کی شب سے یعنی



اُچار و تاریخ کی تمام سے محسوب کئے گئے ہیں ورنہ دوسرے شہزادے یوم انہیں ہو سکتے۔

شام چہ چہ جہانی شامی ملک ملک دو سال تین مہینہ دس راتیں ہوئے

شاه جهان فی الفانی سلطان محمد و دو سال تین مہینہ و دس رات تین ہفت روزہ

چنانچہ موصوفہ البرزخ و غیرہ ایسی حدیث حضرت عائشہ کے مطابق اپنی اپنی تائید میں کہتے آئے جیسا کہ تاریخ الخلفاء  
فی اختیار البشر میں ہے۔

تاریخ التبت

قال ابو الفدا ثم توفي ابو بكر بمسجد ابي القاسم

میرزا بولطفا کہتے ہیں کہ اگر جہان فیضی کے

بين المغربين المشائين بقدين من جهات المظفر  
كود بهان مغرب و مشال غب سه شنبه من حضرت

گودہ پان مغرب اور شمالی قب سہ شنبہ من حضرت

سنة ثلاث عشرة مائة خلاف ستمائة ابو بكر نے وقتِ پالی و بیتِ غلامت کی دو سال تیریں

ابو بکر نے وقتِ پالی و بہت غفلت کی دو سال تین

و ثلاثه اشهر و غریمال۔

مہینے دس روپے ہیں۔

روایت حضرت عائشہ اور موسیٰ ابو الفداء وغیرہ ۲۲ جمادی الآخرہ کو (دوشنبہ) جسکی آیتوالی شب (سہ شنبہ) میں وفات  
ابو بکر بیان کرتے ہیں حالانکہ روایت حضرت عائشہ میں سات جمادی الآخرہ کے دوشنبہ کے روز حضرت ابو بکر کو غسل کرنے  
کے سردی کی وجہ سے جاری لاحق ہوئی۔ تو آٹھ جمادی الآخرہ کو (سہ شنبہ) پس ۱۵ و ۲۲ جمادی الآخرہ کو (سہ شنبہ) ہو  
جسکی آیتوالی شب (سہ شنبہ) درمیان مغرب و عشا کے رحلت ابو بکر ثابت ہوتی ہے۔

ابو بکر بیان کرتے ہیں حالانکہ روایت حضرت عائشہ میں سات ہوا ہی اخیر کے دو شبہ کے روز حضرت ابو بکر کو غسل کرنے

۷۱۰

حکایت اول

[illegible]

بکلی تائید بین علامہ بن محمد بن علی روضۃ النافع مطبوعہ مصر ۱۲۸۵ھ و ۱۳۰۵ھ میں مسطور ہے حال میں رخ سبابت

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْطَّرِيقِ قُلُوبُهُمْ  
وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْطَّرِيقِ قُلُوبُهُمْ

[illegible]

وفاات کریمانی البیاضیہ سب پندار سبہ الامیاد

[illegible]

علامہ موصوف کا یہ حساب از روی حساب کی روایت سے ملتا ہے جس میں موت خلافت کو بجائے دس راتوں کے  
دس دن کئے ہیں یعنی ۱۲ ربیع الاول کے دن سے شمار کیا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ امامت یا خلافت ۱۲ ربیع الاول کی شام  
کے اور ۵ ذی الحجہ دن تک قالی رہی کیونکہ ابھی سقیفہ نبی ساعدہ میں داخل نہیں ہوا۔ غرض کہ وفات حضرت ابو بکر و دشنبہ  
اور دشنبہ کے درمیان میں جو اڑسی حدیث حضرت عائشہ سے غلط ہو گیا۔ اور صحیح شنبہ جو ہے۔

پیشہ کیلئے اور تعلیم کے لئے سب سے زیادہ اہم ہے۔

دس دن کے ایسا ہی تاریخ الاول کے دن کے ساتھ لیا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ خیانت اور بیعت الاول کی

کے اور ان کے ایک دن ہر ایک کی نیکی کی سلیقہ بن سادہ میں داخلہ میں ہوا۔ غرض کہ وفات حضرت ابو بکر صدیق

خانیہ کے درمیان میں ہوتا اور اس حدیث حقیرت کا لٹے سے غلط ہو گیا۔ اور صحیح شیبہ میں ہے

ارباب سیرت و تاریخ رحمہ اللہ! درود اللہ علیہم  
یعنی ارباب و تواریخ نے بیان کیا ہے کہ ابو بکر

یعنی ارباب و تہوار کے بننے میں ان کا ہے کہ ان کو

صدیق شاہ بعد از واقفہ میں پندرہ سال دنیا باماء متولد  
 صدیق بعد از واقفہ کے دو سال پانچ ماہ میریداً فوت ہوئے

سندیق الہد و التفسیل کے دو سالن یا ماہ پر سیداموسے اور

شد و در آخر روز در شب و بقیه شب مشغول به صبح

آخر اوم ورتنہ ابرقہ شب ششم اور ہفت

افست و بقوت روز جمعه بست و در روز یکم مردگان

اور تھوڑے روز میں اس میں ہوا آئی اور اس سے

مناجیه و سوره از تحریر و قلمات یافتند

وہاں تک کہ



اور مرآۃ البیان یا فی اور مرآۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ الصالحین علی قاری میں ولادت حضرت ابو بکر کی ابو معشر کی خدمت  
خلعت کے ساتھ ہے۔ (حالانکہ ابو بکر کی ولادت سے قبل کئی سال بعد ہوئی۔ دیکھو مشکوٰۃ کتاب خدام)

وللہرضی اللہ عنہ بعد عام الفیل بسنتین و  
یعنی حضرت ابو بکر بعد واقعہ فیل سے دو سال

اور بعد اشھد لا یتان۔  
کچھ دن کم چار مہینے پر پیدا ہوئے۔

اور حضرت عائشہ کی روایت میں مسلسل روایت کہ حضرت ابو بکر بعد واقعہ فیل کے تین سال پر پیدا ہوئے  
جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت حضرت ابو بکر کچھ مہینے کم ۳ سال کے تھے اور وفات پر بائیس سال کے برابر تین  
اور اجمالاً فی سماء الحجاز سماء مکہ مشکوٰۃ میں ہے۔

ابو بکر صدیق کا مولودہ تک بعد الفیل  
کہ ابو بکر صدیق بعد واقعہ فیل کے دو سال کچھ دن کم

سنتین واربعة اشھد لا یتان۔ و مات بالمکۃ  
چار مہینے پر کم معشر میں پیدا ہوئے اور ۳۲ جمادی ثانی

لیلا الثانیۃ ثمان بقین من جمادی الآخرۃ سنۃ  
سنتین واربعة اشھد لا یتان۔ و مات بالمکۃ

ثلاث عشرة کانت خلافتہ سنتین واربعة  
کا زمانہ دو سال چار مہینے ہوئے جسکو ابو معشر نے دو سال

اشھد۔  
چار راتوں کم چار مہینے کی کل مدت خلافت بیان کی ہے

جس سے ابو معشر کا قول ۳۶ معشر دو شنبہ سے مدت خلافت حضرت ابو بکر کا حساب اس طرح آتا ہے۔

۳۶ صفر ۱۱ لغایت ۳۶ صفر ۱۲ دو سال ۲۶۶۔ یعنی الاول سنہ ایک ماہ اور تا ۲ جمادی آخرہ صفر زیاد  
ہوئے چونکہ وفات ابو بکر کی آٹھ راتوں باقی ماہ جمادی آخرہ کو واقع ہوئی یعنی ۲۲ جمادی الثانی سنہ جسکی ایک رات  
۳۳ دوسری ۲۴ تیسری ۵ دجوتی ۲۶ جمادی آخرہ کی یہ چار راتیں چوتھے ماہ کی پورے ہو نیکی باقی رہ گئیں تھیں۔

حاصل مقصود ابو معشر کے قول سے یہ نکلا کہ ۲۶ صفر کو (دو شنبہ) تھا اسی تاریخ میں حضرت صلعم نے لوگوں کو جنگ پر  
جانے کی تیاری کا حکم ارشاد فرمایا ہے اور ۲۶ صفر (دو شنبہ) کو حضرت نے اسامہ بن زید کو طلب فرما کر مین ہز کے لشکر کا  
مقرر فرمایا۔ اور ۲۷ صفر (چار شنبہ) کے روز حضرت کے درو سرا اور بخارا کا آغاز ہوا ۲۹ صفر (دو شنبہ) کی صبح کو حضرت  
علیہ السلام اپنے دست مبارک سے اسامہ بن زید کے لئے علم بنا کر مرحمت کیا اور اکابرین صحابہ کو جن میں  
ہماجرین و انصار سب کے سب داخل تھے اسامہ کی ماتحتی میں جنگ رزم پر جانے کے لئے مامور فرمایا۔

لے سیرت نبوی شریف کے جلد اول میں ہے۔ "ارشاد میں امام زہری غازی ہر ایک مستقل کتاب لکھی اور جیسا کہ امام بیہقی نے روض الوفاء میں تصدیق کی  
ہے یہ اس کتاب کی جلی تصنیف تھی امام زہری سے زائد کے علم صحابی تھے فقہ و حدیث میں لکھا کوئی ہمسرہ تھا امام بخاری کے شیوخ میں نہ ہی  
کے تادمہ میں سے دو شخصوں نے اس فن مغازی میں نہایت شہرت حاصل کی اور وہی دو شخص ہیں جن پر اس فن کا سلسلہ ختم ہوا ہے  
موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن اسحاق۔

تک قدح ابو معشر صحیح ترمذی ۱۔ اول باب ما بین مشرق و المغرب قبلہ کی ہے۔ قال ابو عیسیٰ قد علم بخاری ہر ایک مستقل کتاب لکھی اور جیسا کہ امام بیہقی نے روض الوفاء میں تصدیق کی  
ہے یہ اس کتاب کی جلی تصنیف تھی امام زہری سے زائد کے علم صحابی تھے فقہ و حدیث میں لکھا کوئی ہمسرہ تھا امام بخاری کے شیوخ میں نہ ہی  
کے تادمہ میں سے دو شخصوں نے اس فن مغازی میں نہایت شہرت حاصل کی اور وہی دو شخص ہیں جن پر اس فن کا سلسلہ ختم ہوا ہے  
موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن اسحاق۔



جس کے بعد یکم ربیع الاول (جمعہ) لغایت ۸ ربیع الاول (جمعہ) اکابرین صحابہ اسامہ مذکور کے سرور ہونے کے متعلق  
چہ سگوئیان کرتے رہے۔ ۹ ربیع الاول یوم (شنبہ) کو کہ دسواں روز ۲۹ صفر (پنجشنبہ) اکابر را کہ حضرت صلعم کو خیر طعن صحابہ  
بامورین اسلام کی معلوم ہوئی یہ خبر ساعت فرماتے ہی حضرت کمال غضب میں آئے اور ویسے ہی سر میں پٹی باندھے ہوئے خبر  
تشریف لاکر خطبہ ارشاد فرمایا جسکی تفصیل آگے آئیگی پھر بیت الشرف میں داخل ہو گئے اور دس ربیع الاول (یکشنبہ) کے  
روز حضرت پر تپ و درز کی شدت رہی جس سے حضرت بالکل کھلم کھپ کر کہیں کر کے گیارہ ربیع اول (دوشنبہ) کی صبح کو  
افاقہ ہوا اس روز کا غالب حصہ ہدایت و وسیت و طلب قرطاس وغیرہ میں صرف ہوا آخر یوم پر حضور سرور کائنات  
لے رحلت فرمائی اور وقت حضرت ابو بکر وغیرہ جو اسامہ کی ماتحتی میں بامور ہوئے وہ سب غیر حاضر تھے۔ ۱۲ ربیع الاول  
(سہ شنبہ) کی صبح کو دن چڑھے اطلاع ہوئے پر سب سے پہلے حضرت عمر و ابو عبیدہ وغیرہ اور پھر حضرت ابو بکر آئے اور  
تھوڑی دیر کے بعد سقیفہ نبی ساعدہ انصار کے مجمع میں تشریف لے گئے جسکی خلافت کا آغاز اسی بارہ ربیع الاول (سہ شنبہ) کے  
روز سے شمار کیا گیا ہے جس میں وہ وقت ہو غیر حاضری میں گزرا وہ بھی محسوب کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ حضرت عائشہ کی روایت  
جو پہلے لکھی گئی ہے اس سے کل مدت خلافت دو سال تین مہینے دس راتیں ہیں۔ یہ دس راتیں گیارہ ربیع الاول (دوشنبہ)  
کی ختم پر بارہویں ربیع الاول کی شب (سہ شنبہ) سے شروع ہوتی ہے اور جو بارہ ربیع الاول (سلاٹھ) تک دو سال تمام  
جمادی الاخرہ سلاٹھ تین مہینے تمام جمادی الاخرہ دس راتیں ہونیں۔

### نمبر ۱۲ امام موسی بن عقبہ

یہ امام موسی بن عقبہ بن شہاب زہری کے تلامذہ سے ہیں جن سے امام مالک کو تلمذ ہے اور جو زہری کے بھی شاگرد ہیں  
بخاری نے اپنے صحیح میں انہیں موسی بن عقبہ کے واسطہ اور ابن عباس کی سند سے ۲۵ ذیقعدہ کو سفر حجۃ الوداع فرمانے اور جو نعمی ذیقعدہ  
داخلہ مکہ معظمہ کی روایت کی ہے۔

چنانچہ صحیح بخاری باب ما یلبس المحرم میں ہے۔

حدثنا محمد بن ابی بکر المفضل حدثنا فضیل بن سلیمان قال حدثنی موسی بن عقبہ قال أخبرنی  
کریم بن عبد اللہ بن عباس قال انطلق النبی ﷺ  
علیہ وسلم من المذینہ یومہ وذاک ان یخص بقین  
من ذی القعدہ فقلام مکہ لاریع فیال سفول من  
ذی الحجۃ۔

بیان کیا مجھے محمد بن ابی بکر مقدسی نے بیان کیا فضیل  
بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہم سے موسی بن عقبہ نے کہا  
خبر دی مجھ کو کریم بن عبد اللہ بن عباس سے کہا انہوں نے  
کہ جب رسول اللہ صلعم مدینہ منورہ سے چلے تو وہ دن  
۲۵ ذیقعدہ (پانچ راتیں ذیقعدہ کی باقی تھیں)  
کا تھا پس مکہ میں آپ پہنچے کہ ذیقعدہ کی چار راتیں گزر  
چکی تھیں۔

روایت مذکورہ میں ۲۵ ذیقعدہ کا دن انہیں بتایا گیا تو کون نے یوم (شنبہ) یا (دوشنبہ) فرض کیا ہے۔ یہ موسی بن عقبہ











عباس ان حدیث و اربعۃ شریعت یوم  
الاثنين۔

سند روایت کی ہے کہ تحقیق یہ سیرت

دوشنبہ کے دن نازل ہوئی۔

حدیث مذکورہ سے اور ۲۵ ذی قعدہ یوم (دوشنبہ) کے فرض کرنے سے ۸۵ ذی الحجہ کو دوشنبہ آیا جس سے اس تاریخ میں آج  
موجودہ کا نزول متحقق ہو گیا لیکن ۸ ذی الحجہ سے کیا کسی یوم پر جمعہ ہوتا ہے اسلئے یوم جمعہ نہیں ہے اور ۱۴ ربیع الاول کو پورا اسی دن ہو  
زین عابدیہ مدت کے خلافت ہونے کے خلافت اصول بھی ہے، کیونکہ شبلی صاحب نے اپنے سیرت النبی میں جملے کر دیا ہے کہ تمام غنم  
اور ارباب سیر کا اجماع عام ہے کہ یکم ربیع الاول سے بارہ ربیع الاول تک کوئی تاریخ نہیں تھی اور دوشنبہ کا دن تھا  
اور سیرت حلبیہ میں ۱۴ ربیع الاول دوشنبہ تک ۵۳ دن یعنی تین مہینے تین دن کی مدت حضرت کے آخر عمر کی لکھی ہے  
جس کا ذکر آگے آئے گا جس سے ۲۵ سفر تک ۵۹ دن یکم ربیع الاول کو ۸۵ روزہ ہوئے۔

اگر ۵ ذی الحجہ عرفہ کو جمعہ کا دن بالفرض قرار دیا جائے تو یکم ربیع الاول تک ۸۰ شبانہ روز ہونے سے غلط ہے اسی یکم ربیع الاول  
کو شبلی صاحب نے ۸۱ یوم کا حساب دیکھا یا ہے جو قطعاً غلط ہے۔ دیکھو نقشہ جنسی حرمت (الف) اکثر الوقوع میں پریشی و پادشاہ  
۵ ذی الحجہ عرفہ سے ۲۹ ذی الحجہ تک ۲۵ شبانہ روز ۲۵ شہادہ صفر ۲۵ شبانہ روز تک ۵۹ دن یکم ربیع الاول کو  
۸۰ روز ہوئے اس یکم ربیع الاول سے مدت خلافت حضرت ابو بکر کا حساب ۲۲ جمادی الثانی ۳۰ تک دو سال تین مہینے  
اکیس دن ہوتے ہیں جسکے تائید کی کوئی روایت نہیں ہے اسلئے بھی یکم دوم غلط ہے۔

جو کہ موسیٰ بن عقبہ کے ۲۵ ذی قعدہ سفر حجۃ الوداع کے یوم شنبہ سے ۹ ذی الحجہ عرفہ کو (دوشنبہ) ۸۱ ذی الحجہ کو (دوشنبہ)  
۲۹ صفر کو (دوشنبہ) ہوتا ہے اور وفات النبی ہلال ربیع الاول یعنی ۲۹ صفر کے آخر روز میں ہونے سے یکم ربیع الاول (دوشنبہ)  
۱۲ ربیع الاول (دوشنبہ) صرت، ربیع الاول کو دوشنبہ واقع ہوتا ہے اور اس تاریخ میں وفات النبی کے تاریخ کی تاریخ اسلام  
مدعی نہیں ہے اسلئے تاریخ سفر حجۃ الوداع کا یوم غلط ہے جو محض عرفہ ۹ ذی الحجہ میں یوم جمعہ لانیکے لئے اختصات کیا گیا ہے۔

اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے جس حدیث مخرفہ ابن جریر طبری کے حوالہ سے آیہ الکمال دین کا نزول یوم دوشنبہ کو کہا ہے  
اور جو ۸ ذی الحجہ یوم غدیر خم میں واقع ہوتا ہے اس کی اصل حدیث یہ ہے جس میں پورا سورہ مائدہ آیہ الیوم اکملت لکم دینکم  
نازل ہوا۔

قال ابن حجر یحدثنی المثنی قال ثنا اسحاق  
قالا خاویہ یحدثنی بن حرب قال ثنا ابن طیفه عن  
خالد بن ابی عمران عن حنش عن ابن عباس ان النبی  
سورة المائدة یوم الاثنين الیوم اکملت لکم  
دینکم

کہا ابن جریر نے حدیث کی مجھے غشی نے کہا حدیث  
کی ہم سے اسحاق نے کہا خبر دی کہ محمد بن حرب نے  
کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عمیر نے خالد بن ابی عمران  
سے اور بنی حنش سے اور بنی حنش سے ابن عباس سے کہ  
سورہ مائدہ الیوم اکملت لکم دینکم یوم دوشنبہ نازل ہوا

جسکی تائید سیرت مغلطی سے بھی ہوتی ہے۔

بقیہ نے ابن عباس کے نسخہ سے ذکر کیا ہے کہ

ذکر یعقوب بن ابن عباس ولد علیہ السلام



یوم الاحد عشر من مہک یوم  
الاحد عشر من مہک یوم الاحد عشر  
و قیومہ یوم الاحد عشر من مہک یوم  
الثلاثہ یوم الاحد عشر

یہ علامہ الدین مغالطی بھی شافعی صحیح بخاری میں یہی اپنی کتاب سیرت المصطفیٰ امین حجۃ الوداع کا سفر ۲۵ ذیقعد  
شعبہ کے ساتھ وارد کیا ہے وہ یہ ہے ۔

تحریر الوداع قال ابن الجوزی  
و تھی لبلاغ و تحفۃ الاسلام یوم السبت  
لخصر ایام بقیات من ذی القعدة  
ابن الجوزی نے کہا کہ بھرتیہ الوداع جسکا نام  
البلاغ اور حجۃ الاسلام ہے اس کے لئے سب سے بڑے دن جبکہ  
پانچ راتیں ذیقعدہ کے خاتمہ کو آتی تھیں یعنی ۱۵ ذیقعدہ  
(تو حضرت پیغمبر علیہ السلام نے سفر فرمایا) یہی ۲۵ ذیقعدہ

کا سب سے بڑا دن

۵ ذیقعدہ عرفہ کے دن اور بارہ ربیع الاول کو آتا ہے دیکھو نقشہ ختیری نمبر ایک ابن سعد کا پہلا خانہ جس میں ۱۸ ذیقعدہ  
دو شعبہ اور ۲۵ صفر ملتے (دو شعبہ) واقع ہے۔ یہی ۲۵ صفر کا (دو شعبہ) اور یکم ربیع الاول کا (دو شعبہ) ۲۲ و ۲۳ جمادی الثانی  
ستہ وفات حضرت ابوبکر و شعبہ اور شعبہ آتا ہے دیکھو نقشہ اول جو پہلے خانہ نقشہ ختیری نمبر ایک کی تائید میں  
ستہ تک ملتا ہے دیکھو و صفحہ ۱۰۲

اسی ۲۵ صفر ملتے (دو شعبہ) کی شام کو وفات امی بن موسی بن عقبہ کے قول کے مطابق یکم ربیع الاول ستہ ست  
۲۲ جمادی الثانی ستہ تک حضرت ابوبکر کی مدت خلافت دو سال تین مہینے بائیس دن ہوئے جسکی تائید میں یہ دو قول نقل  
کئے جاتے ہیں ۔

بنا فیہ قال الحاکم خلافتہ ۲۵ صفر کوئی ابوبکر و مختلف ہو علی راس سنتین و ثلاثین و ثمانین و اربعین و عشرين یوماً  
یعنی حاکم نے مستدک میں کہا ہے کہ وفات حضرت ابوبکر اور خلافت عمر دو سال تین مہینے بائیس دن پر ہوئی ۔  
ایضاً ترجمہ تاجی اتم کوئی زبان اردو مشہورہ مطبع یوسفی دہلی ۱۳۳۵ء کے مستدک میں ہے ۔

سعد بن ابی وقاص نے تاریخ کو اپنے پاس جو آیا اور کہا اسے میری بیٹی میری آخری دعا ہے کہ کوئی اللہ باقی ہے جب میں شربت  
مرگ لی تکون مجھے اچھی طرح غسل دینا حنوط و تفسیح دیکر نماز جنازہ پڑھو اور ان کاں میں دن یہ نہ بیٹھی وہ الوداع کا دن تھا  
اور دو سو ست دن یہ کو وفات پائی ۔ پھر مقدمہ رسول کے چلو میں دفن کیا ۔ سو ست سال بعد ان کا آخر کی ساتویں تاریخ  
گذر گیا وہی تاریخ ہوائی چند روز بیماری میں گذرے ۔ اور بائیس سو بائیس دن ان کو وفات پائی ترجمہ برکت کی عمر تھی مدت  
خلافت دو برس تین مہینے بائیس دن ۔ یہ تاریخ درست ہے

یہی موسی بن عقبہ کا قول ہے نمبر کی وفات ۱۸ ربیع الاول کو واقع ہوئی وہ ۲۵ صفر دو شعبہ کی شام کو



ہو نہایت ہو گیا جس کے ساتھ قیامت آئے اور ان کے بعد بنو بکر بنی۔

لیکن امام اسماعیلی نے اس قول کو یحییٰ ۹۲ صفر کو روزِ شنبہ کا ہونا قبول کرتے ہوئے وفاتِ یحییٰ ۳۱۳ ہجری میں پہلی بار بیان کیا ہے۔  
دراچہ چونکہ اس پر اجماع ہے کہ حضرت کی وفات روزِ شنبہ کے دن اور پہلی بار پہلی بار بیان کیا ہے۔

چونکہ ۹۲ صفر روزِ شنبہ کے بعد ۳۱۳ ہجری میں پہلی بار بیان کیا ہے اور ۹۲ صفر روزِ شنبہ کے بعد ۳۱۳ ہجری میں پہلی بار بیان کیا ہے۔  
روزِ شنبہ ممکن الوقوع سے ہے، جب کہ دونوں تاریخیں قرار دی گئیں جس کے نامید کی مدت خلوت حضرت ابو بکر کی دو سال تین مہینے آٹھ دن محسوب کئے گئے ہیں۔

چنانچہ حیاتِ انبیاء کمال الدین محمد بن علی کی تاریخیں مشافعی جلد اول ص ۱۰۷ ص ۱۰۸ میں ہے۔

تو قابو بکر رضی اللہ عنہ عند المثالین المعقودین یسئى وفات بال حضرت ابو بکر نے مکمل کی شب

والعشائمان بقین من جمادی الاخریٰ ۱۰۰ ہجری میں در میان مغرب اور عشا کے جبکہ آخر ماہ

سنت ثلاث عشرة من المحبرة۔ جمادی الاخریٰ ۱۰۰ ہجری میں تین مہینے جمادی الثانی

سنتھ تھی۔

و کانت خلافت دخول دلت عت۔ اور خلوت حضرت ابو بکر کی دو برس تین مہینے

سنتین وثلاثون اشھر و شحابیۃ۔ آٹھ دن پورے مدت جمادی چاند چاند چاند

ایقام کی کوئی روایت نہیں ہے۔

لیکن یہ دونوں مدت خلوت حضرت ابو بکر کی اوس حدیث حضرت عائشہ کے معارض ہے جس حدیث کو امام زہری  
استاذ اور شیخ موسیٰ بن عقبہ نے حضرت عائشہ کی سند سے دو سال تین مہینے اور اوس راقون تک بیان کیا ہے۔

یا ابن اسحاق نے اسی مدت خلوت کو دو سال تین مہینے نو راتین بیان کی ہیں۔ یہ دونوں آخری مدت امام زہری اور

ابن اسحاق کے سند کی اوس روایت کے مطابق صحیح مبیان ہے جس میں ہے کہ آیا یوم اکملت لکم دینکم کے نازل ہونے کے

بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۱ یوم زندہ رہے۔ کیونکہ ۹۲ صفر کو ۹ ذی الحجہ سے ۹ دن اور ۹ ذی الحجہ سے شتر دن تک

ہوتے ہیں اور موسیٰ بن عقبہ کی روایت کے مطابق پہلی بار ۹۲ صفر کو ۹ ذی الحجہ سے ۹ دن اور ۹ ذی الحجہ سے شتر دن تک

ہوتا ہے۔ اور سات ۳۱۳ ہجری میں پہلی بار بیان کیا ہے۔ ۱۰۰ ہجری میں پہلی بار بیان کیا ہے۔ ۱۰۰ ہجری میں پہلی بار بیان کیا ہے۔

حجۃ الوداع کا یوم (شنبہ) قدر کا غلط ہے نیز اس تاریخ کے ایک یا دو روز قبل اور بعد کو مہذبہ دون نہیں تھا۔

## نمبر ۱۳ امام محمد ابن اسحاق رئیس اہل المغازی المتوفی ۱۵۰ھ

محمد ابن اسحاق نے بنا ہے کتاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سفر حجۃ الوداع فرما: ۱۰۰ ذیقعدہ کی روایت کی ہے اسی روایت کو صحیح بخاری

صحیح مسلم بن الحجاج بن یحییٰ بن سعید کے طریق حضرت عائشہ کی سند سے بیان کیا گیا ہے جبکہ ۱۰۰ ذیقعدہ کی تاریخ راقون باقی تھیں تو رسالت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مدینہ منورہ سے باہر نکلے جس کو ہم سیرت ابن ہشام ج ۲ مطبوعہ مصر ۱۲۹۵ھ کے ۱۰۰ سے نقل کرتے ہیں۔







صلعم فی شهر ربیع الاول فی شتی  
عشوة لیلة مصیبت من شهر ربیع الاول  
یوم الاثنین و دن لیلة اربعاء

او خون سے گرفتار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ماہ ربیع الاول میں بارہ تا مین گذر میں اندر پہنچ کر  
لی دوشنبہ کا دن تھا اور دن ہوشے شب

ماہ شنبہ میں

ایشاعرة القاری شریح بخاری علامہ شریح منشی جلد ۱ باب فی فضائل النبی مطبوعہ مدرسہ اسلامیہ دہلی ۱۳۴۱ھ

قال ابن اسحاق توفي لاثنتي عشرة  
ليلة خلت من ربيع الاول في اليوم الذي  
قدم فيه المدينة مهاجرا

ابن اسحاق لکھا کہ وفات پانی آنحضرت نے  
ماہ ربیع الاول میں گذر میں آپ مدینہ منورہ  
میں ہجرت کر کے تشریف لائے ہیں اور اسے ہو گئے تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دس سال کامل

ایشاعرة تاریخ الرسل والملوک جلد اول حصہ پہلے باب فی فضائل النبی مطبوعہ مدرسہ اسلامیہ دہلی ۱۳۴۱ھ  
وغیرہ کے ہیں۔

عن ابن اسحاق عن صالح بن كيسان  
عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عمار  
قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم لاثنتي عشرة  
ليلة ممت من شهر ربيع الاول في يوم  
الذي اقدم فيه المدينة مهاجرا واما ما  
في حجة عشر سنين كواحد

ابن اسحاق سے مروی ہے کہ بیان کیا صالح بن  
کیسان نے زہری سے روایت کیا عابد بن عبد اللہ  
بن عمار نے ان سے حضرت عائشہ نے کہا کہ وفات  
پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بارہ تا مین گذر میں  
ماہ ربیع الاول کی اوس روز میں روز آپ  
مدینہ منورہ میں ہجرت کر کے تشریف لائے ہیں پس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دس سال کامل پورے ہو گئے تھے

مصحح ترمذی جلد ثانی باب فی معلوم کے ولادت کے  
بیان میں محمد بن بشیر و عبد اللہ بن عمار و عبد  
بن جریر ثمالی قال سمعت محمد بن اسحاق  
یحدث عن اخطب بن عبد الله بن قيس بن  
سخرمة عن ابيه عن جده قال ولد

ترمذی کہتے ہیں حدیث کی ہم سے محمد بن بشیر  
نے کہا حدیث کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث  
کی ہم سے میرے باپ نے کہا سنان بن محمد بن اسحاق  
سے کہ حدیث کرنا تھا مطلب بن عبد اللہ بن قیس بن  
سخرمة سے اسے روایت کی اپنے باپ سے اسے اپنے والد سے

ابن اسحاق اعمیون الاثر حافظ ابن سید الناس جلد اول باب فی فضائل النبی مطبوعہ مدرسہ اسلامیہ دہلی ۱۳۴۱ھ  
ابن جریر ثمالی قال سمعت محمد بن اسحاق یحدث عن اخطب بن عبد الله بن قيس بن سخرمة عن ابيه عن جده قال ولد  
ابن اسحاق جلد اول باب فی فضائل النبی مطبوعہ مدرسہ اسلامیہ دہلی ۱۳۴۱ھ  
ابن جریر ثمالی قال سمعت محمد بن اسحاق یحدث عن اخطب بن عبد الله بن قيس بن سخرمة عن ابيه عن جده قال ولد  
ابن اسحاق جلد اول باب فی فضائل النبی مطبوعہ مدرسہ اسلامیہ دہلی ۱۳۴۱ھ  
ابن جریر ثمالی قال سمعت محمد بن اسحاق یحدث عن اخطب بن عبد الله بن قيس بن سخرمة عن ابيه عن جده قال ولد















رسول اول سال احدی عشرۃ قال  
 ابن عباس انما طعنوا فی اسما بن  
 یولی وکان حیدر السن قبل ان  
 قال ذلک المناختون ولما کان یوم  
 الاحد اشتد برسول الله صلعم وجعل یخل  
 اسامہ من معسکرو والتبى صلعم مغفور  
 فطأ طأ اسامہ لاسۃ قتیل والتبى صلعم  
 لا تمکم ورجع اسامہ معسکرو ثم  
 رسل یوما لا تبى فی حیدر رسول الله  
 صلعم مفیدنا و امر اسامہ اناس بالرحیل  
 فینما هو برید الرکب ویلقا رسول  
 امین قدس ۱۰ یقول ان رسول الله صلعم  
 یوت فاقبل اسامہ و اقبل معسکرو ابو عبیدہ  
 فافتوا الی رسول الله صلعم فمؤت  
 حین ذاعت شمس یوم لاشمین لاشمین  
 لیلۃ فظلت من رعبہ الا قولہ

وہی ہذا الشیء من ہذا  
 اسامہ کے پاس میں جو لوگوں نے حضرت کی وہ اسامہ  
 وہ ہوا راہ تھا اور پیغمبر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا تھا کہ یہ  
 منہ نقیض نے بیان کیا اور کشتہ بکشتہ رسول اللہ  
 صلعم کے دروین شہرت ہو گئی پس اسامہ حاضر ہوا  
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشار و غرق تھے پس اسامہ  
 نے اسراقدیں کو بوسہ دیا اسحضرت کا نام زمین کرتے  
 تھے پس اسامہ اپنے لشکر کا کچھ کی فوج نہ لے گیا پھر  
 وہ شب سے دن ملا اور رسول اللہ صلعم کو  
 صبح کے وقت ان کے پاس ہوا اور کہہ کیا یوں کہ اسامہ  
 نے اپنے آپ کو پس سے اسامہ میں فاعلم ان  
 ہو چکا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالت نہ ہے  
 پس لڑنا اسامہ اور اسامہ ساتھ تھا اور ابو عبیدہ  
 بھی تھے پس چوتھے رسول اللہ کے پاس اور  
 رسول اللہ فوت ہو چکے تھے بعد دو دو شبہ کے  
 دن بارہ ماہ تین لکھ سے ماہ ربیع الاول کے

ابن اسحاق کے بیان مذکور کے مطابق ۲۸ صفر پہاڑ شبہ ۲۹ صفر پنجشنبہ ۳۰ صفر جمعہ ۱ ربیع الاول جمعہ  
 ۲ ربیع الاول رشتہ ۳ ربیع الاول جمعہ ۴ ربیع الاول جمعہ ۵ ربیع الاول جمعہ ۶ ربیع الاول جمعہ ۷ ربیع الاول جمعہ  
 اسامہ کی امارت پر لعن کے کلمات سماعت فرما کر نہایت غیظ و غضب میں آیا اس نے اسے یعنی حدیث کو بخاری و درخانی نے  
 اپنے صحیح میں وارد کیا ہے بخاری کی حدیث صحیح شریف آگے نمبر (۳۲) میں اور درخانی کی حدیث صحیح میں نقل ہو چکی  
 پس ۹ ربیع الاول رشتہ کے بعد اس ربیع الاول (یکشنبہ) گیارہ ربیع الاول اور شبہ ہوا جس سے کل ۱۲ دن  
 حضرت تبارک و تعالیٰ نے ۱۰ صفر پہاڑ شبہ ۱۱ صفر پہاڑ شبہ ۱۲ صفر پہاڑ شبہ ۱۳ صفر پہاڑ شبہ ۱۴ صفر پہاڑ شبہ ۱۵ صفر پہاڑ شبہ  
 وراثت فرمائی ۱۶ ربیع الاول کو (سہ شبہ) نحو ابن اسحاق کے بیان سے آتا ہے  
 چونکہ ابن اسحاق نے اسناد شیخ امام ربیع بن ذناہی کو اس بن مالک کی سند سے دو شبہ کے آخر وقت یعنی شام کو بتائے ہیں  
 بڑی کے طریق اور حضرت عائشہ کے سند کے ساتھ کہ دو سال تین چوبیس دس شوکی فرما کہ ابن شہاب بڑی بن لکھ

ابن اسحاق نے اسناد شیخ امام ربیع بن ذناہی کو اس بن مالک کی سند سے دو شبہ کے آخر وقت یعنی شام کو بتائے ہیں  
 بڑی کے طریق اور حضرت عائشہ کے سند کے ساتھ کہ دو سال تین چوبیس دس شوکی فرما کہ ابن شہاب بڑی بن لکھ







نیز صیح بخاری - جلد ۱ باب خبر منج آخر الشہرین

عن عائشة زوجة النبي صلى الله عليه وسلم قالت  
عبد الرحمن انما سمعت عائشة تقول ان خريفا  
من رسول الله صلى الله عليه وسلم ليالى بقاء  
من ذى القعدة قال يحيى بن خالد بن عكرت  
هذا الحديث المتفق عليه بن محمد بن حكا  
المسلم -

یہ آخری حدیث ہے۔ ائمہ دین بن سید کیا ہے وہ نمبر ۱۳۱۰ ابن اسحاق میں نقل ہے۔  
 مٹا سب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر امام مالک ابو امام الیہ یوسف کا وہ مکان نقل کیا جائے جو بارون الرشید  
 کے مولا محمد بن عوفہ فریکہ کے زمانہ یوم کیمہ یا قسطنطین کی ابتدا میں زائچہ میں مقام کیمہ واقع ہوا  
 سیرت حلبی جلد ۳ صفحہ ۲۵۲ میں ہے۔

وقد رایت ان سالک رسول اللہ تعالیٰ علیہ  
سأل ابی یوسف وقد کان شیخ معہ ہارون  
الرشید وذلک بغیرۃ الرشید فقال لہما  
قول فی صلواتہ النبی صلوات ہر ذات یوم  
الحمد أصل جمیع اہل اللہ المستغیرۃ  
فقال ابو یوسف اہی جمیعہ لانہ یرسلہا  
قبل الصلوة فقال ما لک انک لا تہد فی وقت  
یوم التبتہ علیہ قبل الصلوة فقال ابو  
یوسف ما لک ذی علی فقال ما لک علیہ  
الظہر من صلوۃ لانہ انما یصلی فی صلوۃ  
ہارون فی سبیل اللہ علی ابی یوسف

الحمد لله يوم قضى رسول الله صلوات الله عليه وسلم يوم  
 في الحجاز في شبل سنة ثانی من هجرة مولانا صاحب کے امتداد و ترقی کی وجہ سے  
 ہونے پر بڑے غم مٹے اور اسی عہد حضرت عمرؓ کی تربیت یافتہ تھے۔







رواه ابن القاسم الذين طعنوا فيه الى) ويقال  
وحدثنا (عصيل) ابن ابي اويس قال حدثنا  
وكلا في ذل حدثني ابا ذر

بمالك، الامام (عن عبد الله بن دينار عن محمد بن  
 بن عمرو بن مولى بن عوف عن ان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 بعث بعثاً الى يثرب فغزو الروم وكان قتل  
 زيد بن حارثة فيه وجوه النجاشيين واهل  
 مناهجهم بنو بكر وحمير واهلهم اسلمين بنين  
 فلما كان يوم الاربعا بدا برسول  
 الله صلى الله عليه وسلم وجعه فحمد وصدق يوم  
 الخميس عقت له ايام بيده الشريفة  
 فخرج في ذلك فخر في بريدة الاسير  
 وعسكر بالبحر فلفظعن المناسفة  
 اما رثه فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 عليه وسلم لما بلغه ذلك وخرج  
 وقد عصب داسه وعليه قطيفة على  
 المنبر خطيباً (فقال) بعد ان  
 حمد الله واشنى عليه (ان تظفروا  
 في ما رثه فقد كنتم تعطون  
 في اماره ابيه) زيد (من قبل وايم الله)  
 بمسرة وصل (ان كان) زيد (خطيباً) بالحق  
 المحجته والقافى يرا (الامارة و  
 ان كان لمن اهل بيت اس الى وان ابنه  
 هذا لمن اهل بيت اس الى بعده) زاد  
 اهل البيت صفا ذكره في عيون  
 الاثر وغيره فاستواصوا به غيرا  
 فانه من خياركم ثم تزل عن المنبر فدخل

[illegible]

بادشاہ نے اس شخص کو بہت عزت دی اور اس کو ایک محبوب ترین بادشاہ قرار دیا۔  
 امام مالک نے عبداللہ بن زید سے اور حوالہ سے  
 عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ اس صاحبِ علم  
 نے ایک لشکرِ تمامِ انبی کے جانبِ غزوہ میں بھیجے گئے  
 تھے اور وہ مقامِ اُحیٰ جہانِ زید بن حارثہ قتل کے گئے اور  
 اس لشکر میں ممتازین اور انصار کی ممتازیہ تھیں  
 بنی ہاشم اور بنی عبد شمس تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے اس میں زید کو ان سب پر حاکم بنایا جب چار شنبہ کا  
 دن آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریعہ بوجھ کر  
 آئی اور دس مرتبہ صحیح بخاری میں اس سے ملے  
 آپ نے اپنے دست مبارک سے ایک علم اُڑا کر اسے دیا  
 اور اس سے کو عطا کیا پس اس سے ملے اور اس علم کو  
 بریدہ اسلمی کے حوالہ کر دیا اور لشکر کو مقامِ جربت  
 (کعب گاہ) میں جمع کیا پس طعن کیا لوگوں نے اس سے  
 بن زید کو حاکم بنانے میں حضرت صلح اس خبر کو سنکر  
 اذیت کھائے ہوئے اور کچھ دیر آنکھ لگ کر سر میں چلی بڑی  
 ہوئی تھی اور چادر اوڑھے ہوئے تھے اور منبر پر جا کر  
 بلند حمد و ثنا فرمایا کہ اگر تم اسامہ بن زید کی حکومت پر  
 طعن کرتے ہو تو تم اس سے قبل اسکے باپ زید کی  
 حکومت میں بھی طعن کرنا چاہتے ہو اور تم سے خدا کی  
 کہ زید امارت کے قابل تھا اور محبوب ترین مردم تھا  
 میری طرف اور اس کے بعد اسامہ اور اس کا بیٹا محبوب  
 ترین مردم ہے اسکے علاوہ اہل سیر عیون کا شرف وغیرہ  
 نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ تم لوگ اسامہ بن زید کی  
 اچھی وصیتوں کو قبول کر دے اس لئے کہ وہ تم میں بہتر  
 شخص ہے بہتر شرف اور تم سے منہ پر ہے اور اعلیٰ ہو  
 آنحضرت اپنے بیت الشرف میں ہفتہ یعنی رجب کے دن







کرتے ہیں جس سے ۹ ربیع الاول، شنبہ، ہوتا ہے جو ۱۰ صفر شنبہ کا دسواں دن ہے۔

أوردہ اهل المغازی صحیح زری امام مالک من

مارقة البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہما وسلم

بعثت بعثا وأمر طهم أسامة بن زيد فطعن الناس

قل مادته فقام صلى الله عليه وسلم فقال رالي ن

قال وان هذا من اجل الناس في بعده فاستو

صوابه خيرا فانه من خياركم فيه منقبة

الظاهرة لا سائر فقه على انه من الخيارات ثم

نزل عن المنبر فدخل بيته وذلك اليوم السبت

عشر خلون من ربيع الاول سنة احدى عشرة

وجاء المسلمون الذين يخرجون مع

أسامة يودعون رسول الله صلى الله عليه وسلم

يخرجون الى العسكر وهو ثلاثة الاف

فيهم سبعائة من قرشي كما عند الواقدي

(زرقانی - ج - ۳ - ص ۱۱۱)

وكانت يوم الاثنين لاربع بياض بغير

من صفر سنة احدى عشرة من الهجرة

احد ايام لاربع بياض فليكون قالوا لما كانت

يوم الاثنين لاربع بياض من صفر سنة احدى

عشرة أمر صلح بالناس بالخيول لغزو الروم فلما كان

من الغداة أسامة فقال سرالى موضع مقبل

ايك فاوطهم الخيل فقد دببتك هذا

الجيش فاغز صبا على اهل ابي

وارد کیا ہے اور ہاں میرے نزدیک صحیح ہے

روایت کی امام مالک نے ان میں سے حقیقہ ہے

بخاری نے بھی روایت کی ہے ابن عمر سے یہ کہ اس کتاب

صلعم نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر بنا یا اور پر اسامہ بن

زید کو پس لوگوں نے طعنہ زنی کی اور ان کے امیر بنانچین

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

ہوئے یہاں تک پہنچ کر کہ (اسامہ بن زید) میرے

نزدیک ہے آپ کے بعد محبوب تر ہے پس اس کے متعلق

جو بھی وصیت ہے اس کو قبول کرو اس لئے کہ تم لوگوں

سے بہتر ہے اس حدیث میں منقبت ظاہر ہے ہمارے

کیسے اور اس ہے رسالتیاب صلعم کی اس بات پر

کہ وہ برگزیدہ لوگوں سے ہے آپ میرے اترے اور

بیت الشرف میں داخل ہوئے اور یہ شنبہ کا روز

۱۰ ربیع الاول ۱۱۱۱ ہجری آئے وہ مسلمان ہو گئے تھے

اسامہ کے ساتھ وراہ کر رہے تھے رسول اللہ کو اور

لشکر کا ہمارے تھے اور یہ تین ہزار آدمی تھے جن میں

سات سو قریشی تھے جیسا کہ واقدی کے نزدیک ہے۔

اور زرقانی جلد ۳ میں ہے۔ اور تھا وہ شنبہ کا

دن ۱۰ صفر ۱۱۱۱ ہجری اس امر کی جیسا کہ بیہوش تھا

ابن سعد الناس میں ہے کہ کیا اونھوں نے کہ جب

و شنبہ ۱۰ صفر ہوا تو حکم دیا رسول اللہ نے لوگوں کو کہ

وہ تیار ہو جائیں غزوہ روم کے لئے جبکہ دوسرا دن

۱۱ صفر ہوا تو بایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو اور

فرمایا کہ آپ کے متعلق کی طرف مبادار اور ان کو گھیر دینا

ہے پانچالی کروڑ اور میں نے تم کو اس لشکر پر حاکم مقرر کیا

پس رات تم صبح کے وقت اہل اُبی ہے۔



نمبر ۲۲ میں ابن الحاق کی سند اور حوالہ القاری میں کیا کی شرح صحیح بخاری سے اور اس میں ۱۲ میں شرح بخاری میں حوالہ القاری  
سے اور زرقانی میں وہاں ہے لہذا یہ ہے کہ تالیف میں فتح الباری شرح صحیح بخاری میں حوالہ ابن حجر عسقلانی سے اور منہجی میں حوالہ ابن  
مفلح کی ہے میرے ملاحظہ سے ہوتی ہے کہ میں نے شرح صحیح بخاری میں وہ ہے۔

رتو نہ باب بیت اہل صلیم اسان زید فی مرضہ  
 الذی توفی فیہ یا قاضی المصنوعۃ الترجمة  
 جہاد لہذا من ہذا المذہب البیت قبل موت النبی  
 صلیم جوین مکان ایضا فیہ الوقوف عزیر النبی صلیم  
 هذا البیت اقرہ الروم اقرہ صفوہ و اسامہ فقالوا فی  
 حقنا لک خالاکم الخیار فقد ولینک هذا الجیش  
 واقر صبا علی ابی و سرق علیہم و اسرع  
 المیرتبق الخیر فان ظفرتک املہ ہم فاذل  
 اللہیت فہم فیداء برسول اللہ صلیم و جعد فی  
 الیوم الثالث فعقد لاسانہ لواء بیدہ فاختار  
 اسانہ فذہب الی ہریدۃ و عکرا بملوف و  
 کان من اشد بصر اسانہ کبار الحاجین  
 و الا نصار فہم ابو بکر و عمر و ابو عبیدہ و سعید  
 و سعید و قتادہ بن النعمان و سلیمان اسلم  
 فتکلم فی ذلک قوم منہم عیاش بن ابی  
 ربیعہ الخ و ہما فرد علیہ عمر و الخیر النبی صلیم  
 فخطب ما ذکر فی ہذا الحدیث ثم اشد برسول اللہ  
 صلیم و جعد فقال نفذ و ابیت اسامہ فخرج ابو بکر  
 جہاد ان اخطفت فاسر عشرین بلالہ الی الجند النبی  
 اسرہا و قتل قاتل ابیہ و رجیم بالخیل سالما  
 فقتلوا و قد قتل اصحاب المذنبی قصہ مطولة  
 فخطب تھا و کانت الخیر و جہاد النبی صلیم  
 و اول شئ جہادہ ابو بکر و قد انکر ابن قتیبة



و کتاب الرد علی بن مطهر ان یكون ابو بكر  
 عمر کانی بعث اسامہ و مستند ما انکرو  
 ما اخرجہ الواقدي باسانيدہ فی المغازی  
 و ذکرہ ابن سعد فی و اخر الترجمة النبویة  
 بغیر اسناد و ذکرہ ابن اسحاق فی السيرة  
 المشهورة و لفظہ ابو یسویك الله صلعم  
 و جبہ یوم الاربعاء و اصابہ یوم الخیس فقہ  
 لاسامہ فقال اغز فی سبیل الله و سرالی صو  
 مقتل امیک فقد و لیثک هذا الخیش فلکمر  
 الفضیة و فیہام یبق احد من المهاجرین  
 الاقلین الا انت فی ذلک الغزوة منهم  
 ابو بکر و عمر و لما جہزہ ابو بکر بعد ان  
 استخلف سألہ ابو بکر ان یاذن لعمربا لا فاقہ  
 فاذن ذکرت ذلک کلہ ابن الجوزی فی  
 المنظوم ما مضی بہ و ذکر الواقدي و اخرہ  
 ابن عساکر من طریقہ سع ابو بکر و عمرو  
 اباعبیدہ و سعد و سعید و سلمہ بن سلم  
 و قتادہ بن النعمان و الذی باشر القول  
 من ذہلہم الطعن فی امارۃ عیاش ذلک  
 و مجیزہ عند الواقدي ایضاً ان سدة ذلک  
 الخیش حکات ثلاثہ الاف منهم  
 سبعمائۃ من قریش و فیہ عن ابی ہریرۃ  
 کانت سدة الخیش سبعمائۃ -

مذکور ہے کہ جب حضرت سہل بن سعد نے مدینہ منورہ کی  
 پس فرمایا یہ حکم میرا جو وہ بارہ روز انکی اسامہ سے جاری  
 کر دیں گا انکی ہر ایک کو ایک ہفتہ عافیت کے بعد کیا پس  
 سفر کیا اسامہ نے ان میں باقون کو اس جانب جمع کر  
 حکم ہوا تھا اور اپنے باپ کے قاتل کو مارا اور لشکر جمع و سالم  
 لیکر واپس ہوئے اور مال فہیت بھی لے کر آیا اور اپنے باپ  
 سیرنے اس قصہ کو طویلانی بیان کیا ہے کہ اسکا خلاصہ  
 درج کیا ہے مابعد یہ اس حضرت کا آخری مرتبہ تھا جسکا  
 ساز و سامان رسالت باپ ملعونہ فرمایا تھا اور یہ باپ لشکر  
 کشی تھی جسکو ابو بکر نے لے لیا۔ اور ابن تیمیہ نے لکھا  
 کیا ہے اس کتاب میں جو رد علی بن مطہر میں لکھی ہے اس  
 مسئلہ سے کہ ابو بکر و عمر خیش اسامہ کے ساتھ نہیں تھے لیکن  
 مستند ہیں اس پر جو ابو بکر ذکر ہو چکا اور جسکو واقدي  
 نے اپنے اسناد کے ساتھ لکھا ہے اور ابن سعد نے اور آخر  
 ترجمہ نیزہ میں بغیر سند ذکر کیا ہے اور ابن اسحاق نے  
 اپنے سیرۃ مشہورہ میں لکھا ہے اور انکی الفاظ یہ ہیں کہ  
 چار شبہ کے روز اس حضرت صلعم کے درو شرف ہوا  
 تو آپ نے سب پر شبہ کو اسامہ کو تیار کیا اور فرمایا کہ جاؤ  
 فی سبیل اللہ جہاد کرو اور اپنے باپ کی قتل گاہ کی  
 طرف جاؤ مجھے تمکو اس لشکر کا ولی روالی حاکم مقرر  
 مقرر کیا پس تمام قصہ کو بیان کیا بیان تک کہ ہاجرین  
 اور انصار کے جہتہ میں کوئی منفس ایسا نہیں پایا جو اس  
 لشکر کے ہمراہ نہ بھیجا گیا ہو جن میں حضرت ابو بکر و عمر بھی تھے  
 اللہ جب حضرت ابو بکر نے اپنے وقت میں اس لشکر کو بھیجا تو  
 اسامہ بن زید سے حضرت عمر کے رہ جائیگی اجازت چاہی  
 اسنے اجازت دیدی ان تمام باقون کو ابن جوزی نے کتاب  
 منظر کے پہلے طہرہ باب میں لکھا ہے اور واقدي نے











وفات ۱۲ ربیع الاول دو شنبہ کو گریہ ۱۴ ربیع الاول دو شنبہ کو اجماع مسلمین سے  
نقشہ خستری نمبر ایک میں ۲۵ ذیقعدہ (یوم شنبہ اور عرفہ ۹ ذی الحجہ شنبہ سے ۲۹ صفر دو شنبہ تک) ۷۹ دن  
یکم ربیع الاول (سہ شنبہ) سے ۱۴ ربیع الاول دو شنبہ تک کل ۹۴ دن کثیر الوقوع سے ہوئے۔

اور عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری عینی حقی باب مرض النبی ج۔ مطبوعہ مصر ۱۳۰۲ھ میں لکھتے ہیں  
قالوا قدی قالوا ابداً رسول  
یعنی واقدی نے کہا ہے کہ شروع ہوا مرض رسول اللہ  
اللہ صلعم یومہا ربيعاً للیلین بقیتا  
مسلم کو چار شنبہ کے دن جبکہ ماہ صفر کی دو راتیں باقی  
من صفر و توفی یوم الاثنین لثنتی عشرة  
تھیں اور وفات ہوئی دو شنبہ کے روزیگان تک کہ  
لیلۃ من ربيع الاول۔  
بارہ راتیں گزرنے پر ماہ ربیع الاول کی۔

یعنی ۲۸ صفر چار شنبہ ۲۹ صفر (دو شنبہ) دیکھو نقشہ خستری نمبر ایک کا دوسرا خانہ جس میں ۲۹ صفر (دو شنبہ) جس کے  
مراجعت سے ۲۵ ذیقعدہ (سہ شنبہ) واقع ہوا پس ہر دو قانون میں چار یوم کا فرق ہوتا ہے اکثر العمال جلد ۵ صفحہ ۳۱۳ و ۳۱۴ مطبوعہ  
حیدرآباد میں ہے کہ

الواقدی حدثنی عبد اللہ بن جعفر بن	واقدی نے کہا کہ مجھے روایت کی عبد اللہ بن
عبد الرحمن بن اذھر بن عوف عن الزھری	جعفر بن عبد الرحمن بن اذھر بن عوف نے زہری سے
عن عروۃ عن اسماء بن زید النبی صلعم لھ	اوسنے عروہ سے اوسنے اسماء بن زید سے کہ نبی صلعم نے
ان یغیر علی اھل اخی صباخا دان یحرق	حکم دیا کہ اہل اخی پر صبح کے وقت غارگری کریں اور
قالوا ثم قال رسول اللہ صلعم لا سامہ	اوپکا مال و اسباب جلا دین راویان حدیث نے کہا ہے
امض علی اسم اللہ فخر جربوا لہ محقوما	کہ پھر حضرت صلعم نے اسماء سے فرمایا کہ خدا کا نام لیکر جاؤ
فلقہ الی بریدۃ بن الحصیب الکاملی	پس اسماء اپنا نشان لے کر ہوئے نکلا اور بریدہ بن حصیب
فخرج بہ الی بیت اسماء و امر رسول اللہ	اسکی کو دیوہ اسکو لیکر اسکا گھر گئے اور رسول اللہ صلعم نے

الفتح الباری شرح صحیح بخاری عینی حقی جلد ۱۰ باب مرض النبی ج۔ مطبوعہ مصر ۱۳۰۲ھ میں لکھتے ہیں  
یومہا ربيعاً للیلین بقیتا  
یعنی ۲۸ صفر چار شنبہ ۲۹ صفر (دو شنبہ) دیکھو نقشہ خستری نمبر ایک کا دوسرا خانہ جس میں ۲۹ صفر (دو شنبہ) جس کے  
مراجعت سے ۲۵ ذیقعدہ (سہ شنبہ) واقع ہوا پس ہر دو قانون میں چار یوم کا فرق ہوتا ہے اکثر العمال جلد ۵ صفحہ ۳۱۳ و ۳۱۴ مطبوعہ  
حیدرآباد میں ہے کہ



صلعم اسامہ فسرک بالخیر و ضرب  
عکروہ فی موضع الی ان قال لا لہ  
یبق احد من المہاجرین الا ولین الا  
انتداب فی ذلک الغزوۃ عمر بن الخطاب  
ابو عبیدہ وسعد بن ابی وقاص ابو اکعمور  
وسعد بن زید بن عمرو بن نفیل فی وجاہ  
المہاجرین وکان نصار عدۃ قتادہ بن النعمان  
وسلم بن اسلم بن حریث فقال رجال المہاجرین  
ذکان اشدھم فی ذلک قولہ عایش بن ابی  
ربیعہ یتعلی ہذا الغلام علی المہاجرین الا ذلک  
فکثرت المقاتلۃ فی ذلک فہم عمر بن الخطاب  
بعض ذلک القول من قال فغضب علیہ لانی  
صلعم غضباً شدیداً فخرج قد عمی علی  
رأسہ عصا بنہ وعلیہ قطیفہ ثم صعد  
المنبر فحمد اللہ واثن علیہ ثم قال اما  
بعد ایہا الناس فامفانہ بلغتنی عن بعضکم  
فی تاملری اسامہ و اللہ لئن طعنتم فی  
امارتی اسامہ لقد طعنتم فی ما رقی باہ  
من قبلہ واکرم اللہ ان کان للامارۃ  
خلق وان ابنہ من بعدہ خلق  
للأمارۃ وان کان لمن احب  
الناس الی وان ہذا لمن  
احب الناس الی و انھما  
لخیلان لکل خیر فاستوا  
صوابہ خیر ا فانہ من خیارکم  
ثم نزل رسول اللہ صلعم

اسامہ کو حکم دیا پس اونہوں نے مقام حرمین میں لشکر  
میں کرنا شروع کیا بعد اسکے کہا جے کہ کوئی مہاجرین کو میں  
میں سے اتنی نہیں رہا کہ سب اس دوائی میں جانے  
کے لئے تیار ہوئے پھر اس کے عمر بن خطاب ابو عبیدہ  
اور سعد بن ابی وقاص ابو اکعمور وسعد بن زید بن  
عمرو بن نفیل مردان مہاجرین سے اور قتادہ بن النعمان  
میں قتادہ بن النعمان و سلم بن اسلم بن حریث پس مردان  
مہاجرین نے اسے شکر شروع کیا اور سب سے زیادہ شدت سے  
عایش بن ابی ربیعہ کہہ رہا تھا کہ یہ لڑاکا مہاجرین ہیں  
پر حاکم بنا یا جارہا ہے اس بارے میں گفتگو بہت زیادہ  
ہوئی اور کچھ اس میں سے عمر بن خطاب نے اسے اور انہوں نے  
اولیٰ کہنے والی روکی اور جناب سرور کائنات صلعم کے  
پاس آکر حضرت کو خبر دی کہ لوگ یہ کہہ رہے ہیں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت شدید غضبناک ہوئے اور  
اس حالت میں برآمد ہوئے کہ سر مبارک پر پریشی بندھی  
ہوئی تھی اور چادر اوڑھے تھے بعد اسکے منبر پر تشریف  
لے گئے اور حمد و شامی اٹھی بجالا کر ارشاد فرمایا کہ اسے  
گروہ مردم یہ کیسی باتیں ہیں کہ تم لوگوں میں سے بعض  
کے متعلق مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ وہ اسامہ کو میرے حاکم  
بنائے متعلق طعن کر رہے ہیں قسم خدا کی اگر تم لوگوں نے  
اسامہ کو میرے حاکم بنائے بارے میں طعن کیا تو کوئی  
عجب نہیں ہے اسلئے کہ تم نے اس سے قبل اس کے باپ  
کو میرے امیر بنانے پر طعن کیا تھا اور تم خدا کی وہ ضرور  
امانت کے ذائق تھا اور اس کا بیٹا اس کے بعد ضرور  
قابل زارت ہے اور وہ تم لوگوں میں سب سے زیادہ  
مجھ کو محبوب تھا اور یہ بھی سب لوگوں سے محبوب ہے اور

اسے میرا بیٹا بنانا چاہیے مگر میں نے اسے دیکھا اور اب اس کا بیان ہے کہ اس غزوہ میں آنحضرت صلعم نے حضرت ابو بکر صدیق کو بھی جابجاء حکم دیا تھا



فدخل بیت وذلك يوم  
التبت لعشر ليال خلون  
من ربيع الاول . . . . .  
فلما اصبحت يوم الاثنين عذّا  
من معكرو واصبح رسول  
الله صلعم مفيقا فباوه  
اسامة فقال اغز على بركة  
الله فودعه اسامة ورسول  
الله صلعم مفيق مريخ و  
جعلت فداؤه يتماشطن  
سرور ابراهيم و دخل ابو بكر الصديق  
فقال يا رسول الله اصبحتم مفيقا  
عبد الله واليوم انبت خارجة فاذن  
لي فاذن له فذهبا لي السخ وركب  
اسامة الى معكرو وصاح  
في اصحابه يا للقوق الى لعكر  
فانتهى الى معكرو ونزل  
وامر الناس بالرحيل و  
قد منع النهار فبينما  
اسامة بن زيد يريده ان  
يركب من الجحرف اتاه رسول الله  
صلعم يموت فاقبل اسامة الى المدينة  
مع عمر و ابو عبدة بن الجراح فانتقوا الى  
رسول الله صلعم يموت فتوفي صلعم  
حين زاعت الشمس يوم الاثنين لاثني  
عشر مائة خلعت من ربيع الاول -

یہ دن نون ہر سال کے اہل این لہذا کے ساتھ چھ سال کو  
کر کے اس کے کہ یہ تھا ہے پسندیدہ لوگوں میں سے ہے  
یہ فرما کہ حضرت صلعم منبر سے اترتے اور دست مبارک  
تشریف دے گئے اور وہ دن دہم ربيع الاول یوم شنبہ  
تھا اہل ان قال جب بروز دو شنبہ صبح ہوئی تو اسامہ  
اپنے لشکر سے نکلے اور رسول اللہ صلعم کو انافہ  
تھا اسامہ حضرت صلعم کے پاس آئے حضرت نے فرمایا  
خدا سے برکت کے طالب ہو کر لڑنے جاؤ یہ فرما کر اسامہ  
کو رخصت کر دیا اور رسول اللہ صلعم اس روز انافہ  
اور راحت کی حالت میں تھے اور امہات المؤمنین حضرت  
کے انافہ کے خوشی کی وجہ سے سروں میں کنگھیاں کر رہی  
تھیں ابو بکر صدیق حضرت کے پاس آکر عرض کیا کہ  
یا رسول اللہ شکر ہے خدا کا کہ آج آپ کو انافہ ہے اور  
نبت خارجہ کا دن ہے لہذا آپ مجھ کو اجازت مرحمت  
فرمائیے حضرت نے اجازت دی وہ مقام سبخ میں گئے  
اور اسامہ اپنے لشکر گاہ میں روانہ ہوئے اور اپنے  
ساتھیوں کو آواز دی کہ لشکر میں آکر جمع ہوں جب  
لشکر گاہ میں پہنچے تو گھوڑے سے اترے اور  
لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم دیا پس اسامہ ابن زید  
جنت سے روانگی کا قصد کر رہے تھے کہ اتنے میں  
ام ایمن کا قاصد خبر لیکر آیا کہ رسول اللہ صلعم کی حالت  
اخیر ہے یہ سنا اسامہ اور عمر اور ابو عبیدہ بن جراح کے  
بہراہ مدینہ میں آئے اور رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ حضرت  
کی حالت نزع ہے بعد اسکے جس وقت آنحضرت وال  
کی حد تک پہنچا تو حضرت صلعم بروز دو شنبہ بارہویں  
ربیع الاول کو رحلت فرمائی -







ابن سعد نے کہا ہے کہ خبر دی ہو جو محمد بن عمر  
 واقعہ می سنے کہ بیان کیا مجھے ابو معشر نے محمد بن قیس  
 سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار شبہ کہ دن کہ گیا رہ  
 راتین ماہ صفر اللہ کی باقی تھیں یعنی ۹ صفر اللہ  
 یوم چار شبہ کو شکایت ہوئی اور یہ شکایت تیرہ  
 راتوں تک رہی۔







ابن جریر بن عمرو بن دینار بن ابی جعفر قال  
توفیت فاطمة بعد النہا صلعم ثلثة اشھر۔  
سے اٹھا ابی جعفر سے کہ وفات نوال جناب نور علیہ السلام

۱۳۹ مطبوعہ عیدین پور پ مین ہے۔ مالک فاضلہ  
یعول اللہ صلعم فی لیلة الثلاثاء ثلاث خلون من شھر رمضان وہی یوم مثلذابتہ تسع عشرین سنہ او خوا  
۳۔ اتیحاب عافظ ابو عمر ابن عبد الباقی ثانی من یذکروفا فاطمہ علیہ السلام ہے۔

و قال اللہ فی لیلة الثلاثاء ثلاث خلون من  
شھر رمضان سنہ احدی عشرۃ۔  
درعی نے کہا کہ وفات فاطمہ علیہا السلام

۴۔ حافظ ابن جوزی فی تاریخ الصفوۃ۔ تاریخ نبیس دیار بکری جلد اول مطبوعہ مصر سنہ ۳۶۲ مین ہے۔  
فی الصفوۃ توفیت فاطمہ بعد وفات رسول اللہ صلعم بسنہ اشھر فی لیلة الثلاثاء ثلاث  
خلون من رمضان سنہ احدی عشرۃ من الهجرة وہی بنت ثانی و عشرین سنہ ونصف۔

تاریخ صفوۃ اصغر ابن جوزی مین ہے کہ وفات فاطمہ علیہا السلام بعد وفات ابی صلعم کے چھ مہینہ پر شب سہ شنبہ  
تیسری ماہ رمضان سال پر ہوئی اور وہ جناب ۱۰۸ سالہ و شش ہاتھین جسکی تائید اوسے ۱۶ ربیع الاول سے جو ۲۸ صفر کا  
چودھواں روز سہ شنبہ تھا حافظ ابن جوزی کے قول سے ہوتی ہے۔

جیسا کہ اشعة السمات ترجمہ مشکوۃ شریف جلد ۱۴ شیخ عبدالحق محدث دہلوی مطبوعہ نولکشور سنہ ۱۳۰۹ھ کے ۶۱۶ مین ہے  
ابن جوزی در کتاب الوفا لکھتہ کہ ابتدای مرض  
در شھر مغربہ کہ در شب انان ماندہ بود وفات  
وے دو روز ہم ربیع الاول بود۔  
یعنی ابن جوزی نے اپنے کتاب نوفا مین کہا کہ  
ابتدای مرض ابی صلعم صفر کے مہینہ مین کہ دو رات مین باقی تھیں  
وفات بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

آخر ماہ صفر کے ۲۸ و ۲۹ صفر کے دن کی تصدیق تاریخ مرآۃ الزمان سبط ابن جوزی سے جسکا قلمی نسخہ باقی پورچین مین حثہ کا کئی  
ہوا ہے جسکے صلا مین ہے۔

فلما کان یوم الاربعاء للیلین بقیۃ من صفر  
بدئی رسول اللہ صل اللہ علیہ المرص فصبح  
و صفر فلما احب یوم الحفین دعا اسامہ فخط  
لہوا و بیدہ ۱۱۰  
پس جب ۲۸ صفر چار شنبہ کا روز کہ دو رات مین  
ماہ صفر کا باقی تھیں آیا تو حضرت صلعم کے مرض شروع ہوا  
پس در دوسرے روز بخار پورا ہوا ۲۹ صفر چھ شنبہ کو اسامہ  
بن زید کو بلا کر اپنے دست مبارک سے اوسکے لئے جھنڈا

باندھ کر عنایت کیا۔

لکھ کشف الخفون حصہ اول مطبوعہ مصر سنہ ۱۲۶۲ مین ہے۔ تاریخ ابن جوزی المس بالمتنر یا فی المیمہ لمرآۃ الاعیان و صفوۃ الصفوۃ  
و تلخیص المفہوم سکلمہا فی الناریۃ و سبط مرآۃ الزمان۔  
تاریخ ابن جوزی مین ۱۱۰ کے واقعہ مین ہے۔ غوفی النیرۃ لعل لدین یوسف سبط ابن جوزی و اعظ فاضل لمرآۃ الزمان  
ناریۃ و جامع ولہذا سکرۃ الخواص من الامم فی مناقب الائمة۔



جسکے بن دیکھ کر بیچ الاول جمعہ سے ۵ بیچ الاول شنبہ تک جو وہ دن ہوسے میں در شنبہ مراجعت میں ۵۵ وقت قدر سفر حجۃ الوداع میں اور ۶۰ ذکر عمر فرماتے ہیں اور یہی در شنبہ کے بعد چارہ قمریہ میں ماہ رمضان وفات جناب فاطمہ علیہا السلام میں واقع ہوتا ہے دیکھو نقشہ روزم اس کتاب میں

۵۔ یہ ذکر خواص الائمہ میں موطا ابن یزید میں ہے کہ نہایت عمدہ نقلی نسخہ لکھی ہو چکنے کے کچھ خانہ میں ہے جسکے ساتھ کتابت سے نقل کیا ہے ذکر فاطمہ علیہا السلام میں ہے۔

وفات جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام بعد رسول خدا میں چند	وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۱۱۰ھ میں	۱۱۱۰ھ میں
۱۱۱۰ھ میں کچھ عین اس کے فاطمہ زہرا کی وفات شب	۱۱۱۰ھ میں کچھ عین اس کے فاطمہ زہرا کی وفات شب
در شنبہ یوم ماہ رمضان ۱۱۱۰ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	در شنبہ یوم ماہ رمضان ۱۱۱۰ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
۱۱۱۰ھ میں بیچ الاول ۱۱۱۰ھ میں وفات پائی ۱۱۱۰ھ میں عمرو بن دینار	۱۱۱۰ھ میں بیچ الاول ۱۱۱۰ھ میں وفات پائی ۱۱۱۰ھ میں عمرو بن دینار
نے کہا ہے کہ بعد وفات رسول خدا کے تین مہینے زندہ رہیں۔	نے کہا ہے کہ بعد وفات رسول خدا کے تین مہینے زندہ رہیں۔
۱۱۱۰ھ میں دوسرے دن ۱۱۱۰ھ میں وفات بعد وفات رسول خدا	۱۱۱۰ھ میں دوسرے دن ۱۱۱۰ھ میں وفات بعد وفات رسول خدا
علم کے زندہ رہیں۔	علم کے زندہ رہیں۔

۶۔ اصحاب فی تمیز الصحابہ مافط ابن حجر عسقلانی مطبوعہ مکتبۃ رشیدیہ جلد ۱ ص ۲۳۱ میں ہے۔

قال الواقدي توفيت فاطمة ليلة	واقدي نے کہا ہے کہ وفات فاطمہ علیہا السلام شنبہ
الثلاثاء ثالث خلون من شهر	ماہ رمضان ۱۱۱۰ھ کو واقع ہوئی اپنی چوبیسویں پر جسکو عمرو بن
رمضان سنة احدى عشرة	دینار نے تین مہینے کی مدت روایت کی ہے جسکے حوالہ سے
	ابن جری نے بھی لکھا ہے

ابن سعد نے واقدی کے طریق اور عمرو بن دینار کے واسطے سے جناب امام باقر علیہ السلام کے سنت بیان کیا ہے۔ اور عمرو بن دینار جو تہمتی سے عمر میں ایک بن اور جو حضرت عائشہ سے بھی روایت کہتے ہیں چنانچہ اصحابہ کو یہ کے

۲۲ میں ہے

قال يزيد بن زريع عن حماد بن عمار	کہا یزید بن زریع عن حماد بن عمار
القاسم عن عمرو بن دينار قالت عائشة	عمرو بن دینار کا کہنا ہے عائشہ کی سند سے کہنا
عائشة قطعت من فضيل من فاطمة	اور انہوں نے کہ قسین دیکھا میں نے کسی کو جو افضل تر ہو

نہ نور الدین طبرانی بن شہاب الحدیث میں شائع ہے تاریخ خلافت الائمة الموات میں لکھا ہے ولا بن الجوزی عن حرقان عن عائشة قالت لما فاضل من فاطمة ففاضل علی علی بن ابی طالب بقعة من بقیۃ فضی فبھا قسیر نبیۃ۔

نہ کشف الخوف میں ہے روایت الشیخ الحدیث عن علی بن ابی طالب عن عائشة قالت لما فاضل من فاطمة ففاضل علی علی بن ابی طالب بقعة من بقیۃ فضی فبھا قسیر نبیۃ۔



عنیر ابیہما صحیح علی شرط  
الشیخین الی عمرو

جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے سوار پیدل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
وآر و سلم کے شہرہ شہین کے مطابق عمرو بن دینار کی حدیث  
صحیح ہے۔

وقد ثبت الصحیح عن عائشہ ان فاطمہ  
عاشت بعد النبی سنہ اثنی عشر فانی لولایہ  
وہو الثبت عندنا۔  
اور حضرت عائشہ سے صحیح میں جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا  
علیہا السلام بعد وفات النبی کے چھ مہینہ زندہ رہنا ثابت  
ہے اور واقعہ یہ ہے کہ یہی مدت میرے نزدیک صحیح  
و دردی الحمیدی عن  
سفیان عن عمرو بن دینار انھا بقیت  
بعد ثلثہ ایام و قال غیرہ بعد (اربعة)  
شھر و قبل شھریں و عند الذی لا ینفی  
الذاریۃ الطاہرۃ بقیت بعدہ مضمہ  
و تسعین یوماً  
حمیدی نے سفیان کے طریق اور عمرو بن دینار کی  
سند سے روایت کی ہے کہ بعد حضرت صلعم کے تین دن  
و غالباً تین مہینے کی جگہ غلط لکھ گیا) حضرت فاطمہ زندہ  
رہیں اور دوسروں کا قول ہے کہ چار مہینے اور کہا گیا ہے  
دو مہینے اور دولاہی کے کتاب ذریعہ الطاہرین بعد حضرت  
صلعم کے (۹۵ روز) باقی رہیں یعنی زندہ رہیں۔

۱۔ روضۃ الشہد اکمال الدین حسین صاحب تفسیر حسینی مطبوعہ بیروت ۱۳۲۷ھ اور ان کے ترجمہ گلزار الشہداء مطبوعہ بیروت  
روضۃ الشہداء ص ۱۳۷ میں ہے۔ در شب چار شنبہ بست و ہشتم ماہ صفر در سال یازدہم اندھجرت زیارت گورستان  
بقیع رفتہ روز دیگر آنحضرت صلعم را صداع طاری گشت۔ ص ۱۳۸ میں ہے بروایات اہل بیت وفات آنحضرت شب سہ شنبہ بروز  
سیوم ماہ مبارک رمضان سالۃ اعدی عشرین الحجۃ

گلزار الشہداء ترجمہ روضۃ الشہداء کے ص ۱۳۷ میں ہے۔ آپ چار شنبہ کی رات اٹھائیسویں تاریخ ماہ صفر گیارھویں سال  
ہجری میں زیارت جنہ البقیع کو تشریف لے گئے دوسرے روز آنحضرت صلعم کے دروسر لاشی ہوا۔ ص ۱۳۸ میں بروایت اہل بیت وفات  
فاطمہ کی شب سہ شنبہ تاریخ تیسری ماہ رمضان سالۃ میں ہوئی۔

۲۔ مورخ حبیب السیر مطبوعہ بیروت ۱۳۵۷ھ جلد اول جزء سیوم و ۱۳۷ میں ہے۔  
و تلخیص ابن جوزی مذکور است کہ ولادت فاطمہ بیچ سال قبل بعثت وقوع یافتہ و در روضۃ الاحباب درین باب و  
روایت مذکور است روایت اول موافق آنچه از تلخیص نقل کردہ شد و قول ثانی در سال چہل و یک از واقعہ قبل آن اختراعیست  
از اتفاق ولادت طلوع نمود۔

ایضاً در کتاب مذکور سمت تحریر پذیرتہ کہ وفات فاطمہ در شب سہ شنبہ سیوم ماہ رمضان وقوع یافتہ۔  
یعنی ابن جوزی نے تلخیص میں ولادت جناب فاطمہ بعثت سے پانچ سال پہلے ہونا مذکور ہے اور روضۃ الاحباب میں در روایت  
کچھ ہیں روایت اول موافق تلخیص کے ہے جو نقل کی گئی اور دوسرے واقعہ قبل کے اکتالیسویں سال اور یہ بھی کتاب روضۃ الاحباب  
میں ہے کہ وفات جناب فاطمہ شب سہ شنبہ تیسری ماہ رمضان میں واقع ہوئی۔



ابن دور وایت کہ از روضۃ الاحیاء در باب ولادت فاطمہ نقل کرده شد عمر آن جناب بست و ہشت سال یا بست و دو سال بود و روایت روضۃ الاحیاء والی جو ولادت جناب فاطمہ میں نقل کی گئی عمر حضرت فاطمہ کی ۶ سالہ یا ۷ سالہ ہوئی ہے

و در کشف الغمہ مسطور است کہ ابن خشاب زالی اور کشف الغمہ میں لکھا ہے کہ علامہ ابن خشاب

جعفر محمد بن علی ابی اقرنہ نقل نموده کہ تولد فاطمہ بعد

از ظهور نبوت و نزول وحی پنج سال اتفاق افتاد

در وقتیکہ ہزوہ سال و چہاد و پنج روز از عمر فرشتہ

گذشتہ بود از عالم رحلت فرمود۔

تاریخ موالید اہلبیت علیہم السلام میں ایچ اناؤر جناب

امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ ولادت جناب

علیہم السلام کی بشت و ہشت روزی کے پانچ سال بعد ہوئی

۶ سالہ سال اور پچیس سال کی عمر میں تولد فرمائی۔

۹ تاریخ خمیس دیار بکری جلد اول منہ طبعہ حضرت علیہ السلام کی تصدیق ابن جندی کے قول سے ہے

قال الدیاربکری فی خمیس توفیت فاطمہ علامہ دیاربکری تاریخ خمیس میں لکھتے ہیں

بعد وفات رسول اللہ بست و ہشت روز بعد کہ رسول اللہ کی وفات سے چھ مہینے کے بعد مہینہ میں

الثلاثاء ثلاث خلون من رمضان سنۃ عشرۃ من الهجرة و فی ثمان و عین سنۃ و نصف

فرمائی اور زہری سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ

بعد رسول اللہ کے تین مہینے پر اور حضرت عائشہ سے

مروی ہے کہ ما بین حضرت مسلم و جناب فاطمہ علیہم السلام

دو مہینے کا فاصلہ ہے۔

و بہن فاطمہ تھوران۔

ذکر الامام ابو بکر احمد بن نصر بن عبد اللہ

الدواع فی کتاب تاریخ موالید اہل بیت

انہا توفیت فی ایام ثمان عشرۃ سنۃ و

خمسۃ مہینین و مائتین و یکۃ ثمان مہینین

و باقی بالمدینۃ عاشت بعد اہل بیت

خمسۃ مہینین و مائتین۔

۱۰ زرقانی جلد تین مشورۃ ہزشتہ

و توفیت بعد علیہ الصلوٰۃ والسلام بست و

کما قال فی الصحیحین عشتہ قالوا اقلی و

هو اثنت قال ذلک ثلاث خلون من

شورہ مہینان سنۃ احدی عشرۃ و فی ایام

تسع و عشرين سنۃ۔

یعنی وفات فاطمہ علیہم السلام کی بعد وفات

النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ مہینے پر مروی جیسا کہ صحیح میں حضرت عائشہ

سے مروی ہے و اقلی نے کہا ہے کہ مروی ثابت ہے اور

وہ تیسری ماہ رمضان سنۃ تھی اور وہ فاطمہ علیہم السلام

۶ سالہ تھیں۔ یعنی حضرت کی وفات پر وہ ۶ سالہ تھیں۔



۲۹ سال ہوئیں۔

واقدی کی تحقیق کہ جناب فاطمہ وفات کے وقت ۲۹ سالہ تھیں جسکی تقلید اکثر مورخین و محدثین نے کی ہے جو اس حدیث کی رو سے غلط ہے جس میں نبوت سے پانچ سال قبل ولادت ہونا وارد ہے کیونکہ پانچ سال قبل نبوت والے اور ۱۴ سال کے اور دس سال مدینہ منورہ کے ہیں ہجرت کے یہ اٹھائیس سال ہوئے اور تیسری ماہ رمضان تک کچھ دن کم چھ ماہ سے ۲۸ ۱/۲ سال ابن جوزی کے حساب کے مطابق ہو گئے پس زرقانی کا قبول کر لینا بالکل غلط ہو گیا حالانکہ یہ ۲۸ ۱/۲ سال بھی غلط ہیں جس سے حضرت فاطمہ کا حضرت عائشہ سے دس سال بڑا ہونا لازم آتا ہے حالانکہ وہ جناب ایک سال حضرت عائشہ سے عمر میں چھوٹی تھیں سیرت النبی شریف جلد ثانی ص ۲۲۷ و ۲۲۸ میں ہے کہ حضرت عائشہ بعثت کے چار برس بعد پیدا ہوئیں منسلک نبوی میں آنحضرت کے ساتھ نکلے ہوئے اور سو وقت شش سالہ تھیں نکاح کے بعد کہ میں آنحضرت کا قیام تین سال تک رہا (اور سو وقت حضرت عائشہ نہ سالہ تھیں) اور سو وقت زرقانی وغیرہ کے مطابق حضرت فاطمہ (۹ برس کی ہو گئیں) حالانکہ امام ابو بکر احمد بن نصر بن عبد اللہ نے تاریخ موالید اہل بیت سے لکھا ہے کہ سو وقت آٹھ سالہ تھیں یعنی حضرت عائشہ سے ایک سال چھوٹی تھیں پس وفات النبی صلعم کے وقت حضرت عائشہ ۱۹ سالہ اور حضرت فاطمہ ۸ سالہ تھیں۔

غرض کہ واقدی کا تیسری ماہ رمضان کو (سہ شنبہ) ہونا حساب سے ضرور صحیح آتا ہے جو ۲۵ ذوقعدہ ۱۱ سالہ سفر حج کو واقع اور ۹ ذیحجہ عرقہ اور ۱۲ ربیع الاول ۱۱ سالہ (سہ شنبہ) کے مطابق تیسری ماہ رمضان (سہ شنبہ) واقع ہوتا ہے اور آگے ۲۲ جمادی الثانی ۱۱ سالہ کو (پنجشنبہ) جس کے بعد غیب جمعہ ۲۳ جمادی الثانی میں رحلت ابو بکر ہے جو ۲۹ صفر (پنجشنبہ) اور یکم ربیع الاول ۱۱ سالہ (جمعہ) کے مطابقت میں ہے جیسا کہ

عمدة القاری شرح صحیح بخاری معنی حنفی مطبوعہ مصر جلد چہارم ص ۱۱۱ میں ہے۔

یعنی وفات پائی حضرت ابو بکر نے یوم جمعہ یا شب جمعہ کو جو ابن اسحاق کے قول سے ۲۲ جمادی الثانی ۱۱ سالہ کو جمعہ ہوتا ہے۔

توفی ابو بکر رضی اللہ عنہ یوم

الجمعة لیلۃ لیال بدین من جمادی

الآخرۃ سنۃ ثلاث عشرة

ابن اثیر جزری میں ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ۲۳ جمادی الثانی

۱۱ سالہ یوم جمعہ کو وفات کی۔ دیکھو نقشہ (دوم) کتاب

لے واقدی قاضی بغداد تھے جسکی قدح اور مدح دونوں ہمارے مفید ہے لیکن یہ اس رتبہ کے ہیں کہ تاریخ بقید نیم وفات فاطمہ علیہ السلام میں حفاظ حدیث نے اتفاق کیا ہے یہاں تک کہ امام محمد بن اسماعیل بنی نے تفسیر معالم التنزیل میں لفظ وظلمت و النور جو آیت الکرسی اور سورہ النعام میں (جعل الظلمت والنور) ہے کی تفسیر واقدی کی سند سے بیان کی ہے۔ اور قرقہ انبیون شرح سرور الخزون تو اب محمد علیخان میں ہے۔ حدیث قدیرہ کو اگرچہ روایت نہیں کیا اسکو اہل خطہ و آفاق نے مگر طلب حدیث میں انہوں نے شہرہ کا دورہ کیا مثل بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ کہ انہوں نے انہیں سے لے

اور اگرچہ محل محدث حدیث کو نہیں ہے مگر دعویٰ تو اس کے مثل میں کرنا نہایت تعجب سے ہے۔



تعبیر (۶) صاحب سیرة ابن هشام ابی محمد عبد الملك بن هشام المتوفی ۳۱۳ھ

یہ ابن ہشام بھی حضرت کا سفر حجۃ الوداع فرما ۲۵ ذیقعدہ و باجہ تاتین ماہ ذیقعدہ کی باقی حسین کی روایت کی ہے جلد ۴ مطبوعہ مصر ۱۳۹۵ھ ۷۵۰ھ میں چھپا

قال ابن اسحاق سمعت من عبد الرحمن بن عوف  
عن القاسم بن ابي العباس عن ابي جعفر  
عن عائشة زوجة النبي صلى الله عليه وسلم قالت خرج  
رسول الله صلى الله عليه وسلم الى بينات فبين  
ما ذى القعدة -  
اور ص ۳۴۰ بین سنتہ ۔

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ حدیث کی مجلسیں چھوڑ کر  
ابن قاسم نے اپنے باپ قاسم بن عبد سے اونٹوں سے  
ماریشہ کے چاروں سوں کے معلم سے کہا اونٹوں سے  
بچنے رسول اللہ معلم حج کی طرف جبکہ اپنے چار امین ہا  
ذوالقعدہ کی باقی تعیین یعنی ۵ ذوالقعدہ تھی۔

قال ابن اسحاق ابتدا فی رسول الله صلعم  
شکوہ . . . فی بیان بقین من صفر۔  
ابن اسحاق نے بیان کیا کہ شروع ہدی شکایت  
رسول خدا صلعم کو کہ نصف کی آیات آتی تھیں۔

نمبر (۷) محمد ابن سعد کاتب قادری صاحب طبقات المتوفی ۱۱۲۷ھ

یہ علامہ ابن سعد مورخ اور محدث ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ستر حجۃ نمودار فرمایا (۲۵) واقعہ، یوم خمیس کی روایت وارد کی ہے اور جو تفسیر ذکیہ و خلیفہ مکہ معظمہ باسناد روایات سے بیان کیا ہے جو نقل کجاتی ہیں۔

طبقات الکبیر جلد ثانی قسم اول مطبوعہ بیروت ۱۳۲۵ھ و ۱۳۲۶ھ میں ہے۔

کان ابن عباس یکره ان یقال حجۃ الوداع  
و یقول حجۃ الاسلام فخرج رسول اللہ صلی  
من المدینۃ مغتسلًا و متدھنًا و متزینًا  
ابن عباس و لفظاً حجۃ الوداع کہتے سے  
کراہت کرتے تھے اور حجۃ الاسلام کہتے تھے اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے غسل فرما کر باقرین میں تشریف

۱۱۸  
 سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے ابن ہشام کا نام امام عبد الملک سے وہ نہایت قد اور ناز و رشاد و روح تھے تھلکے جسم میں وفات پائی  
 محمد بن سحاق کی کتاب شریعت سے پہلی اور ترجمہ جملہ خود نوں سے لے کر شریعت تک اسی کتاب کو ابن ہشام نے زیادہ مستخرج اور اضافہ کر کے تہذیب کی جو سیرت ابن  
 ہشام کہہ ام سے مشہور ہے۔ اور ابن ہشام نے غزالی کے غزالی میں اضافہ کیا ہے اور استفادہ و محسوس بنا کر حفظا و عبارتاً اور مزید تر و تفسیر کے تصنیفات کا مذاق  
 رکھتے تھے ان میں غزالی کا مذاق پیدا ہو گیا چنانچہ ابن عدی نے ان کے اصل احسان کا خاص حال پر ذکر کیا ہے ابن عدی نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس فن میں کوئی  
 تصنیف ان کے تصنیفات کے قریب نہ ہو۔ اور حاشیہ تہذیب و تصنیف ۱۱۸

تصنیف انکے تصنیف کے بہتہ کو نہیں۔ لہذا شیعہ تہذیب، انقلاب ہے۔  
 امام بن شریک بطوریکہ تقریباً پانچ سو سال پہلے کے مسلمان ہیں۔ تاریخ میں اگر کوئی زمانہ، اہل کمال کے پیش کرنے پر قادر کر سکتا ہے تو وہ اس کا جسٹس  
 اس تقریب میں سب سے مزاح نہایت چمکا تھا۔ وہ محدثین میں بھی ہیں۔ امین امام جمادی، محمد بن سعد کہ جب وہ قادیان بن گیا، سفیان ابن عیینہ  
 عبد الرحمن بن محمد بن عیسیٰ القطان، یونس بن بکر، ابو یعلیٰ البغی، حافظ ابن ہشام، روح بن عبادہ، ابو داؤد الطیالسی، غازی بن  
 قیس شافعی، امام مالک، امام واقدی، ابو حنیفہ وغیرہ ہیں۔



مختاراً فی ثوبین صغارین اذ اردوا  
وذلك السبت خمس مياں بقين من ذى  
القعدة فصل الظاهر بسندى الخليفة  
رکعتين۔

مختاراً اخبرنا عمرو وحكام بن ابى الوضائى  
شعبان ابو يعنى ابى العالىة القرام  
ابن عباس قال اهدى رسول الله صلى الله عليه  
فقد لا ربع مضاي من ذى الحجة فصل  
بنا اصبح بالبطحاء

اخبرنا عفان بن مسلم ناصب بن  
سلمة انا قيس بن سعد عن  
عطاء عن جابر بن عبد الله  
قال قدم رسول الله صلى الله عليه  
خلون من ذى الحجة۔

عبد الوهاب بن عطاء انا هشام بن  
عبد الله عن قتادة عن ابى مسعود عن ابن  
عباس ان النبى صلى الله عليه  
عند الظاهر من ذى الحجة۔

ثلاثين ثمرية اسامه بن زيد بن ساروة  
الى اهل اليمن وهى ارض السراة  
ناحية البلقاء و قالوا اسامه كانت  
يوم الاثنين لاربع مياں بقين من  
صفر سنة احدى عشرة من هجرة  
رسول الله صلى الله عليه  
الناس بالفتحى لغزو الروم فلما كان  
من اسامه بن زيد غزاه

اور کنگھی کئے ہوئے زیر جامہ اور دا چٹے ہوئے باہر  
تشریف لائے اور وہ دن ہفتہ کا تھا اور ماہ ذیقعد  
کی پانچ تیس باقی تھیں حضرت نے نماز ظہر منعم  
ذوالخليفة من دور رکعت ادا فرمائی۔

خبر دی ہم کو عمرو وحکام بن ابی الوضائى نے  
کہا اس نے کہ ہم سے بیان کیا شعبہ نے ابوب  
سے اس نے ابو العالیہ قرام سے اس نے ابن عباس سے  
فرمایا ابن عباس نے کہ ایک کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
نے ساتھ حج کے پس تشریف لائے جو حقى ذکر کو  
اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی صبح کی اٹھ مین۔

خبر دی ابو عفان بن مسلم نے اس نے کہا کہ  
بیان کیا ہم سے حماد بن سلمہ نے اس نے کہا کہ ہم سے  
بیان کیا قیس بن سعد نے عطاء سے اونہوں نے  
جابر بن عبد اللہ سے جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے چار ذکر کچھ کو۔

عبد الوهاب بن عطاء نے کہا خبر دی ہم کو  
ہشام بن ابی عبد اللہ نے قتادہ سے اونہوں نے  
ابی مسعود سے اونہوں نے ابن عباس سے کہا  
اونہوں نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لئے بیابان شریح  
توبان تھریکے وقت مقام بنو الحلیہ سے۔

بجو شکر اسامہ بن زید بن حارثہ اپنی  
کی طرف اور وہ سرزمین سراہ ہے جو کنارسہ بلقا  
کے دن اور گامہ کہ جب یوم روضہ ۱۲ صفر  
سالہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا لوگوں کو  
آباد کی جنگ ریمہ کے لئے پس جب صبح ہوئی تو  
اسامہ بن زید کو بلایا سفر فرمایا اسے باپ کے محل  
گامہ کی طرف جاتا تو اسے دو گھوڑوں کے گھوڑوں سے



















قال إشتكى رسول الله صلى الله عليه وسلم  
يوم الأربعاء لليلة بقيت من  
صفر - نأ إحدى عشرة وتوفي  
يوم الاثنين لأثنى عشرة مضت  
من ربيع الأول -

مسند امام احمد بن حنبلہ جلد اول صفحہ ۱۸۷  
بروز چار شنبہ اور صفر جبکہ ایک رات  
ماہ صفر مقرر کی باقی تھیں اور وفات پائی بروز  
دوشنبہ جبکہ بارہ راتیں پہلے اول کی گذر  
چکی تھیں۔

اخبرنا محمد بن عمر بن عثمان ابو ابي  
 بن يزيد عن ابن طاووس <sup>له</sup> عن ابيه عن  
 ابن عباس <sup>له</sup> قال سمعت محمد بن عبد الله  
 عن الزهري عن عمرو بن عاصم عن عائشة  
 قالت توفى رسول الله <sup>صلى الله عليه وسلم</sup> ليلة  
 يوم الاثنين لا تبقى عشرة  
 مضيت من ربيع الاول -

خبر دی کہ محمد بن عمرو (اقدی) نے کہا حدیث  
بیان کی مجھ سے ابراہیم بن یزید نے ابن طاہر  
سے اور انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے  
ابن عباس سے اور پھر محمد بن عمرو (اقدی) نے  
حدیث کی مجھ سے محمد بن عبد الصمد (ابن اخی  
الزہری) نے نوہری سے اور انہوں نے غزوہ  
اور انہوں نے عایشہ سے کہا حضرت عائشہ نے  
کہ وفات پائی رسول خدا صلعم نے بروز جمعہ  
بارہ مئی ۱۰۰۰ھ میں۔

اور لیاقت جلد، بطریقہ السلسلہ حجاز ہے۔

قال محمد بن عمرو هو الثبت سنة  
توفيت رفاطمة الزهرام ليلة الثلاثاء  
ثلاث خلون من شهر رمضان سنة  
احدى عشرة وها ابنة تسع وعشرين  
سنة او نحوها

نزدیک معتبر ہے کہ وفات پائی فاطمہ زہرا علیہا السلام  
نے شب ۱۰ شعبہ تیسری ۱۰ رمضان ۱۱ سال  
کو اوسوقت سن مبارک او تیس سال کا  
تھا یا مثل اس کے

مؤید است بین زرقانی جلد ۳ ص ۱۸۱ مطبوعه مصر ۱۲۶۲ هجری قمری به حدیث است.

عند ابن سعد من طريق عمر بن الخطاب  
ابن خطاب عن أبيه قال اشتمك رسول  
الله صلعم يوم الأربعاء

[illegible]







۲۵ ذیقعدہ (دوشنبہ) ۲۵ ذیقعدہ (دوشنبہ) ہوا جس سے ۹ ذیقعدہ کو اس شنبہ ۸ ذیقعدہ (دوشنبہ) ہوا۔ (اس ۸ ذیقعدہ پنجشنبہ سے ۲۹ صفر پنجشنبہ تک شریعہ ہوتی ہے) اسی ۲۹ صفر پنجشنبہ کا دھوان روز (سینچرا) اور بارہوان روز (دوشنبہ) جو ۱۱ ربیع الاول سال ۱۱ کو کیا اسی روز پر وفات پہلی صلعم واقع ہوئی جیسا کہ حدیث میں وارد ہے کہ آئیے مبارک الیوم اکملت لکم دینکم کے نازل ہوئے بعد حضرت صلعم ۸ یوم ٹھہرے جسکا ذکر آگے آئیگا۔ چونکہ بیاسوین روز ۱۲ ربیع الاول کو (دوشنبہ) خلافت ابو بکر کی پہلی تاریخ یا سہ خلافت کا پہلا روز جیسا کہ اوپر کی حدیث سے مدت خلافت کا اظہار ہوتا ہے اسلئے ۸ ذیقعدہ پنجشنبہ اور ۲۸ صفر (پہار شنبہ) اور تیرہوان روز ۱۱ ربیع الاول (دوشنبہ) اور چودھوان روز ۱۲ ربیع الاول (دوشنبہ) صحیح ہے۔

اول حدیث سے چہار شنبہ کو سو فیذا کا آغاز مرض ہوا اور تیرہ دن مدت مرض کے اور دوسری روایت سے ۲۸ صفر (چہار شنبہ) ابتدا ہی مرض یعنی روایت کے اندر بارہ ربیع الاول سال ۱۱ (دوشنبہ) کے عبارت سے وفات پہلی قوم ہے جیسے محمد بن سلسلہ وار حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ کی سند سے بارہ ربیع الاول وفات پہلی ہے

انتہا روایت مذکورہ میں ۲۸ صفر (چہار شنبہ) ۲۹ صفر (پنجشنبہ) ہے اور بارہ ربیع الاول تک کل چودھوان ہوئے (محمد بن سہیل سے جس طرح اول حدیث میں تیرہ دن کل مدت مرض یعنی اور دوسری روایت میں حساب سے چودھوین روز (دوشنبہ) غلط لکھا ہے اسی لحاظ سے ابن عباس اور حضرت عائشہ کی روایت میں بھی ۱۲ ربیع الاول (دوشنبہ) غلط لکھا ہوا ہے۔ حالانکہ تیرہوان دن (دوشنبہ) اور چودھوان دن (دوشنبہ) ہوتا ہے جس سے گیارہ ربیع الاول (دوشنبہ) آیا۔

چنانچہ طبقات جز سوم قسم اول مطبوعہ یمن سال ۱۳۰۰ کے صفحہ ۱۰۱ پر تفصیل مکرر دی گئی ہے جس میں بھی غلطی موجود ہے۔

قالوا بدأ وجه رسول الله صلعم في

بيت يمونه روجه رسول الله صلعم يوم الاربعاء

للبلائين بقيتا من صفر وتوفي صلوات الله

عليه يوم الاثنين تشرى عشرة ليلة خلت من شهر

ربيع الاول سنة احدى عشرة من الهجرة دفن

يوم الثلاثاء حين زاحمت الشمس۔

چونکہ ۱۲ ربیع الاول تک چودھوان ہوئے اور پہلا دن (چہار شنبہ) تھا پس چودھوان دن بارہ ربیع الاول کو (دوشنبہ)

ہوا اسی تاریخ میں رسول اللہ دفن ہوئے اور گیارہ ربیع الاول (دوشنبہ) کے آخریوم پر وفات ہوئی۔ اور سہ شنبہ کے درجہ حضرت کے دفن ہوئے کی صحیح روایت یہ ہے۔

طبقات جز دوم قسم دوم مطبوعہ سال ۱۳۰۰۔

قال ابن سعد اخبرنا احمد بن حنبل بن مسعود بن

قصب سعيد بن منصور قال عبد العزيز بن

عن شريك بن ابی نعيم عن ابی سلمة بن

کما ابن سعد نے خبر دی کہ ابو عبد اللہ بن مسعود

انسب اور سعید بن منصور نے کہا درنون نے عبد العزیز

بن شریک سے اسے شریک بن ابی نعيم سے اسے ابی سلمہ







اور فضل بن دکن نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بن ابی کثیر سے اسے ابی سلمہ سے اسے عایشہ اور ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دس سال تک قرآن نازل ہونے پر اور مدینہ منورہ میں دس برس۔

والفضل بن دکن قال انما سببان عن  
يحيى بن ابي كثير عن ابى سلمة عن عائشة  
ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
عشر سنين ياتى بالقرآن وبالمدينة  
عشر سنين۔

## مؤیدات

صحیح بخاری جلد سو اب و فوات النبی۔

کہا بخاری نے حدیث کی ہم سے ابو نعیم کے  
کہا حدیث کی ہم سے شیبان نے بھی سے اس نے  
ابی سلمہ سے اس نے حضرت عائشہ اور حضرت ابن  
عباس سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے  
ہونے پر دس سال تک قرآن نازل ہونے پر  
دس سال۔

قال البخاری حدثنا ابو نعیم حدثنا شيبان  
عن عيين عن ابى سلمة عن عائشة عن ابن عباس  
ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث بعشر سنين يقول  
عليه القرآن وبالمدينة  
عشرًا۔

حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے کہا  
حدیث کی ہم سے یحییٰ بن عقیل سے اس نے ابن شہاب  
سے اس نے عروہ بن زبیر سے اس نے عائشہ سے کہ  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فوات پانی ترسٹھ سال کی عمر میں  
کہا ابن شہاب زہری نے اور خبر دی بلکہ سعید بن مسیب  
نے اس کے بعد بھی اسے دس سال پر

حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث  
عن عقیل عن ابن شهاب عن عروة بن  
الربيع عن عائشة ان رسول الله صلى الله  
توفي وهو ابن ثلث وستين قال ابن  
شهاب وابو خزيمة سعيد المستب  
مشابه۔

اور تاریخ الرسل والملوک ابن جریر طبری کے جلد اول حصہ چہارم صفحہ ۱۳۵ سے بھی ان احادیث سے تائید  
پرتی ہے۔

کہا ابن جریر نے کہ حدیث کی ہم سے ابن اثیر نے کہا  
حدیث کی ہم سے حجاج بن یونس نے کہا حدیث کی ہم سے  
حاجز نے ابی حمزہ سے اس نے اپنے باپ سے کہا اس نے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۶۴ سال زندہ رہے۔  
کہا حدیث کی ہم سے ابن اثیر نے کہا حدیث کی

قال ابن جرير ثنا ابن المثنى قال حجاج بن المنهال  
قال لنا حماد عن ابى حمزة عن ابيه قال  
عاش رسول الله صلى الله عليه وسلم ثنتين  
سنة۔  
ثنا ابن المثنى قال ثنا عبد الوهاب







چنانچہ جب آید داند و عشیرتک الاقربان یعنی مگر اپنے قبیلے والوں کو نازل ہوا۔ اس حدیث کا آخری

فایکھ یوا زرفی علیٰ هذا الامر علی ان  
یکون اخي وصی و خلیفتی فیکم فاحکم  
القوم جمیعاً قال علی فقلت روای کا حکم  
سناد اور سند عیناً و اعطاء ہم بطناً و احب ہم  
ساقاً انما یا بنی الله اکون وزیرک طیعهم  
فاخذ رسول الله برقبة علی قال ان هذا  
اخي و وصی و خلیفتی فاسمعوا له و اطیعوا  
فقام القوم بضرب سکون و یقولون  
لا بیطال لب فتد امرک انت تسمع  
لا نیک و تطیع

پس قرین کوں ہے کہ اس امر میں میری مدد  
اور وزارت کرے اور وہ میرا بھائی اور دوست اور خلیفہ  
ہو۔ سب حاضرین یہ سنکر رو کر روان ہوئے کچھ جواب  
نہ دیا مگر علی مرتضیٰ نے باد صفت صغریٰ عرض کیا کہ یا بنی  
امین اس امر میں آپ کی وزارت کو موجود ہوں اور  
آپ کے مقابلہ میں مدد کے لئے حاضر ہوں۔ آنحضرت  
صلعم نے حضرت علیؑ کے گلے میں باہمین والدین اور فرمایا  
کہ (ای قوم) فی تحقیقت یہ میرا بھائی اور دوست اور خلیفہ  
ہے تم لوگ اسے حکم سنو اور فرمانبرداری کرو اس پر  
حاضرین ہنستے ہوئے اور تھکڑے ہوئے اللہ ابو طالب  
سے کہنے لگے کہ تمہیں حکم دیا ہے کہ علیؑ کی اطاعت کرو۔

اسی واقعہ کے متعلق سیرت نبلی حصہ اول صفحہ ۱۵۳ میں ہے۔

۱۱ "تین برس تک آنحضرت (صلعم) نہایت ہنر داری کے ساتھ فرض تبلیغ ادا کیا لیکن اب آفتاب رسالت بلند ہو چکا تھا اسان حکم آیا فاصدع بما تو عمر اور تجکو جو حکم دیا گیا ہے دشمنان کمدے نیز حکم آیا فانذا عشیرونک  
الکفر بین اور اپنے نزدیک خاندان والوں کو خدا سے ڈرا۔

چند روز کے بعد آپ نے حضرت علی سے کہا کہ دعوت کا سامان کرو یہ درحقیقت تبلیغ کا پہلا موقع تھا تاہم خاندان  
عبدالمطلب مدعو کیا گیا، حمزہ، ابوطالب عباس سب شریک تھے، آنحضرت سلمہ نے کھانے کے بعد کھڑے ہو کر فرمایا کہ میں وہ  
چیز لیکر آیا ہوں جو دنیا و دین کی کفیل ہے، اس بارگراں کے اوتھانے میں کون میرا ساتھ دے گا۔ تمام مجلس میں سنا تھا۔  
وقتہ حضرت علی نے ادھنکر کہا گو جھکوا شوب چشم ہے گو میری تاکیں تیلی ہیں، اور گو میں سب سے فخر ہوں تاہم آپ کا ساتھ دوں گا۔  
قریش کے لئے بیعت انگیز منظر تھا کہ دو شخص جن میں ایک سترہ سادہ نوجوان ہے دنیا کی قسمت کا فیصلہ کر رہے ہیں  
حاضرین کو بیاضہ ہنسی آگئی، لیکن آگے چل کر زمانے نے بتا دیا کہ یہ سراپا سچ تھا۔

تفسيره قال المروزي سعد بن ابى السعد عن القاسم بن الجهم بن عبد الرحمن الصنعاني قال سمعت عروة بن سفيان عن عائشة قالت لما ماتت  
الأنبياء رآته وعشيرة آل أبي طالب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بنت خديجة المطلية فاطمة بنت محمد بن عبد المطلىق في الأملك تكبر من الله  
شيئاً ولو كان من ماله ما شئتكم حدثني أحمد بن حنبل عن علي بن داود عن

[illegible]



لیکن نزدیکی کے مطابق جناب علیؑ کا سن گیارہ برس کا تھا اس لئے کہ صحیح ترمذی میں ہے دس سال کا تھا اور بعض روایات میں  
یعنی حضرت علیؑ اسلام لائے اس حالت میں کہ آٹھ برس کے تھے۔

اسی آریہ مبارکہ کے نازل ہونے پر نزول قرآن کا حساب محدثین نے کیا ہے جس کے بعد دس برس تبلیغ کے اور مکہ معظمہ کے  
اقامت کے بارہ رجب الاول شہر کی صبح تک جس میں پہلی رجب الاول کو پچیسویں تھا محسوب کیا ہے۔ اور دس سال اقامت پر یہ ضرور  
کے جو گیارہ رجب الاول ستر (دو شنبہ) وفات پختہ ہے اور جس میں پہلی رجب الاول کو (جمعہ) تھا۔ یہی ابن اسحاق  
واقعی کا بیان ہے جس کو بارہ رجب الاول دو شنبہ غلط لکھ گئے ہیں۔ کیونکہ ۱۰ صفر و ۱۱ جمادی الاول ۱۲ صفر دو شنبہ تھا۔  
اب ہم طبقات جز ثلث قسم اول سے حضرت علیؑ علیہ السلام کا اول نبوت کے وقت کا حال اور جناب موصوف کے  
اسلام لانا بیان کرتے ہیں۔ اس وقت حضرت منعم چالیس سال پر مبعوث ہوئے اور جناب علیؑ علیہ السلام دس سال کے تھے اس وقت  
بھی کم عمر تھے اور اس وقت وزارت کے وقت بھی کم سن تھے۔

قال ابن سعد اخبرنا وحكيم  
بن الجراح ويزيد بن هارون وعفان  
بن مسلم عن شعبه عن عمرو بن مرة  
عن ابي حمزة (طلحة بن زيد) مؤيد  
الا نضار عن زيد بن ارقم قال  
من اسلم مع رسول الله صلى الله عليه  
قال عفان بن مسلم اول من اسلم  
قال ابن سعد اخبرنا محمد بن عمرو قال  
نا ابراهيم بن نافع واسحاق بن عازم  
عن ابي جحيم عن مجاهد قال اول  
من اسلم على وهو عشرين سنة  
كنا ابن سعد عن خبري بن حكيم عن جراح اور  
يزيد بن ارون اور عفان بن مسلم نے شعبہ سے اور سے  
عمرو بن مرہ سے اور سے ابی حمزہ (طلحہ بن زید) مؤید  
انصار سے اور سے زید بن ارقم سے کہا انہوں نے کہ جو  
شخص رسول اللہ کے ساتھ اسلام لایا وہ علیؑ علیہ السلام  
ہیں اور عفان بن مسلم نے یہ بھی کہا ہے کہ اول جس  
شخص نے حضرت پیغمبر کے ساتھ نماز پڑھی وہ علیؑ ہیں  
کہا ابن سعد نے خبری بن حکیم محمد بن عمر نے کہا  
خبری بن حکیم ابراہیم بن نافع نے اور اسحاق بن عازم نے  
کہا انہوں نے ابی جحیم سے انہوں نے کہا ہر سے کہا  
اور سے اول جس شخص نے نماز پڑھی وہ علیؑ علیہ السلام  
ہیں اس وقت ان کا سن دس برس کا تھا۔

قال ابن سعد اخبرنا يحيى بن حماد  
البصري قال نا ابو عوانه عن ابي بلج  
عن عمرو بن ميمون عن ابن عباس قال  
من اول من اسلم الناس بعد  
خديجة على  
كنا ابن سعد عن خبري بن حكيم عن جراح اور  
بصري نے کہا خبری بن حکیم ابو عوانہ نے ابی بلج  
اور عمرو بن میمون سے ابن عباس سے اور سے حضرت  
ابن عباس سے کہا انہوں نے جو شخص سب سے  
پہلے اسلام لایا وہ خدیجہ کے بعد علیؑ علیہ السلام  
ہیں۔











سید الخیر عن النبی صلی  
قال انی ارسلت ان ادعی حاجیب  
وانی تارک فیکم الثقلین کتاب  
اللہ وعترتی کتاب اللہ جبل مصلی  
من السماء الی الارض وعترتی  
اهل بیتی وان اللطیف الخبیر  
اخبیر فی انہما ان یتفرقا لحتیرا  
علی المحوض فوالنظر واکیف  
تختلفو فی فیہما۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا حضرت نے کہ تیرے پاس  
کہ بلا جانوں میں سے مقبول کہوں کہ میں تحقیق کہ جو کچھ  
جہاں میں اور اگر اللہ اور انیس چیزیں خدا کی کتاب میں  
اپنی عترت خدا کی کتاب میں ایک ہی جہاں سے  
زمین میں ایک ہی جہاں سے اور عترت اہل بیت میرے تحقیق کہ  
پروردگار مالطیف وخبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ دونوں  
اگر نہ خدا اور عترت اہل بیت جدا ہو گئے ہوں کہ  
میرے پاس جو خدا کو شہید دے دے ہوں میں نظر کہ میرے  
لہو و لہو کے ساتھ کیا رہا کر دے۔

حدیث ثقلین کے مذکورہ بالا الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یوم انتقال گیارہ صبح الاول بروز دوشنبہ ارشاد فرمایا ہے۔ یہ ۱۱ صفر ۶۱ ہجری  
کا تیر ہوا دن اور یکم رجب الاول جمعہ کا تیر ہوا دن۔ روز بروز دیکھو دیکھنا یہ یوم غدیر خم کا کیا تیر ہوا دن ہے دیکھو لغت خبیری میں  
کا وہ سرخانہ عطا اور تبلیغ رسالت کے بیسویں سال کا آخر دن ہے۔ دیکھو غلبہ اور اسی یوم غدیر خم میں رستم و سہروردیہ مدد و مدد  
اسی غدیر خم ۱۸۔ دیکھو کہ وہ حدیث ثقلین بھی ہے جس کو خود ابن سعد نے ابو سعید خدری کی سند سے یہ لفظ (امین) اخراج کیا ہے  
جو قبل کے صفحہ ۱۵۳ میں نقل ہو چکی ہے جس کے تائید کی یہ روایت ازالہ الخفا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ۱۹۲ مطبوعہ مطبع  
صدیقی ہوا پالش سے نقل کی جاتی ہے۔

واخرج الحاکم عن طریق تہذیب عن ابیہ عن اہل الطیف انہ سمع زید بن ارقم یقول نزل رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مکہ والمہدیۃ فیہ ۱۰۰ فصل ثم قام خطیباً فحمد اللہ واشتغل بذكره وعظ ۲۰ ثم قال ایہا  
الناس انی تارک فیکم امرین لن تضلوا ان تتبعوا ما وھما کتاب اللہ واهل بیتی عترتی  
ثم قال اھل بیوت انی ارجی بالامم من انفسھم ثم قال مرات قالوا نعم فقال رسول اللہ صلی  
لہ وسلم مولاہ فعل مولاہ۔

ترجمہ۔ حاکم نے مسلم بن حکیم کے طریق سے انھوں نے اپنے اپنے انھوں نے ابو طفیل سے روایت کی ہے کہ میں نے  
زید بن ارقم سے کہ جناب رسالت آجئے درمیان کہ مدینہ و مقام غدیر خم نزل اجل فرما کر ناز ادا فرمائی پھر کھڑے ہو کر خطبہ  
ارشاد کیا۔ اور بعد حمد و ثناء کے اچھی فرمایا کہ اے ایمان والو! میں تم میں دو چیزیں آج ہوں آج میں تم پر اپنی عترت و بیعت کرتا ہوں ان  
دونوں کا اتباع کر دے گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے پھر فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ میں جیج مومنین کیلئے ان کے نفس سے اہل بیت  
اس لفظ کی تین مرتبہ تکرار فرمائی ہے کہ کیا شک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مولا و صاحب اختیار ہوں اور مولا علی مولا  
صاحب اختیار ہے۔ (واقف ثقلین) کیلئے دیکھو وہ اور لفظ اہل بیت جو زید بن ثابت کی تحریک حدیث ہے دیکھو حاشیہ مذکورہ کتاب  
اور آخر یوم (دوشنبہ) کے آخر وقت فات النبی کی صبح حدیث میں اس حدیث کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں شہاب مرتبہ۔







ثابت ہے کہ امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کی توثیق کی ہے جن کے بیان میں ۲۵ ذیقعدہ کا یوم (سہ شنبہ) ثابت ہو چکا ہے۔ نیز نیز (۱) ابن سعد کے بیان میں بھی جکا زمانہ اور جکی مخرجہ روایتیں امام احمد بن حنبل کے نظر سے گزرتی ہیں اور ان کے بیان میں بھی ۲۵ ذیقعدہ کا یوم (سہ شنبہ) متفق ہو چکا ہے۔ نیز ابن سعد نے ۲۵ ذیقعدہ کا دن سینچا کہا ہے جسکی صحیح تحقیق کے لئے نقشہ خنری نمبر ایک کا بنایا گیا ہے جو دو دو خانوں سے مرتب ہے۔ ہر دو خانوں سے ۹ ذیکچہ عرفہ کے دن (جمعہ) نہیں پڑتا۔ دیکھو ص ۱۹ کتاب ہذا۔

اور تفسیر حافظ ابن کثیر میں یہ حدیث ہے جس میں یوم عرفہ کو جمعہ بیان کیا گیا ہے۔

قال الامام احمد بن حنبل بن عوف  
حدثنا ابو العباس عن قيس بن مسلم  
عن طارق بن شهاب قال جاء رجل من اليهود  
الى عمر بن الخطاب فقال يا امير المؤمنين  
انكم تقرؤن آية في كتابكم لو علينا  
مشر اليهود ونزلت لاخذنا ذلك  
اليوم عيد ا قال قولنا اليوم اكملت لكم  
دينكم واتممت عليكم نعمتي فبقا  
عمر والله اني لاعلم اليوم الذي  
نزلت على رسول الله صلعم الساعة  
التي نزلت فيها على رسول  
الله صلى الله عليه وسلم عشية  
عرفه في يوم الجمعة۔

کما امام احمد نے کہ حدیث بیان کی ہم سے جنس بن  
عوف نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے ابو العباس  
سے قیس بن مسلم سے اس نے طارق بن شهاب سے وہ  
کہتے ہیں کہ آیا ایک مرد یہودیوں میں سے عمر بن خطاب  
کے پاس آکر کہا کہ اے امیر المؤمنین تحقیق تم پڑھتے  
ہو ایک آیت کو اپنی کتاب میں کہ اگر وہ آیت ہم  
گروہ یہود پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید قرار  
دیتے ابن خطاب نے کہا کہ وہ کون سی آیت ہے اسی  
یہودی نے کہا کہ وہ آیت الیوم اکملت لکم  
دینکم الآية ہے عمر نے کہا قسم خدا کی میں ضرور جانتا  
ہوں اس دن کو جس دن یہ آیت نازل ہوئی ہے رسول اللہ  
صلعم پر اور اس ساعت کو بھی جانتا ہوں جس ساعت  
میں رسول اللہ پر نازل ہوئی ہے اور وہ ساعت عرفہ

کی شام اور جمعہ کا دن ہے۔

عرفہ ذیکچہ کو جمعہ کا دن ہونے سے ۲۵ ذیقعدہ کو جمعہ آتا ہے جو حدیث مذکورہ سفر حجۃ الوداع میں حضرت  
عائشہ سے اور حدیث صلوات اللہ علیہا میں چار کثرت ناظر ہے جو انس بن مالک سے مروی ہے معارض ہے اسلئے اس تاریخ کا (جمعہ) غلط  
ہے نیز یہی جمعہ آگے ۱۲ ربیع الاول وفات النبی میں واقع ہوتا ہے جس سے بھی غلط ہے اور یہ کہ جمعہ کے دن کا دوسرا وقت عشیہ  
شنبہ (یعنی سینچر کی شب سے متصل ہے اسلئے یوم جمعہ عید ہونیکے محاط سے بھی غلط ہے کیونکہ سینچر کا وقت ہوتا ہے اور جس کی  
اکا سوین شب (شب سہ شنبہ) اور کیا سیوان روز یوم (سہ شنبہ) صحیح حدیث سے یہ امر ثابت ہے کہ آیہ اکمال دین کے  
نازل ہونیکے بعد رسالت صلم ۸ دن زندہ رہے۔ اور ۹ ذیکچہ سے ۱۲ ربیع الاول تک کثیر الوقوع سے اکانوے (۹۱) دن پڑتے  
ہیں اور پھر ۱۲ ربیع الاول کو جمعہ بھی اور اکانوے دن بھی اس سے بھی غلط۔ نیز یہی جمعہ اسیسری ماہ رمضان میں پنج وفات















عن ابن ثابت عن ابي رافع قال  
 كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 في الوداع فلقا اتيانا على ابي  
 حنيفة فسلموا لرسول الله صلى الله عليه وسلم  
 تحت شجرة بين وندى فلقنا  
 الصلوة اذ جاء معز ودار رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 صلعم عليا واخذ بيده فاقامه  
 عن يمينه فقال الست ادلى  
 جعل امرئ من نفسه قالوا  
 بلى قال فان هذا مولى من انا  
 مولاه اللهم وال من والاه وخذل من خذله  
 فخطب عن الخطاب فقال يا ايها الناس  
 اور اوسى سند امام احمد کے جلد ۱۴ ص ۳۴۴ میں ہے

حدثنا عبد الله بن محمد بن ابي شافعان ثنا ابو جعفر  
 عوانة عن المغيرة عن ابي عبيد عن عيون  
 ابي عبد الله قال قال زيد بن ارقم وانا  
 اسمع نزلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 له وادى حنيفة فامرنا بالصلوة فصلوا  
 فحجروا قال فخطبوا وطلبوا لرسول الله  
 صلعم ثوب على شجرة  
 سمرة من النفس فقال لستم تعلمون  
 الست فشهدوا فادلى  
 جعل مومن من نفسه قالوا  
 بلى من كنت مولاه فانا  
 عليا مولاه اللهم وال من

اوتے ہوا کہ اوتے کہ ہم تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 قبۃ الوداع میں جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 درختوں کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین صاف کی گئی  
 تھا وہاں سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 اٹھ کر دوڑ کر اپنے گاہنے جانب کھڑا کیا پس فرمایا یا مین  
 نہیں ہوں اولی ہر آدمی سے اس کے نفس سے ہے  
 کیا کہوں نہیں تب حضرت نے کہا کہ یہ علی مولا اس کا  
 ہے جس کا میں مولا ہوں اسے خدا دوست رکھا اس شخص کو  
 جو دوست کے علی کو اور دشمن دشمن کو جو دشمن  
 کے علی کو اس کے بنی عمر بن خطاب نے علی بن ابی طالب  
 سے ملنے سے کہ اہل بیت سے کہا کہ مبارک ہو آپ کو ایسی  
 صبح اور شام کی کہ اہل بیت میں اور مومن کے مولا ہوں

حدثني في حديثي عن ابي رافع قال  
 سمعته يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 في الوداع فلقا اتيانا على ابي حنيفة  
 فسلموا لرسول الله صلى الله عليه وسلم  
 تحت شجرة بين وندى فلقنا الصلوة  
 اذ جاء معز ودار رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 صلعم عليا واخذ بيده فاقامه عن يمينه  
 فقال الست ادلى جعل امرئ من نفسه  
 قالوا بلى قال فان هذا مولى من انا  
 مولاه اللهم وال من والاه وخذل من خذله  
 فخطب عن الخطاب فقال يا ايها الناس  
 اور اوسى سند امام احمد کے جلد ۱۴ ص ۳۴۴ میں ہے

حدثنا ابن ابي عمير عن ابي حنيفة عن ابي رافع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
 ما من رجل منكم فارقنا الا فارقنا الله فاحذروا الله في فراقنا فاحذروا الله في فراقنا  
 فاحذروا الله في فراقنا فاحذروا الله في فراقنا فاحذروا الله في فراقنا فاحذروا الله في فراقنا  
 فاحذروا الله في فراقنا فاحذروا الله في فراقنا فاحذروا الله في فراقنا فاحذروا الله في فراقنا











من الدهر فطالها فخرج  
الى اميها وقومها اهل بيت  
اصله وعشيرته وعصبته الذين  
حرموا الصداقة بعده -

ایک زمانہ تک پھر طاق دیدنیات وہ شوہر پس و نہ  
جاتی ہے اپنے باپ اور قوم کی طرف اہل بیت اور رسول  
کے دیکھ کر وہ کہتا ہوں میں حاصل دیکھتا ہوں اللہ کے  
عزیز دار میں جن پر حرام کیا ہے صدف کو خدا نے بعد ازاں  
اور احمہ علی سید سے روایت کی ہے کہ زبیر ابیہ

واخرج احمد عن ابی سید  
عنه صلعم انه قال انی اوشك  
ان ادعی فاجیب وانی تارک  
فیکم الثقلمین کتاب اللہ  
وعترتی کتاب اللہ جبل  
ممدود من السماء الى الارض  
وعترتی اهل بیتی وان اللطیف الخیر اخبرنی  
انھما لن یفترقا حتی یروعا علی الخوض فانظروا  
کیف یختلفونی فیھما

صلعم نے میں عنقریب بلا یا جاؤ گا اور میں قبول کر دوں گا  
اپنی جھڑپے جاتا ہوں وہ جاری چیز میں ایک خدا کی  
کتاب وہ دوسری میری عترت کتاب اللہ ایسی ہی ہے  
جو روز ہے آسمان سے زمین تک و عترت میری میرے  
اہل بیت میں تحقیق کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ دونوں  
جدا ہوں گے یہاں تک کہ وارد ہوں وہ دونوں میرے  
پاس حوض کوثر پر پس نظر کرو تم کہ یہ ہے بعد ازاں  
دونوں کیساتھ کیا بات اوکرتے ہو۔

اور سند احمد جلد عجم ص ۱۰۱ میں ہے۔

حد ثنا عبد اللہ حد ثنی ابی  
ثنا الاسود بن عامر ثنا شریک  
عن الکرکین عن القاسم بن حمار عن  
زید بن ثابت قال قال رسول  
اللہ صلعم انی تارک فیکم خلیفتین  
کتاب اللہ جبل ممدود ما بین السماء  
والارض او ما بین السماء الى الارض  
وعترتی اهل بیتی والھما لن یفترقا  
حتی یروا علی الخوض -

حدیث کی عبد اللہ نے کہا حدیث کی مجھے میرے  
باپ نے کہا حدیث کی ہم سے اسود بن عامر نے کہا حدیث  
کی ہم سے شریک نے کہیں سے اسنے قاسم بن حمار سے  
اسنے زید بن ثابت سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول اللہ نے  
کہ میں تم میں دو چیز میں (جانشین) چھوڑے جاتا ہوں  
ایک ان میں سے قرآن مجید اور دوسرے عترت اہل بیت  
جو ایک مضبوط رسی ہیں درمیان آسمان اور زمین کے  
یا آسمان سے زمین تک اور یہ دونوں چیزیں ایک  
دوسرے سے اسوقت تک جدا نہوں گی جب تک کہ میرے  
پاس حوض (کوثر) پر وارد نہ ہوں۔

اور سند احمد کے ص ۱۰۹ میں یہ حدیث ہے۔

حد ثنا عبد اللہ حد ثنی ابی  
حدیث کی عبد اللہ نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی

لے توشن (ابو احمد) نے بھی ترمذی بلطال میں ہے۔ قال الترمذی ابو احمد الترمذی ثقة حافظ قال سمعت یسار بن یزید یقول ما



ثنا ابو احمد الزيد بن ثنا شريك  
عن الزيد بن ثابت قال قال رسول الله  
عن زيد بن ثابت قال قال رسول الله  
صلم افي تاركة فيكم خيقتين كتاب  
الله راحل بتي واخما لن تنفوا قايودا  
على الحوض -

اور سنا احمد بن حنبل اول صلايہ ہے۔

حد ثنا عبد الله ثنا علي بن حليم  
الا ودي انبا ناسويك عن ابي اسحاق  
عن سعيد بن وهب عن زيد بن شبيب قال  
قوله على الناس في الرحب من جمع  
رسول الله صلعم يوم غد يرحمهم الا ظم  
قال فقام من قبل سعيد سنة ومن  
زيد سنة فشهدوا الله وبعثوا  
رسول الله صلعم يقول يعطى  
يوم غد يرحمهم الله اول  
بالصوتين قالوا بل قال اللهم من  
كنت مولاه فاعطى مولاه اللهم وال  
من واولاه وعاد من عاداه

بيان کیا عبد اللہ نے کہ حدیث کی ہم سے علی بن حکیم اور  
الکادری انبیا ناسویک نے کہ ابا اسحاق  
عن سعید بن وہب عن زید بن شبيب قال  
قوله على الناس في الرحب من جمع  
رسول الله صلعم يوم غد يرحمهم الا ظم  
قال فقام من قبل سعيد سنة ومن  
زيد سنة فشهدوا الله وبعثوا  
رسول الله صلعم يقول يعطى  
يوم غد يرحمهم الله اول  
بالصوتين قالوا بل قال اللهم من  
كنت مولاه فاعطى مولاه اللهم وال  
من واولاه وعاد من عاداه

حدیث ما تیر مستند راایت احمد ابن حنبل من احمد الزید بن احمد حدیث ابو احمد الزید بن احمد  
ابو احمد الزید بن احمد حدیث ما تیر مستند راایت احمد ابن حنبل من احمد الزید بن احمد حدیث ابو احمد الزید بن احمد  
ابو احمد الزید بن احمد حدیث ما تیر مستند راایت احمد ابن حنبل من احمد الزید بن احمد حدیث ابو احمد الزید بن احمد  
ابو احمد الزید بن احمد حدیث ما تیر مستند راایت احمد ابن حنبل من احمد الزید بن احمد حدیث ابو احمد الزید بن احمد

حدیث ما تیر مستند راایت احمد ابن حنبل من احمد الزید بن احمد حدیث ابو احمد الزید بن احمد حدیث ابو احمد الزید بن احمد  
ابو احمد الزید بن احمد حدیث ما تیر مستند راایت احمد ابن حنبل من احمد الزید بن احمد حدیث ابو احمد الزید بن احمد حدیث ابو احمد الزید بن احمد  
ابو احمد الزید بن احمد حدیث ما تیر مستند راایت احمد ابن حنبل من احمد الزید بن احمد حدیث ابو احمد الزید بن احمد حدیث ابو احمد الزید بن احمد



حدیث کیا عبد اللہ نے کہا حدیث کی جسے علی بن ابی طالب نے  
 شریک بن ابی اسحاق بن عمرو بن ابی اسحاق سے روایت کی  
 ابی اسحاق یعنی سعید وزید زاد فیہ  
 وانصر من نصرہ واخذل من خذله  
 کیا اور من نصرہ وانصر من نصرہ واخذل من خذله کو  
 اور مستند احمد جلد اول ص ۱۹ میں آورے حدیث میں مرقوم ہیں۔

حدیث کیا عبد اللہ نے کہا حدیث بیان کی ہے حدیث  
 حدیث شریک بن ابی اسحاق بن عمرو بن ابی اسحاق سے روایت کی  
 ابی اسحاق یعنی سعید وزید زاد فیہ  
 وانصر من نصرہ واخذل من خذله  
 کیا اور من نصرہ وانصر من نصرہ واخذل من خذله کو  
 اور مستند احمد جلد اول ص ۱۹ میں آورے حدیث میں مرقوم ہیں۔

حدیث کیا عبد اللہ نے کہا حدیث بیان کی ہے حدیث  
 حدیث شریک بن ابی اسحاق بن عمرو بن ابی اسحاق سے روایت کی  
 ابی اسحاق یعنی سعید وزید زاد فیہ  
 وانصر من نصرہ واخذل من خذله  
 کیا اور من نصرہ وانصر من نصرہ واخذل من خذله کو  
 اور مستند احمد جلد اول ص ۱۹ میں آورے حدیث میں مرقوم ہیں۔



عمر الرکبۃ ثار بن العباب ثنا  
الولید بن عقیق بن نزار الجعفی حدیث

حدیث بن عمر بن الخطاب بن عبد بن حنبل  
باب نے وہ کہتے ہیں حدیث بن ابی ہریرہ بن عبد بن  
بن نزار جعفی نے کہا حدیث کی جیسے سہاک بن عبد بن  
ولید جعفی نے سہاک کہتے ہیں کہ راضی ہوا میں عبد الرحمن  
ابن ابی یعلیٰ پر پس حدیث بن ابی یعلیٰ جعفی عبد الرحمن نے کہ وہ  
حاضر تھا علی بن ابی طالب کے پاس رجبہ (مکہ) کو تہن میں  
میں کہا حضرت علی نے قسم دیکر امد کی جس آدمی نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تہ اور حاضر ہوا ہو غدیر خم میں وہ کھڑا  
ہو جائے اور نہ کھڑا ہو مگر وہی شخص جیسے دیکھا ہو حضرت کہ  
پس کھڑے ہو گئے یا وہ آدمی پس اونہوں نے کہا کہ ہم نے  
دیکھا ہے رسول اللہ کو اور سنا ہے رسول اللہ سے جو کہ کھڑا  
تھا اونہوں نے اٹھ کر علی کے اور فرار ہے تھے رسول اللہ  
کہ خداوند اور دست رکھ اوس شخص کو جو دست رکھے  
علی کو اور دشمن رکھے اوس کو جو دشمن رکھے علی کو اور نصرت  
کر اوس کی جو نصرت کرے علی کی اور رسول اللہ کو اوس کو جو  
کرے علی کو پس اٹھ ہو گئے مگر تین آدمی نہ کھڑے ہوئے  
پس بد دعا کی ان پر علی نے پس انہوں کو بد دعا دی پر

بن عبید بن الولید العنسی قال دخلت  
على عبد الرحمن بن ابي ليلى فحدثني  
انه شهد علياً رضى الله عنه في الرحبة  
قال انشد الله رجلاً سمع رسول الله  
صلى الله عليه وسلم يوم غدير خم الاقام  
ولا يقوم الا من قد راه فقار  
اشاعر رجلاً فقاتلوا فتد  
رايناها وسمعنا حيث اخذ  
بيده يقول اللهم وال من  
فكاه وعاد من عاداه وانصر  
من نصره واخذل من خذله  
فقاتم الا ثلاثة لم يقوموا  
فندعاهم فاصابهم  
دعوتهم -

اور کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۹ مطبوعہ حیدرآباد میں امام احمد بن حنبل کے حوالہ سے یہ حدیث مرقوم ہے۔

زید بن ابی اوفی (ما اخی  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم) قال  
على لقد ذهب وحی وانقطع ظهري  
حين رأيتك فعلت اصحابك ما  
فعلت غیری خان كان هذا من  
سخط على طاك العنسی والصكرامة  
فقال رسول الله صلى الله عليه  
والذي بعثني بالحق ما اخذك الا لنفسی  
وانت مني بمنزلة هارون من موسى  
فما بعد

حدیث بن زید بن ابی اوفی سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
صحابہ کے درمیان میں بیباچارہ بتایا جناب علیؑ نے گئے میری  
جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی جب میں نے آپ کو دیکھا کہ  
آپ میرے سوا اپنے اصحاب میں رشتہ اخوت قائم کر رہے  
ہیں۔ اگر یہ امر مجھ پر کسی آپ کی ناراضگی کی وجہ سے ہے تو  
اچھا جیسی آپ کی مرضی ہے جناب رسالتاً صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا  
قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جسے مجھے حق کے ساتھ مروت  
کیا ہے۔ ہم نے تجھے بھی چھوڑا تھا مگر خاص اپنی ذات کیلئے  
تو مجھے نیز ہارون کے ہاں سے موسیٰ سے گہری بیعت تھی



غیر اذہ لا یبغی احدی و انت اخى و وارثی  
 قال و ما ادرت منك يا رسول الله قال  
 ما وراثة الانبياء من قبل قال و ما وراثة  
 الانبياء من قبلك قال كالعقب الله و سنته  
 بل یصح و انت فی ذلک فی البغیة مع طاعة  
 حق و انت اخى و رفیقى (اخر جبر احمد)

اور میرا بھائی اور وارث ہے۔ جناب علی نے عرض کیا کہ اگر آپ  
 میں ضرورت کیا اور فہ حاصل کروں گا حضرت نے فرمایا کیا  
 مجھے پہلے بیان ہو رہا ہے یا نہیں ہے۔ جناب علی نے فرمایا  
 آپ سے پہلے انبیاء کیا ارث پایا ہے فرمایا خدا کی کتاب اور  
 نبی کی سنت اور توحید میں بہت ساتھ میرے تقریب ہے  
 فاطمہ کی بہت میں ہو گا اور میرا بھائی اور رفیق ہے۔

اور یہ حدیث سند امام احمد کی جلد ثالث ۲۵۳ سے نقل ہے اور اسی حدیث کو ترمذی نے عبد بن حمید کے طریق سے  
 انس کی سند سے روایت کی ہے جبکہ درمیان کے اسناد میں۔ عفان بن سلم اور حماد بن سلمہ اور علی بن زید واقع ہیں امام احمد نے  
 اسناد کے ساتھ ہر ابن عازب کی سند سے حدیث غدیر کی وارد کی ہے۔ نقل ہو چکی۔ آگے یہی حدیث غدیر برابر ابن عازب کی سند  
 کی صحیح ترمذی اور خصائص نسائی میں نہ نیکی کیونکہ اسی حدیث میں حضرت عمر کا جناب علی علیہ السلام کو مبارکباد دینا مذکور ہے۔  
 صحیح ترمذی جلد ثانی ابواب تفسیر القرآن سورہ احزاب میں ہے۔

حدثنا عبد بن حمید نا عفان بن مسلم نا حماد بن سلمہ نا علی بن زید عن انس بن مالك  
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمر باب فاطمة تستر اشهر اذ اخرج الى صلوة الفجر فيقال له  
 يا اهل البيت يا اهل البيت يا اهل البيت يا اهل البيت يا اهل البيت يا اهل البيت يا اهل البيت  
 اور سند امام احمد ۲۵۳ میں ہے۔ حدثنا عبد الله عن ابي ثناء عفان ثنا حماد نا علي بن زيد  
 عن انس بن مالك، رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمر باب فاطمة تستر اشهر اذ اخرج الى صلوة  
 الفجر يقول يا اهل البيت يا اهل البيت يا اهل البيت يا اهل البيت يا اهل البيت يا اهل البيت  
 روایت کی عبد اللہ نے اپنے باپ سے کہا اور انہوں نے حدیث کی ہم سے عفان نے کہا حدیث کی ہم سے حماد نے علی بن زید سے  
 کہا اور انہوں نے کہ انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ پر چھ ماہ تک گذرے  
 جبکہ فجر کی نماز کے لئے نکلتے اور فرماتے نماز پڑھو اے اہل بیت سوائے ان کے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے اللہ کہ دور کرے  
 تم سے جس رگ ان پلیدی کو اسے اہل بیت اور پاک کرے مگر خوب پاک کرنا۔

اب پہلی حدیث غدیر برابر ابن عازب کی سند الی اور صحیح ترمذی اور سند امام احمد کے حدیث مذکورہ کے رواۃ جن میں عفان  
 اور علی بن زید واقع ہیں دیکھو

اسکے بعد اس حدیث سند امام احمد کی جلد ششم ۳۳۳ کو بھی منطبق کرو۔

حدثنا عبد الله ثنا عفان  
 ثنا حماد بن سلمة قال نا علي بن زید عن  
 شمر بن حوشب عن ابي سلمة نا رسول الله

عبد اللہ کہتے ہیں حدیث کی مجھے میرے باپ نے  
 اور انہوں نے عفان سے اور انہوں نے حماد بن سلمہ سے کہا اور  
 نے حدیث کی ہم سے علی بن زید سے شمر بن حوشب سے



قال لفظاً انتن بزمك واخيه  
فجاءت لجمه قاله عليه السلام قد کیا قال  
ثم وضع يده عليه ثم قال اللهم  
ان هذا عبدك ووليكك علي محمد و علي  
ان محمد انك حميد مجيد  
قالت ام سلمة فوضعت الكساء  
لا دخل معهم فخذ به من يدي و قال  
انك علي خير

ہوئے حضرت ام سلمہ سے کہا ان دونوں نے کہ رسول بقبول شد  
فرمایا ناظر سے کہ آؤ میرے پاس بیٹھو ہر اہل علی اکو اور ان کے  
اولاد میں میں نے ان کو سید و مولود بنادیا  
ان کو پرچارہ دیا کہ پھر ان کو رکھا رسول اللہ نے ان کو سپرد  
پھر کہ حضرت سلمہ نے سپرد روگہ عالم میں ان کو ان کے  
پس قرار دے تو رحمت اللہ پر گشتی اور محمد و آل کو تقبیل  
کہ تو لائق محمد و ثلثہ کا ام سلمہ نے پس او کا یا میں نے  
چارہ کو باکرہ غل بوقتین او کے ساتھ پس کھینچ لیا چارہ کو  
میرے ہاتھ سے اور حضرت نے فرمایا تو خبر پر ہے۔

حدیث مذکورہ سے یہ امر بوجہ کامل متحقق ہو گیا کہ اس حدیث میں کل صحابہ شامل ہیں ان میں محمد و آل محمد پر درود  
پہنچانے کے لئے نماز میں فرض کیا گیا ہے اور وہ درود ان میں رسول اللہ کے بعد اہل علیہ السلام میں پھر امین نبی امین جناب حسین علیہما السلام  
میں پھر جناب علی بن الحسین پھر ان کے بیٹے جناب امام محمد باقر علیہ السلام میں جن میں سے حضرت جابر صہبانی نے موافق فرمایا ہے رسول اللہ کے  
حضرت کا سلام ہو چایا یا تحار پھر ان کے بیٹے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام میں۔

اب ہم نو مؤخر الذکر امین ہامین سے سورہ نائدہ کا کمال نازل ہونا اور خوشنبہ کے روز نازل ہونا دکھاتے ہیں۔  
جمع البیان علامہ طبرسی علیہ الرحمۃ مطبوعہ طہرین مشکاف میں ہے۔

عن ابی حفصۃ الثمالی قال  
سمعت ابا عبد اللہ (امام جعفر صادق)  
یقول نزلت المائدۃ کمالاً و نزل  
معها سبعون الف ملک۔ عن ابی  
جعفر محمد بن علی قال من قرء سورۃ المائدۃ  
فی کل یوم خمیس لم یلبس ایمانہ لظلم ولا شیء ابداً  
ابن حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ اس میں نے ابی عبد اللہ  
امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے کہ نازل ہوا  
سورہ نائدہ کمال جیسے ساتھ ستر ہزار فرشتے اترتے تھے۔  
جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص سورہ  
نائدہ کی تلاوت کر خوشنبہ کو کر لے گا اس کا بطن غلام اور ترکہ سے  
کبھی گورہ ہوگا۔

اور سورہ ۲۸۱ تفسیر مذکورہ میں اور سورہ ۲۸۱ کتاب تفسیر الطاعن جلد اول مطبوعہ مجمع البحرین ہمدانیہ سنہ ۱۲۸۵ھ میں تفسیر آیہ  
الیوم اكملت لکم دینکم مرقوم ہے (البیتہ تفسیر مجمع البیان سے ۸۱ راتوں والی عبارت سے ابتدا کی گئی ہے  
وانہ صلح مضمی بعد ذلک باحدہ  
بالحقیقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نازل ہوئے آیہ توکم

ابن حمزہ ثمالی جلد ۱۲ مطبوعہ مصر کے حدیث پر امام شافعی کا بیشتر رقم ہے کہ امام شافعی امام احمد بن حنبل کے استاذ تھے و نسب الامام شافعی و آلہ  
صلوات اللہ علیہم جملہ فروع من اللہ فی القرآن انزلہ بکلمہ من عنہم الغفران من لہ علیہ علیہ السلام  
امام شافعی کہتے ہیں کہ اسے اہل بیت رسول اللہ تعالیٰ بحسب کوفہ نے فرض کیا ہے۔ اور قرآن شریف کے لئے نازل کیا ہے۔ تمام صریحہ کی برائی کے لئے یہی  
گواہی ہے کہ جو شخص سورہ ۲۸۱ پڑھے اس کی نافرمانی نہ ہوگی ۱۲







# فیہر (۹) جامع صحیح بخاری محمد بن مسلم بن ابی نعیم بن النعمان السنوی ۲۵۶ھ

بخاری نے اپنے صحیح میں متعدد حدیثیں رسول اللہ کے سفر حج ذی الحجہ کی داد کی ہیں قبلی کے لیے ایک بار بھی بن عروہ کے طریق حضرت عائشہ کی سند سے اور نمبر ۱۲۲ موسیٰ بن عقبہ بن حضرت ابن عباس کی سند سے ۲۵۵ ذوقعدہ کو سفر قیہ اور جامع کی فصل ہو چکی ہیں۔ یہاں دیگر طرق کی حضرت عائشہ کی سند سے نقل کی جاتی ہیں جیسے بھی حضرت کا سفر حج قرآن ۲ ذوقعدہ کو ایذنا نظر کہ جبکہ پانچ یا تین ذوقعدہ کی بات تھیں ثابت ہوتا ہے یعنی ۲۵ ذوقعدہ کی آیات شب ۲۶ ذوقعدہ سے ۲۷ ذوقعدہ تک پانچ یا تین ہونے۔

باب الخروج من الشهر

باب آخراہ کے نکلنے کے بیان میں

قال البخاری حدثنا عبد اللہ بن

کما بخاری نے حدیث بیان کی ہے عبد اللہ بن مسلم نے

مسلم عن مالک عن یحییٰ بن سعید

مالک سے اوس سے یحییٰ بن سعید سے اور عن عمرہ بن عثمان

عن عمرہ بن عبد الرحمن بن الحسن الخاضع عائشہ

سے اور عن حضرت عائشہ سے کہا اور عن ابن مسعود

تقول خرجنا مع رسول اللہ صائم یوم

عائشہ سے کہ نکلے ہم روزہ صوم کے ساتھ جبکہ ذوقعدہ

لیال بقیہ من ذی القعدة قال یحییٰ

کہ پانچ یا تین یا تین یا تین یا تین یا تین یا تین یا تین

قد کون هذا السوء یث للقا سم بن علی

اس حدیث کو قاسم بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد

باب ان ذی الحلیفہ

باب ذوقعدہ میں شب بسر کر کے بیان میں

قال البخاری حدثنا عبد اللہ بن

کما بخاری نے حدیث بیان کی ہے عبد اللہ بن محمد نے

حدثنا هشام بن یوسف الخزاز ابن جریج

کہا حدیث بیان کی ہے ہشام بن یوسف نے کہا خبر دی

حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد الرحمن

کہو ابن جریج نے کہا حدیث بیان کی ہے عبد الرحمن بن عبد

بن مالک عن قتال بن النبی سلم بالحدیث

نے انس بن مالک سے کہا اور عن کہ نماز پڑھی رسول اللہ

اربعا و بذی الحلیفہ رکعتین

نے مدینہ منورہ میں چار رکعت اور ذوقعدہ میں دو رکعت

باب الخروج بعد الظهر

باب بعد ظہر کے نکلنے کے بیان میں

قال البخاری حدثنا سلیمان بن

کما بخاری نے حدیث بیان کی ہے سلیمان بن حرب

حروب شامہ بن زید عن ابیہ عن ابی

کہ حدیث بیان کی ہے ہشام بن یوسف نے کہا خبر دی

قلاۃ عن انس بن النبی سلم بالحدیث

اور عن ابی قتادہ سے اوس نے انس سے کہ میں رسول اللہ

الظہر اربعاً والعصر مدیناً

مدینہ میں نماز ظہر چار رکعت اور ذوقعدہ میں عصر کی

دو رکعت پڑھی

الحلیفہ رکعتین

روایات مذکورہ میں تاریخ سفر ۲ ذوقعدہ کا دن نہیں بتایا گیا لیکن انس کی روایت سے اوس تاریخ میں یوم جمعہ نہیں تھا



جسک تحقیق میں ابن اسحاق کے ساتھ جو بخاری کے شیوخ حدیث میں ۱۱۰۰ ہجرت الاول ہجرت النبیؐ یوم دوشنبہ سے اور ۲ صفر چہار شنبہ  
مرض النبیؐ کی مراجعت سے دو روز قانون کا ساتواں نقشہ خبری حزن طار و طبری کا کثیر الوقوع سے مرتب ہے جس سے ۲۵ وقعدہ و شنبہ  
وسمہ شنبہ محقق ہو چکا ہے (مکتبہ دارالکتاب ہزارہ)

لیکن صحیح بخاری کتاب الاعتصام سے یہ روایت نقل کی جاتی ہے جس سے ۹ ذی الحجہ عرفہ کو جمعہ کا دن بنایا گیا ہے اور جسک  
سے ۲۵ وقعدہ کو جمعہ ہوتا ہے۔

قال البخاری حدثنا الحميد بن حذافا <sup>۱</sup> <sup>۲</sup> <sup>۳</sup> <sup>۴</sup> <sup>۵</sup> <sup>۶</sup> <sup>۷</sup> <sup>۸</sup> <sup>۹</sup> <sup>۱۰</sup> <sup>۱۱</sup> <sup>۱۲</sup> <sup>۱۳</sup> <sup>۱۴</sup> <sup>۱۵</sup> <sup>۱۶</sup> <sup>۱۷</sup> <sup>۱۸</sup> <sup>۱۹</sup> <sup>۲۰</sup> <sup>۲۱</sup> <sup>۲۲</sup> <sup>۲۳</sup> <sup>۲۴</sup> <sup>۲۵</sup> <sup>۲۶</sup> <sup>۲۷</sup> <sup>۲۸</sup> <sup>۲۹</sup> <sup>۳۰</sup> <sup>۳۱</sup> <sup>۳۲</sup> <sup>۳۳</sup> <sup>۳۴</sup> <sup>۳۵</sup> <sup>۳۶</sup> <sup>۳۷</sup> <sup>۳۸</sup> <sup>۳۹</sup> <sup>۴۰</sup> <sup>۴۱</sup> <sup>۴۲</sup> <sup>۴۳</sup> <sup>۴۴</sup> <sup>۴۵</sup> <sup>۴۶</sup> <sup>۴۷</sup> <sup>۴۸</sup> <sup>۴۹</sup> <sup>۵۰</sup> <sup>۵۱</sup> <sup>۵۲</sup> <sup>۵۳</sup> <sup>۵۴</sup> <sup>۵۵</sup> <sup>۵۶</sup> <sup>۵۷</sup> <sup>۵۸</sup> <sup>۵۹</sup> <sup>۶۰</sup> <sup>۶۱</sup> <sup>۶۲</sup> <sup>۶۳</sup> <sup>۶۴</sup> <sup>۶۵</sup> <sup>۶۶</sup> <sup>۶۷</sup> <sup>۶۸</sup> <sup>۶۹</sup> <sup>۷۰</sup> <sup>۷۱</sup> <sup>۷۲</sup> <sup>۷۳</sup> <sup>۷۴</sup> <sup>۷۵</sup> <sup>۷۶</sup> <sup>۷۷</sup> <sup>۷۸</sup> <sup>۷۹</sup> <sup>۸۰</sup> <sup>۸۱</sup> <sup>۸۲</sup> <sup>۸۳</sup> <sup>۸۴</sup> <sup>۸۵</sup> <sup>۸۶</sup> <sup>۸۷</sup> <sup>۸۸</sup> <sup>۸۹</sup> <sup>۹۰</sup> <sup>۹۱</sup> <sup>۹۲</sup> <sup>۹۳</sup> <sup>۹۴</sup> <sup>۹۵</sup> <sup>۹۶</sup> <sup>۹۷</sup> <sup>۹۸</sup> <sup>۹۹</sup> <sup>۱۰۰</sup> <sup>۱۰۱</sup> <sup>۱۰۲</sup> <sup>۱۰۳</sup> <sup>۱۰۴</sup> <sup>۱۰۵</sup> <sup>۱۰۶</sup> <sup>۱۰۷</sup> <sup>۱۰۸</sup> <sup>۱۰۹</sup> <sup>۱۱۰</sup> <sup>۱۱۱</sup> <sup>۱۱۲</sup> <sup>۱۱۳</sup> <sup>۱۱۴</sup> <sup>۱۱۵</sup> <sup>۱۱۶</sup> <sup>۱۱۷</sup> <sup>۱۱۸</sup> <sup>۱۱۹</sup> <sup>۱۲۰</sup> <sup>۱۲۱</sup> <sup>۱۲۲</sup> <sup>۱۲۳</sup> <sup>۱۲۴</sup> <sup>۱۲۵</sup> <sup>۱۲۶</sup> <sup>۱۲۷</sup> <sup>۱۲۸</sup> <sup>۱۲۹</sup> <sup>۱۳۰</sup> <sup>۱۳۱</sup> <sup>۱۳۲</sup> <sup>۱۳۳</sup> <sup>۱۳۴</sup> <sup>۱۳۵</sup> <sup>۱۳۶</sup> <sup>۱۳۷</sup> <sup>۱۳۸</sup> <sup>۱۳۹</sup> <sup>۱۴۰</sup> <sup>۱۴۱</sup> <sup>۱۴۲</sup> <sup>۱۴۳</sup> <sup>۱۴۴</sup> <sup>۱۴۵</sup> <sup>۱۴۶</sup> <sup>۱۴۷</sup> <sup>۱۴۸</sup> <sup>۱۴۹</sup> <sup>۱۵۰</sup> <sup>۱۵۱</sup> <sup>۱۵۲</sup> <sup>۱۵۳</sup> <sup>۱۵۴</sup> <sup>۱۵۵</sup> <sup>۱۵۶</sup> <sup>۱۵۷</sup> <sup>۱۵۸</sup> <sup>۱۵۹</sup> <sup>۱۶۰</sup> <sup>۱۶۱</sup> <sup>۱۶۲</sup> <sup>۱۶۳</sup> <sup>۱۶۴</sup> <sup>۱۶۵</sup> <sup>۱۶۶</sup> <sup>۱۶۷</sup> <sup>۱۶۸</sup> <sup>۱۶۹</sup> <sup>۱۷۰</sup> <sup>۱۷۱</sup> <sup>۱۷۲</sup> <sup>۱۷۳</sup> <sup>۱۷۴</sup> <sup>۱۷۵</sup> <sup>۱۷۶</sup> <sup>۱۷۷</sup> <sup>۱۷۸</sup> <sup>۱۷۹</sup> <sup>۱۸۰</sup> <sup>۱۸۱</sup> <sup>۱۸۲</sup> <sup>۱۸۳</sup> <sup>۱۸۴</sup> <sup>۱۸۵</sup> <sup>۱۸۶</sup> <sup>۱۸۷</sup> <sup>۱۸۸</sup> <sup>۱۸۹</sup> <sup>۱۹۰</sup> <sup>۱۹۱</sup> <sup>۱۹۲</sup> <sup>۱۹۳</sup> <sup>۱۹۴</sup> <sup>۱۹۵</sup> <sup>۱۹۶</sup> <sup>۱۹۷</sup> <sup>۱۹۸</sup> <sup>۱۹۹</sup> <sup>۲۰۰</sup> <sup>۲۰۱</sup> <sup>۲۰۲</sup> <sup>۲۰۳</sup> <sup>۲۰۴</sup> <sup>۲۰۵</sup> <sup>۲۰۶</sup> <sup>۲۰۷</sup> <sup>۲۰۸</sup> <sup>۲۰۹</sup> <sup>۲۱۰</sup> <sup>۲۱۱</sup> <sup>۲۱۲</sup> <sup>۲۱۳</sup> <sup>۲۱۴</sup> <sup>۲۱۵</sup> <sup>۲۱۶</sup> <sup>۲۱۷</sup> <sup>۲۱۸</sup> <sup>۲۱۹</sup> <sup>۲۲۰</sup> <sup>۲۲۱</sup> <sup>۲۲۲</sup> <sup>۲۲۳</sup> <sup>۲۲۴</sup> <sup>۲۲۵</sup> <sup>۲۲۶</sup> <sup>۲۲۷</sup> <sup>۲۲۸</sup> <sup>۲۲۹</sup> <sup>۲۳۰</sup> <sup>۲۳۱</sup> <sup>۲۳۲</sup> <sup>۲۳۳</sup> <sup>۲۳۴</sup> <sup>۲۳۵</sup> <sup>۲۳۶</sup> <sup>۲۳۷</sup> <sup>۲۳۸</sup> <sup>۲۳۹</sup> <sup>۲۴۰</sup> <sup>۲۴۱</sup> <sup>۲۴۲</sup> <sup>۲۴۳</sup> <sup>۲۴۴</sup> <sup>۲۴۵</sup> <sup>۲۴۶</sup> <sup>۲۴۷</sup> <sup>۲۴۸</sup> <sup>۲۴۹</sup> <sup>۲۵۰</sup> <sup>۲۵۱</sup> <sup>۲۵۲</sup> <sup>۲۵۳</sup> <sup>۲۵۴</sup> <sup>۲۵۵</sup> <sup>۲۵۶</sup> <sup>۲۵۷</sup> <sup>۲۵۸</sup> <sup>۲۵۹</sup> <sup>۲۶۰</sup> <sup>۲۶۱</sup> <sup>۲۶۲</sup> <sup>۲۶۳</sup> <sup>۲۶۴</sup> <sup>۲۶۵</sup> <sup>۲۶۶</sup> <sup>۲۶۷</sup> <sup>۲۶۸</sup> <sup>۲۶۹</sup> <sup>۲۷۰</sup> <sup>۲۷۱</sup> <sup>۲۷۲</sup> <sup>۲۷۳</sup> <sup>۲۷۴</sup> <sup>۲۷۵</sup> <sup>۲۷۶</sup> <sup>۲۷۷</sup> <sup>۲۷۸</sup> <sup>۲۷۹</sup> <sup>۲۸۰</sup> <sup>۲۸۱</sup> <sup>۲۸۲</sup> <sup>۲۸۳</sup> <sup>۲۸۴</sup> <sup>۲۸۵</sup> <sup>۲۸۶</sup> <sup>۲۸۷</sup> <sup>۲۸۸</sup> <sup>۲۸۹</sup> <sup>۲۹۰</sup> <sup>۲۹۱</sup> <sup>۲۹۲</sup> <sup>۲۹۳</sup> <sup>۲۹۴</sup> <sup>۲۹۵</sup> <sup>۲۹۶</sup> <sup>۲۹۷</sup> <sup>۲۹۸</sup> <sup>۲۹۹</sup> <sup>۳۰۰</sup> <sup>۳۰۱</sup> <sup>۳۰۲</sup> <sup>۳۰۳</sup> <sup>۳۰۴</sup> <sup>۳۰۵</sup> <sup>۳۰۶</sup> <sup>۳۰۷</sup> <sup>۳۰۸</sup> <sup>۳۰۹</sup> <sup>۳۱۰</sup> <sup>۳۱۱</sup> <sup>۳۱۲</sup> <sup>۳۱۳</sup> <sup>۳۱۴</sup> <sup>۳۱۵</sup> <sup>۳۱۶</sup> <sup>۳۱۷</sup> <sup>۳۱۸</sup> <sup>۳۱۹</sup> <sup>۳۲۰</sup> <sup>۳۲۱</sup> <sup>۳۲۲</sup> <sup>۳۲۳</sup> <sup>۳۲۴</sup> <sup>۳۲۵</sup> <sup>۳۲۶</sup> <sup>۳۲۷</sup> <sup>۳۲۸</sup> <sup>۳۲۹</sup> <sup>۳۳۰</sup> <sup>۳۳۱</sup> <sup>۳۳۲</sup> <sup>۳۳۳</sup> <sup>۳۳۴</sup> <sup>۳۳۵</sup> <sup>۳۳۶</sup> <sup>۳۳۷</sup> <sup>۳۳۸</sup> <sup>۳۳۹</sup> <sup>۳۴۰</sup> <sup>۳۴۱</sup> <sup>۳۴۲</sup> <sup>۳۴۳</sup> <sup>۳۴۴</sup> <sup>۳۴۵</sup> <sup>۳۴۶</sup> <sup>۳۴۷</sup> <sup>۳۴۸</sup> <sup>۳۴۹</sup> <sup>۳۵۰</sup> <sup>۳۵۱</sup> <sup>۳۵۲</sup> <sup>۳۵۳</sup> <sup>۳۵۴</sup> <sup>۳۵۵</sup> <sup>۳۵۶</sup> <sup>۳۵۷</sup> <sup>۳۵۸</sup> <sup>۳۵۹</sup> <sup>۳۶۰</sup> <sup>۳۶۱</sup> <sup>۳۶۲</sup> <sup>۳۶۳</sup> <sup>۳۶۴</sup> <sup>۳۶۵</sup> <sup>۳۶۶</sup> <sup>۳۶۷</sup> <sup>۳۶۸</sup> <sup>۳۶۹</sup> <sup>۳۷۰</sup> <sup>۳۷۱</sup> <sup>۳۷۲</sup> <sup>۳۷۳</sup> <sup>۳۷۴</sup> <sup>۳۷۵</sup> <sup>۳۷۶</sup> <sup>۳۷۷</sup> <sup>۳۷۸</sup> <sup>۳۷۹</sup> <sup>۳۸۰</sup> <sup>۳۸۱</sup> <sup>۳۸۲</sup> <sup>۳۸۳</sup> <sup>۳۸۴</sup> <sup>۳۸۵</sup> <sup>۳۸۶</sup> <sup>۳۸۷</sup> <sup>۳۸۸</sup> <sup>۳۸۹</sup> <sup>۳۹۰</sup> <sup>۳۹۱</sup> <sup>۳۹۲</sup> <sup>۳۹۳</sup> <sup>۳۹۴</sup> <sup>۳۹۵</sup> <sup>۳۹۶</sup> <sup>۳۹۷</sup> <sup>۳۹۸</sup> <sup>۳۹۹</sup> <sup>۴۰۰</sup> <sup>۴۰۱</sup> <sup>۴۰۲</sup> <sup>۴۰۳</sup> <sup>۴۰۴</sup> <sup>۴۰۵</sup> <sup>۴۰۶</sup> <sup>۴۰۷</sup> <sup>۴۰۸</sup> <sup>۴۰۹</sup> <sup>۴۱۰</sup> <sup>۴۱۱</sup> <sup>۴۱۲</sup> <sup>۴۱۳</sup> <sup>۴۱۴</sup> <sup>۴۱۵</sup> <sup>۴۱۶</sup> <sup>۴۱۷</sup> <sup>۴۱۸</sup> <sup>۴۱۹</sup> <sup>۴۲۰</sup> <sup>۴۲۱</sup> <sup>۴۲۲</sup> <sup>۴۲۳</sup> <sup>۴۲۴</sup> <sup>۴۲۵</sup> <sup>۴۲۶</sup> <sup>۴۲۷</sup> <sup>۴۲۸</sup> <sup>۴۲۹</sup> <sup>۴۳۰</sup> <sup>۴۳۱</sup> <sup>۴۳۲</sup> <sup>۴۳۳</sup> <sup>۴۳۴</sup> <sup>۴۳۵</sup> <sup>۴۳۶</sup> <sup>۴۳۷</sup> <sup>۴۳۸</sup> <sup>۴۳۹</sup> <sup>۴۴۰</sup> <sup>۴۴۱</sup> <sup>۴۴۲</sup> <sup>۴۴۳</sup> <sup>۴۴۴</sup> <sup>۴۴۵</sup> <sup>۴۴۶</sup> <sup>۴۴۷</sup> <sup>۴۴۸</sup> <sup>۴۴۹</sup> <sup>۴۵۰</sup> <sup>۴۵۱</sup> <sup>۴۵۲</sup> <sup>۴۵۳</sup> <sup>۴۵۴</sup> <sup>۴۵۵</sup> <sup>۴۵۶</sup> <sup>۴۵۷</sup> <sup>۴۵۸</sup> <sup>۴۵۹</sup> <sup>۴۶۰</sup> <sup>۴۶۱</sup> <sup>۴۶۲</sup> <sup>۴۶۳</sup> <sup>۴۶۴</sup> <sup>۴۶۵</sup> <sup>۴۶۶</sup> <sup>۴۶۷</sup> <sup>۴۶۸</sup> <sup>۴۶۹</sup> <sup>۴۷۰</sup> <sup>۴۷۱</sup> <sup>۴۷۲</sup> <sup>۴۷۳</sup> <sup>۴۷۴</sup> <sup>۴۷۵</sup> <sup>۴۷۶</sup> <sup>۴۷۷</sup> <sup>۴۷۸</sup> <sup>۴۷۹</sup> <sup>۴۸۰</sup> <sup>۴۸۱</sup> <sup>۴۸۲</sup> <sup>۴۸۳</sup> <sup>۴۸۴</sup> <sup>۴۸۵</sup> <sup>۴۸۶</sup> <sup>۴۸۷</sup> <sup>۴۸۸</sup> <sup>۴۸۹</sup> <sup>۴۹۰</sup> <sup>۴۹۱</sup> <sup>۴۹۲</sup> <sup>۴۹۳</sup> <sup>۴۹۴</sup> <sup>۴۹۵</sup> <sup>۴۹۶</sup> <sup>۴۹۷</sup> <sup>۴۹۸</sup> <sup>۴۹۹</sup> <sup>۵۰۰</sup> <sup>۵۰۱</sup> <sup>۵۰۲</sup> <sup>۵۰۳</sup> <sup>۵۰۴</sup> <sup>۵۰۵</sup> <sup>۵۰۶</sup> <sup>۵۰۷</sup> <sup>۵۰۸</sup> <sup>۵۰۹</sup> <sup>۵۱۰</sup> <sup>۵۱۱</sup> <sup>۵۱۲</sup> <sup>۵۱۳</sup> <sup>۵۱۴</sup> <sup>۵۱۵</sup> <sup>۵۱۶</sup> <sup>۵۱۷</sup> <sup>۵۱۸</sup> <sup>۵۱۹</sup> <sup>۵۲۰</sup> <sup>۵۲۱</sup> <sup>۵۲۲</sup> <sup>۵۲۳</sup> <sup>۵۲۴</sup> <sup>۵۲۵</sup> <sup>۵۲۶</sup> <sup>۵۲۷</sup> <sup>۵۲۸</sup> <sup>۵۲۹</sup> <sup>۵۳۰</sup> <sup>۵۳۱</sup> <sup>۵۳۲</sup> <sup>۵۳۳</sup> <sup>۵۳۴</sup> <sup>۵۳۵</sup> <sup>۵۳۶</sup> <sup>۵۳۷</sup> <sup>۵۳۸</sup> <sup>۵۳۹</sup> <sup>۵۴۰</sup> <sup>۵۴۱</sup> <sup>۵۴۲</sup> <sup>۵۴۳</sup> <sup>۵۴۴</sup> <sup>۵۴۵</sup> <sup>۵۴۶</sup> <sup>۵۴۷</sup> <sup>۵۴۸</sup> <sup>۵۴۹</sup> <sup>۵۵۰</sup> <sup>۵۵۱</sup> <sup>۵۵۲</sup> <sup>۵۵۳</sup> <sup>۵۵۴</sup> <sup>۵۵۵</sup> <sup>۵۵۶</sup> <sup>۵۵۷</sup> <sup>۵۵۸</sup> <sup>۵۵۹</sup> <sup>۵۶۰</sup> <sup>۵۶۱</sup> <sup>۵۶۲</sup> <sup>۵۶۳</sup> <sup>۵۶۴</sup> <sup>۵۶۵</sup> <sup>۵۶۶</sup> <sup>۵۶۷</sup> <sup>۵۶۸</sup> <sup>۵۶۹</sup> <sup>۵۷۰</sup> <sup>۵۷۱</sup> <sup>۵۷۲</sup> <sup>۵۷۳</sup> <sup>۵۷۴</sup> <sup>۵۷۵</sup> <sup>۵۷۶</sup> <sup>۵۷۷</sup> <sup>۵۷۸</sup> <sup>۵۷۹</sup> <sup>۵۸۰</sup> <sup>۵۸۱</sup> <sup>۵۸۲</sup> <sup>۵۸۳</sup> <sup>۵۸۴</sup> <sup>۵۸۵</sup> <sup>۵۸۶</sup> <sup>۵۸۷</sup> <sup>۵۸۸</sup> <sup>۵۸۹</sup> <sup>۵۹۰</sup> <sup>۵۹۱</sup> <sup>۵۹۲</sup> <sup>۵۹۳</sup> <sup>۵۹۴</sup> <sup>۵۹۵</sup> <sup>۵۹۶</sup> <sup>۵۹۷</sup> <sup>۵۹۸</sup> <sup>۵۹۹</sup> <sup>۶۰۰</sup> <sup>۶۰۱</sup> <sup>۶۰۲</sup> <sup>۶۰۳</sup> <sup>۶۰۴</sup> <sup>۶۰۵</sup> <sup>۶۰۶</sup> <sup>۶۰۷</sup> <sup>۶۰۸</sup> <sup>۶۰۹</sup> <sup>۶۱۰</sup> <sup>۶۱۱</sup> <sup>۶۱۲</sup> <sup>۶۱۳</sup> <sup>۶۱۴</sup> <sup>۶۱۵</sup> <sup>۶۱۶</sup> <sup>۶۱۷</sup> <sup>۶۱۸</sup> <sup>۶۱۹</sup> <sup>۶۲۰</sup> <sup>۶۲۱</sup> <sup>۶۲۲</sup> <sup>۶۲۳</sup> <sup>۶۲۴</sup> <sup>۶۲۵</sup> <sup>۶۲۶</sup> <sup>۶۲۷</sup> <sup>۶۲۸</sup> <sup>۶۲۹</sup> <sup>۶۳۰</sup> <sup>۶۳۱</sup> <sup>۶۳۲</sup> <sup>۶۳۳</sup> <sup>۶۳۴</sup> <sup>۶۳۵</sup> <sup>۶۳۶</sup> <sup>۶۳۷</sup> <sup>۶۳۸</sup> <sup>۶۳۹</sup> <sup>۶۴۰</sup> <sup>۶۴۱</sup> <sup>۶۴۲</sup> <sup>۶۴۳</sup> <sup>۶۴۴</sup> <sup>۶۴۵</sup> <sup>۶۴۶</sup> <sup>۶۴۷</sup> <sup>۶۴۸</sup> <sup>۶۴۹</sup> <sup>۶۵۰</sup> <sup>۶۵۱</sup> <sup>۶۵۲</sup> <sup>۶۵۳</sup> <sup>۶۵۴</sup> <sup>۶۵۵</sup> <sup>۶۵۶</sup> <sup>۶۵۷</sup> <sup>۶۵۸</sup> <sup>۶۵۹</sup> <sup>۶۶۰</sup> <sup>۶۶۱</sup> <sup>۶۶۲</sup> <sup>۶۶۳</sup> <sup>۶۶۴</sup> <sup>۶۶۵</sup> <sup>۶۶۶</sup> <sup>۶۶۷</sup> <sup>۶۶۸</sup> <sup>۶۶۹</sup> <sup>۶۷۰</sup> <sup>۶۷۱</sup> <sup>۶۷۲</sup> <sup>۶۷۳</sup> <sup>۶۷۴</sup> <sup>۶۷۵</sup> <sup>۶۷۶</sup> <sup>۶۷۷</sup> <sup>۶۷۸</sup> <sup>۶۷۹</sup> <sup>۶۸۰</sup> <sup>۶۸۱</sup> <sup>۶۸۲</sup> <sup>۶۸۳</sup> <sup>۶۸۴</sup> <sup>۶۸۵</sup> <sup>۶۸۶</sup> <sup>۶۸۷</sup> <sup>۶۸۸</sup> <sup>۶۸۹</sup> <sup>۶۹۰</sup> <sup>۶۹۱</sup> <sup>۶۹۲</sup> <sup>۶۹۳</sup> <sup>۶۹۴</sup> <sup>۶۹۵</sup> <sup>۶۹۶</sup> <sup>۶۹۷</sup> <sup>۶۹۸</sup> <sup>۶۹۹</sup> <sup>۷۰۰</sup> <sup>۷۰۱</sup> <sup>۷۰۲</sup> <sup>۷۰۳</sup> <sup>۷۰۴</sup> <sup>۷۰۵</sup> <sup>۷۰۶</sup> <sup>۷۰۷</sup> <sup>۷۰۸</sup> <sup>۷۰۹</sup> <sup>۷۱۰</sup> <sup>۷۱۱</sup> <sup>۷۱۲</sup> <sup>۷۱۳</sup> <sup>۷۱۴</sup> <sup>۷۱۵</sup> <sup>۷۱۶</sup> <sup>۷۱۷</sup> <sup>۷۱۸</sup> <sup>۷۱۹</sup> <sup>۷۲۰</sup> <sup>۷۲۱</sup> <sup>۷۲۲</sup> <sup>۷۲۳</sup> <sup>۷۲۴</sup> <sup>۷۲۵</sup> <sup>۷۲۶</sup> <sup>۷۲۷</sup> <sup>۷۲۸</sup> <sup>۷۲۹</sup> <sup>۷۳۰</sup> <sup>۷۳۱</sup> <sup>۷۳۲</sup> <sup>۷۳۳</sup> <sup>۷۳۴</sup> <sup>۷۳۵</sup> <sup>۷۳۶</sup> <sup>۷۳۷</sup> <sup>۷۳۸</sup> <sup>۷۳۹</sup> <sup>۷۴۰</sup> <sup>۷۴۱</sup> <sup>۷۴۲</sup> <sup>۷۴۳</sup> <sup>۷۴۴</sup> <sup>۷۴۵</sup> <sup>۷۴۶</sup> <sup>۷۴۷</sup> <sup>۷۴۸</sup> <sup>۷۴۹</sup> <sup>۷۵۰</sup> <sup>۷۵۱</sup> <sup>۷۵۲</sup> <sup>۷۵۳</sup> <sup>۷۵۴</sup> <sup>۷۵۵</sup> <sup>۷۵۶</sup> <sup>۷۵۷</sup> <sup>۷۵۸</sup> <sup>۷۵۹</sup> <sup>۷۶۰</sup> <sup>۷۶۱</sup> <sup>۷۶۲</sup> <sup>۷۶۳</sup> <sup>۷۶۴</sup> <sup>۷۶۵</sup> <sup>۷۶۶</sup> <sup>۷۶۷</sup> <sup>۷۶۸</sup> <sup>۷۶۹</sup> <sup>۷۷۰</sup> <sup>۷۷۱</sup> <sup>۷۷۲</sup> <sup>۷۷۳</sup> <sup>۷۷۴</sup> <sup>۷۷۵</sup> <sup>۷۷۶</sup> <sup>۷۷۷</sup> <sup>۷۷۸</sup> <sup>۷۷۹</sup> <sup>۷۸۰</sup> <sup>۷۸۱</sup> <sup>۷۸۲</sup> <sup>۷۸۳</sup> <sup>۷۸۴</sup> <sup>۷۸۵</sup> <sup>۷۸۶</sup> <sup>۷۸۷</sup> <sup>۷۸۸</sup> <sup>۷۸۹</sup> <sup>۷۹۰</sup> <sup>۷۹۱</sup> <sup>۷۹۲</sup> <sup>۷۹۳</sup> <sup>۷۹۴</sup> <sup>۷۹۵</sup> <sup>۷۹۶</sup> <sup>۷۹۷</sup> <sup>۷۹۸</sup> <sup>۷۹۹</sup> <sup>۸۰۰</sup> <sup>۸۰۱</sup> <sup>۸۰۲</sup> <sup>۸۰۳</sup> <sup>۸۰۴</sup> <sup>۸۰۵</sup> <sup>۸۰۶</sup> <sup>۸۰۷</sup> <sup>۸۰۸</sup> <sup>۸۰۹</sup> <sup>۸۱۰</sup> <sup>۸۱۱</sup> <sup>۸۱۲</sup> <sup>۸۱۳</sup> <sup>۸۱۴</sup> <sup>۸۱۵</sup> <sup>۸۱۶</sup> <sup>۸۱۷</sup> <sup>۸۱۸</sup> <sup>۸۱۹</sup> <sup>۸۲۰</sup> <sup>۸۲۱</sup> <sup>۸۲۲</sup> <sup>۸۲۳</sup> <sup>۸۲۴</sup> <sup>۸۲۵</sup> <sup>۸۲۶</sup> <sup>۸۲۷</sup> <sup>۸۲۸</sup> <sup>۸۲۹</sup> <sup>۸۳۰</sup> <sup>۸۳۱</sup> <sup>۸۳۲</sup> <sup>۸۳۳</sup> <sup>۸۳۴</sup> <sup>۸۳۵</sup> <sup>۸۳۶</sup> <sup>۸۳۷</sup> <sup>۸۳۸</sup> <sup>۸۳۹</sup> <sup>۸۴۰</sup> <sup>۸۴۱</sup> <sup>۸۴۲</sup> <sup>۸۴۳</sup> <sup>۸۴۴</sup> <sup>۸۴۵</sup> <sup>۸۴۶</sup> <sup>۸۴۷</sup> <sup>۸۴۸</sup> <sup>۸۴۹</sup> <sup>۸۵۰</sup> <sup>۸۵۱</sup> <sup>۸۵۲</sup> <sup>۸۵۳</sup> <sup>۸۵۴</sup> <sup>۸۵۵</sup> <sup>۸۵۶</sup> <sup>۸۵۷</sup> <sup>۸۵۸</sup> <sup>۸۵۹</sup> <sup>۸۶۰</sup> <sup>۸۶۱</sup> <sup>۸۶۲</sup> <sup>۸۶۳</sup> <sup>۸۶۴</sup> <sup>۸۶۵</sup> <sup>۸۶۶</sup> <sup>۸۶۷</sup> <sup>۸۶۸</sup> <sup>۸۶۹</sup> <sup>۸۷۰</sup> <sup>۸۷۱</sup> <sup>۸۷۲</sup> <sup>۸۷۳</sup> <sup>۸۷۴</sup> <sup>۸۷۵</sup> <sup>۸۷۶</sup> <sup>۸۷۷</sup> <sup>۸۷۸</sup> <sup>۸۷۹</sup> <sup>۸۸۰</sup> <sup>۸۸۱</sup> <sup>۸۸۲</sup> <sup>۸۸۳</sup> <sup>۸۸۴</sup> <sup>۸۸۵</sup> <sup>۸۸۶</sup> <sup>۸۸۷</sup> <sup>۸۸۸</sup> <sup>۸۸۹</sup> <sup>۸۹۰</sup> <sup>۸۹۱</sup> <sup>۸۹۲</sup> <sup>۸۹۳</sup> <sup>۸۹۴</sup> <sup>۸۹۵</sup> <sup>۸۹۶</sup> <sup>۸۹۷</sup> <sup>۸۹۸</sup> <sup>۸۹۹</sup> <sup>۹۰۰</sup> <sup>۹۰۱</sup> <sup>۹۰۲</sup> <sup>۹۰۳</sup> <sup>۹۰۴</sup> <sup>۹۰۵</sup> <sup>۹۰۶</sup> <sup>۹۰۷</sup> <sup>۹۰۸</sup> <sup>۹۰۹</sup> <sup>۹۱۰</sup> <sup>۹۱۱</sup> <sup>۹۱۲</sup> <sup>۹۱۳</sup> <sup>۹۱۴</sup> <sup>۹۱۵</sup> <sup>۹۱۶</sup> <sup>۹۱۷</sup> <sup>۹۱۸</sup> <sup>۹۱۹</sup> <sup>۹۲۰</sup> <sup>۹۲۱</sup> <sup>۹۲۲</sup> <sup>۹۲۳</sup> <sup>۹۲۴</sup> <sup>۹۲۵</sup> <sup>۹۲۶</sup> <sup>۹۲۷</sup> <sup>۹۲۸</sup> <sup>۹۲۹</sup> <sup>۹۳۰</sup> <sup>۹۳۱</sup> <sup>۹۳۲</sup> <sup>۹۳۳</sup> <sup>۹۳۴</sup> <sup>۹۳۵</sup> <sup>۹۳۶</sup> <sup>۹۳۷</sup> <sup>۹۳۸</sup> <sup>۹۳۹</sup> <sup>۹۴۰</sup> <sup>۹۴۱</sup> <sup>۹۴۲</sup> <sup>۹۴۳</sup> <sup>۹۴۴</sup> <sup>۹۴۵</sup> <sup>۹۴۶</sup> <sup>۹۴۷</sup> <sup>۹۴۸</sup> <sup>۹۴۹</sup> <sup>۹۵۰</sup> <sup>۹۵۱</sup> <sup>۹۵۲</sup> <sup>۹۵۳</sup> <sup>۹۵۴</sup> <sup>۹۵۵</sup> <sup>۹۵۶</sup> <sup>۹۵۷</sup> <sup>۹۵۸</sup> <sup>۹۵۹</sup> <sup>۹۶۰</sup> <sup>۹۶۱</sup> <sup>۹۶۲</sup> <sup>۹۶۳</sup> <sup>۹۶۴</sup> <sup>۹۶۵</sup> <sup>۹۶۶</sup> <sup>۹۶۷</sup> <sup>۹۶۸</sup> <sup>۹۶۹</sup> <sup>۹۷۰</sup> <sup>۹۷۱</sup> <sup>۹۷۲</sup> <sup>۹۷۳</sup> <sup>۹۷۴</sup> <sup>۹۷۵</sup> <sup>۹۷۶</sup> <sup>۹۷۷</sup> <sup>۹۷۸</sup> <sup>۹۷۹</sup> <sup>۹۸۰</sup> <sup>۹۸۱</sup> <sup>۹۸۲</sup> <sup>۹۸۳</sup> <sup>۹۸۴</sup> <sup>۹۸۵</sup> <sup>۹۸۶</sup> <sup>۹۸۷</sup> <sup>۹۸۸</sup> <sup>۹۸۹</sup> <sup>۹۹۰</sup> <sup>۹۹۱</sup> <sup>۹۹۲</sup> <sup>۹۹۳</sup> <sup>۹۹۴</sup> <sup>۹۹۵</sup> <sup>۹۹۶</sup> <sup>۹۹۷</sup> <sup>۹۹۸</sup> <sup>۹۹۹</sup> <sup>۱۰۰۰</sup> <sup>۱۰۰۱</sup> <sup>۱۰۰۲</sup> <sup>۱۰۰۳</sup> <sup>۱۰۰۴</sup> <sup>۱۰۰۵</sup> <sup>۱۰۰۶</sup> <sup>۱۰۰۷</sup> <sup>۱۰۰۸</sup> <sup>۱۰۰۹</sup> <sup>۱</sup>







متالی سفیان واشک  
کات یوم المرجعۃ امر کا  
ایوم الکلمات لکھ  
دینکے۔  
کیونکہ نازل ہوئی اور سو بخدا اوست کما ان پڑے  
جب یہ بیت نازل ہوا وہ دن عرفہ کا تھا اور یہ روز  
عرفہ میں تھا سفیان کہتا ہے کہ نیکو اس بات میں شبہ  
کہ آج ایوم الکلمات لکھ دینکے میں جو ایوم ہے وہ یوم جمعہ  
تھایا نہیں تھا۔

صحیح بخاری سے تین روایتیں نقل ہوئیں۔ جس میں قیس بن مسلم واقع ہے اول حدیث میں سفیان (مجرد) مسعر کا راق  
سے یوم عرفہ جمعہ کا راوی ہے اور دوسری حدیث میں صرف یوم عرفہ ہے تیسری حدیث میں سفیان (مجرد) یوم عرفہ جمعہ میں مشکوک  
ہے یعنی یوم عرفہ جمعہ ہونے میں شک کرتا ہے کہ یوم عرفہ کو جمعہ تھا یا نہ تھا اور یہ سفیان (مجرد) بلا نسبت کے ہے  
چونکہ عبد الرحمن ابن ہمدانی ہر دو سفیان سے روایت کرتا ہے اور محدثین نے ہر دو سفیان کے شناخت کے لئے یہاں  
فرق رکھا ہے بلکہ خود عبد الرحمن ابن ہمدانی نے سفیان الثوری کو فقط ثوری کی نسبت سے تیز فقط ثوری سے استعمال کیا ہے  
جیسا کہ حاشیہ کی حدیثوں میں گذرا

اور دوسرا سفیان ابن عیینہ جس کا نام مجرد سفیان ہے اور مع ولایت کے بھی آتا ہے۔ علاوہ اسکے یہاں ابن ہمدانی  
کی روایت سفیان سے ہے اور سب روایتوں میں سفیان (مجرد) ہے صرف بعض روایت سفیان ثوری سے ہے اسلئے صحیح ثابت  
ہوتا ہے کہ سفیان مجرد سے مراد ابن عیینہ ہے

اول حدیث میں بھی سفیان مجرد ہے جس نے مسعر کے واسطے اور قیس بن مسلم سے روایت کی ہے یہ سفیان ابن عیینہ  
ہے اور باقی ہر دو مسلم و سیوم کے حدیثوں میں سفیان نے قیس ابن مسلم سے روایت کی ہے یہ سفیان بھی مجرد مذکور ہے جسکو بعض  
نے ثوری گمان کیا ہے لیکن تفسیری روایات میں سفیان ابن عیینہ مخصوص ہے جیسا کہ کشف الظنون سے معلوم کر چکے اسلئے ہر دو مسلم کی  
حدیث جو اب تفسیر سورہ المائدہ میں ہے اور عبد الرحمن ابن ہمدانی جس سفیان سے روایت کرتا ہے وہ مجرد واقع ہے جس کے لئے کوئی  
تقدیر فرقی نہیں کیا اسلئے یہ سفیان بھی ابن عیینہ تصور کیا جاتا ہے جس نے اول حدیث میں یوم عرفہ کو جمعہ کا دن روایت کی  
ہے اور اس تیسری حدیث میں وہی سفیان مجرد عرفہ کے دن یوم جمعہ ہونے میں شک کرتا ہے۔

یوم عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کو جمعہ کے مشکوک ہونے کی وجہ ۲۵ ذی قعدہ کی روایت حضرت کے سفر حجۃ الوداع فرمانے کی ہے  
جس کو بخاری نے حضرت عائشہ کی سند سے متعدد طریقوں کے ساتھ نیز حضرت عبد اللہ ابن عباس کی سند سے اور چوتھی ذی الحجہ  
داخلہ کہ منظم کی روایت کی ہے۔

اور روایت سفر حج میں ذی قعدہ کا ل ۱۲ دن محسوب کیا گیا ہے کیونکہ حضرت نے پانچ شیون باقی ماہ ذی قعدہ پر  
سفر فرمایا جس میں ایک شب چھ میل ذوالخلفہ میں جو بیقات الی مدینہ ہے بسر فرمائی یہاں سے ظہر کے بعد مسلسل روانہ ہے اور  
دوسری منزل پر کہ منظم یوم عرفہ جمعہ والی روایت سے یکم ذی الحجہ کو پیشینہ ہوتا ہے اصل میں یہی پیشینہ مشکوک ہے جسکی مراجعت سے  
۲۵ ذی قعدہ یوم سفر حجۃ الوداع میں جمعہ کا دن ہوتا ہے اور حضرت نے ظہر کی چار رکعت کے بعد سفر فرمایا ہے تو لوگوں نے ۲۵ ذی قعدہ کو







امیلیان بقیۃ من صفر مدی رسول  
 اللہ صلعم و جعلہ فخر و صلاح خلفا  
 اصبح یوم الاحد عقیۃ لاسامعہ لسواء  
 کہ دو تین اسی طرح کی بات کہیں، اوتوں نے اس پر  
 اور اس پر آپ کا آغاز ہوا اور ۱۵ صفر بخشتہ کو منی  
 نے سامعہ کے لئے اپنے دست مبارک سے نواہ جگ  
 بتایا۔

بیادہ

پس نیم ربیع الاول ۱۱۷۷ھ کو یوم جمعہ تھا بسکوتین میں کمال سے بخشتہ لایا گیا ہے۔ ۱۵ صفر کا بخشتہ نیم ربیع الاول  
 میں آتا محالات سے ہے۔ اسی ۱۵ صفر بخشتہ کے مراجعت سے ۱۰ از کچھ کو بخشتہ واقع ہوتا ہے اور ۱۰ ذی کچھ اور ۱۰ صفر  
 کو بخشتہ (یعنی ۱۰ ذی کچھ کا جمعہ بالکل غلط اور باطل ہے کیونکہ جمعہ سے منگل تک پانچ دن اور منگل سے جمعہ تک چار روزہ  
 فاصلہ واقع ہوتا ہے۔

ابن جریر جو معاصر ابن اسحاق اور بخاری کے شیوخ حدیث میں داخل ہیں جنہوں نے بعد از ولایت ابو ایوب اکملت لکم  
 دینکم اور اسی شب عطرنا اور کیا یسویں دن وفات الہی ہوتا اپنے تفسیر میں روایت کی ہے جس میں کسی خاص تاریخ و دن کی قید  
 نہیں ہے۔ لیکن بعض محدثین نے روایت مذکورہ میں تصرف کر کے یوم عرفہ پڑھ لیا ہے چنانچہ علامہ عینی حنفی اپنے عمود بخاری  
 شرح صحیح بخاری مجلد ششم کے صفحہ ۵۷۷ باب قولہ ایوم اکملت لکم دینکم میں تحریر فرماتے ہیں۔

قال ابن جریر و غیرہ والحدیث صحیح اللہ  
 اللہ و علیہ السلام یوم عرفہ باحد ثمانین یوما  
 ابن جریر و غیرہ نے کہا ہے کہ وفات پانچ

اور ۹ ذی کچھ عرفہ سے ۲۹ صفر بخشتہ تک آٹھ دن اور دوم ربیع الاول رسنچہ کو کیا اسی دن ہوتا ہے  
 جسکو خود علامہ عینی نے ابن اسحاق کی سند سے بیان کیا ہے پس وہ بخشتہ کا دن نہ آنے سے عرفہ کا نزول آج اکمال دین غلط اور  
 باطل ہو گیا۔

اور ۱۰ ذی کچھ بخشتہ سے ۱۵ صفر بخشتہ تک شروع کریم وہ ربیع الاول جمعہ ۱۰ ربیع الاول بخشتہ  
 ۱۰ ربیع الاول ایک بخشتہ گیارہ ربیع الاول بخشتہ کمال کیا اسی دن کامل ہو گئے ہیں۔ یہ اختلاف ابو بکر کی حدیث  
 غائبہ کے مطابق مبنی ہے۔

ابن اسحاق حدیث ابن جریر کے تفسیر کی تفسیر جامع البیان طبری سے نقل کیا ہے جس میں کسی خاص تاریخ و دن  
 کی قید نہیں ہے یہی روایت ابن عباس سے روای معلوم ہوتی ہے کیونکہ ابن جریر کو حجاج بن یوسف نے پوچھا اور حجاج ابن عباس بن  
 عباس سے ہیں اور ابن جریر حضرت ابن عباس سے بھی روایت کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ابو بکر باپ عبد العزیز نے ابن عباس  
 سے روایت کی ہے اور انہوں نے اپنے باپ سے۔

آخر عمر رسول اللہ کی مدت والی روایت تفسیر جامع البیان طبری جلد ۱ ص ۵۵ مطبوعہ مصر ۱۳۱۳ھ میں ہے۔

قال ابن جریر محدثنا القاسم قال ثنا الحارث  
 قال ثنی بن جابر عن ابن جریج قال مکث النبی صلعم  
 ابن جریر نے کہا حدیث کی روایت  
 قاسم نے کہا حدیث ہم سے میں نے کی حدیث کی ہے







برای این کار باید که

قوله تعالى اليوم احتجبت لكم دينكم وانقضت  
عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام ديناً فاستأجر  
الذكر من محمداً رضي الله عنه فقال قلت  
هذه الآية بعد يوم فقال رسول الله صلى الله عليه  
وسلم الله أكبر <sup>عليه</sup> السلام الدين والاسلام  
النعمان رضي الرب بربنا محمد والولاية <sup>عليه</sup>  
رواه الصالحاني

روایت کیا ہے اس کو امام صالحاتی نے

اور علامہ نظامیسیا پوری تفسیر غرائب القرآن و رغائب الفرقان مطبوعہ مصر ۱۳۱۵ھ جو تفسیر جامع الہدایان طبری کے حاشیہ پر طبع ہے ص ۱ پر لکھتے ہیں ۔

يا ايها الرسول بلغ عن ابي  
 سعيد الخدري ان هذه الآية نزلت  
 في فضل علي بن ابي طالب عليه السلام  
 والله اعلم  
 نزل في رسول الله صلى الله عليه وآله  
 من كثر ماله فعل ماله اللهم وال من والاه وعاد من  
 عاداه پس حضرت عمر رضي الله عنه حضرت علي رضي الله عنه  
 ورسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ آیا یا ایہا الرسول  
 اتبعنا نزل الیک فی جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام  
 والسلام کی فضیلت میں بروز غدیر خم نازل ہوا اور اس کے  
 نزول پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا  
 من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والی من والاه وعاد من  
 عادہ پس حضرت عمر نے حضرت علی علیہ السلام کو مبارکباد دی

[illegible]

سنة ۱۱۸۸ھ مطابق ۱۷۷۵ء کے اعلام اخبار سے ہیں چنانچہ علامہ سید شہاب الدین احمد توضیح الدلائل میں انکی نسبت فرماتے ہیں  
الاعلام العالم الاویب الاریب المعلی بسما یا المکارم الملقب بین الاجلۃ الاکثرۃ الاعلام شیخ السنۃ وناصر الحریۃ وحمید الاسلام العالم  
الزانی العارف السیاحی سعد الدین ابو حامد محمد بن محمد بن مسعود بن تکیو الصالحی فی العینی امام عالم اویب صاحب کلام باہنوق عالم ربانی  
نارت سہانی روحانی ابو یاسین اجاہد علیہ السلام نقیب نامہ دہلی جیش میں السنۃ مجدد الاسلام سے ملقب کیے جاتے ہیں اتم  
اور شاہ سلامت امیر ربانی اتم کا بیورسی اپنی کتاب راجعہ الارباعین خاتیب شیعہ کی طرف فرماتے ہیں کہ روایت صالحانی کو از توضیح  
الدلائل سید شہاب الدین خورشید نقاش پر دست مصداق اہل سنت وکتاب موعوم شیعہ است چہ از روایات مذکورہ چون آختاب بیورد  
وہشتانی است کہ سفیان از مناقب و بیان شاہ مردان زیادہ تر از شیعات روایت کرده اند و منقول از حقیقۃ مذکورہ  
سنة کشف الظنون میں ہے غرض انہما لقرون و در خانیہ القرون فی التفسیر للعلماء نظام الدین حسن بن محمد بن علی بن ابی اسحاق بوری اندرون نظام الدین احمد











و کلا ناکا سے روئے نہال و صفاً سلطان فیہم انہما علی  
حیرۃ المیزان کلا لیس

یہاں کعب قرظی کی روایت اور ذوالحجہ کے نزول کی اور ابوسعدی صفی اللہ کی روایت کے احوال ہیں۔  
ذوالحجہ کا روز جمعہ اور یکشنبہ اور میان کہ روایت کے یہی احوال ہیں۔ احوال میں اس وجہ سے صحیح نہیں ہے کیونکہ صحیح میں  
حضرت عمر سے اس آیت مبارکہ کا نزول عتشیہ عرفہ میں ہوا مروی ہے۔  
یہ وہی روایت ہے جو تیسرے نقل ہو چکی اور جس میں ہم حیدر شکوک بیان کیا گیا ہے جس سے کہ یہ صحیح نہیں ہے۔  
ثابت ہو چکا ہے۔

اور حافظ ابن کثیر علیہ الرحمہ نے اس حدیث میں اس حدیث کے معنی دیے ہیں اور ان میں سے روایتیں لکھ کر ان میں سے حضرت  
عمر سے غیر صحیح کہتے ہیں وہ یہ ہیں۔

اس حدیث میں حضرت عمر کی روایت قابل مبالغہ نہیں ہے کیونکہ ان میں سے حدیثیں ہیں۔

و قد روی ابی صوۃ بن حذافہ عن ابی	ابن ابی حذافہ عن ابی حذافہ عن ابی حذافہ
عمر بن الخطاب عن ابی سعید الخدیری	عمر بن الخطاب عن ابی سعید الخدیری
انہما نزلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	انہما نزلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خبر حبان قال من كنت موكاه فليط موكاه	خبر حبان قال من كنت موكاه فليط موكاه
ثم رواه عن ابی هريرة وفيه انه قال سمعت	ثم رواه عن ابی هريرة وفيه انه قال سمعت
عمر بن الخطاب عن ابی سعید الخدیری عن ابی	عمر بن الخطاب عن ابی سعید الخدیری عن ابی
وكان يصيح ولاحذا ولا هذا بل اموا بلذی لا	وكان يصيح ولاحذا ولا هذا بل اموا بلذی لا
شك فيه ولا مریة انما نزلت يوم عرفة	شك فيه ولا مریة انما نزلت يوم عرفة
وكان يوم الجمعة	وكان يوم الجمعة

حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۱۰ باب من غرض البنی حشہ مطبوعہ انصاری اہل شام حرمین چھان  
نام تیسری کے وفات البنی ۱۲ رجب الاول کے اشکال کا ذکر کیا ہے کہ عرفہ جمعہ یعنی کہ ذی الحجہ چھشنبہ سے اگر تینوں میں سے ذی الحجہ، محرم، صفر  
خواہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ خواہ ۲۹، ۳۰ یا ایک ۳۰ اور ایک ۲۹ نے جائزین تو کسی صورت کسی شکل سے ۱۲ رجب الاول کو (دو شنبہ) نہیں کہا  
اس کا یہ جواب دیا گیا ہے۔

واجاب البارزی ثم ابن کثیر باحتال وقع	علامہ بارزی اور حافظ ابن کثیر نے اس کا یہ جواب دیا
الاشهر ان لا اذہ کو اهل وکان اهل مكة	ہے کہ ہر کتاب میں تینوں میں سے ۳ دن کے ہوں
والمدینة اختلافی رویة هلال	مگر اہل کہ روایت میں اختلاف ہوا ہو یا میں احمد کہ اہل کہ
ذی الحجۃ خواہ اهل مكة لیلة الخفیر	نے ۲۹ ذیقعدہ (چار شنبہ) کی شام شب چھشنبہ میں اور ایک
ولم یراه اهل المدینة الا لیلة الجمعة	کا چاند دیکھ اور اہل مدینہ نے ۳۰ ذیقعدہ چھشنبہ کی شام



فحصلت الوقفہ برویة اہل مکہ وجمعوا  
 الی المدینۃ فارخوا برویة اہلها وکان  
 اول ذی الحجۃ المجمعۃ -  
 قررانی - ربا فی تفصیل ویکو حاشیہ کتابہا

جب اہل مدینہ کے روایت سے یکم ذیحجہ (جمعہ) تو ۹ ذیحجہ عرفہ کو (شنبہ) اور ۱۸ ذیحجہ یوم غدیر خم مابین مکہ و مدینہ کے  
 (دوشنبہ) ہوا جو اسی تاریخ واقع یوم غدیر خم میں محمد ابن کعب قرظی کی روایت سے سورہ مائدہ نازل ہوا جسکی یہ روایت  
 تائید کرتی ہے۔

سیرۃ المصطفیٰ حافظ علاء الدین معطائی صفحہ ۶ مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ میں ہے -  
 و ذکر یعقوب بن یساف بن عباس نزلت سورۃ  
 المائدۃ یوم الاثنین -  
 المائدۃ یوم دوشنبہ نازل ہوئی -

اور حافظ ابن جریر عسقلانی جو اس درجہ کے ہیں کہ انکی شرح صحیح بخاری متن بخاری کا حکم رکھتی ہے اپنے صحیح البخاری میں  
 صحیح بخاری جلد ۱۸ صفحہ ۱۷۸ مطبوعہ انصاری دہلی ۱۳۱۵ھ باب قول الیوم اکملت لکم دینکم میں جو سورہ مائدہ کی تفسیر میں ہے مثل بخاری  
 کے سورہ مائدہ کے ذکر کو چھوڑ کر صرف آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کو اس میں وارد کیا ہے (پوری روایت اسکے بعد لکھی جائے گی) حسین  
 سورہ مائدہ بھی ہے)

ما اخرجہ الطبری بسند ضعیف ابن طیفیث  
 ابن عباس قال هذه الاية نزلت  
 یوم الاثنین -  
 حمیری نے ابن نعیم کے طریق اور ابن عباس کی  
 سند روایت کی ہے تحقیق یہ آیت الیوم اکملت لکم  
 دینکم دوشنبہ کے دن نازل ہوئی -

روایت مذکورہ میں سورہ مائدہ بھی شامل ہے لیساکر پہلی روایت ابن عباس سے ثابت ہے جسکی پوری روایت تفسیر  
 باسح البیان طبری جلد ۱۷ صفحہ ۱۳۷ مطبوعہ مصر ۱۳۱۵ھ کی یہ ہے -

قال ابن جریر حدثنا الشافعی قال ثنا اسحاق قال  
 اخبرنا محمد بن حرب قال ثنا ابن الحبیث  
 عن خالد بن ابی عمران عن جیش عن ابن  
 عباس نزلت سورۃ المائدۃ یوم الاثنین  
 الیوم اکملت لکم دینکم  
 ابن جریر کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہے ثانی نے کہا حدیث کی بے گہرائی  
 نے کہا اسے خبر دی ہوگی محمد بن حرب نے کہا حدیث بیان  
 کی ہم سے ابن نعیم نے خالد بن ابی عمران سے اسے  
 جیش سے اسے ابن عباس سے کہ سورہ مائدہ الیوم  
 اکملت لکم دینکم روزہ دوشنبہ نازل ہوا -

بروز روایت کا دوشنبہ خود حافظ ابن کثیر کے یکم ذیحجہ جمعہ سے ۱۸ ذیحجہ کو (دوشنبہ) ہوا پس صحیح بخاری والاخرہ  
 قطعاً غلط اور دروغ ہو گیا ابوسعید خدری اور ابوہریرہ کے سند والی روایتیں اتقان سیوطی کی تصحیح ہو گئیں -  
 اور صحیح بخاری میں صرف آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کے نزل کو سورہ مائدہ سے فوراً پہلے مشکوک جمعہ کے ساتھ لکھا گیا ہے

لہذا اہل الحدیث شامیہ و عزمیہ میں ہے نسخ البخاری صحیح بخاری بہت کثرت شہادت و کثرت تکرار و تکرار میں ایک ہی حاصل شدہ



جس سے کل سورہ مائدہ آیہ الیوم یس الذین کفروا انی اخشونکم فی اخر صریح آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کی قرار پاتی ہے۔ چنانچہ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنی تفسیر معالم التنزیل میں اسی کو اختیار کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔

سورۃ العائدۃ مدنیہ کلھا اکا الیوم  
اکملت لکم دینکم  
یعنی سوائے آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کے کوئی اور  
سورہ مائدہ مدنیہ ہے۔

جس سے کل سورہ مائدہ آیہ الیوم یس الذین کفروا من دینکم فلما تخشعوا و اخشونکم مدنیہ ہے جو جتہ الوداع میں درمیان مکہ اور مدینہ کے نازل ہوا۔ جب کہ یہ روایت کے مطابق اور روایت کے موافق ہے تو آخر حصہ الیوم اکملت لکم دینکم کا نو دن پہلے یوم عرفہ کو نازل ہونا کسی شے سے صحیح نہیں ہے اور نہ جو سنتا ہے

لیکن علامہ زحاکشی نے تفسیر کشاف میں اور علامہ شافعی نے تفسیر مدارک التنزیل میں اور صاحب تفسیر مواہب العالیہ نے اپنے تفسیر حسینی میں صحیح بخاری کے حالات الیوم یس الذین کفروا کا نزول بھی یوم عرفہ جمعہ کی قید کے ساتھ بیان کیا ہے جیسا کہ خود حضرت عمر کی دوسری روایت جو آگے نقل ہوگی سورہ مائدہ کے عرفہ جمعہ میں نازل ہونے کی کہ ہے عاودہ اسکے صحیح مسلم میں حضرت عمر سے دوسری روایت آیہ اکمال دین کے نزول کیلیلۃ الجمعہ کے ساتھ وارد ہے۔

اور اول الذکر ہر دو تفسیروں میں آیہ الیوم یس الذین کفروا من دینکم فلما تخشعوا و اخشونکم و قد نزلت یوم النحر و کان یوم عرفة بعد العصر فی الحجۃ الوداع وارد ہے

اور میں مضمون تفسیر مواہب علیہ حسین بن علی میں ہے۔ (الیوم) امر و جمع است و یاعرفہ الذین کفروا نامید شدہ کافران (من دینکم) الذی بطلان دین شما یا رجوع شما بدین ایشان (فلما تخشعوا) پس مترسید از فتنہ ایشان (واخشون) و بترسید از من این آیت نماز دیگر روز عرفہ و رجعتہ الوداع فرود آمد آنحضرت بر ناتہ غضب سوار ہوئے بعد نزول این آیت مشتاد و کراہت یعنی آج کے دن عرفہ جمعہ کو کفار ابوس ہوئے تمھارے دین کے باطل کرنے سے یا ابوس ہوئے تمھارے رجوع ہونے اور دین سے پس اونکے فتنہ سے مست ڈرو اور مجھ سے ڈرو یہ آیت عرفہ کے دن حجۃ الوداع میں بعد نماز عصر نازل ہوئی اور حضرت ناتہ غضب پر سوار تھے اور بعد نازل ہونے آیہ الیوم یس الذین کفروا کے دن حضرت زندہ تھے۔ یعنی وہ ذی الحجہ عرفہ سے آیا یسویں دن پر دو شنبہ ہونا چاہیے کیونکہ وفات انبی دو شنبہ کو واقع ہوئی۔ اور ذی الحجہ کا کیا سوان دن دوسری ربیع الاول کو سنبھر کا دن ہوتا ہے۔

چنانچہ روشہ الشہد اصلہ مطبوعہ ممبئی سنہ ۱۳۱۵ھ میں ہے۔ ہاں شب چار شنبہ بست و شتم ماہ صفر در سال یا زدم از ہجرت بزیارت گورستان بقیع توجہ فرمود روز دیگر آنحضرت را صدام ظالمی گشت۔ آوردہ اند کہ حضرت چار دہ روز زیار ہوئے۔ اسی کتاب کے ترجمہ نگار الشہد مطبوعہ ممبئی سنہ ۱۳۱۵ھ میں ہے۔ "آپ چار شنبہ کی رات اٹھا یسویں ذی الحجہ ماہ صفر گیارہویں سال ہجری میں زیارت بنیہ اربعین کے لئے اشریف گئے دوسرے روز آنحضرت صدمہ کے در و سہ لاجن ہوا

لے کشتن اظہون میں ہے۔ تفسیر حسین بن علی کے فی الوعدۃ التوفیق فی مدہ و تسعہ روزہ جو تفسیر فارسی متداول فی بلاد ماہ نامہ اہم العیہ ۱۲۔  
شہ کشتن اظہون میں ہے۔ روز شنبہ شہادہ کا روز کسی حسین بن علی انکا شہ فی المعروف بالواعظ اہم فی التوفیق سنہ ۱۳۱۵ھ۔







فلما كان يوم الاثنين كاد يبع ليال

بسم الله الرحمن الرحيم

بقا من صف من سنة احدى عشرة

كبريا من غفر الله له

رسول الله صلوات الله

لوكون كبريا من غفر الله له

الروم ۲۰۰ فلما كان يوم

الروم ۲۰۰ فلما كان يوم

بقينا من صف ابدى عرض رسول الله

كبريا من غفر الله له

صلح فصيل وحي فلما اصبح يوم الخميس

بسم الله الرحمن الرحيم

عقد لاسا من لواو بيله

كبريا من غفر الله له

اسماء كليل لوالجك درست فرما

اور اصحاب بن تيز صاحب رافض ابن حجر مستطاب في بيده

قال الواقدي توفيت فاطمة ليلة

الثلاثاء لثلاث خلون من شهر رمضان

سنة احدى عشرة

وفي فتح الباري شرح صحيح بخاري ۱۰۰ باب

بعث النبي اسماء بن زيد في موضع الكندي

قوفي فيه ذكره ابن ابي شيبة في السير

والفخر بن ابوسيد اده فسلم وحجبه

يوم الاحد جاء فاصبح يوم الخميس

اسماء

اور اس فتح الباري كبريا من غفر الله له

ابن رواه ابن سعد بن عوف بن عمر بن

ابن زرقان في المواقب جلد ۱۳ مطبوع مصر سنة ۱۲۸۵

عند ابن سعد من طريق عوف بن عمر بن

عن ابيه قال اشتمك رسول الله

صلوات الله عليه وسلم يوم

اشتمك رسول الله

عن ابيه قال اشتمك رسول الله

عن ابيه قال اشتمك رسول الله

عن ابيه قال اشتمك رسول الله







ن ریتا علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام

یہ خود میر خرم رما بین کے دو مدنیہ ۱۰۰۰۰ گجہ کے  
میں ہیں ابھیہاں کے پائے سے زمین کا نڈل ہوا ہے۔

سلام نویسنده خلدی و خوشتر و عالی است این مطالب -

ان سرو و آخری حدیثوں کو علامہ سیوطی نے صحیح حدیثوں میں قبول کر کے داخل کیا ہے جس کی تائید کتاب بہ مقتل علی  
مرزا محمد بن محمد خان کے اسرہ پیش ماہ ۱۱۷۱ ہجری میں ہوئی ہے۔

الخروج عبد الرزاق الراسبي بن ابن عباس

عبدالموتقی بن محمد بن ابی حمزہ

رضي الله عنه لما أنزلت هذه الآية

سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آید یا ایہ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

اسلامی رسالہ پھر پھر ۱۱۱۱

صون و ملك اخذ المشورة

بسم الله الرحمن الرحيم

سید علی فاضل عن گفت مولانا

کتابخانه کهنه کوزه جی که تین مور برون نی ارسک

فصل في الكلام

میرا ہے یا انکی دوست رکھتا ہو گا جو غلامی کی دوستی کے

مكتبة جامعة القاهرة

درد دشمن بیکه او ملو جو مل کو دشمن نه بیکه

پس کل سورہ مانہ آیہ تبلیغ تک ۱۵۰ آیت کی پیشینہ یوم غدیر میں درمیان مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ تازل ہوا تھا و  
جزا و قیام است و متحقق ہو گیا جس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روز تازہ و مکہ مکرمہ فرما گئے۔

چند سورہ مانہ کا تازی ہونا ہے الوداع میں درمیان کہ وہ نہ سنتے خدیر خرم کے ولایت الہیہ کے زیرِ عصمت

مان کہ تسلیم کیا ہے اور اسی وجہ سے اتفاقاً فی علوم القرآن کی روایت میں سورہ مائدہ کے بعد آیہ تبلیغ کا ذکر نہیں لیا گیا۔

یہ آیت سورہ باندہ کے شمول میں نازل ہوئی بلکہ لفظ (منہما) کے ساتھ آج ہی یوم الکملت کلمہ و نیکم کے نزول کو حضرت عمر کی سند سے

یوم غزوة عشیہ یوم جمعہ سے اور ابن مرددیہ کی کتاب سے ہوا سلمہ ابو سعید صدیقی اور ابو جہریرہ یوم غدیر خم اٹھارہ حوین فریقہ کی کتاب سے

[illegible]

یہی وجہ ہے کہ کل سورہ مائدہ مذکور ہے

چنانچہ: بیخ خمیس دیا بکری جلد اول ص ۱۱۱ مطلوبہ منہر ۱۳۲۲ء میں ہے۔

ذكر ترتيب ما نزل بالمدينة ( واول ما نزل بالمدينة سورة البقرة )

سنة طينيات الحفلة سيد علي ميرزا والرسولي انان محمدش الرحال الحافظة العقيدة عالم الجوزية عز الدين ابو محمد عبد الله بن

والله اعلم بالصواب

وہی اللہ جل جلالہ ہے۔ مطاع النور، التدریج و مناقب اسرار اللہ و عبدہ الزکی بن توفیق احمد بن ابی یوسف علیہ السلام

کتابخانه آستان قدس  
کتابخانه آستان قدس



الانفال ثم آل عمران ثم الاحزاب ثم الممتحنة ثم النساء ثم اذا زلزلت ثم الحديد  
ثم سورة قمر الرعد ثم الرحمن ثم فصل ثم على الانسان ثم الطلاق ثم التوبة ثم الحج ثم اذ جاءكم الله  
ثم النور ثم الحج ثم صافات ثم البقرة ثم النحل ثم القصص ثم الحجر ثم الزمر ثم الانعام ثم التوبة ثم الانشقاق

قال بخاری حدیث ابو

الولید بعد شش شعبہ عن ابی اسحاق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے

قال سمعت النبي يقول لا خرسوة  
إلى اسواق سے کہا میں نے سنا میں نے

نزلت سراعہ -  
برائے آخر سورہ جو نازل ہوا

(حدیث مذکورہ صحیح بخاری جلد ۳ صفحہ ۴۹۹ اکبر الناس فی سنۃ تسخیر)

اور اسی صبح بخاری جلد ثالث باب تفسیر سورہ نائدہ میں آیہ الکمال دین کے نزول کا ذکر ہے۔ کچھ حدیث میں یہ بھی ہے کہ  
نکلی گئی جس کے مصابقت میں ابن جریر طبری نے تفسیر جامع البیان جلد ۴ سورہ نائدہ کی یوم عرفہ جمعہ میں نازل ہونے کی یہ حدیث  
داروکی سے جو حضرت عسکریؑ پر ایک تبلیغ و تاکید اور آیہ الکمال دین کے نزول یوم غدیر خم کے اخصا میں مضح کی گئی ہے وہ ہے۔

قال ابن جرير حدثنا الحسن بن يحيى قال

اخیر قاعبد الرزاق قال اخیر فامهر نے کہا حدیث بیان کی یہ ہے عید الرزاق نے کہا ہوتے

عن حبیب عن ابن ابی جمیع عن عکرمہ کہ خبر دی کہ کو مرنے حبیب سے اور سے ابن ابی جمیع سے

ان عمر بن الخطاب قال نزلت العائذہ  
اور میں نے حکم دیا کہ کہا عمر بن خطاب نے کہ سورہ

بعض حروف ووافق یوم الجمعہ مائہ و عقیقہ کے دن نازل ہوا جو موافق تھا یوم جمعہ

کے دن کے۔

اس سے پیش میں انقلابِ یومِ جمعہ یعنی مولفِ تعالیٰ نے یہ کہہ کر ہی جس سے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ

اس حدیث میں غلط روایتیں ہیں جو اجماع ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک میں سے نہیں ملتی ہیں۔  
 نہ علی بن ابی طالب نہ عمارت عشیہ جمعہ کہا یا طالب اور نہ یہ کہ حدیث میں سفیان یثرب جمعہ میں شکاک کرتا ہے  
 نیز وہ روایت میں عمر بن خطاب کے بیان کی جگہ اس طرح مسلم بن الحجاج کا بیان آیا کہ اہل بیت کا مزار لیستہ اجماع میں وارد  
 ہے پس غزوہ والا جمعہ کسی طرح صحیح نہیں آتا نیز کل سورہ نالدہ کا کہی ہونا لازم آتا ہے۔ اور دونوں حدیثوں میں وہ  
 جمعہ یا جمعرات والی عمر بن خطاب کی روایت میں قیس بن مسلم مریض تھا۔ ہی اور عکرمہ خارجی اور ابن ابی جہل  
 دونوں حدیث میں غلط روایتیں ہیں اور جسکو یہ دلیل کی حدیث بالکل باطل مانتی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

قتل صاحب<sup>م</sup> حاج بن النعمان قتل

\_\_\_\_\_

[illegible]

.....















بالحقیقۃ و ذلک الیوم مر بعد رجوعہ  
من حجة الوداع ثم بعد المنی صلی  
اللہ علیہ وسلم خطباً عظیماً ما شاء المسلمین  
الست اولی بکرم انفسکم من الابرار  
قال من کنت مولاہ فکنت مولاہ  
وال من والاه و عاد من عاداه و انصر  
من نصره و احذل من خذله و هذا الخ  
اور وہ علی رضی اللہ عنہ دیر الشیخی عند ما  
حاول ذکر فضائلہ و لم یکنوہ احد المزا  
ایک نے۔

نیز زید بن ارقم کی مخریجہ حدیث صحیح مسلم میں رسولی کے آخر علم کا خطاب الوداعی اسی یوم غدیر خم یا مین مکہ دینا  
کا ہے جو آگے نمبر ۱۱ میں آئیکہ جس میں حضرت نے اپنے وقت کی خبر دی ہے اور خاص طور پر حدیث نقلین مکرر ارشاد  
فرمایا ہے۔

اسی روایت زید بن ارقم میں غدیر خم کی تفصیل آجائے سے دیگر کتب میں اس مقام کی تصریح کی گئی ہے۔  
چنانچہ ریاض النضرہ محب طبری بلد ثانی ص ۱۸ مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ میں ہے۔  
غدیر خم موضع بین مکہ والدیہۃ یا الحقیقۃ یعنی غدیر خم ایک جگہ ہے درمیان مکہ اور مدینہ قریب ٹھٹھ کے۔

اسلئے روایت محمد بن کعب قرظی کی مخریجہ سورہ مائدہ کے نزول کی جتہ الوداع میں درمیان مکہ اور مدینہ کے مدینہ ہی ہوگی  
قرآن مجید یا مین مدینہ مذکور ہے امام احمد اور عبد بن حمید کی مخریجہ حدیث میں کل کا کل سورہ مائدہ نازل ہوا جس  
سورہ مائدہ کا آخری جز آیہ تبلیغ ہے پس جہاں آیہ تبلیغ نازل ہوا اور اس میں سورہ مائدہ نازل ہوا۔ اور آیہ تبلیغ یوم غدیر یا مین مکہ  
و مدینہ نازل ہوا۔

اور آیہ تبلیغ کی تفسیر واقع صحیح بخاری کی شرح میں علامہ علی بن حنفی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ص ۱۸۵ مطبوعہ  
مصر ۱۳۲۵ھ میں یوں بیان فرماتے ہیں۔

عصا باب یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک  
من انوار احدی من احادیث الحسن  
بن محمد قال حدثنا علی بن عباس عن  
اکہ عن وای الخلفاء عن علی بن ابی سعید  
قال نزلت هذه الآية یا ایہا الرسول  
من انوار احدی من احادیث الحسن  
بن محمد قال حدثنا علی بن عباس عن  
اکہ عن وای الخلفاء عن علی بن ابی سعید  
قال نزلت هذه الآية یا ایہا الرسول

عن کشف الظنون میں ہے۔ اسباب النزول الطبع الامام ابی الحسن علی بن محمد الباقری القمی التوفیق ۱۳۲۵ھ ۱۰۷۰ھ و ۱۰۷۱ھ







وَصَلَّى عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا  
النَّاسُ إِنِّي قَدْ نَبَّأْتُ بِالطَّبِيعَةِ الْخَفِيَّةِ  
أَنَّهُ لَنْ يَحْمِلَ بَعْضُكُمْ نَصْفَ عَمَلِ  
الْآخَرِ يَمْلِكُهُ مِنْ قَبْلِهِ وَإِنِّي لَا ظَنُّ  
إِنِّي يَوْشِكُ أَنْ أَدْعِيَ فَأَجِيبُ  
وَإِنِّي مُسْتَوِلٌ وَأَنْتُمْ مُسْتَوِلُونَ  
فَمَا ذَا أَنْتُمْ قَاتِلُونَ قَاتِلُوا  
نَفْسَ أَنْفِكُمْ قَدْ بَلَغَتْ وَجْهَاتُ  
وَلَوْ أَنَّكُمْ فَجَّرْتُمْ أَنْتُمْ خَيْرًا فَقَالَ  
الَّذِينَ تَشْهَدُونَ أَنْتُمْ كَالْأَكْثَرِ  
أَنَّهُ وَإِنْ عَمِلْتُمْ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ  
وَإِنْ جَلَلْتُمْ وَتَارَهُ حَقٌّ وَإِنْ  
الْمَوْتُ حَقٌّ وَإِنْ الْبَعْثُ حَقٌّ بَعْدَ  
الْمَوْتِ وَإِنْ السَّاعِرَةُ أَمِيَّةٌ لِأَرْبَابِ  
فِيهَا وَإِنْ اللَّهُ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ  
فَالْوَالِ بِشَهِيدٍ بِذَلِكَ قَالَ اللَّهُمَّ أَشْهَدُ  
ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ مُوَلَّيٌّ وَأَنَا  
مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنَا وَلِيُّ الْبُحْرَيْنِ فَاسْمَعُوا  
فَإِنِّي كُنْتُ مُوَلَّاهُ فَيَذَابُ مَوْلَاهُ يَحْيَى عَلِيًّا  
اللَّهُمَّ وَالْأَمْرُ وَالْأَمْرُ وَالْأَمْرُ عَادَاهُ  
ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنْتُمْ  
وَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ عَلَى الْحَوْضِ فَأَعْرَضَ مَقَامًا  
بِأَمْرِ إِلَى مَصْنَعٍ فِيهِ عِدَّةُ النَّفُوسِ قَدْ جَاءَتْ  
مَنْ فَضَّرَ وَإِنِّي سَأَلْتُكُمْ حِينَ تَرَوْنِي  
عَنِ الْحَوْضِ عَنْ الثَّقَلَيْنِ فَانْظُرُوا فِي كَيْفِ  
تَخْلُفُونِي فِيهِمَا الثَّقَلَيْنِ الْأَكْبَرُ كِتَابُ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ سَبَبُ طَرَفِهِ بَيْنَ اللَّهِ وَطَرَفِهِ

ارشاد فرمایا اے گروہ مردم خداوند عالم نے مجھ کو بتایا  
ہے کہ ہر نبی نے اوس نبی سے جو اوس سے پہلے گذرنا نصیب  
عمر پائی ہے پس بن گمان کرتا ہوں کہ میرا زمانہ وملت  
قریب ہے اور مجھے سوال کیا جائیگا اور تم سے بھی کیا  
میں نے احضام آئی کو جو بچا یا پس تم کیا کہنے واسطے ہو  
سب نے کہا کہ ہم کے قائل ہیں کہ آپ نے کیا منہ بولی  
رسالت کیا اور سنی ذین کی اور نصیحت کی پس آپ کو خدا  
جزائے خیر عطا فرمائے آنحضرت نے فرمایا آبا تم سب کی کو اسی  
نہیں دیتے کہ تمہیں ہے کوئی مسیود مسوا اللہ کے اور محمد  
و رسکا بندہ اور رسول ہے اور بہشت اور دوزخ حق  
ہیں اور بعثت بعد موت حق ہے سب نے کہا بیشک ہم  
ان سب امور کا اقرار کرتے ہیں اس پر آنحضرت نے فرمایا  
خدا یا تو شاید یہ پھر فرمایا ایہا الناس آگاہ ہو کہ اسیرا  
مولا ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں اور میں تمہارے  
لئے تمہارے نفسوں سے اولی ہوں پس جبکہ میں مولا  
ہوں اور مولا یہ یعنی علی بار آئی اوسکو دوست  
رکھ جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھے اوسکو جو علی کو  
دشمن رکھے پھر حضرت نے فرمایا ایہا الناس میں تم سے چلے  
پہر بچوں گا اور تم میرے پاس جو خوش رکوشی پر وارد ہونگے  
اسکا عرض زیادہ ہوئے فاعلموا بعین بصری اور مصنفات اور  
اوسمیں ہم عدد دستار اسے آسمان چاندی کے پیالے پہنگے  
اور جب تم میرے پاس رہاں پھر بچے تو میں تم سے ثقلین  
کے بارے میں سوال کروں گا میرے بعد تم نے ان دونوں کے  
حق میں کیا کیا ثقل اکبر کتاب خدا ہے وہ ایک رس من ہے  
جس کا ایک سر خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سر اٹھا  
ہاتھوں میں پس اوس سے تمسک کرو تبدلی و خلالت  
سے محفوظ رہو گے اور ثقل اصغر میری عمر ہے جو تقیوں







وردی الدار قطع عن  
حد من صاحب ابوبکر  
وحد من ذلك وصالا امیت  
یا ابن اب طالب مولی کل  
مومن و مومنة۔  
وہ صراحت ہے کہ ان کو دین سے قطع کر دیا گیا  
آئی ہے طریقہ نبی سے کثرت۔ اور صاحب ابوبکر  
نے صراحت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکر  
عمر نے سنا تو انہیں پھر دین سے قطع کر دیا گیا  
وہ انہوں نے اسے ابن ابیطالب آپ نے ایسی شام کی  
کہ کل مومن اور مومنین کے مولا ہوئے۔

اور معارج النبوة مطبوعہ مطبع نور لاہور شمس ۱۳۹۲ھ آخر ص ۳۱۸ میں ہے۔

آوردہ اند کر بیشتر اصحاب تابعی کہ امات مومنین رضی اللہ عنہم جمیع امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ  
در بن اہر تہیت بجا آوردند۔ لائے ہیں کہ زیادہ تر صحابہ نے یہاں تک کہ امات مومنین نے امیر المومنین علی علیہ السلام  
کو اس امر و ولایت کی مبارکباد ادا فرمائی۔

اور مولی ولی اسے لکھنوی نے امیر المومنین میں لکھا ہے۔ بالکل چون ابن حدیث و غدر غم و ارق شد ہر صحابی  
کہ از حضرت امیر ملاقات می کرد مبارکباد میداد۔

جو یہ حدیث غدر رسول اللہ نے ارشاد کی تو صحابہ میں سے جو بھی حضرت امیر سے ملاقات کرتا وہ مبارکباد دیتا  
اور تاریخ حبیب سیر جلد اول جز سوم ص ۱۷۷ میں ہے۔

پس امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ بوجہ فرمودہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم در خیمہ نشست تا طواف  
خلائق بلا تشرف رفتہ لازم تہیت بہ تقدیم رسانیدند و از جملہ اصحاب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جناب  
ولایت آید را گفت بخنجر یا ابن ابیطالب صحت مولی و مولی کل مومن و مومنت یعنی خوشحال تو ای پسر ابوطالب  
باید کردی و در وقتیکہ مولی من و مولی ہر مومن و مومنت بودی بعد از ان امات مومنین بر سبب شاردہ سید المرسلین  
بخیر امیر المومنین رفتہ شرط تہیت بجا آوردند۔

یعنی تاریخ حبیب سیر میں ہے کہ بعد حدیث غدر کے جناب امیر المومنین علی علیہ السلام موافق ارشاد پیغمبر صلعم خیمہ میں  
تشریف فرما ہوئے تاکہ اگر وہ صحابہ کا حضور امیر المومنین میں جا کر مراسم مبارکباد کی بجائے منجملہ گروہ صحابہ کے حضرت عمر بن خطاب  
نے جناب ولایت آید کو یمن الفاظ مبارکبادی کہ مبارک ہو اسے فرزند ابوطالب کہ آج کیا ابھی صبح کی کہ میرے اور کل مومنین اور  
مومنات کے مولا ہوئے۔

بعد ان حضرات صحابہ کے امات مومنین نے بوجہ فرمائے رسول صلعم کے خیمہ امیر المومنین علی علیہ السلام میں جا کر

صلح ہمزاد بن ابی وقاص شمس ۱۳۹۲ھ کہ ہے الدار قطعی ابوبکر بن عمر بن احمد البغدادی کا الفاظ المشہور صاحب التہانیت فی ذیل عقدہ و در تانویں  
روسی من البغوی و تہیت ذکرہ انما کم صارا و حد مصرہ فی الحفظ و الفہم فالورع اما ما فی ذلک اور التہاد تھا۔ فتہ فوق ما وصف لی و در مصنفات یعقوبی  
وقال الخطیب کل من فیه مصرہ و قرین صہود نسج و صہ و المم و فتہ قلنا انما فی ابیطالب بطریق البغوی امیر المومنین فی الحدیث



تہنیت کی ان خبروں کی۔

اسی واقعہ غدیر میں آیا ہمارے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و اتممت لکم الاسلام دینا نازل ہوا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ کی رضا کا اتمام الدین و اتمام النعمۃ رضی الرب برستی و الیوم اتممت علی ہی حدیث مجاہد کے ساتھ پہلے نقل ہو چکی ہے جس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہانہ روز زندہ رہے۔

عین کیا ہو تو روزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مذہب ثقلین کو ارشاد فرمایا ہے و کیونکر (۱) ابن سعد ۱۵۴ ۵۵۵

جس کو سابقہ کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے عین وفات کے دن فرمایا اور اسی روز طلب قرطاس بھی فرمایا ہے۔ اور یہ تاریخ گیارہ ربیع الاول تھی اور یوم دوشنبہ تھا جو ۱۰ ذی الحجہ سے گیارہ ربیع الاول تک اگر اسی دن اردو کی حدیث اور ذی الحجہ عرفہ سے گیارہ ربیع الاول تک ۹ دن تھے تین مہینے یہ مدت شاہ عبدالعزیز اور شاہ عبدالقادر کا مفروضہ (۲) علامہ ہے تاہم دونوں مدت گیارہ ربیع الاول پر ختم ہے۔ ابراہیم کی عرفہ کو دوشنبہ ہوتا ہے۔

چنانچہ تحفہ اشاعتیہ پر باب دہم طلب قرطاس میں ہے کہ قبل ازین واقعہ بسراہ آیا کہ یہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و اتممت لکم الاسلام دینا نازل شدہ بود و ہر ختم پر آن گزارا شد۔

یعنی طلب قرطاس کے ۹ دن (تین مہینے) پہلے آیا کہ یہ موصوفہ اکمال دین نازل ہو چکا تھا۔ عرفہ کا نزول ہرگز صحیح نہیں ہے جو حضرت کے شکر یہ سے خالی ہے۔ نیز تین مہینے کی مدت آخر عمر کی ابن عباس کے روایت کے معارض ہے اور آیہ تبلیغ کے نازل ہونے کے بعد اسی گیارہ ربیع الاول پر کیا تھی شہانہ روز ختم میں اسلئے ابن عباس کی روایت کیا تھی یوم کی ۱۰ ذی الحجہ یوم غدیر ثمر سے حضرت کے آخر عمر کی حماد جزائری نقل کیا ہے جس کے چند تفسیر کے بعد اس غدیر فرم میں آیا کمال دین نازل ہوا ہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احتفان کو طلب قرطاس فرمایا ہے اور اس روز صبح سے حضرت کو قطعاً افانہ ہوا تھا چنانچہ انصار وقت شامی حضرت مشیخہ امی پر میں کا پیر و شہانہ ہیں ہے۔

عین وفات کے دن آپ کی حالت اس قدر سنبھل گئی تھی کہ لوگوں کو باطلی صحت کا گمان ہو گیا تھا اور حضرت ابوہریرہ اسکی خبر ان سے اپنے مکان کو جو بدینہ منورہ سے دو میل پر تھا آپس پہنچ گئے لیکن حضرت عمر وفات کے وقت تک موجود رہے آٹھ گھنٹے ۱۰ ربیع الاول ۱۰ سالہ دوشنبہ کے دن دوپہر کے وقت حضرت عائشہ کے گہرا انتقال فرمایا۔ اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثانی حاشیہ ۱۵۴ میں ہے۔

ابن اسحاق نے سیرت میں لکھا ہے کہ وفات دوپہر کو ہوئی لیکن حضرت انس بن مالک سے بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ آخر یوم یعنی دوشنبہ کے آخر وقت میں وفات فرمائی

چنانچہ صحیح بخاری جلد اول باب وفات فی الصلوۃ میں ہے۔

قال البخاری حدثنا یحییٰ بن زکریا قال حدثنا یحییٰ بن زکریا

حدثنا الزاہلی عن حمیل عن ابن

سحاب قال قال ابوہریرۃ عن عبد اللہ

عن عبد اللہ عن عبد اللہ عن عبد اللہ



وفوف من اسفرد ذلك اليوم -

اور تیسرا بخاری شرح صحیح بخاری جلد مینا -

کہ آخر یوم یعنی دو شنبہ کے آخر وقت میں وفات فرمائی۔

قال البخاری حدثنا اسمعيل بن

کہا بخاری نے کہ حدیث بیان کی جسے اسمعیل بن عیسیٰ نے

عبد الله قال حدثني سليمان بن بلال

کہ حدیث بیان کی مجھے سلیمان بن بلال نے شام میں عروہ سے

عن هشام بن عروة قال أخبرني عروة بن

کہ حدیث بخاری بکرم وہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول

سے کہ رسول اللہ نے وفات کی اور ابو بکر مسخ (جو نہ تھے کتب)

الله مات وابوبكر بالسيف -

پر ہے (میں) تھے۔

رسالتاً صلعم کا یوم ہفتار دو شنبہ کے دن طلب قرطاس فرمائے کی یہ روایت ولایت کرتی ہے۔

كتاب المرفوع عن عبيد الله بن عبد الله عن

كتاب المرفوع عن عبيد الله بن عبد الله عن

ابن عباس قال لما حضر رسول الله وف

ہے کہ ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ جب جناب رسالت

البيت رجال فيهم عروة بن الخطاب قال

صلعم کہ وقت رحلت قریب آیا اور گھر میں کچھ لوگ موجود

النبي قد غلب عليه الوجع وعند كهر الغر

تھے جنہیں حضرت عمر بن خطاب تھے پیغمبر نے فرمایا لاؤ میں

حسباً كتاب الله فاختلف اهل البيت

تھیں ایک نوشتہ لکھ دیں جسکے بعد تم گراؤ تو عمر نے کہا

فما اختلفوا فنه من يقول

کہ پیغمبر پر مرض نے غلبہ کیا ہے اور تمھارے پاس قرآن موجود

قربوا يكتب لكم النبي كتاباً

ہے اور خدا کی کتاب میں کافی ہے (اسکے بعد) تو جو گھر

لن تصلوا بعدد ومنهم من

میں حاضر تھے مختلف ہو گئے کوئی کہتا تھا کہ جو کچھ فرمایا اسکا

يقول ما قال عمر الخ -

فیصل کرو تمھارے لئے پیغمبر نوشتہ لکھ دیں جسکی وجہ سے

گراؤ تو اور کوئی وہی کہتا تھا جو عمر نے کہا تھا اکثر

ايضا كتاب لا عظام بالكتاب السنن

اور اس کتاب لا عظام والسنن میں ہے ابن عباس

عن ابن عباس قال حضر النبي وفي البيت

سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت کا وقت وفات

رجال فيهم عروة بن الخطاب فقال لهم

قریب آیا اور گھر میں کچھ لوگ موجود تھے جن میں حضرت عمر

الكتاب لكم كتاباً لن تصلوا بعدد قال

بھی تھے تو آپ نے فرمایا کہ لاؤ میں تھیں ایک نوشتہ لکھ دیں

عمر ان النبي غلبه الوجع وعندكم

جسکے بعد تم ہر گز گراؤ تو عمر نے کہا کہ پیغمبر پر مرض نے غلبہ کیا

القران فحسبنا كتاب الله - الخ -

اور تمھارے پاس قرآن ہے تو میں خدا کی کتاب کافی قرار دوں

تیسری روایت صحیح بخاری کی زمین یوم اختلاف کی جگہ داشتہ البیہ صلعم وجہ الایا گیات۔ حالانکہ یوم اختلاف حضرت

کو یا کل انا قہ ہو گیا تھا۔

فتح البخاری شرح صحیح بخاری جلد اول باب العلم منہ

کو یا کل انا قہ ہو گیا تھا۔

فتح البخاری شرح صحیح بخاری جلد اول باب العلم منہ

کو یا کل انا قہ ہو گیا تھا۔



حدثنا يحيى بن سليمان قال حدث  
ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن  
شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن  
ابن عباس قال لما اشتد بالنبی  
صلی اللہ علیہ وسلم وجعه قال  
اَللّٰهُمَّ بَكَتَابِ الْكِتَابِ لِحُكْمِ كِتَابِ  
الْاِتِّصَالِ اَعِدْهُ قَالَ عِرَانُ النَّسِی  
صَلَّمَ عَلَيْهِ الْوَجْعَ وَعِنْدَ مَا كَتَبَ اَللّٰهُ  
حَسْبًا فَاخْتَفَا وَكُثِرَ اللَّعْطُ قَوْسًا  
عَنِّي وَلَا يَصْنَعُ عِنْدَ الشَّارِعِ فَخَرَجَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ اِنَّ الزُّبَيْرِیَّةَ  
كُلَّ الزُّبُرِیَّةَ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ  
اللّٰهِ صَلَّاهُ رَبِّیْنَ كِتَابَهُ

کہا بخاری نے حدیث کی بہت کچھ بن سلیمان نے کہا  
اور انہوں نے حدیث کی تحقیق ابن شہاب نے کہا اور انہوں نے  
خبر دی مجھ کو یہ کہ ابن شہاب سے اس سے عبيد اللہ  
بن عبد اللہ سے اس سے ابن عباس سے کہا اور انہوں نے کہ  
جب آنحضرت پر غم و اندا کے تکلیف کی شدت ہوئی تو  
آپ نے فرمایا کہ مجھے کاغذ دو تو میں تمہارے لئے ایک ایسا  
نوشہ لکھ دوں جس کے بعد تم مرنا نہ عورت کہ کہیں میرے  
مرض نے غلبہ نہ کیا ہے اور ہمارے پاس خدا کی کتاب ہے  
وہ ہمیں کافی ہے پس آٹھ لکھنے سے صحابہ میں اختلاف اور  
شور ہونے لگا تو آنحضرت نے فرمایا کہ میرے پاس سے  
اٹھ جاؤ اور میرے پاس اختلاف و تنازع کرید میں سبیل  
اوٹھکر بیٹھ گئے حضرت ابن عباس فرماتے تھے کہ بڑی  
سلیسیت رہے تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی کتاب  
کے درمیان حائل ہوئی۔

۱۳۱۳ھ

یہ واقعہ طلب ترطاس کا موت کے قریب تین دن قبل ہوا جسکی تائید کی یہ حدیث سند امام احمد جلد ۳ ص ۳۱۳ مطبوعہ مصر  
سے لکھی جاتی ہے

حدثنا عبد الله بن حنبل قال حدثني ابي ثناء  
بن داود حدثنا ابن طبيعة عن الزبير  
عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم  
بصحيفة ليكتب فيها كتابا لا يضلون  
بعده قال عاتق عليهما  
عمر بن الخطاب حتى رفضها

مسلسلہ استاد مذکورہ حضرت جابر سے روای ہے  
تحقیق بنی علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کانگادقت موت کے  
تھیں جس پر کچھ لکھا گئے تا آنکہ کہیں اس میں ایک  
نوشہ نہ گراہ ہوں وہ صحابہ (بعد اس دینی آگے  
کہا راوی نے پس مخالفت کی اس پر عمر بن الخطاب  
نے بیان کیا کہ چھوڑ دیا اس صحیفہ کو یا بازگشت کی  
کی اس سے۔

غرض کہ آج گیارہ ربیع الاول اور شہر کو طلب ترطاس کے مقدمہ میں حضرت عمر کا اختلاف اور رسول اللہ  
کا اپنی بارگاہ سے اڑنا اور جس کے بعد حضرت عمر کو حالت حیات میں زیارت رسول اللہ کی نصیب نہ تھی چہرہ بارہ ربیع الاول  
کو وفات رسول اللہ سے انکار کر گیا۔  
حقیقت الازارہ جلد اول میں ہے کہ یہ ہندی شیخ ابی ہریرہ نے بیان کیا کہ یہ واقعہ ۱۳۱۳ھ میں ہوا







وفی ثانی صفر سن۱۰۰۰  
 الخاری خالک بعد عام موت ابوبکر  
 نقیصہ

یہاں لکھا ہے کہ ابن کثیر نے کہا کہ ابوبکر نے وفات پائی  
 دسین کے کہنا کہ وفات حضرت ابوبکر وہابی اس کی سنہ  
 بعد اس میں کہ حضرت ابوبکر نے وفات پائی

وہ دونوں روایتوں سے حضرت ابوبکر کی وفات ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۰۰۰ یوم دوشنبہ کے شام میں مغرب تک سب سے شنبہ میں  
 برآمد ہوئی تھی جس کے رسول اللہ کی وفات اس میں ایک اور روایت سے یوم دوشنبہ کے آخر وقت میں واقع ہونا بخاری اپنے صحیح میں  
 بیان کر چکے ہیں۔ چنانچہ دوشنبہ کے آخر وقت تک سب سے شنبہ کے سال کرتا ہے اس وقت کو غلط دوشنبہ سے بھی استعمال کیا جاتا ہے  
 اور حضرت ابوبکر کا اسی دوشنبہ و سب سے شنبہ کے ماہ میں اپنے مرگنے کو ذکر کرتا اس کی روایت وفات ابوبکر کا آخر یوم پر واقع ہونے کو قوی  
 کرتا ہے۔

حدیث مذکورہ کی شرح میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ الباری شریف صحیح بخاری باب موت یوم الدشنبہ کتاب الجنائز میں  
 بیان دیتے ہیں

قيل محمداً ذلك بصيغة الرقة  
 توطئة لها للصبر على فقدنا حفظنا  
 لها بما يعلم انه يعظم عليها ذكر  
 لما في باب اية لها بذلك من اوجال  
 العظم العظم عليه لا فرميد ان يكون  
 ابو بكر شي ما سأل عنه مع  
 قرب العهد ويحتال ان يكون  
 السؤال عن قد رالكفى على  
 حقيقته لا شك لم يحضر ذلك  
 لا شاعله ما صوابه واما  
 تعين اليوم فحسب انه ايضا محتمل لان  
 دفن لب لزاك ربحا فيه من ان يحصل  
 القود دهل مات يوم الاثنين ۱۰  
 الشا شاع

شأن کتب میں کہ حضرت عایشہ سے مروی ہے  
 اس کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ابوبکر نے وفات  
 کے عینہ کے ساتھ ان رسول کے متعلق عایشہ سے سوال  
 کیا تو وہ عایشہ کے تسبی و تہنات کی بنا پر غم و غم عالم  
 کی بنا پر جواب نہ دے کر مقرر ہوئی کہ عایشہ کو رسول کی وفات  
 سے ہوا تھا وہ نہیں سمجھتے تھے کہ ابوبکر کا انتقال یا وجہ وفات  
 رسول میں ہونے کے رسول کے کفن کے متعلق سوال کرنے  
 کے علاوہ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چونکہ ابوبکر دفن نہیں  
 رسول کے وقت حاضر نہ تھے بلکہ اور بیت میں مشغول تھے  
 لہذا ان کو کیا خبر کہ کفن کی زمانہ میں رسول کی کفن ہو گیا  
 اور کفن دفن ہوئے اور وفات کے دن کے تسبی کے  
 متعلق جو سوال کیا تھا وہ بھی تھا کہ اس کے کہ سارا دن  
 شب چہار شنبہ میں دفن ہوئے ہیں۔ لہذا ممکن ہے  
 کہ ابوبکر کو یہ حال ہو کہ آپ نے دوشنبہ کو انتقال  
 فرمایا دوشنبہ کو اور صلی و کلمہ بول گئے ہوں۔

یہاں لکھا ہے کہ ابن کثیر نے کہا کہ ابوبکر نے وفات پائی  
 دسین کے کہنا کہ وفات حضرت ابوبکر وہابی اس کی سنہ  
 بعد اس میں کہ حضرت ابوبکر نے وفات پائی



جیکہ رسول اللہ کی وفات آئی تو یہ دو شہید کے آخر وقت یعنی تمام کو خود صبح بخیر یا ثناء بت کر رہے تھے۔ یہ بھی کہ حضرت ابو بکر اہم وقت نہ تھے بلکہ حدیث سے باہر وہ میں پر موضع منع میں تھے۔ اگر دن کا کچھ حصہ باقی بھی تھا تو وہ بھی فراہم میں گزار گیا اور شب آگئی۔ اس لئے لوگوں نے وفات کا وقت دن چڑھنے کا بیان کیا ہے اور اس وقت کو انہوں نے اللہ پر دو شہید ہجرت کے دن حضرت کے داخلہ مدینہ سے قطعیق دہی ہے۔

چنانچہ ابن اثیر ہزاروی نے اسد الغابہ فی سیرتہ الصحابہ جلد اول صفحہ ۲۸۶ لکھ کر وفات و شیعہ لکھ کر ۱۱۷۳ھ لکھی ہے۔

تین افسانے تو فی الحکمہ ذلک الیوم خالی

ابو قحرفہ عبد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
روشنید کے دین ہوئی کہ ابو عبد اللہ محمد شریف ہوا وہ

سَلَامٌ مَرُوضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ  
وَمِنْ سَوَالٍ ثَلَاثِينَ خَبْرًا كِي وَفَاتَ رَأْسُهُ

الميلادین بقیة امن صفی ستمه احدی عشره ده چهارشنبه کادون کجا جگره در آیین ماه محرم ساله

دوم و قبض پر مرگاشین صلی فی الوقت کی بات یقین یعنی یہ مہر عفر چہرہ چہرہ کی اور وفات ہولی

دخول فیہ المدينۃ الاثنی عشرۃ خلعت  
ووشعبہ کے دن ہوئی تھی یہ دن چارمہ ۱۲ ربیع الاول

من ربيع الأول ودفن يوم الثلاثاء  
 كوجس من اوقات حضرت مرثیه منورہ میں داخل

زاعت الشمس و قیبلہ دفت

فیروز الاربعاء - یہ بھی کہا گیا ہے بلکہ شب چہار شبہ میں دفن ہوں

چونکہ انس کی روایت صحیح بخاری کی ہے اور جبکہ زہری نے روایت کی ہے ہر دو وجہ سے انس کی روایت صحیح روایت سے مانے جانیکے لائق ہے نیز وہ وقت شب سرشتنبہ سے متصل تھا اسی لئے حضرت ابو بکر نے دو شنبہ اور شب سرشتنبہ کے درمیان اپنے مرنے کی تمنا کی تھی ۔

لیکن جب لوگوں نے دیکھا کہ انس کی روایت سے وفات کے دن ابو بکر کی خلافت نہیں قرار پائی کیونکہ وہ غیر  
تھے اور موسیٰ کی وجہ سے جو کچھ تھوڑا وقت بھی رہا وہ قابل گنجائش نکالنے کے تھیں تھا بالفرض اگر آدمی اطلاع کئے  
بھیجا جائے تو پورے پورے یا ابو بکر کے آنے تک شب کا ہو جانا یقینی ہے۔ اور حضرت ابو بکر اور موسیٰ کے پہونچنے کے بعد  
آنے میں مثلاً حضرت عمر اور ابو عبیدہ بن الجراح وغیرہ۔

گرجا تھا ابن کثیر چکا ماحند اسد الغالب فی موقوفہ الصحابہ سے اسلئے اور بخون نے زہنی تان کچ پڑا ہے و الہامیہ مجلہ ثانی میں  
ہذا کراخت و بکر اسیکو اختیار کیا ہے بلکہ جو کچھ باقی تھا اسکو بھی پورا کر دیا یہاں تک کہ اسی درمستقیم کے دن مسجد نبوی میں بیعت عامہ ہوئی بھی لکھنؤ میں

[illegible]

قال ابن ابي عمير وادخله ما في الزمر من عبد البصاحب الاستيعاب حافظ القريب (تاريخ ابن النوردي)  
 قال ابن ابي عمير كان يوم الاربعاء في العشرين من شعب سنة ثمان مائة وثمانين هـ  
 دكبر حقه كتاب هذا كذا وان شعره في ٢











مذہب

۳۰ حضرت چار شنبہ کا دن تھا جس کا ترجمہ ان دن کیا کہ درجہ اول و شنبہ تراجم کے آخر میں یہ احتمال یہاں مذکور ہے۔  
غایۃ الصلوۃ والسلام کی تمام شب بارہویں صبح الاول (سہ شنبہ) سے شروع ہوئی ہے۔  
فی عمدة القاری شرح صحیح بخاری - جلد ۱ ص ۲۳ مطبوعہ مصر شنبہ ۱۲۰۰ھ میں ہے۔

وفی حدیث ابو یعلیٰ باسنادہ  
عن انس انہ یوفی آخر ہزار  
یوم الاثنین۔  
حافظ ابو یعلیٰ نے اپنے سنہ سے انس بن  
مارک سے روایت کی کہ وفات رسول اللہ آخر  
دن یعنی دو شنبہ کے آخر وقت میں واقع ہوئی۔

اس حدیث انس کے مطابق جبکہ دو شنبہ کے آخر دن چوتھا اب رسالت غروب ہو گیا اور شب شنبہ آگئی تو پشہ گزر کر  
سہ شنبہ کے دن حضرت کا دفن ہونا روایت اور حدیث دونوں کے مطابق صحیح ہے اور جس کی آنے والی شب چار شنبہ ہے۔  
ربیع الاول سنہ ۱۲ سے ۱۳ ربیع الاول سنہ ۱۲ تک دو سال اور ۱۳ جمادی الاخرہ تک تین عید اور ۱۴ جمادی الاخرہ تک  
۹ راتیں کامل مدت خلافت حضرت ابو بکر کی ابن اسحق کے قول سے صحیح صحیح آگئی۔

اور جو حساب امام زمہری نے دخل راتوں کا شمار کیا ہے وہ وفات پانے ہی جناب رسالت کے مصوب کیا ہے حالانکہ  
ابو بکر دوسرے دن ۱۲ ربیع الاول کو آئے ہیں۔ آئندہ سے بعض لوگوں نے وفات النبی بارہ ربیع الاول کو دن چڑھے بیان کیا ہے  
تا کہ خلافت ابو بکر وفات رسول اللہ کے دن سے قرار پا جائے۔

جس طرح ۱۲ ربیع الاول (سہ شنبہ) کی جگہ حضرت عائشہ کی روایت میں (دو شنبہ) غلط لایا گیا ہے ویسی ہی دوسری  
روایت حضرت عائشہ میں ۲۲ جمادی الثانی سنہ وفات ابو بکر میں (سہ شنبہ) کے بجائے (دو شنبہ) غلط ہے۔  
پہلے ہم اسی حدیث فخر بن سعید کا ذکر کرتے ہیں جس کے اسناد طویلہ کو چھوڑ کر محدثین نے بیان کیا ہے۔  
چنانچہ ابن اثیر جزیری نے اسد الغابہ فی معرفۃ اصحابہ جلد ۳ ص ۲۳۲ و ۲۳۳ مطبوعہ شنبہ ۱۲۰۰ھ آخر اسناد سے اس طرح  
وارد کیا ہے۔

عن محمد بن سعد حد ثنا محمد بن عمار ثنا محمد بن عبد اللہ ابن ابی الزہری عن الزہری  
عن عروۃ عن عائشۃ قالت کان اول مرض ابی بکر نہ اغتسل یوم الاثنین لسبع خلون من  
جمادی الاخرۃ الخ۔

دوسری حدیث صرف وفات ابو بکر تک تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۲۳۲ مطبوعہ مصر سنہ ۱۲۰۰ھ اس عبارت ہے۔  
اخرج الواقدي واما كثر عن عائشة قالت كان اول بدء مرض ابی بکر انہ اغتسل  
یوم الاثنین لسبع خلون من جمادی الاخرۃ الخ۔

سلف و سلفۃ النجاة ملا محمد حسین کلکنوی فرمائی محلی کے ص ۲۳۲ میں ہے۔ دو موطا و کثرت وفات آنحضرت دو روزہ شنبہ و دن اور روزہ شنبہ  
مہ تشریف فرما سیرۃ النبی مشبلی ج ۱ - اول ص ۲۳۲ میں ہے۔ لیکن موطا امام مارک بن جس کی نسبت امام شافعی کا قول ہے کہ اسان کے نیچے  
و قرآن کے علاوہ کوئی کتاب اس سے زیادہ صحیح نہیں ہے۔



نیز حدیث مذکورہ ارشاد اسلامی صحیح بخاری طبعاً قسطنطنیہ جلد ۳ صفحہ ۱۵۵۵ حدیث ۱۵۵۵۰ باب فصل

موت يوم الاثنين بين

عند ابن سعد من طريق الزهري عن عروة  
عن عائشة اول يومه مرض ابى بكر انه اغتسل  
يوم الاثنين بسبع خلون من جمادى الآخرة  
وكان يوماً بارداً فحضر خمسة عشر يوماً  
ومات مساء ليلة الثلاثاء اثمان  
بقي من جمادى الآخرة سنة  
ثلاث عشرة -

یعنی ابن سعد نے زہری کے طریق اور عروہ  
و عائشہ کے سے روایت کی ہے کہ اول  
ایک روز من بعد از جمادى الثانی و در شب  
کے دن ٹھانے سے پیدا ہوا اور وہ دن سرد  
تھا نہیں پندرہ دن بخار آیا اور بائیس  
جمادى الثانی سنہ کی شام شب  
سہ شنبہ میں انتقال فرمایا۔

جبکہ معنی یہ ہے کہ ۲۲ جمادى الثانی سنہ کو در شب تھا جبکہ شام کو بعد مغرب شب شنبہ میں وفات حضرت ابوبکر واقع ہوئی  
جبکہ ۲۲ جمادى الثانی کو در شب تھا جمادى الثانی کو شنبہ ہوا پس ۲۲ جمادى الثانی سنہ کو شنبہ جس کی آئے والی  
شب چار شنبہ میں رطل واقع ہوا روایت مذکورہ سے برآمد ہوا جبکہ حساب صاحب روضۃ المناظر نے ٹھیک لگایا ہے۔  
چنانچہ روضۃ المناظر ابن شمیم حلبی حنفی (یہ تاریخ کال کے گیارہویں جلد کے حاشیہ پر ہے) مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۵۵ھ کے معنی یہ ہے  
وتوفى ابوبکر ليلة الثلاثاء الثمان بقين  
من جمادى الآخرة سنة ثلاث عشرة -  
جبکہ اس معنی کی آٹھ رتین باقی تھیں واقع ہوئی  
پس روایت مذکورہ ۲۲ جمادى الثانی یوم در شبہ کی خود حضرت عائشہ کے بیان سے باطل ہو گئی اور ابن سعد کی روایت  
سے ۲۳ جمادى الثانی کو جمعہ کے دن رطل ابوبکر سے جس سے ۲۲ جمادى الثانی کو (پنچشنبہ) اور آنے والی شب جمعہ میں انتقال  
ہونا پایا جاتا ہے کیا کہ قبل اسکے ہم لکھ آئے ہیں اور دیکھو نقشہ (دوم)۔

جیسے ابن سعد نے محمد بن عمرو سے انھوں نے محمد بن عبد اللہ بن ابی الزہری سے انھوں نے زہری سے انھوں نے عروہ  
اور عائشہ کی سند سے کئی مدت خلافت حضرت ابوبکر کی دو سال تین مہینے و س راتوں کی روایت کی ہے دیکھو صفحہ ۱۵۵۵  
ابن سعد نے انھیں اسناد کے ساتھ بارہ ربیع الاول وفات النبی کی روایت کی ہے دیکھو صفحہ ۱۵۵۵۔

ابن سعد کی روایت اسی ۲۱ رجب (چار شنبہ) کے ساتھ ہے جس سے ۱۱ ربیع الاول و در شبہ ہوتا ہے۔  
اس تاریخ پر رسول اللہ کے ۶۳ سال عمر کے اور بیس سال تبلیغ کے اور دس برس مدینہ منورہ میں ٹھہرنے کے ہوتے ہیں  
اسی تاریخ پر ۶۳ سال عمر کے صحیح بخاری جلد ۳ باب وفات النبی کی یہ روایت ہے جو ابن شہاب زہری عروہ و عائشہ سے مروی ہے۔

ابن عروہ بن زہر التوفی سنہ ۱۵۵۵ حضرت ابوبکر صدیق کے فوت تھے حضرت عائشہ کے آغوش تربیت میں پڑے تھے سیرت اور غزای میں  
کثرت سے انکی روایتیں ہیں زہری نے تذکرۃ الحفاظ میں انکے متعلق لکھا ہے کان عالمنا بالسیرۃ صاحب کشف الظنون نے غزای کے بیان میں لکھا ہے  
انکے بعض کی دانت سے کون منادی کی پہلی کتاب انھیں نے مدین کی - (منقول از سیرت النبی مشہلی)۔



بخاری کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ  
بن یزید سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے لیث نے  
عقیل سے اسے ابن شہاب زہری سے اسے عروہ بن  
زہر سے اسے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۶۳ سال  
کی عمر میں فوت ہوئے اور کہا ابن شہاب زہری نے کہ  
خبر دی ہم کو سعید بن سائب نے مثل اس کے

قال البخاری حدیثنا عبد اللہ بن یزید  
حدیثنا لیث عن عقیل عن ابن شہاب  
عن عروہ بن الزہری عن عائشہ عن رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم قال  
ابن شہاب واخیر بن سعید بن  
المسیب مثله۔

روایت مذکورہ کی سند میں اسناد یعنی زہری کے طریق اور عروہ و عائشہ کی سند سے یہ صحیح حدیثیں  
صحیح ترمذی جلد ثانی باب وفات و عمر رسول اللہ سے نقل کی جاتی ہیں۔

ترمذی کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے عباس بن  
ابو حنیفہ بن ہمدی بصری نے کہا دونوں نے کہ حدیث  
بیان کی ہم سے عبد الرزاق نے ابن جریر سے کہا  
اس نے مجھ سے ابن شہاب زہری سے خبر لی ہے اس نے  
روایت کی عروہ سے اس نے عائشہ سے اور کہا حسین  
بن ہمدی نے اپنی حدیث میں یہ روایت ابن جریر سے  
اس نے زہری سے اس نے عروہ سے اس نے عائشہ سے  
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے کہ وہ ۶۳ سال  
کے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو  
زہری کے بھتیجے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اس نے  
عروہ سے اس نے عائشہ سے مثل اسکے

قال الترمذی حدیثنا العباس  
العباسی والحسین بن ہمدی البصری  
قالا لنا عبد الرزاق عن ابن جریر قال  
اخیرت عن ابن شہاب الزہری عن عروہ  
عن عائشہ وقالی الحسین بن ہمدی  
فی حدیث ابن جریر عن الزہری عن  
عروہ عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مات  
وهو ابن ثلاث وستین هذا حدیث حسن  
صحیح وقد رواہ ابن ابی اسحق الزہری (محمد  
بن عبد اللہ) عن الزہری عن عروہ  
عن عائشہ مثله۔

اس حدیث کی اسناد سے اوپر والی کئی روایات مت خلافت حضرت ابو بکر والی اور ۶۳ سال رسول اللہ کے عمر کی اور  
یاد رہے ربیع الاول کے وفات کی حسن صحیح ثابت ہو گئیں جس میں مدت خلافت اول دو سال تین مہینے دس دن کی گیارہ ربیع الاول  
سلسلہ کے شام بارہویں ربیع الاول کی شب سے متحقق ہوتی ہے جبکہ مراجعت سے یکم ربیع الاول کو جمعہ اور ۲ صفر کو  
(پنجشنبہ) اور جبکہ پلٹنے سے راستہ میں ۸ روز کچھ یوم غدیر خم کو (پنجشنبہ) شہر دن پر اور ۹ ذی الحجہ عرفہ کو (سہشنبہ)  
۷ دنوں پر واقع ہوتا ہے جب اس میں گیارہ دن ربیع الاول کے ملائے جائیں تو ۹ دن کی مدت ہوتی ہے اور اگر شہر دن میں  
(جو ۸ روز کچھ یوم غدیر سے ۲۹ صفر پنجشنبہ تک میں) گیارہ شبانہ روز ربیع الاول کے ملائے جائیں تو کیا تسی شبانہ روز کی  
مدت ہوتی ہے اسی مدت کو حافظ ابن جریر نے آئینہ الیوم اکملت لکم دینکم کے نازل ہونے کے بعد رسول اللہ کے زندہ  
رہنے کی روایت وارد کی ہے پس گیارہ ربیع الاول سلسلہ یوم دو شنبہ کو وفات النبی ۶۳ سال عمر کے دن سال بدینہ



تین قیام کے اور دو نال سال کہ میں تاریخ نزول دینی سے جملہ بیش سال قبلین کے اور ۱۳ دن کُل مدت بخاری کے اور کیا کسی دن آپ اکمال دین کے نازل ہونے کے بعد سے پورے پورے آگے ہیں صحیح بخاری کی کُل روایتیں ارفہ بعد النبی جو غلط ہیں بھی تھیں وہ روز روشن کی طرح کئی روز کے فاصلہ سے غلط ہو کر باطل اور دروغ ہو گئیں ابو سعید خدریؓ اور ابو ہریرہؓ کا بیان اور کچھ بخیشنبہ والا صحیح ترین روایت سے ثابت و مستحق ہو گیا۔

قیل اسکے اتقان سیوطی سے حافظ ابن مردودہ کی تخریج حدیث ابو سعید خدریؓ والوہریرہؓ کے سند والی جسکو ابو ہریرہؓ نے عرفہ جمعہ کے روایت کے وجہ سے لا صحیح کہا تھا وہ بالکل صحیح ہو گئی نیز دوسری حدیث تفسیر در سنن سیوطی مجلد ثانی کے صفحہ ۱۰۱ کی حافظ ابن مردودہ اور حافظ ابن عساکر کی تخریج ابو سعید خدریؓ کے سند سے اور حافظ خطیب بغدادی اور ابن مردودہ اور ابن عساکر کی ابو ہریرہؓ کی سند والی قطعاً صحیح ثابت ہو گئی جو تین حفاظ حدیث اور دو صحابہ سے مروی ہے اور جو آئیہ قبلین روایا ایھا الرسول بلقہ ما انزل الیہ من ربک وان لم تفعل فمابعدت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس کے نازل ہونے کے بعد اکیاسی یوم کی مدت سے مطابقت کرتی ہے۔ وہ یہ ہے :-

عن ابی سعید الخدری قال لما نصب	ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ جب رسول خدا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیاً	نے جناب علی علیہ السلام کو خدیجہ من نصب کیا
یوم غدیر خم فنادی بہ بالولاية	اور علی علیہ السلام کے ولایت کی ندا کی توجہ شیل
جبرئیل علیہ ہدۃ الایۃ الیوم اکملت	علیہ السلام آئیہ الیوم اکملت لکم دیکم لیکم نازل ہوئے
لکم دینکم عن ابی ہریرۃ قال لما کان یوم	اور یہی (مضمون) ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جب یوم
غدیر خم وهو یوم ثمانی عشر من ذی الحجۃ	خدیجہ اور اٹھارہ سو تین ذی الحجہ تھی رسول خداؐ نے فرمایا
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کنت	جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے تو خداوند عالم
مولاه فاعلی مولاه فانزل اللہ الیوم اکملت لکم دینکم	نے آئیہ الیوم اکملت لکم دینکم نازل فرمایا۔

اسی دن ذی الحجہ کے بعد رسول خداؐ اکیاسی دن زندہ رہے جو گیارہ ربیع الاول (دو شنبہ) کو آخر دن پر رحلت ہے پس وفات پاتے ہی جناب علی علیہ السلام حضرت کے قائم مقام ہو گئے اور جو مثل جناب یوشع بن نون قائم مقام حضرت موسیٰ کے تین سال زندہ رہے اسی بارے میں صحیح ترمذی باب ماجاء فی الخلفاء میں ہے۔

عن سفینۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	سفینہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ خلافت
الخلفاء فی امتی ثلاثون سنۃ ثم ملک بعد ذلک	میری امت میں ۳۰ سال تک ہے پھر بعد اسکے بادشاہی ہے

اسی حدیث کی تائید باب ماجاء فی الخلفاء کیون بعدی اثنا عشر امیراً۔ یعنی باب خلفاء کے بیان میں کہ میرے بعد ۱۲ امیر یا سردار یا خلفاء ہوں گے۔ ہوتی ہے۔

اور صحیح بخاری مطبوعہ بیروت ص ۵۹ میں جابر بن عمرؓ	کہا جابر بن عمرؓ نے کہ میں نے رسول خداؐ سے کہ میرے
مروی ہے قال سمعت النبی یقول اثنا عشر	بعد اللہ ۱۲ امیر ہونگے بعد اسکے کوئی کلمہ فرمایا کہ میں نے







قانون الودع ودرختہ الصبر و  
طعم الشهد ما اكل منها جاثع  
الاشبع ولا تضمان الا ردی وکامقم  
الابری وکما اكل من ورقها  
بیر ولا شاة الا دلتها فکنا  
فجیها السارکة وینابنا من  
الوادی من یستشفى بها ویتزود  
منها حق اصبحنا ذات یوم  
وقد تناقض ثمرها وصر  
ورقها فصرعنا فها داعنا  
الانعی رسول الله صلی الله علیه  
وسلم ثم انما بعد ثلاثین سنة  
اصبحت ذات شوك من اسفلها  
ای اعلاها وناقض ثمرها  
وذهبت نضرها فها شمرنا  
الا بقتل امیر المومنین علی رضی الله  
عنه فثأرت بعد ذلك وکنا لننفع  
بورقها ثم اصبحنا واذ بها قد نبع  
من سافها وعرعبط وقد ذبل ورقها  
فبنا نحن فزعون بعد موت اذاننا فاحذر  
مقل الحسان علی ویدست الشجر علی ثردک

درخت ہو گیا اور نہایت سے سے چل رہا ہے  
جو دوس کے رنگ کے لئے اور میں پریشان ہو رہا ہے  
خاص ہو رہا ہے اور کپڑا لٹکے کے کاٹا ہے اور  
میر کی خوشبو آتی تھی اور اوکاڑہ اشل شہر کے ہوتا  
تھا جسے بھوکھا تھا ایسا تو میر ہو جاتا تھا اور پیاسا  
سیراب ہو جاتا اور بیمار تھا پاجاتا اور اگر انشیا  
بکری اور سکی تھی کھا لیتی تو اون کے دودھ کثرت سے  
ہوتا ہم لوگ اوس کو مبارک کہتے تھے اطراف و جواب  
سے لوگ آتے اور اوس سے شفا پاتے اور ترک بھگنے  
جاتے ایک روز صبح کو مبارک کو گیارہ بجے مین کے درخت  
پھول گرنے لگے اس حالت سے ہم لوگوں کو ہوا خون  
ہوا کہ اتنے میں خبر حلت جناہر سوکھا معلوم ہوئی  
اسکے تیس برس بعد کیا دیکھتے ہیں کہ جڑ سے ڈال چک  
اوسین کاٹے لگ گئے مین اور پھل سب گر گئے ہوا  
اوسکی تانگی جاتی رہی اتنے میں خبر شہادت امیر المومنین  
علی آئی پھر اوسکے بعد اوس درخت نے پھل نہیں دیا  
بلکہ صرف اوس کے بیجوں سے ہم لوگ فائدہ اٹھاتے  
تھے پھر اوسے دونوں بعد کیا دیکھا کہ اوس درخت کے  
ساتھ خون تازہ جوش مارا ہے اور کل پتہ اوس کے  
خشتک ہو گئے مین اس اثنا میں حضرت امام حسین  
کی شہادت کی خبر ملی ہوا کہ وہ درخت بالکل خشتک

ہو گیا اسد اشہاب الدین ورت آبادی کے ہدایہ غار شہ کے جلوہ شانہ میں ہے۔ خلافت دوازدهام کلین  
شہادت است۔ اول امام علی کرم اللہ وجہہ ودر خلافت او حدیث نہایتی ثنائون سنہ وار و است دوم امام شاہ حسین قال صلعم ہذا  
ابن سید سلیمان سوم امام شاہ حسین قال صلعم ہذا ابن سید سیف اللہ الباصتہ امام فرزند من شاہ  
حسین قال علیہ السلام بعد حسین امین علی کا نو من بنیہ تسعة آتہ آخر ہم القائم وقال جابر بن عبد اللہ ان عماری دخلت علی  
قال لہ بیت رسول اللہ صلعم دین یدیر الراح و فیہا اسماء آتہ من ولد ہا فدرت اسد عشر اسماء آخر ہم القائم  
(منقول از حیزہ علامہ سبحان طیفان حاشہ ص ۱۰۲ آیتہ انما دیکم اللہ مطبوعہ نوکشتور شہرہ)







# نمبر ۱ جامع صحیح مسلم بن الحجاج النیسابوری المتوفی ۲۶۱ھ

جامع صحیح مسلم بن علی بن مسلم بن الحجاج بخاری کے تاریخ سفر حجۃ الوداع کی ۲۵ ذیقعدہ کی روایت دارو کی ہے یہ ذیل کی روایت  
 دی روایت ہے جو نمبر ۹۱۰ جامع بخاری میں نقل ہے جس میں حضرت ایک راوی نے کہا کہ بھائی سلیمان بن ابی بلال سے اپنی  
 کل رواۃ دونوں حدیث میں وہی ہیں۔

چنانچہ دونوں حدیث صحیح مسلم مطبوعہ انصاری دہلی سنہ ۱۳۰۶ھ کے جلد اول صفحہ ۳۹ کی یہ ہے۔

حد ثنا عبد اللہ بن مسلم بن قعنب	کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مسلم بن قعنب نے
حد ثنا سلیمان بن بلال عن یحییٰ بن سعید	کہا حدیث کی ہے سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے
عن حمزہ قالت سمعت عائشہ تقول خرجنا	اوسنے عمرہ سے کہا اوسنے سنائیں نے حضرت عائشہ سے
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبین من ذی القعدہ	کہ تھے ہم لوگ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ ماہ ذیقعدہ
قال یحییٰ فذكرت هذا	کی پانچ راہیں باقی تھیں یعنی ۲۵ ذیقعدہ تھی کہا یحییٰ
الحديث للقاسم بن محمد	ابن سعید مذکورہ نے پس ذکر کیا ہے اسی حدیث کو
	قاسم بن محمد کے واسطے سے۔

اور تاریخ ابن کثیر داتیہ والنہایتہ باب خروجہ علیہ السلام من المدينۃ بحجۃ الوداع میں ہے۔

وقد رواہ مسلم والنسائی جميعا عن	اور روایت کی ہے مسلم اور نسائی نے قتیبہ سے اوسنے
قتیبہ عن حماد بن زید عن ایوب عن ابی	حماد بن زید سے اوسنے ایوب سے اوسنے ابی قلابہ سے اوسنے
قلابہ عن ابن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	انس (بن مالک) سے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں نماز نماز
الظہر بالمدينة اربعاء العشر من	چار رکعت اور نماز عصر کی دو اکیلیں میں دو رکعت ادا
الخليفة ركنین	فرمائی۔

ہر دو حدیث مذکورہ سے حضرت مسلم کا سفر حجۃ الوداع فرما نا ۲۵ ذیقعدہ کو بعد نماز ظہر کے جو دو اکیلیں میں دو رکعت تھیں  
 سے بدل گئی واقع ہوا جس سے ۲۵ ذیقعدہ کو جمعہ کا روز نہیں تھا اور یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ جو دن ۲۵ ذیقعدہ کو واقع ہو گا  
 وہی ذیقعدہ سنہ ۱۱ھ عرفہ کے روز اور ۱۲ ربیع الاول کو اور چھ مہینہ پر تیسری ماہ رمضان پر تھی ہو گا اور یہ بھی تحقیق ہو چکا ہے کہ جو دن  
 ۱۰ ذیقعدہ غدر خرم میں ہو گا وہی دن ۲۲ و ۲۹ صفر کو اور جو ۲۲ و ۲۹ صفر کو پڑیگا وہی دو سال تین مہینے دس دن مدت خلافت  
 حضرت ابوبکر کے تاریخ وفات ۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳ھ میں اور جو یکم ربیع الاول سنہ ۱۱ھ میں ہو گا وہی دن ۲۳ جمادی الثانی سنہ  
 اول تاریخ خلافت حضرت عمر میں واقع ہو گا۔

(دیکھو نقشہ چتر نمبر ایک) کا پہلا خانہ جسکا پائیدہی نقشہ (اول) اور دوسرے خانہ کا تائیدہی نقشہ (دوم) خانہ ۱۹

کتاب نمبر۔











فیودی لعمر لوعلینا عشر الیہ  
 حین نزلت هذه الآية الیوم اکملت  
 لکم دینکم و اقمت علیکم  
 نعمتی و رضیت لکم الاسلام  
 دینا لو نفلد ذلك الیوم اخذنا  
 ذلك الیوم عبدا فقتل عمر قد علمت  
 الیوم الذی نزلت فیہ الساعۃ و ان رسول  
 اللہ صلعم حین نزلت نزلت لیلة الجمعة  
 و عن مع رسول اللہ صلعم بعرفات

کو کہ فیودی نے تحریر کیا کہ اگر تم گروہ ہو تو پھر یہ آیت  
 الیوم اکملت لکم دینکم و اقمت علیکم نازل ہوئی  
 اور ہم اور سن کو جاننا دیتے تو اس دن کو عید بناتے  
 پس کہا حضرت عمرؓ میں جانتا ہوں اور سن کو عید بنانا  
 یہ آیت نازل ہوئی ہے جس ساعت میں نازل ہوئی  
 ہے اور جس جگہ رسول اللہؐ تھے اس آیت کے نازل  
 ہونیکے وقت اور سکو بھی جانتا ہوں یہاں عمرؓ اتنی  
 ہے یہ آیت شب جمعہ میں اللہ ہم رسول اللہ کے ساتھ  
 تھے عرفات میں۔

شرح نووی من ای حدیث کے شرح میں یہ ہے

الیوم اکملت لکم دینکم  
 انما نزلت لیلة جمع و فی نسخة ابن  
 ماہان لیلة جمعہ و کلاهما صحیح  
 و دی لیلة جمع فی نسخة  
 السرد لقة۔

آیت الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوئی ہے شب  
 جمع میں اور نسخہ ابن ماہان میں شب جمعہ ہے یہ دونوں  
 صحیح ہیں جو شخص روایت کرنا ہے شب جمع کی روایت  
 لیلة المولد یعنی شب ۱۲ ذی الحجہ کہتے ہیں جس سے دی  
 ذی الحجہ کو جمعہ کا روزہ ۹ ذی الحجہ غنیمہ ہوا تو ۲۵ ذی الحجہ

اور ۲۵ ذی الحجہ اولیٰ و پنجشنبہ ہوا۔

دیکھو پہلا خانہ نقشہ جنوری حوت ریم (مسلم و حوت دون) نووی شایع مسلم میں ۹ صفر چار شنبہ سے ۲۹ صفر  
 شنبہ یک گیارہ راتین مع شب چار شنبہ ۹ صفر کے داخل ہیں۔ اسکے بعد یکم ربیع الاول یکشنبہ دوم ربیع الاول (دو شنبہ)  
 دو رات ملکر تیرہ راتین ہوں یہ مدت مرض النبیؐ ابو معشر کی غرض سے روایت کے مطابق ہے۔

یہی روایت ۹ ذی الحجہ عرفہ پنجشنبہ کے تائید میں بنائی گئی ہے جہاں سے دوسری ربیع الاول یکم کی شبانہ روز پورے تین  
 ابو معشر کی روایت بخاری نے نہیں ل لی گوں نے اسکے حلقہ میں کلام کیا ہے (دیکھو حاشیہ ۱۵)

اور علامہ نووی شایع صحیح مسلم وفات النبیؐ بارہ ربیع الاول دو شنبہ (جو ابن اسحاق صاحب سیرت کے مطابق ہے)

بیان کرتے ہیں۔

۱۔ طبقات ابن سعد جز دوم قسم دوم مطبوعہ لیدن ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۷ء روایت ہے قال ابن سعد اخبرنا محمد بن عمر عن ابی معشر عن محمد بن قیس ان  
 رسول اللہ ﷺ انشی یوم الاربعاء لاجدی عشرة لیلة یقیم من سفرنا احدى عشرة فاشکی فکانت عشرة لیلة توفی یوم الاربعین الیستین مستأمن فخر ربیع الاول  
 شتہ احدى عشرة کہ ابن سعد نے خبر دی ہے کہ محمد بن عمر (واقفی) نے ابو معشر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ کو شکایت ہوئی ہر روز چار شنبہ ملے گی  
 ۲۔ ابن معشر کی بات یقیناً پس تیرہ شنبہ کے گزرتے ہیں دوسری ربیع الاول دو شنبہ کے دن رسول اللہ نے وفات پائی ۱۶











اور امام حسین استغفری اپنے تفسیر عالم استغفری میں تفسیر آریہ موصوفہ لکھتے ہیں۔

وكانت هذه الاية نفعي لنبی مسلم وعاش بعدها

مکمل و آریہ بعد ما یوم الثمان بعد راعی الشمس

یعنی آریہ موصوفہ کے نازل ہونے کے بعد دوسری مسلم کا

دن زندہ رہا اور دوم ربیع الاول یا ۱۲ ربیع الاول ۱۱

کو دوپہر پہننے کے بعد وفات فرمائی

دوسری ربیع الاول کی روایت کو علامہ نووی شافعی مسلم نے بارہ ربیع الاول کے دو شنبہ سے باطن کر دیا ایسے ہی ابن شہاب زہری

جو مسلم بن حجاج صاحب صحیح کے بہت سے شیوخ حدیث ابن انون نے بھی وفات النبی ۱۲ ربیع الاول سے دو طریقہ سے بیان کیا ہے

(دیکھو نمبر ایک ۱۱ ابن شہاب زہری)

نمبر ۱۲ ابن حاتم زہری کے شاگرد رشید اور امام مسلم صاحب صحیح کے شیوخ حدیث ابن داخل بن اور بن کی سند

سے پانچ حدیث ابن انون نے اپنے صحیح میں داخل کی ہیں ۱۰ ۲۸ صفر چار شنبہ کو حضرت دیار ہوئے جس کے پچھتے سے ۸ ذی الحجہ

ہے جس ۱۰ ذی الحجہ پچھتے سے ۲۹ صفر پچھتے تک ستر دن ہو گیا رہ ربیع الاول تک ۹ دن کا کل ہوٹ۔ دیکھو نقشہ خبری بن

زیمہ مسلم کا دوسرا خانہ۔

پس تموش یقونی کا یہ کہنا کہ آریہ کریم الیوم اکملت لکم دینکم و ما رغبہ برزخ غیر خم جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام

کی شان میں نازل ہوا بالکل صحیح مطابق آگیا۔

اور علامہ سیوطی ابن جوزی اپنے تذکرہ خواص الامتہ میں آریہ الیوم اکملت لکم دینکم کے اختتام نزول بعد کفر و کفر

برہان سے افادہ امام زہری لکھتے ہیں۔

فان راية حبشون احتملت ان الخيف

نزلت مرتين مرة بصوفة ومرة يوم

العدير كما نزلت لبس اذله الرحمن الرحيم

روایت حبشون اس بات پر محتمل ہے کہ یہ آیت

دو مرتبہ نازل ہوئی ایک مرتبہ بروز عرفہ اور دوسری

مرتبہ بروز غدیر جس طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم دو مرتبہ

لے ترقی محمد بن اسحاق بن عیسیٰ بن ابی نعیم الزہری مطبوعہ انوار محمدي کتب خانہ حیدرآباد ۳۴۵۵ میں آخر ترمذیہ کی عبارت ہے

ابن اسحاق ثقات ابن اسحاق بن عیسیٰ بن ابی نعیم الزہری مطبوعہ انوار محمدي کتب خانہ حیدرآباد ۳۴۵۵ میں آخر ترمذیہ کی عبارت ہے

و انما یہ تفسیر کما فان حفظ شیئا وقد حججہ یہ ائمہ فامدا علم وقد استشهد بہ مسلم کثیرا حدیث ابن اسحاق ذکر ہا فی صحیحہ

مکملہ شیخ ابن حجر کی ہے مگر موصوفہ میں اس تذکرہ سے اکثر روایتیں اخذ فرمائی ہیں از انجملہ جناب امام حسین علیہ السلام کے ذکر میں لکھتے ہیں کہ

سبط ابن الجوزی من الروای ان شفا حفص قتله فقط فتمی فسل من سببہ فقال انه راى انی مسلم حاسرا من ذراعیه و سیده و بیعت و بین یہ و الخ و انی

عشرۃ من قاتل اکسین ذلک حسین بن یسید ثم لعنه و سبہ بکثیرہ ثم اکله یروونہ دم اکسین فاصح اشی اتهم

۵۵ مرآۃ الجنان یا نعیم بن یونس بن ابی نعیم الزہری مطبوعہ انوار محمدي کتب خانہ حیدرآباد ۳۴۵۵ میں آخر ترمذیہ کی عبارت ہے

وفیہ الامام العباس صاحب المصنفات الجلیلہ کتہب اللفظ وغیرہ اللغوی والنحوی و انشائی ابو منصور محمد بن احمد بن ابی نعیم الزہری

الان زہری الخ

اور طبقات الامام تاج الدین سبکی میں ہے محمد بن احمد اللہ عزوجل علیہ السلام ابو منصور الزہری + + + + + مع ہر اذ من اکسین بن (دریں و غیرہ

عبدالرحمن الشافعی و علی لفظ ترمذی الی ابی نعیم الزہری و ابی نعیم اللغوی و ابی نعیم بن ابی داؤد + + + + + کان اما فی اللغۃ البصیرۃ یا لفظ عارفاً للقب

عالی کا سادہ فقیرانہ اور غیر عبادت و ذراقتہ۔ (طبقات امام سبکی)



ہو انصاف و جبر و صوفیہ

نازل ہوا ایک مرتبہ نہایت اور دوسری مرتبہ

مذکور

حسب افادہ امام ازہری اور حسب تحقیق ابن دافع مورخ یثرب آیہ البقرہ املت لکم دینکم غدرتم من نابل  
ہو اور ہوا ابن غازیہ اور ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری کے بیان کے مطابق ۱۰ ذی الحجہ ۱۰ غزنیہ ایوم غدیر خم میں واقع ہوا  
جو ابن اسحاق اور واقفی اور ابن سعد کا تہا و اتہی کے بیان کے مطابق ہے۔ دیکھو نقشہ جنری حرت ریم کا دوسرا خانہ اور  
نیز نقشہ جنری نہر ایک کا دوسرا خانہ جس میں گیارہ دفعہ ہول و شنبہ کو وفات الہی ہو کیا تھی جنوں کے بعد کیا سوئیں دن پر ختم  
ہے جسکے بعد حضرت ابو بکر کی خلافت دو برس تھیں سیفہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۲ھ کو بعد مغرب شب پنجشنبہ وفات  
ابو بکر ہے جس میں ۲۳ جمادی الثانی کو جمعہ کا دن ہے دیکھو نقشہ دوم، مسئلہ کتاب ہذا۔

اور جس میں تیسری ماہ رمضان کو ۱۰ شنبہ جسکی شب میں وفات جناب سیدہ سلیمہ علیہا السلام ہو نا حفظا حدیث  
کو تسلیم ہے۔ پس وہ کل روایات یوم عرفہ بعد یا جمرات کی تطہارۃ اور باطل ہو گئیں۔ کیونکہ یہی ۱۰ ذی الحجہ عرفہ یا جمرات  
تیسری ماہ رمضان میں آتا ہے۔ دیکھو نقشہ سیوم مسئلہ اور نقشہ حرت (۱) مسئلہ کتاب ہذا۔

امام ازہری نے جس روایت جشون کا حوالہ دیا ہے وہ معونہ کا نزول دومرتبہ بیان کیا ہے یعنی ایک مرتبہ یوم عرفہ کو اور  
بار دیگر ۱۰ ذی الحجہ غدیر خم میں جس سے ہفتہ عشرہ کی مدت میں آید اکلال دین کا دومرتبہ نازل ہوا یا پا جاتا ہے۔ اور عرفہ کے دن  
نزول یوم جمعہ یا جمرات کے غلط ہونے سے صحیح نہ رہا۔ لیکن ۱۰ ذی الحجہ کی روایت جو ابو ہریرہ کی سند سے مروی ہے جس کو حافظ  
خطیب بغدادی اور حافظ ابن مردودہ اور حافظ ابن عساکر نے اخراج کی ہے وہ صحیح ہو گئی۔

جشون والی حدیث یہ ہے جسکے اجزاء مذکورہ خواص الامۃ اور تاریخ ہدایت والہا یہ حافظ ابن کثیر دیکھ دو نوں قلمی نسخے کتبخانہ  
بانی پور شہ میں ہیں اسے ملا کر نقل ہی۔

رواہ ابو بکر احمد بن ثابت الخطیب اذی	باسناد مذکورہ ابو ہریرہ سے
عن عبد اللہ بن عطاء بن محمد بن بشیر بن عمر	مروی ہے کہ جب پیغمبر خدا نے علی علیہ السلام کا
الذی ارقطینی عن ابوبکر بن جشون بن موی	ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ جسکے میں مولا اور
ابو الحلال و احمد بن عبد اللہ بن احمد بن ابی اسحاق	آتا ہوں اسکا یہ علی مولا اور آقا ہے پس خدا
عن عطاء بن سعید الوطی عن حمزہ عن ابن شہر بن مطو	نے آیہ الیوم اکملت لکم دینکم
الوراق عن شہر بن عمرو عن ابی ہریرۃ قال قال اللہ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم	نازل فرمایا۔
یبت قال من کنت موہ فعموہ فامر اللہ عز وجل الیوم لکم	

یہی حدیث تفسیر در مشور سوطی جلد ثانی باب تفسیر سورہ المائدہ ۲۵۵ مطبوعہ مصر ۱۳۱۲ھ میں اس عبارت ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال لما کان یوم غدیر	یعنی ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ جب یوم غدیر خم
خضر و هو یوم ثانی عشر من ذی الحجہ قال	ہوا اور وہ اٹھارہ ہوا ۱۰ ذی الحجہ تھی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت مولاہ فعموہ فامر اللہ عز وجل	نے کہ جسکے میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے پس



















حدیث ابی حیلان عنہ  
 قتال الاوانی تارک فیکم  
 الثقلان احدہما کتاب  
 اللہ ہو حبل اللہ من اتبعہ  
 کان علی ہدًی ومن  
 ترکہ علی ضلالۃ و فیہ  
 قتلنا من اہلبیتہ نساؤہ  
 قتال لا یتحر اللہ ان المراقۃ  
 تكون مع الرجل العصر  
 من الذہر شہ یطلقھا فترج  
 الی ایہا و قومہا اہلبیتہ  
 اہلہ و عصبۃ الذین حرّموا  
 الصدقۃ بعدہ۔

زید بن ارقم سے کہا اوشہ داخل اور سید بن ارقم  
 کے پاس اور ہم نے اون سے کہا کہ تم نے جو سی سعادت  
 پائی کیونکہ تم نے جناب صاحب علم کی صحبت پائی ہے  
 اور اون کے چہ نماز پڑھیں ہے تا آخر حدیث کہا زید بن  
 ارقم نے فرمایا حضرت نے جو شیاء جو جاؤ اور میں تھا رس  
 پاس الثقلین و درگاہ تقدیر نفسیں جیز بن چھوٹے  
 جا تا ہوں اور میں سے ایک تو خدا سے عزوجل کی کتاب  
 ہے وہ حبل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جو تمام  
 کرچکا وہ چار است کی راہ پر ہوگا ورنہ گمراہ ہوگا ورنہ  
 چیز میری اہل بیت میں پھر زید بن ارقم سے پوچھا گیا  
 کہ آپ کے اہل بیت کون ہیں انہیں ازواج و اہل میں  
 انہیں تو فرمایا کہ خدای تعالیٰ کی قسم رانگی عورات  
 اس میں شامل نہیں ہیں، کیونکہ زوجہ ایک خاصہ  
 نمک دلی سے تعلق رکھتی ہے اور جب عورت کو طلاق  
 ہو جاتی ہے تو وہ اپنے والدین اور اپنے قوم میں چل دیتی  
 ہے اور کہ آنحضرت صلعم کے اہل بیت ان کی اولاد نہیں  
 اور وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔

انہی میں سے روایت رکھ کر لا حرم الصدقہ ایک زید بن ارقم کی سند سے امام احمد نے بھی اثران کی ہے جسکو زید بن  
 ابن کثیر نے اپنی تفسیر طبریہ میں کہ ہذا نم مشہور ہے وہ تفسیر آیت قرآن لا یصلحون علیہا صلح ہوا المودۃ فی القربا (اسے رسول  
 کہہ دو کہ میں اس رشتہ رسالت کا اپنے قریب و اقرب و اہل بیت کی نسبت کے سوا کہ کوئی سہ نہیں مانگتا) میں و عن زید بن  
 اور لفظ الثقلین ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔  
 اور مشکوٰۃ المصابیح مطبوعہ نظامی دہلی مشابح میں ہے۔

مشہور امام احمد بن حنبل میں برابرین زید بن ارقم زید بن ارقم سے مروی ہے کہ ہم لوگ جناب رسول خدا کے ساتھ جب غزوہ یمین وارد ہوئے تو آنحضرت نے علی کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے ارشاد کیا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنین کیلئے اپنے نفوس سے داری ہوں	حنظل احمد بن حنظل سے سندہ عن السیاحہ بن عمار بن زید بن ارقم سے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
---	--











محمد بن فضیل کے بعد اسحاق بن ابراہیم بن ابی اسحاق سے مشہور ہیں اور حدیث کی ہے۔  
چنانچہ کتاب ینایح المودۃ جلد اول مطبوعہ اسامیہ بیروت میں ہے۔

عن علی علیہ السلام ان رسول اللہ

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص

متکبر ہو اس کے توہم کو گمراہی کے وہ ایک قرآن

ہے جس کا ایک مراءخذ اللہ تعالیٰ کے دست قدر میں

ہے اور دوسرا خود تمہاری ہاتھ میں اور دوسری

چیز میری ہے اس بیت میں اسحاق بن ابی اسحاق

ابن ابراہیم نے اپنے مسند میں ابی اسحاق بن ابی اسحاق

روایت کی ہے اور اس کی سند جناب علی بن ابی طالب

نیک پوچھائی ہے جس کے زائد حدیث میں محمد بن ابی اسحاق

قال قد توکنا فیکرم ان اخذ تمہ من

تصلوا کتاب اللہ سبب طرفہ بید اللہ

و طرفہ باید دیکھو اہلبیتی الخیر

اسحاق بن راہویہ فی مسندہ من طریق کثیر

بن زید عن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب

عن امیہ عن حبلہ و ہوسند جید و

الد وکافی فی الذریۃ الطاہرۃ

نیز کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۱۸۷ مطبوعہ حیدرآباد دکن میں ہے۔

عن علی النبی صلعم اخذ سیدہ

جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی صلعم

یوم غدیر خم فقال اللهم من کنت موکلا

نے میرا ہاتھ پکڑ کر بروز غدیر خم ارشاد کیا جس کا میں

فعلی موکلا فقال فزاد الناس

نوا ہوں پس اس کا علی مولا ہے پھر لوگوں نے اس پر

بعده اللهم وال من واکلا

بڑھا دیا کہ اسے ہمارے پردہ و کار دوست رکھو اور اسے

و عاد من عادہ

جو اس سے دوست رکھے اور دشمن رکھو اور اسے جو اس سے

(ابن راہویہ و ابن جریر)

دشمن رکھے۔

یہ ابن راہویہ و ابی اسحاق بن ابراہیم بن ابی اسحاق سے بڑے شیوخ حدیث صحیح مسلم میں۔ نیز زید بن ارقم کے مسند کی حدیث نقلین  
من حدیث غدیر کے ایک ہی دن اور تاریخ کی نمبر ۷، خصائص نسائی کی ہے جو آگے نقل ہوگی جس کا محمد بن ابی اسحاق حدیث  
مسلم نے روایت کی ہے

غرض کہ رسول خدا صلعم نے حدیث نقلین مذکورہ کو کم سے کم چار مرتبہ ارشاد فرمایا چنانچہ کتاب ینایح المودۃ شیخ سلیمان  
خفصی قمی دہلی کی جلد اول صفحہ ۳۴ میں یہ حدیث ہے۔

وفی المناقب فی کتاب سلیم بن

سلیم کی کتاب مناقب بنی مفضل ہے کہ علی علیہ السلام

قیس قال علی علیہ السلام ان الذی قال

نے فرمایا کہ جناب رسول خدا نے عرفہ کے دن دعا کی کہ تم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ علی ذلک القصد

قصود آپ سوار تھے اور پھر مسجد حنیف میں اذان پڑھی

میں ارشاد فرمایا علی علیہ السلام کے مسند و صفحہ ۱۲ میں ہے "مسجد حنیف یہ مسجد نمازین واقع ہے یہ ایک قدیم مسجد ہے اس کے مقدس ہونے میں بہت سی روایات ہیں بیان  
کی گئی ہیں ان کے یہ ہے کہ ستر بیویوں نے ایک سنگ کو یہاں نماز پڑھی ہے "



وہی مسجد خبیثہ و یوم الغدیر و یوم قبضہ  
فی خطبہ علیؑ لایزالنا ان فی توکلت فیکم  
الثقلین ان تصلوا بان تمسککم علی الاکبر  
منہما کتاب اللہ و اکابرکم اتوفی اہلبیتی  
وان الطایف الخیار و علی ان یفترقا  
حتی یوردا علی الخوض کما ین اشار  
بالسیاتین وان احدہما لیس  
اقتدم من الاخر ففکوا  
بہما ان تصلوا و لا تقدما  
منہم و لا تغلبوا عنہم و لا  
تقلوا فانہم اعلم  
منکم۔

یوم غدیر پر اور چار بات کے دن تیسرا باب  
ایسا الناس من تم من دو علیین اگر اللہ چیریں چھوڑنے  
والا ہوں جب تک تم ادن سے تمسک رکھو گے مطلق  
گمراہ نہ گے۔ ان میں سے ثقل اکبر کتاب اللہ ہے اور  
ثقل اصغر میری حضرت اہل بیت ہیں اور اس طائف  
و خیر سے عہد فرمایا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے  
بدا نہ ہوں گے تا آنکہ میرے پاس خوض کوثر پر پہنچ جائیں  
جائیں۔ پھر اشارہ کیا آپ نے انگشت شہادت اور  
درمیانی انگلی کی طرف اور فرمایا کہ ان دونوں میں کوئی  
ایک دوسرے سے مقدم نہیں ہے پس تم ان دونوں  
سے تمسک رہو تا کہ تم گمراہ نہ ہو اور ان سے بیشتدی کرو  
اور ادن سے نہ نہ موڑو اور انکو سبق نہ پڑھاؤ کیونکہ  
وہ تم سے بہت زیادہ جانتے والے ہیں۔

چنانچہ حدیث مذکورہ عین وفات کے دن کی تاریخ الخطائب مولوی عبید اللہ بسمل اور قسری باب بیوم منہ  
نہجہ کی حدیث یہ ہے۔

عن ام سلمہ قتالت قتال  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
فی موضع الذی قبض فیہ وقد استلزلت  
الخبرة من اصحابہ ایہا الناس یوشک  
ان قبض قبضاً سریباً فیطلق وقد  
قد مت الیکم القول معذره  
الیکم انی مختلف فیکم  
الثقلین کتاب ربی عزوجل و عاترتی  
واہلبیتی ثم اخذ بید علی فقال ھذا مع  
والہ و ان مع علی لا یفترقان حتی یوردا  
علی الخوض فاستألفا ما خلفتم فیہما۔

جناب ام المومنین ام سلمہ سے مروی ہے کہ  
جناب رسول کتاب صلعم نے اپنے مرض میں کہ جس میں  
حضور انتقال فرما گئے فرمایا۔ اور اس وقت صحابہ سے  
جبرہ ہوا تھا کہ اسے دو گویں بہت ہی جلدی دنیا  
سے انتقال کر لیا ہوں اور میں نے عذر کے ساتھ  
بات تعین سادی ہے میں تم میں دو بھاری چیزیں  
چھوڑنے والا ہوں اپنے رب جلیل کی کتاب اور اپنے  
حضرت اہل بیت پھر علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ قرآن  
کے ساتھ ہے اور قرآن اس کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں  
جب تک خوض پر نہ پہنچیں ایک دوسرے سے جدا  
نہیں گے۔

اول حدیث ثقلین یوم عرقہ کی نا قہ تصوات کے اوپر والی جناب علی علیہ السلام کی مذکر کی صحیح ترمذی سے جناب ام محمد باقر



کے طریق حضرت بابائے کے سند کی نقل ہو چکی۔ یہ حضرت بابائے صحیح کی مخرج حدیث دوم ہر روز والی وہی حدیث ہے جسکو انھوں نے جناب ام محمد باقر علیہ السلام سے واقف ہو کر اوداع میں بیان فرمایا تھا۔ اور جسکے روایات کا ذکر شیخ مسلم صاحب نے اپنے صحیح مسلم میں کیا ہے لیکن شیخ مسلم صاحب مثل یوم غزوہ کے یوم غدیر کی روایت حضرت بابائے کی مخرج (ذیل) کی روایت کا کوئی ذکر اپنے صحیح میں نہیں لائے جسکو ہم بیان کرتے ہیں اور قیسری روایت حضرت بابائے کی روایات کی سند کی صفحہ ۳۴ میں لکھی گئی۔

امام قندوزی لمجلی اپنی کتاب تاریخ المودعہ کے صفحہ ۳۴ و ۳۵ میں اور علامہ سخاوی اپنی کتاب استیلاب اوراق العرف منقول از مناقبات الاشراف ثقلین حصہ اول ص ۱۴۱ میں وارد کیا ہے۔

رواہ ابو العباس بن عقدة (فی الکلیۃ)	روایت کی ابن عقیلہ نے (کتاب ولایت میں طریق یونس
من طریق یونس بن عبد اللہ بن ابی	بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے انھوں نے ابو جعفر محمد بن
فروہ عن ابی جعفر محمد بن علی بن	علی سے انھوں نے حضرت بابائے سے روایت کی ہے کہ
جابر رضی اللہ عنہ قال کنا مع رسول اللہ	ہم لوگ رسول خدا کی خدمت میں تھے جب مقام
صلعم فرجۃ الوداع فلما رجع الی الجحفة	جحفہ تک پہنچے (تو حکیم حضرت دعو کو گئیے چنے صغالی کیلگی)
(امر بشجرات فقم ما تحتھن) نزل ثم	آپ تمہارے پھر خطبہ ارشاد فرمایا (اور کہا ہے کہ وہ مرد میں
خطب الناس فقال اما بعد ایہا	اپنی حالت دکھتا ہوں کہ میں بلایا ہوں اور میں اس کا حکم
الناس فانی لا اذانی یوشک ان ادعی	کو قبول کروں) اور کہا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ مجھے بھی سوال فرمائیگا
فاجیب فقال ایہا الناس انی استول	اور تم سے بھی میں تم کی اجازت دوں گا۔ لوگوں نے عرض کیا
وانتم مستولون فما انتم فائلون قالوا	کہ ہم یہ شہادت دیتے کہ حضور نے تبلیغ احکام فرمائی اور ہم کو
نشہد انک بلغت ونصحت وادیت قال	نصیحت بھی کی اور حقوق بھی ادا فرمائے اس پر حضرت نے
انی لکم فرط وانتم وادون علی الخوض و	فرمایا میں اس وقت بھی تمہارے سامنے ہوں اور قیامت میں بھی
انی مختلف فیکم الثقلین انی تسکتہما لی تظلوا	پاس آؤ گے اور میں تمہارے پاس ثقلین جوڑ دے گا، میں اگر تم
کتاب اللہ وعترتی اہل بیعتی وانھما لن	اس کی برادری کرو گے تو ہرگز تمہارا نہ ہو گا (وہ دونوں) تمہارا

سہ توفیق (وہی عقدہ) مذکور علیٰ المواب علیہ السلام ہجرت ہجرت میں ہے حافظ العصر لحدث ابو العباس احمد بن محمد بن سعید انکون مولیٰ بنی حاشم ابوہ غنوی ص ۱۰۱ یوسف عقدہ سمع ابنہ املا یخصون رکتہ العالی والازل حتی عن صحابہ وکان الیہ المستفی فی الحفظ وکثرۃ الحدیث وعندہ لحفظ ماۃ الف حدیث باسنادہ او اوجیب فی ظمائرہ عن حدیث اہل البیت وبنی حاشم الف وجمعہ وحدث عنہ الحدیثی وقال اجمع اصل (کوفہ علی اذہم برہما من زمن ابن مسعود فی زمنہ ولد شعیب وادبعین وامتین۔

یعنی حافظ عصر محدث بحر ابو العباس احمد بن محمد بن سعید کوئی سولہ اپنی ہجرت اب ابن کے صراح مخفی تھے کہ جن کا لقب عقدہ تھا انکے بیٹے گروہ ہے اکثر سے معامت حدیث کی جنکا شمار بنین ہو سکتا۔ سند عالی اور داخل درون کو کلمہ سازنگ کہ اپنے اصحاب سے بھی اور انکی عورت نشی علی عقدہ اور کثرت حدیث میں اور ان سے منقول ہو کہ وہ کہتے تھے کہ مجھے ایک لاکھ حدیثیں سوسندوں کے یاد ہیں اور تین لاکھ حدیثوں میں احادیث اہل بیت اور بنی حاشم سے۔ میں نہ جہاد الیہ کی اور جمع کیا اور حدیث کی ان سے وارد تھیں نے اور اس نے کہا ہے کہ تمام اہل کوفہ کا اس پر جملہ ہے کہ کوثر بن زائدہ ابن مسعود سے اس وقت تک کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جو ان سے بڑھ کر حافظ ہو (۲۲۹) میں ان کی ولادت ہوئی۔







حدیث مذکور جس کے مخرجین بن زید بن ثابت اور زید بن ارقم اور ابو سعید خدری ہیں صحابی ہیں جنہوں نے حدیث ثقلین کو کتاب السنن اور عرق یا عترتی المعنی سے روایت کی ہے اور صحیح صیغہ تنقید میں شمس ثقلین کے خطا اٹھا لیا یفقر قاحش بر د اعلیٰ الخضر بھی لائے ہیں جیسا کہ صحیح ترمذی کی روایت مجتہد الامام کی سند میں اور حیدر خدائی اور زید بن ارقم سے گذری ہیں ہر دو کا حامل حدیث ہر دو ہی ہے لیکن شیخ مسلم صاحب نے زید بن ارقم کی اس حدیث کو کلام کر کے اپنے صحیح میں وارد کیا ہے جبکہ زید بن ارقم نے اس حدیث کے بعد الفاظ اور غید فقرات کو اخفا کیا ہے جسکو ہم نے آخر ص ۱۱۱ سے مستطاب تک نقل کیا ہے۔ اس حدیث اور اس حدیث زید بن ارقم کے ساتھ کتاب ہذا کو ملاؤ تو شیخ مسلم صاحب اور زید بن ارقم کے اخفا کے حدیث کا پورا انکشاف ہو جائے گا۔

غرض کہ صحیح مسلم کی حدیث ثقلین یوم غدیر خم (۱۰ ذی الحجہ) والی از عمر کی معلوم ہو گئی ہے جس میں حدیث ولایت صحیح دیگر الفاظ و فقرات اخفا کیا گیا ہے جیسا کہ احادیث سے آشکارا ہوتا ہے۔

فائدہ اسی یوم غدیر ماہین کہ و مدینہ یعنی ۱۰ ذی الحجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر عمر کا حساب ۱۰ یوم والے صحیح مطابق ہوتا ہے اسی ۱۰ کو پٹنے سے ۱۶ ہوتے ہیں اگر اسی عدد کو عدد ۶۳ (۶۳ سو لکھ کی ٹکی عدد) میں جمع کیا جائے تو ۸۱ ہوتے ہیں۔ اس حدیث غدیر خم میں حدیث ولایت کو شیخ مسلم صاحب ہی اخفا کنندہ نہیں ہیں بلکہ سب سے ان زید بن ارقم صحابی ہیں۔ چنانچہ سیرت انسان العیون علی۔ ج ۱ ص ۱۱۱ مطبوعہ مصر شمس ۱۳۲۵ء میں ہے۔

وعن زید بن ارقم عن رضی اللہ عنہ من  
کہتم فذنب الایم بصری وکان علی  
کسر اللہ ووجه دعا علی من کہتم  
وعن زید بن ارقم عن رضی اللہ عنہ من  
کہتم فذنب الایم بصری وکان علی  
کسر اللہ ووجه دعا علی من کہتم

ایضاً از صحیح المطالب خواجہ عبید اللہ سیل اترسری کے مشتمل نمبر ۵۵ جو حق باب میں یہ حدیث مرقوم ہے۔

وعن زید بن ارقم قال قال علی انشد  
رجلاً سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
يقول من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم  
وال من والاه وعاد من عاداه فقام  
اشنی عشر دبراً یا من جانب الایم  
ومن جانب الایم فشهد وابدلك  
قال مزید بن ارقم فیمن سمع ذلك  
اكنه كتم فذنب الایم بصری كان  
بندم علی ما فاته من الشهادة ويستغفر  
اخرجه ابو بكر بن مردويه والفقهاء القائلون  
والطبرانی فی معجم الکبیر

زید بن ارقم کہتے ہیں کہ جناب امیر نے ان لوگوں سے فرم دیا تھا  
جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانے کے ساتھ اخفا کر کے کہنا  
مولا ہوں اسکا علی مولا ہے اور امیر ہے پروردگار اور دست  
اے جو علی کو دست رکھے اور دشمن رکھو اسکو جو علی سے دشمنی  
پس اللہ تعالیٰ اسکا بدمرکز ہو گئے سچے وہی طرف کو اوجھ  
ایمن طرف سے۔ انھوں نے گواہی دی کہ زید بن ارقم کہتے ہیں کہ میں  
بھی انہیں میں سے تھا جن لوگوں نے اس حدیث کو حضرت  
سے سنا تھا لیکن میں نے جیسا اچھا دیکھا ہے میری بھارت بیگیا  
زید بن ارقم اس شہادت کے نہایت سے ناظم رہ کر کہتے تھے اور  
استغفار کیا کرتے تھے۔



اور تاریخ معارف ابن قتیبة ص ۲۹۲ مطبوعہ یورپ میں اس کے لئے یہ روایت ہے جتنا نام نہیں لکھا گیا نہ پوری حدیث کھلی  
گئی و ذکر قوم ان علیاً رضی اللہ عنہ سألہ عن قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم وال  
من والہ و عاد من عادہ فقال کبرت سنی و نیت فقال علی ان کنت کاذا یا فضرک اللہ بیضاً  
لا تواریھا العمامۃ رجال ترجمہ ایک گروہ نے بیان کیا ہے کہ ابراہیم بن محمد بن علی علیہ السلام نے اس سے رسالت اکابر صلعم کے اس  
قول کے متعلق سوال کیا لا اللہم وال من والہ و عاد من عادہ تو اس نے جواب دیا کہ میں بڑھا ہو گیا ہوں مجھے اسکی اہمیت  
کچھ یاد نہیں ہے مگر میں ابراہیم بن محمد بن علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اگر ترجمہ اسکی تو خداوند عالم مجھے یہ اسبوس کر دے کہ اس برس کو عمامہ نہ چھپا سکے  
ان ہر دو حدیثوں سے حدیث غدیر یعنی حدیث ولایت کی عظمت اور اس کی منزلت روز روشن کی طرح معلوم ہو گئی اب یہ تیسری حدیث  
روضۃ الندیہ میں محمد بن اسماعیل امیر صفوانی کے ص ۱۱۱ مطبوعہ انصاری دہلی ص ۱۲۱ سے نقل کی جاتی ہے جسکو سفیان ابن عیینہ نے اخراج کی ہے یہ  
وہ شخص ہے جسکی سند سے بخاری نے اپنے صحیح کی پہلی حدیث انکی روایت سے داخل کی ہے وہی تفسیر الشعلبی بقولہ تعالیٰ سال سالی  
بعذاب واقع قال و سئل سفیان بن عیینہ عن قول اللہ عز وجل سال سائل بعد اب واقع فیمین ثلاث  
فقال لقد سالتنی عن مسئلۃ ما سألنی بها احد قبلك حدثنی جعفر بن محمد عن ابانہ قال لما کان رسول اللہ  
صلعم بعد یرخم ینادی الناس فاجتمعوا فاخذ بید علی علیہ السلام فقال من کنت مولاه فاعلی مولاه فناع  
ذالک و طار فی البلاد فبلغ ذالک الحارث بن النعمان الفہری قال رسول اللہ الخ

امام قبل اپنی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ سے کسی نے سوال کیا کہ آیت سال سائل بعد اب واقع کس کے حق میں نازل ہوئی  
ہے سفیان بن عیینہ سائل سے کہنے لگے تو نے مجھے ایک ایسا سوال پوچھا ہے کہ تجھے پہلے کسی نے نہیں پوچھا مجھے امام جعفر صادق بن محمد باقر علیہ السلام  
روایت ہے آپ کے کرام سے بیان فرماتے تھے کہ جب آنحضرت صلعم غدیر خم کے مقام پر پہنچے اور لوگوں کو جمع کر کے سب کے سامنے جناب امیر کا ہاتھ  
پکڑ کر ارشاد فرمایا میں مولاهوں اسکا اعلیٰ مولا ہے اور یہ بات سب لوگوں میں اور نام جگہ مشہور ہو گئی پس یہ خبر حارث بن نعمان نمری کو پہونچی یہ خبر سننے  
پس ہی رسول اللہ کے پاس آیا۔

پورا معنون سیرت طبری ص ۱۱۱ ثالث ص ۳۵ مطبوعہ مصر ۱۲۸۵ھ سے نقل ہے۔

ولما شاع قوله صلى الله عليه وسلم من	اور جب شایع ہوا رسول اللہ کا قول من کنت مولاه فاعلی مولاه
کنت مولاه فاعلی مولاه فی سائر الامصار	تمام شہروں میں اور قریوں میں اور پھیل گیا تمام زمین پر اور
وطار فی جمیع الاقطار بلغ الحارث بن	پہونچی حارث بن نعمان نمری کو یہ خبر پس آیا وہ مدینہ میں اور
النعمان الفہری فقدم المدینۃ و ناخ	اور بجا دیا اُس نے اپنی اونٹنی کو مسجد کے دروازہ پر اور
راحلة عند باب المسجد فدخل والنبی	داخل ہوا اور بنی صلوات اللہ علیہ بیٹھے ہوئے تھے اور گردنکے
صلی اللہ علیہ وسلم جالس و حوله اصحابہ	لنگے اصحاب تھے۔ پس آیا وہ بہانک کہ مجھ کو کیا سامنے حضرت
فجاء حتی حتی بین ید ید یہ ثم قال یا محمد	کے پھر کہا یا محمد آپ نے حکم دیا کہ گواہی دین اللہ کی و نیت
انک امرتنا ان نشہد ان لا اله الا الله و	اور آپ کی رسالت کی آپ کے اس کہنے کو قبول کیا اور



انك رسول الله فقبلنا ذلك منك وانك  
امرتنا ان نصلی فی اليوم والليلة خمس  
صلوات ونصوم شهر رمضان وتزکی  
اموالنا ونحج البيت فقبلنا ذلك منك  
ثم لم ترض بهذا احق برفعت بضیعی  
ابن عمك ففضلته وقلت من كنت مولاه  
فعل مولاه فهذا شیء من الله او منك  
فاحرمت عینا رسول الله صلعم وقال  
والله الذي لا اله الا هو انه من الله و  
لیس منی قالها ثلاثا فقام الحادث وهو  
یقول اللهم ان كان هذا هو الحق من  
عندك ففی رواية اللهم ان كان ما  
یقول محمد حقا فارسل علینا حجارة  
من السماء او آتتنا بعذاب الیم فوالله ما  
یبلغ باب المسجد حتی رآه الله یحجر من  
السماء فوق علی راسه فخرج من دبره ثوبا  
وازل الله تعالى سأل سائل بعذاب  
واقع للکافرین لیس له دافع لایة

آپ نے حکم دیا کہ میں اپنے نماز میں ادا کیا کریں  
اور روزہ رکھیں اور رمضان کا اور رکوع میں اپنے نماز  
کی اور حج کریں بیت المقدس پر بھی قبول کیا ہم نے  
آپ پر بھی راضی نہ ہوئے یہاں تک کہ بلند کیا آپ نے  
اپنے ابن عم علی بن ابیطالب کو انکو فضیلت دی اور  
کہا آپ نے مجھ کو ابن مولا ہون کا یہ علی مولا ہے۔ تو یہاں  
یہ امر آپ کے جانب سے ہے یا اللہ کے طرف سے ہے  
سرخ ہو گئیں دونوں انکھیں رسول اللہ کی اور فرمایا  
حضرت نے قسم وہ وہاں شریک کی حکم اللہ کی  
طرف سے تھا اور نہ تھا میرے طرف سے اس کو کہ میں  
میں ہرگز باپ ہیں یہ سن کر حارث کھڑا ہو گیا اور کہتا تھا  
تھا پروردگار اگر یہ امر حق ہے تو میرے پاس اور میری رشتہ  
میں یہ کرا چند جو محمد کہتے ہیں اگر وہ حق ہو تو بیچ تو بچہ کو  
آسمان سے یا اللہ ہم پر عذاب روزانہ پس قسم خدا کی نہ  
ہو گا تھا وہ مسجد کے دروازہ پر یہاں تک کہ ایک چتر کمان  
سے خدانے پھینکا۔ پس اسکے سر پر گر اور کل گیا اور اسکے  
بسر کے مقام پر پہنچ گیا اسی کے بلعے میں خدانے آیت  
کی سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس له دافع لایة

اسی حدیث ولایت کو بروایت محمد بن یحییٰ حدیث ثقیفین واقع غدیر خم یعنی ۱۸ روزی کجہ کو بیک وقت بیان فرمایا ہے اسی حدیث ولایت  
یعنی امامت کو سن کر بعض صحابہ نے خمین حارث بن نعمان غیری خدمت حضور صلعم میں نہایت بے امان داخل ہو کر اس امر کا اظہار کر کے  
کہ یہ امر (فضیلت) من کنت مولاه علی مولاه اپنی طرف سے ہے بعد ازاں کجانب سے ہے جب رسول اللہ نے قسم کے ساتھ تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ  
یہ امر خدا کے حکم سے تھا جب حارث عذاب کا طالب ہو کر وہاں پہنچا تو وہاں دیکھو صلی اللہ علیہ وسلم کتاب ہذا ۱۸ مقام غدیر خم واقع ۱۸ روزی کجہ سے  
گیارہ ربیع الاول تک اکاشی دن رسول خدا کے آخر عمر کی روایت ہے جبکہ مسلم صاحب کے شیخ الشیوخ امام زمہری اور امام ابن اسحاق نے ہر ایک لفظ  
وفات النبی کی روایت کی ہے اور علامہ نووی شارح مسلم نے اپنے شرح میں ذکر کیا ہے نیز اپنی کتاب تہذیب الاسماء واللغات ج ۱- اول  
مسلم میں بھی اس عبارت سے لکھا ہے۔

وفات رسول خدا دن چہرے وہ شنبہ کے دن جبکہ بارہ تین  
غالی بریں ربیع الاول صلعم کے ہینہ کی واقع ہوئی اور

توفی صلعم صبحی یوم الاثنين لثنتی عشرة  
لیلة خلعت من شهر ربیع الاول سنة إحدى







یكتب لکم رسول الله کتابا لن تضلوا بعده  
ومنهم من يقول ما قال عمر فلما أکثر والحد  
والاختلاف عند رسول الله قال رسول الله  
صالحه قوموا عني الخ

واقع ہوا بعض تو یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ کے حکم کی تعمیل کرنا  
مردی ہے تاکہ آنحضرت جو باہرین تہا سستہ تفریر فرمائی  
اور بعض حضرت عمر کے بہر ان سے بے بات پر بیت خود  
اختلاف ہونے کا نور الہامیہ فرمایا کہ میرے پاس سے ہٹ جاؤ

لیکن بعض لوگوں نے بخاری و مسلم کی اس روایت کا ذکر کیا جو ہمیں یوم اختصار (دوشنبہ) کے بجائے (خیفہ) کا ذکر ہے چنانچہ سیر البی  
شبلیہ اشیہ ص ۱۰۱ میں ہے "مجاہد احتیاد کرتی چاہتے کہ کتاب تاریکی حیثیت سے مکار علم کلام کے درود میں نہ آجائے تاہم جو سیری ذاتی تحقیق ہے  
میں الفاروق میں لکھ چکا ہوں۔"

الفاروق ص ۱۱۱ مطبوعہ کا پورٹسٹ میں ہے کہ آپ وفات سے قبل روزِ خیفہ قلم و روایت طلب کیا اور فرمایا کہ میں تمہارے لئے یہی چیز  
لکھ چکا کہ تم آئندہ گمراہ نہ ہو گے اس پر حضرت عمر نے لوگوں کی طرف سے سبب ہو کر کہا کہ آنحضرت کو روایت کی شدت ہے اور ہمارے لئے قرآن کافی ہے۔ حاضرین سے بعضوں  
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے جن (فقہ و اسرار) روایت میں صحیح کاغذ ہے جسکے معنی پڑیاں کے ہیں، مرقہ یہ ہے کہ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عمر  
اس نے آنحضرت کے اس ارشاد کو پڑیاں سے تعبیر کیا تھا (فقہ و اسرار) دیکھو صادق ص ۱۱۱

اور سیر البی شبلیہ ص ۱۰۱ کے ماثیہ ص ۱۱۱ میں ہے جن صحابی نے قلم و روایت سے منکر ہو گئے۔ بخاری میں انکا نام نہیں لیکن حدیث کی وہ کتابوں میں  
اشیہ ص ۱۰۱ صحیح مسلم، تخریج حضرت عمر کا نام ہے صحیح مسلم میں انکے یہ الفاظ ہیں قن غلب علیہ الوجع و عند کھر قرآن حبسا کتاب اللہ صحیح مسلم  
کی دوسری روایتوں کے یہ الفاظ، قالوا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے جو صحابی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے جو صحابی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے۔  
الفاروق کے ص ۱۱۱ میں ہے۔ اس بحث کے لئے واقعات ذیل پیش نظر رکھنا چاہئے۔

(۱) آنحضرت کم و بیش ۱۳ دن تک بیمار رہے (۲) کاغذ قلم طلب کرنے کا واقعہ جمہور کے ان کا ہے جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں تخریج مذکور ہے  
اور چونکہ آنحضرت نے دوشنبہ کے دن انتقال فرمایا اس لئے اس واقعہ کے بعد آنحضرت چار دن تک زندہ رہے (۳) اس نام مدت بیماری میں  
آنحضرت کی نسبت اور کوئی واقعہ اختلاف جو اس کا کسی روایت میں کہیں مذکور نہیں ہے (۴) اس واقعہ کے وقت کثرت سے صحابہ موجود تھے  
لیکن یہ حدیث باوجود اس کے کہ بہت طریقوں سے مروی ہے چنانچہ صرف صحیح بخاری میں سات طریقوں سے مذکور ہے: ابی بن ہریرہ، عبد اللہ بن  
عباس کے اور کسی صحابی سے اس واقعہ کے متعلق ایک حدیث بھی منقول نہیں ہے  
یہاں تک ہم شبلی صاحب کی تحقیق کو قیید کر کے سمجھیں کہ ہر دو حدیثوں پر نظر دلتے ہیں۔

چند حدیثوں میں واقعہ طلب قرطاس دوشنبہ کے دن یوم استفسار کا حضرت ابن عباس سے مروی ہے جیسا کہ ماثیہ ص ۱۱۱ اور مشاہدہ ص ۱۹۹ میں ہے  
اور بعض حدیث میں ابن عباس سے بخفہ کے دن کی ہے اس حدیث میں صرف بخاری میں حضرت عمر کا نام نہیں ہے باقی صحیحین کے تمام روایات  
میں انھیں حضرت عمر کا نام مذکور ہے جسکی تائید کی دو روایت حضرت جابر صحابی کی وہ اختلاف کی ہے جسکو امام احمد نے اپنی سند میں اختلاف کی ہے دیکھو  
نمبر (۹) صحیح بخاری ص ۱۹۹۔

اور یہ امر قیوں کیا گیا ہے کہ اختلاف جو اس کا ذکر کسی روایت میں کہیں مذکور نہیں۔ اور یہ بھی تسلیم ہے کہ آنحضرت کل ۱۳ دن بیمار رہے  
اور یہ بھی تسلیم ہے کہ آنحضرت چار شبہ کے دن بیمار ہوئے۔



اسی اللہ رب العزت کے لئے ہے یہ سببت باد صغریٰ آنحضرت نے رومیوں کے مقابلہ کے لئے اسامہ بن زید کو مامور کیا اور تمام کاروبار کو حکم دیا کہ اس کے ساتھ جائیں۔ لوگ تیار ہو چکے تھے کہ اخیر صغریٰ آنحضرت بیمار ہو گئے۔

اور سیرت النبی ص ۱۳۶ ثانی میں ہے۔ آغاز طلات سے ایک روز پہلے اسامہ بن زید کو مامور کیا کہ وہ فرج بیکر جائیں اور دن شریفان سے اپنے باپ کا انتقام لیں۔

یہ بھی صاحب کا اخیر صغریٰ (۲۸ صغریٰ شنبہ تھا) دیکھو وسیلۃ النجات مولوی محمد حسین ص ۱۹ مطبوعہ گلشن فیض مولوی محمد گلشن صاحب روز چار شنبہ بہشت و شہر باد صغریٰ آنحضرت۔ امراض تب و در و سر عارض گشت

اور دیکھو تحفہ ثناء عشریہ شاہ عبدالغزیز محدث دہلوی باب ہم ص ۲۲ مطبوعہ شریعت شریفہ روز چار شنبہ بہشت و شہر باد صغریٰ آنحضرت روز چار شنبہ اور دیکھو نمبر (۳۲) ابن اسحاق صفحہ ۱۱۵ ۱۱۶ حسین ۲۸ صغریٰ چار شنبہ کو رسول خدا کا بچا ہوتا اور ۲۹ صغریٰ پنجشنبہ کو حضرت ابوبکر

وغیرہ کا اسامہ بن زید کی ہمتی میں جنگ روم پر جانے کے لئے مامور ہوتا ہے۔ پس شبلی صاحب کا اخیر صغریٰ چار شنبہ ۲۸ صغریٰ اور اکابر صحابہ کا ۲۹ صغریٰ پنجشنبہ کو قنات ہوتا ہے۔ چنانچہ سیرت النبی ص ۱۳۶ ثانی حاشیہ ص ۱۳۶ میں ہے۔ واقدی اور ابن اسحاق کا بیان ہے کہ اس غزوہ میں آنحضرت نے حضرت ابوبکر اور عمر کو بھی جانے کا حکم دیا تھا۔

یہی پہلا حکم رسول اللہ کا ہے جو ۲۹ صغریٰ پنجشنبہ کے دن دیا گیا تھا اور دوسرا حکم وفات سے دو دن پہلے منبر کے دن ہوا تھا دیکھو نمبر (۳۲) ابن اسحاق ص ۱۱۵ ح ۱ تا ۵ میں سیرت النبی شبلی ص ۱۳۶ ثانی ص ۱۳۶ میں ہے۔

محلہ زمانہ مرض الموت میں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسامہ بن زید کے زیر افسری رومیوں کے مقابلہ کیلئے بھر پور تہیہ روانہ فرمایا۔ یہی دوبارہ حکم ہے جو ۲۹ صغریٰ پنجشنبہ کے دشوین دن بروز شنبہ وفات سے دو دن پہلے ہوا تھا۔ اسی تاریخ تک صحابہ کی ہمتی کی وجہ سے اور عدم انتقال امر سے متنبہ نہ ہوئے تھے اسی شنبہ کے دن رسول خدا نے لوگوں کا طعن آمیز کلمہ سماعت فرما کر نہایت غیظ و غضب سے خطاب فرمایا ہے اور اسی خطبہ میں کلمہ جہر و جیش اسامہ بن زید سے خلف عنینا سے جنگ روم پر جانے کا حکم دیا ہے۔

غرض کہ اس تیسرے دن مدت مرض النبی میں وہ پنجشنبہ واقع ہوتے ہیں ایک ۲۹ صغریٰ کو دوسرا، ربیع الاول کو یہ ظاہر ہے کہ حضرت اکابر دوم اسامہ بن زید کی زیر افسری صحابہ کی روانگی جنگ روم کا حکم دینا وفات سے دو دن پہلے تھا۔ پس واقعہ طلب قرطاس پنجشنبہ کے دن

تین یا چار دن پہلے کا غلط اور دو شنبہ کے دن یوم احتضار کا صحیح ہے۔

چنانچہ شاہ عبدالغزیز محدث دہلوی اپنے تحفہ ثناء عشریٰ باب دہم میں دوبارہ طلب قرطاس عین وفات کے دن لکھتے ہیں۔

قبل ازین واقعہ آید ایوم اکلت کلمہ دینکم اس واقعہ طلب قرطاس سے تین مہینے پہلے آید

انزل مشدہ بود ایوم اکلت کلمہ دینکم نازل ہوا تھا۔

اور تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن مولوی صدیق حسن خان ص ۳۰ ۳۱ مطبوعہ مصر ۱۲۸۵ھ میں ہے۔

قال ابن عباس فمکث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد نزول هذه الآية احد وثمانین یوماً







ثم قال لهم انتم رسول الله العضاء فجاء بها فاد ثقا  
ثم قال يا بلال علم برقة رسول الله السحاب  
فجاء بها فوضعاها -

ثم قال يا بلال علم فضيب رسول الله  
المشوق فجاء به فوضعه فلم ينزل يدعو  
بنی بعد شیء حتی یا العصابة التی کان  
یغصب بها بطنی فی الحرب ثم نزع الحاتم  
فذا قد ادى علی ثم قال یا علی اذهب بها  
اجمع فاستودعها بلیتک بشهادة المهاجرین  
والانصار لیس لاحد ان ینزعک فیها  
بعد فانطلق امیر المؤمنین حتی وضعها  
فی منبر له ثم رجع

در مع ذات الفضول طلب کی ..... اور پھر گھوڑا جکا  
نام مرتبہ تھا طلب کیا پھر ناقہ عضبا اور برود سحاب  
اور مشوق وغیرہ وغیرہ طلب کئے

پھر شک کہ وہ عصا ہے کہ جس سے حرب میں رسول خدا  
شکم لاندھتے تھے طلب کیا  
اور بلال نے سب اشیاء حاضر کیں -

پھر حباب ساتھ اپنے گشتی قائم داخلی سے نکلا کہ حضرت علی کو دنا  
فرمانی رہی سر کی انگوٹھی بجز خلیفہ و قائم کے غیر کو نہیں دیکھائی  
اور ثناء فرمایا کہ اے علی ان لشکر کو لے جاؤ اور پھر گھر میں رکھو بھائی  
مہاجرین و انصار کے کیونکہ ان اشیاء پر دعوی نہیں ہو سکتا کہ میرے  
بعد تم سے انکی بابت نہ کہے چنانچہ حضرت امیر ان سب اشیاء کو  
اپنے گھر میں لے گئے اور وہاں رکھ کر وہاں سے نافر کو بند ہوا کہ وہیں نہ لے جائے

حدیث مذکورہ میں جو الفاظ رسول اللہ نے اخذی ووصی و وزیر و خلیفہ کے ارشاد فرمائے ہیں یہ وہی الفاظ ہیں جو اب سے تین سال  
قبل یعنی ہفت سے تین سال بعد یہ واذ رعشیر ملک الاخر باین کے نازل ہونے پر اول تبلیغ میں فرمائے تھے اسکا وعدہ اس امر کے اظہار پر  
فرمایا تھا کہ جو شخص اس امر (رسالت) میں ہمارا ساتھ دے گا وہی ہمارا وزیر اور اخذی اور وصی اور خلیفہ ہوگا۔ اسوقت بجز علی مرتضیٰ کے کسی نے جواب  
نہیں دیا اس لئے آج رسول مقبول نے کہ بیشین سال کا آخردن ہے اور تبلیغ رسالت کا آخردن ہے اور وفات کے چند لمحے باقی رہ گئے  
ہیں اس وعدہ کا ایسا فراد یا جسکے ساتھ وہ تمام اشیاء منقولہ اپنے قائم مقام و جانشین حقیقی کو موجد مہاجرین و انصار عطا فرادین چاہا  
کہ حضور حدیث سے ظاہر ہو رہا ہے۔ (نمبر ۱۲) **عبداللہ بن سلم بن قتیبہ صاحب تاریخ محارف التوئی لکھنؤ**

اس تاریخ (معارف) میں امی رسول خدا کا سفر حجۃ الوداع فرمایا ۲ ذوقعدہ سنہ ۳۹ھ ہے جبکہ ماہ ذیقعدہ کی پانچ راتیں باقی تھیں جس  
ذیقعدہ کا کل ۳۰ دن کا ثابت ہے۔ یہ طہورہ مصر سنہ ۳۹ھ ہے اس سے قبل یورپ میں بھی طبع ہو چکی ہے۔

توفیق (امام محمد باقر علیہ السلام) صحیح مسلم علیہ السلام باب حجۃ الہدی ۳۹۲ حضرت جابر اور امام محمد باقر علیہ السلام کی ملاقات کا ذکر۔ حدیث ابو بکر بن ابی  
شعبہ و اسحاق بن ابراہیم جبریل عن جابر قال ابو بکر حدیثنا حاتم بن اسعیل المدنی عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال دخلنا  
علی جابر بن عبد اللہ فقال عن القوم حتی انتہی الی فقلت محمد بن علی بن حسین فاھو علی بیدۃ الی راسی فخر  
لہ علی الا علی ثم ذرا لاسفل ثم ریت منہ کثیر من ید یمنی و اما ید میئذ غلام شباب فقال مرحب بک یا ابن ابی سلم ثم تم  
ثلث مسالۃ وھو علی و حضرت وقت الصلوۃ فقام فی ساحة ملتحفا بها کلاما و وضعھا علی منکبہ رجوعا علیھا الیہ من صفر عار و زاد  
الی جنبہ علی المنجب فقلت اخبرنی عن حجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث مذکورہ کا خلاصہ میرت الدینی شلی التوئی لکھنؤ ثانی ۱۱۱ میں بیان کیا ہے۔ ابو داؤد و صحیح مسلم میں حجۃ الوداع کا وہ نہایت تفصیل سے مذکور ہے کہ حضرت تادم بن  
حضرت جابر سے یہ روایت آیا ہے کہ حضرت کے حج کا حال پوچھا حضرت جابر نے اہل رسول کی محبت سے امام باقر کے گریبان کے کئے کھولے اور انکے سینہ پر حج کے آثار لکھے  
تھے پھر کیا پڑھتا تھا پھر تفصیل سے حج کی عری کے تمام حالات بیان کئے اور بارہم کی ملاقات کا ذکر کرتے ہیں (نمبر ۱۳) زندہ یں اس کے گا۔



خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم  
لخمس ليال بعتين من ذي القعدة  
فاقام الناس حجهم ثم صدر الى المدينة  
فاقام بها بقية ذي الحجة من سنة عشر  
والحرم وصفر واثنى عشر ليلة من شهر  
ربيع الاول سنة احدى عشر ثم قبض  
الله عز وجل صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين  
دكان مقامة الى ان قبض عشر سنين  
كواصل وقد بلغ من السنين ثلاثا و  
ستين سنة (صفحہ ۵۶)

نکے رسول اللہ کیلئے ۵۱ ذیقعدہ کو یکہ ذیقعدہ کی  
پانچ راتیں باقی بقیں اور لوگوں کے ساتھ حج کیا۔ پھر  
مدینہ کی طرف مراجعت فرمائی بقیہ ذی الحجہ سنہ  
اور ماہ محرم اور صفر اور ربيع الاول سال  
نہم فہم۔ پھر قبض کیا اللہ تعالیٰ نے رسول  
کو دو شبہ کے دن اور وقت و کات دس  
بیس کا کل مدینہ میں اور ۲۰ سال عمر کے  
ہوئے تھے۔

اور صفحہ ۵۶ میں حضرت ابو بکر کی مدت خلافت اور تاریخ وفات میں ہے۔

قال ابن اسحاق توفي ابو بكر يوم الجمعة  
تسع ليال بقتين من جمادى الاخر سنة  
ثلاث عشرة وكانت خلافة سنتين و  
ثلاثة اشهر وتسع ليال

ابن اسحاق نے کہا کہ ابوبکر نے جمعہ کے دن ۳ جمادی الاخریٰ سال  
رعیت کی یکہ ذی الحجہ میں جمادی الاخریٰ سال کی باقی  
بقین یعنی ۱۱ جمادی الاخریٰ سال اور کل مدت  
خلافت دو سال تین بیسے نو راتیں ہیں۔

تنبیہ لیکن ابن اسحاق کا بیان یوم جمعہ اور رات باقی یعنی ۳ جمادی الاخریٰ سال انتقال ابو بکر اور جو ذیل  
اک عبارت سے چھین (سبع لیال) ہے جس کے بجائے (تسع لیال) غلط طبع ہو گیا ہے۔ ایسی ہی عبارت سفر حج میں (خمس لیال) بقیں من  
ذیقعدہ کی جگہ (خمس لیال) بقیں من ذی الحجہ (یوم و بطور یورپ و مصر میں غلط طبع ہے۔  
چنانچہ اسد الغابہ فی الصحابہ ج ۳ مطبوعہ ۱۲۸۶ھ ۱۲۳۳ھ میں ہے۔

قال ابن اسحاق توفي ابو بكر يوم الجمعة لبع ليال  
بقتين من جمادى الاخر سنة ثلاث عشرة

ابن اسحاق نے کہا کہ وفات باقی حضرت ابو بکر کے جمعہ کے دن ۳ جمادی الاخریٰ سال  
کے ایک رات باقی جمادی الاخریٰ سال کی باقی بقیں۔  
اس ۳ جمادی الاخریٰ سال کی مؤید یہ روایت ہے جس کا ابن جریر نے اپنی تاریخ میں وارد کیا ہے دیکھو صفحہ ۱۱۲ طبع یورپ  
وفات باقی ابو بکر کے حوالہ جمادی الاخریٰ سال کی باقی جمادی الاخریٰ سال کی باقی بقیں۔

توضیح ذرا بن قتیبة م تاریخ مرآة الجنان یا منی میں ہے۔ عبد اللہ بن مسلم بن قتیبة ابو محمد صاحب التماثل صدق قلیل مراد یہ روایت عن اسحاق  
ابن راہویہ و ما عتقال غلیب کان ثقة دینا فاضلا  
یضا۔ (انصار و قریب) میں ہے عبد اللہ بن قتیبة المتوفی ۲۵۴ھ المتوفی ۲۵۴ھ یہ ناسر اور مستند معتمد ہے محدثین میں اس کے اعتماد اور اعتبار کے قائل ہیں  
اس میں اس کی خبر کتاب مدارق ہے جو مصر میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ یہ کتاب اگرچہ ہدایت منحصر ہے لیکن اس میں مفید معلومات ہیں جو بڑی بڑی کتابوں میں  
نہیں ہیں۔ کشف الظنون میں ہے۔ مدارق فی التاريخ و بن قتیبة ابو محمد عبد اللہ بن مسلم المدنی المتوفی ۲۵۴ھ



## نمبر (۱۳) ابو یوسف بن محمد بن یحییٰ بن جابر ترمذی فی التوفیٰ ۲۴۹

یہ جامع صحیح ترمذی خلیفہ بخاری کے جیسے ہیں۔ جنکی روایت تاریخ سفر حجۃ الوداع کی ہوا نہیں لی لیکن اُنکے شیخ محمد بن مسلم بخاری نے اپنے مجمع میں متعدد طرق سے تاریخ سفر حج فرماتے کی روایتیں کی ہیں۔

چنانچہ نمبر (۱) زہری میں عروہ کے طریق حضرت عائشہ کے سند سے اور نمبر (۲) یحییٰ بن موسیٰ بن عقبہ کے طریق حضرت ابن عباسؓ کی سند سے اور نمبر (۳) امام اکابر میں یحییٰ بن سعید بن عمرہ کے واسطہ حضرت عائشہ کی سند سے اور نمبر (۴) جامع بخاری اور نمبر (۵) جامع مسلم میں یحییٰ بن سعید بن عروہ کے واسطہ کے تاسم بن محمد کے طریق حضرت عائشہ کی سند سے ۲۵ ذیقعدہ کو جبکہ ۱۵ ذیقعدہ کے ختم کو پانچ شبیں باقی تھیں۔ سفر حج فرمانے کی روایت کی ہے۔ نیز ترمذی کے شیخ الشیوخ ابن اسحاق نے نمبر (۲) میں یحییٰ بن تاسم بن محمد کے واسطہ حضرت عائشہ کی سند سے اسی ۲۵ ذیقعدہ یعنی پانچ شبوں باقی ذیقعدہ کی روایت کی ہے۔

نیز ابن ابی شیبہ اور ابن ماجہ نے یحییٰ بن سعید الفراء کے طریق عروہ کے واسطہ حضرت عائشہ کی سند سے اسی ۱۵ ذیقعدہ کو سفر حج فرمانے کی روایتیں کی ہیں چنانچہ

تاریخ باریہ والنہایت حافظ بن کثیر باب تاریخ خروج علیہ السلام من المدینۃ بحجۃ الوداع کی یہ ہے۔

واہن ماجہ ومصنف ابن ابی شیبہ من	اور ابن ماجہ اور مصنف ابن ابی شیبہ نے یحییٰ بن سعید
طریق عن یحییٰ بن سعید الانصاری عن	کے واسطہ عروہ کے طریق حضرت عائشہ کے سند سے روایت
عمرو عن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ	کی ہے کہ سنا ہم لوگ رسول اللہ کے ساتھ جبکہ پانچ راتیں بقعدہ
صلی اللہ علیہ وسلم خمس بقین من ذی القعدۃ	کی باقی تھیں یعنی ۲۵ ذیقعدہ تھی۔

اس تاریخ کو حضرت کی روانگی ناز ظہر پڑھنے کے بعد ہوئی تھی یہ حدیث دلالت کرتی ہو

صحیح ترمذی ج ۱۔ اول۔ باب التفسیر فی السفر یعنی باب سفر میں تصر کرنے کے بیان میں۔

حد ثنا قتیبۃ ثنا سفیان بن عیینۃ عن	کہا ترمذی نے کہ حدیث کی ہم سے قتیبہ نے سفیان بن عیینہ سے کہنے
محمد بن المنکدر و ابراہیم بن سعیدۃ اخما	محمد بن منکدر اور ابراہیم بن سعید سے کہا ان دونوں نے محمد بن
سمعان بن مائل قال صلینا مع النبی صلی	اس بن مائل سے کہا اُسے ہم نے رسول اللہ کے ساتھ ظہر کی نماز میں
الظہر بالمدينة اربعاً وبنی الخلیفۃ رکعتین	میں چار رکعتیں اور بنو الخلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں یہ حدیث
هذا حدیث صحیح	صحیح ہے۔

حد ثنا احمد بن منیع ناہشیم بن یحییٰ بن ابی	کہا ترمذی نے کہ حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے ناہشیم سے کہا اُسے حدیث
اسحاق الحضرمی ناہش بن مائل قال خرجنا	کی ہم سے یحییٰ بن ابی اسحاق حضرمی نے اس بن مائل سے کہا اُسے سنا
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی	ہم لوگ رسول اللہ کے ساتھ مدینہ سے طعن کر کے پس دو رکعتیں پڑھیں یحییٰ نے
مکہ فصلی رکعتین قال قلت لانس کما قالہ	انس کو پوچھا کہ کہنے دن رسول اللہ کے میں تھہرے کہا اُسے



رسول اللہ بکۃ قال عشر ذی الحجاب عن

ابن عباس وجابر قال ابو نعیم حدیث

ابن حسن صحیح

ابن حسن ابی اسحاق ابی اسحاق ابی اسحاق  
در جابر سے کہا ابو نعیم نے کہ حدیث اعلیٰ کی سن  
تھی ہے۔

ابن روایات سفر حجۃ الوداع کی تاریخوں میں یوم سفر نہیں بتایا گیا نیز اس صحیح ترمذی کے نو باب کی میں روزہ اور یوم آخر کا  
دن بھی مذکور ہے یہ بات تک کہ ایام انشراح ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ ذی الحجہ کے دن کا کوئی ذکر نہیں ملا کہ انھیں ہر یوم میں حضرت نے تصدیا ہے اور ہم نے  
سیرت نبلی کے حوالے سے سفر ۲۴۵ و ۲۴۶ کے حاشیہ میں ذی الحجہ ۱۲ ذکر ہے حضرت کا خلیفہ بنا گیا ہے خود ترمذی نے اپنے صحیح باب بیان حرمہ ترمذی  
اور مالک کے یہم الحج الکبر من خطبہ کے الفاظ عربیہ احرم من ابوابہ و ابوابہ میں حدیث کی سند سے اور دیکھا ہے اور یوم عرفہ کا  
شہر خلیفہ سلیمان بن داؤد نے ثانیۃ تصدیر ایک ذکر ہے میں ہر یوم کے نسخ میں کی گھنٹہ تک دیا تھا اور ہر ایک جز یہ ہے جس میں اسی دن نہیں ہے

قال الترمذی حدیث شافعی عن عبد الرحمن  
انکوفی نازید بن الحسن عن جعفر بن محمد  
عن ابيه عن جابر بن عبد الله قال رایت  
رسول الله صلى الله عليه وسلم فی حجة يوم  
عرفة وعلى ناقته الفص والحلب فسمعته يقول  
يا الناس انی قد حرمت فیکم من اخذتم  
بالنقص او کتاب الله وعترتی اهل بیتی  
ذی الحجاب عن ابی ذر و ابی سعید وزید بن ارقم  
کہا ترمذی نے کہ حدیث ہذا کی ہم سے ترمذی نے عبد الرحمن کوئی  
سے کہ حدیث کی ہم سے زید بن حسن سے جعفر بن محمد سے  
سے جابر بن عبد اللہ سے حدیث جابر بن عبد اللہ سے ہے  
لے ہے کہ جابر نے کہ میں نے رسول کو عرفہ کے دن حج میں پائی  
اور وہی قصداً خطبہ فرماتے دیکھا میں نے آپ سے نہ کہ فرماتے  
تھے کہ لوگوں نے تم میں اس چیز کو چھوڑ دیا ہے کہ اگر تم کو چھوڑ  
گے تو تم کو گمراہ کر دے گا ایک کتاب اللہ اور سب عزت جی ان سے  
نیز اس باب سے حدیث ہے ابو ذر اور ابو سعید وزید بن ارقم

ابن جناب امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت جابر کی حدیث کا ذکر خلیفہ حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے صحیح مسلم کے حدیث سے آج کل کے مفسرین حدیث سے یہ روایات اور سند  
نہیں ملتی ہے میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام کا حضرت جابر سے حدیث کا ذکر کیا ہے اور اس وقت حضرت جابر بنابنا ہو چکے تھے لیکن یہی حدیث  
اس میں کہ حدیث سے ہے جس میں حضرت جابر بنابنا ہو چکے تھے میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے صحیح مسلم کے حدیث سے آج کل کے مفسرین حدیث سے یہ روایات اور سند  
نہیں ملتی ہے میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام کا حضرت جابر سے حدیث کا ذکر کیا ہے اور اس وقت حضرت جابر بنابنا ہو چکے تھے لیکن یہی حدیث

ابن جناب امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت جابر کی حدیث کا ذکر خلیفہ حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے صحیح مسلم کے حدیث سے آج کل کے مفسرین حدیث سے یہ روایات اور سند  
نہیں ملتی ہے میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام کا حضرت جابر سے حدیث کا ذکر کیا ہے اور اس وقت حضرت جابر بنابنا ہو چکے تھے لیکن یہی حدیث  
اس میں کہ حدیث سے ہے جس میں حضرت جابر بنابنا ہو چکے تھے میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے صحیح مسلم کے حدیث سے آج کل کے مفسرین حدیث سے یہ روایات اور سند  
نہیں ملتی ہے میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام کا حضرت جابر سے حدیث کا ذکر کیا ہے اور اس وقت حضرت جابر بنابنا ہو چکے تھے لیکن یہی حدیث

ابن جناب امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت جابر کی حدیث کا ذکر خلیفہ حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے صحیح مسلم کے حدیث سے آج کل کے مفسرین حدیث سے یہ روایات اور سند  
نہیں ملتی ہے میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام کا حضرت جابر سے حدیث کا ذکر کیا ہے اور اس وقت حضرت جابر بنابنا ہو چکے تھے لیکن یہی حدیث  
اس میں کہ حدیث سے ہے جس میں حضرت جابر بنابنا ہو چکے تھے میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے صحیح مسلم کے حدیث سے آج کل کے مفسرین حدیث سے یہ روایات اور سند  
نہیں ملتی ہے میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام کا حضرت جابر سے حدیث کا ذکر کیا ہے اور اس وقت حضرت جابر بنابنا ہو چکے تھے لیکن یہی حدیث



در فقه اهل بیت است که در پیشگاه امامان و ائمه است

وہذا فیض من اسید فضل احدیث حسن

اور نذیر بن حسن نے سعید بن سابقان اور کئی ایک اہل

غريب من هين الوجه وزين بن الحسن وقى

علم ہے کہ وہ ایسا نہیں ہے۔

روی عنبر سعید بن سلیمان و غیر واحد

من اجل الامام

اس حدیث میں زید بن حسن انطاہلی دلف میں حبشہ کے ایک شخص سے حدیث نقلیں نہ کرے کہ جو اس کی حذیفہ بن اسید اور ابو ہریرہ سے روایت کی تھیں۔ اگلے آگے اسے گویا ایک حدیث صفحہ ۱۴ تا ۱۵ میں نقل ہے کہ عقیل بن جعفر نے بخاری اور ترمذی اور مسلم اور ابوداؤد سے روایت کی اور ابو حاتم روایت کرتے ہیں جنہوں نے بھی کسی خطبہ کا دن نہیں بتایا اور دوسری حدیث ثقلین میں مجتہد ترمذی جبکہ مسند احمد میں محمد بن عبد اللہ بن عمر فرمایا ہے کہ ابو سعید خدری اور زید بن ارقم و غیر صحابیوں سے مروی ہے کہ کچھ حدیثیں اس میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے۔ البتہ ابواب تفسیر القرآن میں چاہے سورہ مائدہ کی تفسیر میں پہنچنے پر پہلی روایت حضرت عمرؓ کی جو اس طور سے منقول ہے۔

یعنی تفسیر سورۃ مائدہ سے کہا تو ذی نے حدیث کو کہہ

من سورة المائدة حدثنا ابن أبي عمير ثمانية

ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے سنا وہ غیر وہ ہے اُسے

عن معمر وغيره عن قيس بن مسلم عن طارق

تیس من مسلم سے اس نے طاریق من شہا سے کہ ایک یہودی ہے

من شهاب قال قال رجل من اليهود لعمر بن

از خطاب سے کیا کہ اسے سارا ہی منہ: اگر سے اے: اور حرکت

مخالف بالبرهان المشهور، بل علة انما كانت هذه

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين

لا اله الا الله

میں نے یہ سب کچھ دیکھا اور میں نے اس کو یہ سب کچھ بتایا ہے۔

[illegible]

ایمان و عمل صالحین با خداوند یکتا است

فصل في معرفة احوال الامم الاسلامية في زمانه

زل جوی سی ہے۔ یہ م عرقہ حمید کے دن میں یہ

لک اليوم عيد الفصال عمرانی لاعلمای یوم

حدیث مذکورہ جسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے جسکی حقیقت اور قدح منبر (۵) بخاری کے سنن اور صحیح مسلم کے خطاب میں مذکور ہے جسکی روایت حدیث میں سمرقانی بن مسلم (خراسانی) نے ثابت کی ہے۔ جسکی بارے میں ترمذی نے اپنی صحیح باب فی فیہ ترمذی میں مذکور ہے۔

عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صفات من استقى لعماني الإسلام  
فصليبا المرجية والقدرية وفي الباب عن عمرو ابن عمر ورافع بن خديج هذا حديث حسن غريب لا يرويه غيره  
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ میری امت میں دو گروہ ہیں کہ ان کے واسطے کچھ حصہ اسلام میں نہیں ہے ایک مرجیہ دوسرا  
قدریہ اس باب میں عمرو ابن عمرو و رافع بن خدیج سے مروی ہے یہ حدیث حسن غریب ہے ۔

تنبیہ یہ حسن غریب صحیح وغیرہ جو کچھ زغدی نے لکھا ہے وہ اپنے نقطہ نظر سے لکھا ہوا ہے کسی نسخہ میں کچھ اور کسی میں کچھ اور چنانچہ یہی حدیث مشکوٰۃ میں زغدی کے حوالہ سے غریب لکھی ہے جیسے امام الحکیمہ و علی بابا زغدی کے کسی نسخہ میں حسن غریب اور کسی میں غریب ریاض الفقرویں یہی حدیث حسن غریب







حدیث مذکورہ میں آیا یہ موصوفہ کا نزول حج اکبر کے دن یعنی ۱۰ ذی الحجہ یوم النحر کو کیا گیا ہے جس سے ہدف کے دن آج موصوفہ کا نزول کو غلط کرنا یا دوسرے حج اکبر اور یوم النحر کے ثبوت کی یہ حدیث صحیح ترمذی سے نقل ہے۔

قال الترمذی حدیثنا عبد الوارث بن عبد الصمد	کہا ترمذی نے کہ حدیث کی ہم سے عبد الوارث بن عبد الصمد
عبد الصمد بن عبد الوارث ثانی	بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہم سے میرے باپ نے
عن ابيه عن محمد بن اسحاق عن بن اسحاق	اپنے باپ سے اس نے محمد بن اسحاق سے اس نے بن اسحاق سے
عن الحارث عن سلی قال سئلت رسولاً	نے حارث سے اس نے حضرت علی سے وہ فرماتے ہیں کہ
صلعم عن یوم الحج الاکبر فقال یوم النحر	میں نے رسول خدا سے پوچھا کہ حج اکبر کون سا دن ہے فرمایا قربانی کا دن
الصحیح ثانی مجلد ثانی کتاب الحج میں ذی الحجہ سے لیکر ذی الحجہ تک ایام عید ہیں جبکہ یہ حدیث ہے۔	

عن عقبہ بن عامر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال	عقبہ بن عامر نے رسول اللہ سے روایت کی ہے کہ یوم عرفہ
یوم عرفہ و یوم النحر و یامہ التشریق عیدنا	اور قربانی کا دن اور ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ یہ خاص ایام عید احادیث
اہل الاسلام	اسلام ہے۔

پس تخصیص یوم عرفہ لفظ ایام سے غلط و درود ہے۔ اصل میں یوم النحر یعنی حج اکبر کا دن جسکو عید الفضلی کہتے ہیں یوم عید ہے اور ذی الحجہ میں نماز عید کل اسلامی دنیا میں ہوتی ہے اسی تاریخ میں جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کے لئے خاص فضیلت حاصل ہوئی ہے۔ جسکو رسالہ النجاء مولوی محمد حسین کے حوالے سے لکھا جاتا ہے۔

”دار النجاء آیت چوں حضرت حجۃ الوداع فرمودند حضرت علی رضی اللہ عنہ یوم الوداع حج نمود و پیش آنحضرت رسید و حوام باین مضمون منقذ ساخت کہ اہل بیت جا اہل بدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و باہدی کشید کہ قدم مزد و جناب نبوی اور ابان خود و عدلی شریک ساختند (ترجمہ) اور فضائل مرتضوی سے ہے کہ جب جناب رسالت اپنے حجۃ الوداع کیا حضرت ولایت آب یمن میں تھے وہاں سے ارادہ کیا کہ اگر اور آنحضرت کے پاس پہنچے اور اگر اس دن کے ساتھ باہر اگر احرام باند اپنے ساتھ اور چیز کے کہ احرام باند حال کے ساتھ رسول اللہ فرمایا کہ باور نہ نہایت قربانی ہوا لیکر کہ میں وہاں رہے اور نبی مسلم نے قربانی میں اپنے ساتھ شریک کیا۔“

الخبر ج مسلم عن عبد اللہ بن الحارث الکندی	اخراج کیا مسلم نے عبد اللہ بن حارث کنندی سے کہا تھا
قال شہدت رسول اللہ فی حجۃ الوداع و	نے دیکھا میں نے رسول اللہ کو حجۃ الوداع میں تشریف لائے قربانی
اقی المنحر فقال ادعولی یا حسن فدعی لہ	کر شریک جگہ در فرمایا ابو حسن کو بلاؤ میں بلا یا حضرت علی کو فرمایا
علی فقال لہ خذ یا سفل الخریۃ و اخذ	خفورتے اُن سے کہ تم ہتھیار کے نیچے پکڑو اور خود اُن کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ با علاہا طعنا	اوپر سے پکڑو اور دونوں نے زخم ہو چکایا آیت کو اس طرح
جھا المبدن فلما فرغ رکب بغلۃ و اردف	جب فراغت کی یعنی قربانی سے سوار ہوئے نبی کریم پیچھے
علی اھذا فی ازالۃ الخفاء۔	پڑاؤ لپٹے پیچھے سوار کیا علی رضی اللہ عنہ کو یہ ہے ازالۃ الخفاء میں

پس اُس یوم الحج اکبر کی تصدیق یوم النحر یعنی قربانی کے دن کی جناب علی علیہ السلام کی روایت مخرج ترمذی سے صحیح ہو گئی اس







صحیح ترمذی سے بیان کیا جاتا ہے جسکو ترمذی نے اس باب کے اختصار پر بیان کیا ہے۔ مالا نکر انکو بت دینا چاہئے تھا اور یہ حدیث صحیح و مستقیم  
 کے مطابق ہے جسکو سن غریب لکھا ہے۔ نیز سورہ المائدہ کے بعد سورہ فتح کر بھی شامل کیا ہے جسکا نزول واقعہ حدیبیہ میں ہوا۔  
 قال الترمذی حدثنا قتيبة قال عبد الله  
 بن وهب عن يحيى عن أبي عبد الرحمن  
 الحلي عن عبد الله بن عمرو قال آخر سورة  
 انزلت سورة المائدة والفتح هذا حديث  
 حسن عن قريب وقد روى عن ابن عباس  
 قال آخر سورة انزلت اذا جاء نصر الله

کما تزلزل فی کعبہ میث کی ہم سے قریب ہے جب بعد میں اس

قال الترمذي حدثنا حبيب بن الأعرج

بن وهب عن علي بن يحيى عن أبي سعيد الرحمن

الحليل عن عبد الله بن عمرو قال آخر سورة

انزلت سورة المائدة والفتح هذا الحديث

حسن عزیب و قدر وی عن این عباس

قال أخر سورة أنزلت إذا جاء نصر الله

والفهم

حدیث مذکور کو امام احمد بن حنبل نے روادۃ مذکورہ کے ساتھ عبد اللہ بن عمر سے صریحاً سنا کہ انہوں نے ان کے ہاں اس حدیث کو سنا ہے اور دیکھا ہے۔ ۱۵۰ حدیث نمبر اول۔ جب ہم نے ابواب تفسیر القرآن میں سورہ فتح کی تفسیر دیکھی تو اس کا نزول سفر حدیبیہ میں ہوا اور کیا ہے۔

الخواروقی شلی۔ ج۔ اول واقعہ حدیبیہ مسلمانین میں ہے۔ غرض معاہدہ صلح لکھا گیا اور اس پر بڑے بڑے اکابر صحابہ کے حسین حضرت عمر  
بھی داخل تھے دستخط ثبت ہوئے۔ معاہدہ کے بعد حضرت نے دینہ منیرہ کا قصد کیا۔ راہ میں سورہ فتح نازل ہوئی۔ آنحضرت نے عمر کو مبارک  
فرمایا کہ مجھ پر آج ایسی صورت نازل ہوئی ہے کہ مجھ کو تمام دنیا کی چیزوں سے محروم ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے یہ آیتیں پڑھیں "انما ملک تمنا سینا اور  
سیرۃ النبی شلی۔ ج۔ ثانی مثلاً ہذا کہ سورہ اذا جاء نصرہ والفتح کے ہے ۵۰ واحدی نے اسباب النزول میں لکھا ہے کہ یہ سورت آنحضرت کے  
وفات سے دو سال پہلے اتری۔ لیکن ابن القیم نے زاد السامعین میں لکھا ہے۔ مسند میں عین تشریق میں اتری۔ یہ دوسری روایت اصل میں  
میں بھی کی ہے اور ابن حجر اور زرقانی نے تصریح کی ہے کہ اسکی سند ضعیف ہے اس لئے واحدی کی روایت صحیح ہے ۵

صحیح ترمذی کی فخریہ روایت میں تنقید کا پہلا نقطہ حسن ہے جو سورہ بقرہ کے لئے اور دوسرا لفظ غریب ہے وہ سورہ نساء  
 آیت ۱۰۱ کا نزول چار سال پہلے جو اس سورہ بقرہ کا آخری عین نزول ہے بحوالہ تحقیق ہوا۔

جناحِ سدرک حاکم مجلہ ثانی تفسیر سورہ مائدہ میں عبد اللہ بن وہب کے واسطے سے جنت سے ترمذی سے روایت مذکورہ افولج کی ہے  
 جبکہ روایت وہی ہیں جو ترمذی کے حدیث میں ہیں اور جبکہ مؤیدہ دوسری روایت عبد اللہ بن وہب کی تخریج حضرت عائشہ کے ساتھ کی جی مکی  
 جاتی ہے۔ یہ دونوں حدیثیں شرط شیعین (نخاوی و مسلم) کے مطابق ہیں۔

حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب

حدثنا بحر بن نصر قال قرئ علي عبد الله

بن وهب أخير بن حبي بن عبد الله

قال سمعت ابا عبد الرحمن الجليلي رحمه الله

حدیث کی محبت ابوالعباس محمد بن یحییٰ بن زکریا

سیرت النبی کریم ﷺ نے کما کثرتہ کی میسرمانی سے

بن دہشت گرد خردی مجاہد حسین عبدالعزیز نے کہا شایق نے

ابو عبد الرحمن جبل سے کردہ حدیث بیان کر رہے تھے















فائدہ یہ جو فرمایا آج پورا دین تھا اسی چکا یہ آیت آخر کو اتری ہے کہ سب حکام اس کے نازل ہونے کے اس حکم کے  
تین مہینے حضرت زندہ رہے (یہ ۹۰ دن بھی اسی گیا یہ ریح الاول پختہ ہیں) یہ مدت ابن عباس کی روایت کے خارج ہے نیز شاہ  
عبد القادر ان کے پادشاہ ولی اللہ کے پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کی موجد حدیث ابن عباس کے مخالف ہے پس اگر یہ کچھ خبیث ہے ہمارے  
ریح الاول سلسلہ دو شب تک لکھا اسی پور میں مطابقت صحیح ہے۔

نیز گیارہویں نام سلسلہ میں پیر شیخ پور مطبوعہ سلسلہ میں ہے کہ جناب فیاض احمد پیراچی مولانا حضرت کے حاضیہ ہو گئے  
تین کو آپ (شیخ عبدالقادر) کی تاریخ وفات (۱۰۹۰) دین ریح الآخر ہے۔ چونکہ آپ حضرت جلی علیہ السلام کا فاضل تشریف ہر مہینہ کی گیارہویں  
سرخ کو کیا کرتے تھے۔ اس وجہ سے آپ انیس ہندوستان میں گیا ہویں تاریخ مقرر و مشہور ہو گیا۔ اس مضمون سے بھی وفات یعنی گیارہ  
ریح الاول ہونا صحیح ہوتا ہے۔ ورنہ ایک روز قبل فاطمہ دینا کیسہ۔ دیکھو سلسلہ کو آیت تبلیغ کے نازل ہونے پر رسول خدا نے سب سے  
پہلے جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کے سرافق پر عمامہ باندھا ہے۔

چنانچہ سند ابو داؤد الطحاوی التوفی سلسلہ ریح۔ اول۔ حضرت مطبوعہ حیدرآباد دکن سلسلہ میں یہ حدیث ہے۔  
حدیث ابو داؤد قال۔ ثنا الامشعث  
بن سعید نا حدیثنا عبد اللہ بن بشر عن  
ابی راشد الخیرانی عن علی قال سمعت رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم یخیر  
سیدنا خلیفہ ثانی قال ان اللہ عز وجل املی  
یوم بدر حنین یبذلکم لعلکم یعمقون ہذہ  
فقال ان العاصمہ حاجزہ بن الکفر والایمان  
حدیث کی ابو داؤد نے کہ حدیث بیان کی ہم سے۔ شعب بن سعید  
وہ کہتا ہے کہ بیان کیا ہم سے عبد اللہ بن بشر نے اور اس نے وفات  
کی ہے اور اشد جزائی سے اور اس نے حضرت علی سے کہ فرمایا ان  
جناب نے میرے سر پر رسول خدا نے روز غدیر خم ایسا عمامہ باندھا  
کیسے گوشتے میرے سر کے پیچے ٹکا دیے پھر ابارہ جنگ بدر  
میں خدا نے جن لاکھ سے میری مدد فرمائی تو وہ لاکھ ہی تھا  
باندھے تھے پھر ایسا عمامہ ایک روک ہے وہ بیان کفر اور ایمان کے

اسی و ہم غدیر خم میں رسول خدا نے ایک عظیم نشان خضر دیا ہے جو میں حدیث ثانیہ میں حدیث ولایت کو شرح و مبطل سے بیان فرمایا ہے  
لیکن شیخ قرنی صاحب ایک مختصر فقرہ حدیث ولایت کا بیان کر کے خاموش ہو گئے اور مقام اور تاریخ اور دن کو چھپا گئے اور اپنی عادت کے مطابق  
صحیح و متواتر حدیث کو حق غریب کہ گئے۔ چنانچہ ابواب مناقب ریح ثانی میں ہے۔

حدیث کی ہم سے محمد بن بشیر نے کہا کہ حدیث کی ہم سے محمد بن  
جعفر نے شعبہ سے اُس سے سلمہ بن کھیل سے کہا اُن سے ثنا  
میں نے ابو طفیل سے کہ حدیث کرتا تھا ابی مسرور رضی اللہ عنہ  
اسید یا زید بن ارقم و شک شعبہ نبی صلی اللہ علیہ و  
الہ وسلم سے فرمایا آپ نے جس کا میں بولا ہوں اسکا  
حدیثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر  
ثنا شعبہ عن سلمہ بن کھیل قال  
سمعت ابا الطفیل یحدث انی  
سریحۃ ازید بن ارقم شاک شعبہ  
عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ

سے توفیق ابو داؤد الطحاوی نے بیان فرمایا ہے ابو داؤد بن الحارث و الفارسی الحاصل جہری سمع بن ہون  
و ابن نابل والد ستوری و شعبہ و طبقہ و غیرہ و الفلاس و بغداد و ابن الفزات و خلائق و سنیہ و اربع و مائتین۔







سبب طواف بید الله و طواف بید یکم  
 فاستمکولوا و لا تبدلوا و عتق  
 احل بیعی فانی قد بنانی الطیف  
 الحیر اھلانی بفرقا حق یہا دعا علی الخیر  
 میں حدیث حدیث میں اس کی مثل ۱۹۵ تا ۱۹۸ کے کتاب  
 نیایح المودۃ مشکوٰۃ میں اس کی مثل ۱۹۵ تا ۱۹۸ کے کتاب  
 کرمہ میں ہے کہ ساتھ کیا بنا کر کیا نقل الکبریا جابر  
 سبب ہے جابر ایک کلمہ خدا کے اقدیم ہو اور دوسرا کلمہ  
 اقدیم ہے پس اس سے شک ہو گرا ہو گے اور کو تبدل کر  
 اور دوسرا نقل میری قدرت ہے جو کہ میرے اقدیم ہیں اور خدا نے  
 مجھے خبر دی ہے کہ ان دونوں میں جوئی نہ ہو گرا ہو گے سبب  
 خوش کو تر پر دار رہو گے۔

اور صاحب فصول المہم بن جابر الکی ص ۲۴ مطبوعہ شہر ان ششہ میں صحیح ترمذی کا ذکر کرتے ہوئے یہ خطبہ وارد فرماتے ہیں  
 رواہ الترمذی ایضا عن زید بن اسلم  
 قال قال رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم من كنت مولاه فعلي مولاه  
 هذا اللفظ بجملة رواه الترمذی و  
 لم يزد عليهما ادخيره وهو النهری  
 ذكر اليوم والنمان والمكان فقال  
 لما حج رسول الله صلى الله عليه وآله  
 قاصدا المدينة قام بعدد ما ختم وهو  
 ما بين مكة والمدينة وذلك في  
 اليوم الثامن عشر من ذي الحجة الحرام  
 فقال ايها الناس اني مسئول وانتم  
 مسئولون هل بلغت قالوا نعم  
 انك قد بلغت ونصحت قال وانا  
 اشهد قد بلغت ونصحت ثم قال  
 ايها الناس ليس تشهدون ان  
 لا اله الا الله واني رسول الله قالوا

نیز ترمذی نے زید بن اسلم سے روایت کیا ہے کہ کہا اہل  
 نے جابر بن جابر بن اسلم علی مولا ہے بعد اس لفظ کو ترمذی  
 نے روایت کی ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا  
 مگر نہ ہری نے دن اور زمانہ و مکان سب کی  
 تفصیل کی ہے چنانچہ کہا ہے کہ حج کیا رسول اللہ  
 نے (یعنی حجۃ الوداع) اور بحالت معاودت ہری  
 مدینہ مقام غدیر خم میں جو امین کہ مدینہ  
 ہے اور ذبح کو قیام فرما کر خطبہ ارشاد کیا پس فرمایا  
 ایہا الناس مجھے سوال کیا جا سکا اور تم سے  
 بھی سوال ہوگا۔ آیا میں نے رسالت خدا کو  
 پہنچایا۔ سب نے کہا ہاں ہم گواہی دینے  
 ہیں کہ آپ نے رسالت خدا کو پہنچایا اور اے  
 کو نصیحت کی۔ آپ نے فرمایا میں بھی اس کی گواہی  
 دیتا ہوں۔ پھر فرمایا ایہا الناس آیا تم  
 اس کی شہادت نہیں ادا کرتے ہو کہ نہیں موجود  
 سوائے اللہ کے اور میں رسول اللہ ہوں سب نے کہا

سہ ترمذی اس حدیث نقلین کا ہے جسکو حاشیہ ص ۳۲ میں بدون ترجمہ کے نقل کیا گیا ہے۔ سید ابوالحسن نجفی نے اپنی کتاب اخبار المدینہ میں جابر بن  
 عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں علی اور فضل بن عباس کے ساتھ سے منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ اے  
 حاضرین میں تمہارے پاس ایسی چیز چھڑتا ہوں کہ اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہو گے وہ کتاب خدا اور میری عمرت ہیں میں تم سے  
 عزت نہ کرتا اللہ ان کے مراتب پر حمد کرتا۔ ان سے بیعت نہ کرنا اور حکم خدا کے بموجب آپس میں بھائی بھائی بنے رہنا۔ پھر تم کو اپنا عمرت  
 اہل بیت کے لئے وصیت کرتا ہوں۔



نشاهد ان لا اله الا الله وانا نك رسول  
الله قال وانا اشهد مثل ما شهدتم  
ثم قال ايها الناس قد خلفت  
فيكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا  
بعدى كتاب الله واهل بيتي الا  
وان اللطيف الخبير اخبرني انهم لن  
يتفرقا حتى يردوا على الخوض وسنة  
حوضي ما بين بصري وصنعاء على  
انبتة عددا للجحوم ان الله سائلكم  
كيف خلفتموني في كتابي واهل بيتي  
ثم قال ايها الناس من اولي الناس  
بالمؤمنين قالوا الله ورسوله واول  
بالمؤمنين يقول ذلك فلا ت  
مراءت ثم قال في الاربعة واحدا  
مبدي على من كنت مولاه فعلى مولاه اللهم  
وال من والاه و عاد من عاداه الا فيبلغ  
الشاهد الغائب

بیشک ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمیں کوئی عبود سوا  
خدا کے اور آپ رسول اللہ ہیں اور آپ فرمایا میں بھی  
مثل تمہارے اسکی شہادت ادا کروں۔ پھر فرمایا  
ایہا الناس میں نے تم میں وہ ایسی چیزیں چھوڑی  
ہیں کہ اگر تم انکے ساتھ نہ رہو گے تو ہرگز سب سے  
کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ ایک کتاب اللہ و سب سے بہت اہمیت  
آگاہ ہو کہ مجھے لطیف خیر نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں کبھی جدا  
ہونگے حتیٰ کہ سب سے پس حوض پدارتوں اللہ و سنت اس  
حوض کی پشت کا صلہ امین بصری و صنعاء ہے اور زمین  
فلان ہم عدد شمار ہے آسمان میں خدا تم سے باز پرس کرے گا  
کہ تم نے اسکی کتاب کے سب سے بہت کیا اور سب سے بد کیا بلکہ کیا  
پھر فرمایا ایہا الناس رسول اللہ کو کون نام لگوانے والی ہے سب سے  
اللہ اکبر رسول اللہ ہے میں مرتبہ حضرت نے اس قول  
کی تکرار فرمائی جو حق مرتبہ حضرت علی کا امام ہے کہ فرمایا میرا  
میں ہوں اور اسکا علی علیہ السلام بار خدا یا دوست رکھا اسکو جو علی  
کو دوست رکھے اور دشمن رکھا اسکو جو علی کو دشمن رکھے پھر فرمایا اللہ  
اکبر کافرین کو پہلے کہ جو لوگ اس جگہ میں حاضر ہوں میں انکو یہ

خبر ہو جائے۔

خطبہ مذکورہ میں امام نہ ہری شیخ الشیوخ زہدی سے ۱۰۰۰ کیجیہ و م غدیر خم ماہین کہ اور مدینہ کی تصریح ہوگی جسکو زہدی کے شیخ  
صاحب مجمع مسلم نے غدیر خم ماہین کہ و مدینہ کی تصریح زید بن ارقم کی روایت سے کی ہے جن حسین انھوں نے صرف حدیث ثقلین انراق کی ہے  
و حدیث ولایت جسکے لئے رسول خدا میرا اعلان و اہما کے لئے امود ہوئے اسکا خاکہ گئے ایسے ہی زہدی بھی صرف حدیث ولایت کا ایک  
نفرہ کلمہ حدیث ثقلین واقع غدیر خم کو چھپا گئے و کچھ حدیث ص ۱۹۳ الفایہ ص ۱۹ کتاب ہذا۔ اسی واقعہ تبلیغ کے بعد آیہ اکمال دین تا زلی  
ہیں جسکا شکر یہ رسول اللہ نے اعلان سے فرمادیا۔

چنانچہ کتاب اربعین جمال الدین محدث (منقول از عقبات الانوار ولایت ص ۱۵۰) میں ۱۰۰۰ کیجیہ غیبی کے ساتھ فکر یہ دروہے  
رواہ ابو سعید الخدری و غیرہ لا شہاد  
روایت کی ہے ابو سعید خدری نے امین استہاد  
ذکر کے ساتھ اور امین استہاد بیان کے اعتبار سے وہ  
چیز ہے کہ نہیں روایت کی گئی اس کے پیش سے ہیں کہا  
البیان ما لہ یرو عن غیرہ فقال



لما نزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بغدا  
خمس یوم ثمین ثامن عشر من ذی الحجة  
دعا الناس الی علی فاحذ بضبیہ ففعلوا  
حتی نظر الناس الی بیاض البطی  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہ اکبر الحمد  
للہ علی اکمال الدین و اتمام النعمة  
ورضی السرب برسالتی والولا یتبعنی  
من بعدی من کنت مولاه فعلی مولاه

ابوسعید خدری نے جبکہ اپنے رسول خداؐ غزوہ بدر میں چھٹے  
کے دن آنکار چھوٹیں دیکھی کہ تو بلا لگو گون کو علی کی طریت اور پر علی  
کے دونوں بازو کو اور اتنا ہلکا کیا کہ لوگوں نے آپؐ کی برائی کی  
سفیدی مشاہدہ کی پس فرمایا حضرت سے کہ اے خدا کے  
موجود دند عالم دین کے کامل کرنے اور نعت کے پور  
کرنے پر اور رضی ہوا پر دروگاہ میری رسالت اور  
میرے بعد علی کی ولایت سے بکا میں مولد ہوں و صاحب  
اختیار ہوں اور کامل مولد و صاحب اختیار ہے۔

جمال الدین محدث کی کتاب الرعین سے ہر ذیات ابوسعید خدری ۸ ذی الحجہ ۱۰۸۰م غزوہ بدر میں چھٹے دن ہوا ثابت ہو گیا جو ضعیف  
جمال الدین محدث کے روشنیہ الاحباب کے ماہ صفر کے آخری تاریخوں سے مطابقت کرتا ہے چنانچہ روشنیہ الاحباب جلد اول ص ۱۰۸  
نوار محمدی لکھنؤ ۱۳۰۸ھ اور مضبوطہ مطبع نامی غنشی تیغ بہادر واقعہ امین آباد ص ۱۲۸ میں ہے۔

روز و شبہ بہشت و ششم ماہ صفر ۱۲۸۸ھ مذکورہ  
حضرت امیر فرمود مردم کہ ساختگی لشکر کنید  
چہرہ حرب روم۔ روز دیگر اسامہ بن زید بن  
حارثہ را غلبید و فرمود ترا میر شکر میگردد و انم برو  
تا جو احمی ابی مقتبل پدر خویش و بر سر ایشان  
تا فتن آورد و متاع دیدار ایشان را بسوزد  
و روز تربد تا پیش از وصول خبر بہشتیان کی  
و روز چہار شنبہ بہشت و ششم ماہ مذکور حضرت  
وامرئ طزاری شد و روز دیگر با وجود مرض بہت  
ببارک خود لواے برائے دے عقد فرمود۔  
واعوان ہاجر و انصار مثل ابو بکر صدیق و عمر فاروق  
و عثمان ذوالنورین و سعد بن ابی وقاص و  
ابوعبیدہ بن الجراح و سعید بن زید و قتادہ بن  
النفان و سلمہ بن اسلم بن حریش با سرگشتہ ہائیکہ  
در آن لشکر ہمراہ اسامہ باشند۔

دوشنبہ کے دن ۲۸ صفر ۱۲۸۸ھ حضرت نے لوگوں کو جنگ  
روم پر جانے کے لئے تیاری کا حکم دیا دوسرے  
دن ۲۹ صفر شنبہ ۸ اسامہ بن زید بن حارثہ کو  
بلو کر ارشاد فرمایا کہ میں تجھ کو امیر لشکر کرتا ہوں جاؤ  
نواحی ابی اپنے باپ کے قتل گاہ کو ان پر دور  
لے جاؤ اور مال و متاع انکے ملک کو جلا دو اور  
جلد تر جاؤ تاکہ اس خبر کے شایع ہونے سے پہلے پہنچو  
۲۸ صفر چہار شنبہ کے دن حضرت مرض میں مبتلا  
ہوئے اور دوسرے دن ۲۹ صفر پنجشنبہ باوجود  
مرض کے اپنے دست مبارک سے اسار کے لئے ایک  
علم جنگ بنایا اور اعوان ہاجر و انصار کو مثل ابو بکر صدیق  
اور عمر فاروق اور عثمان ذوالنورین اور سعد بن ابی  
وقاص اور ابوعبیدہ بن الجراح و سعید بن زید و قتادہ  
بن نفان و سلمہ بن اسلم بن حریش کو اسامہ فرمایا  
کہ ہمراہ لشکر اسامہ کے رہیں ان

کتاب الرعین ۱۸ ذی الحجہ کا پنجشنبہ جبکہ ہفت روزہ ۲۲ ذی الحجہ (دوشنبہ) تو ۲۹ ذی الحجہ (دوشنبہ) گیارہ روز یکم ۲۹ صفر







تو قریش سے اور فرمایا ہے جو خرابی ہوئی پہنچے است میں سو ہوگی تم میں جیسے وہ خراب ہو گیا بغیر ان کی مخالفت سے یہ است قریش  
 ہوں خلیفہ پر خروج کر کے تفسیر موع القرآن شاہ عبدالقادر سے سورہ آمدہ کا سورہ خدا کے آخر عمر میں نازل ہونا معلوم کر کے اس سے  
 قبل انبر ۱۱۱۳۳ میں قاضی شوکانی مبنی (اشرفی ۱۲۵۸ھ) جو مجتہد مطلق گذرے ہیں جنھوں نے محمد بن کعب قرظی اور ربیع بن  
 کی سند سے اسی سورہ آمدہ کا نزول عہد الوداع میں مابین کہ وہ مدینہ کے ثابت کر چکے ہیں جسکی آخری آیت یا ایہا الرسول بلغ  
 ما انزل الیک الخ کو یوم غدیر خم میں وارد کر چکے ہیں جسکی تائید تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن ذاب صدیق حسن خان کے چھ جلد  
 ۹۹ مطبوعہ مصر ۱۳۳۸ھ سے ہوتی ہے۔

عن ابی سعید الخدری قال نزلت  
 هذه الآية یا ایہا الرسول بلغ  
 ما انزل الیک من ربک یوم غدیر خم فی علی  
 کے بارے نازل ہوا

ابن ابیطالب

اسی تفسیر فتح البیان کے ص ۲۷ میں تفسیر سورہ آمدہ مذکور ہے۔

وعن محمد بن کعب القرظی قال انما  
 نزلت فی حجة الوداع فیما بین مکة والمدينة  
 محمد بن کعب قرظی سے مروی ہے کہ سورہ آمدہ عہد الوداع  
 میں درمیان مکہ اور مدینہ کے نازل ہوا

یہ وہی زمین کہ وہ مدینہ (غدیر خم کا دن ۱۸ ذی الحجہ ہے جسکی تصدیق امام زہری شیوخ حدیث ترمذی نے کیا ہے اور امام مسلم صاحب  
 اپنی صحیح میں زید بن ارقم کی روایت سے وارد فرمایا ہے دیکھو نمبر (۱۱) ص ۲۷

آیہ اثنا عشر نقیبا کی تفسیر سے صحت حدیث واضح ہو گیا کہ جس طرح حضرت موسیٰ نے اپنی اہل بیت حضرت یوشع کی وصایت  
 و خلافت کا عہد و قرار بنی اسرائیل سے لیا۔

اسی طرح جناب سرور عالم نے اپنی آخر عمر میں کہ ۱۰ دن باقی تھے حضرت علی کی ولایت و خلافت کا عہد و بیان حاضر بن  
 علیہ سے عموفا قریش اور اپنے ازواج سے خصوصاً لیا۔ جیسا کہ حضرت ابو بکر اور عمر وغیرہ صحابہ اور اہل بیت موسیٰ بن کا موافق ارشاد و پیغمبر  
 علی علیہ السلام میں ہوا کہ بارگبار دینا ہے۔

آیہ نقیبا کی تعداد کے مطابق تعداد خلفا کی یہ روایت سند امام احمد صحیح۔ اول حدیث مطبوعہ مصر ۱۳۱۳ھ سے نقل ہے۔

حدیث ثنا ابو المظاہر ثنا ابو عقیل ثنا  
 حدیث کی ہم سے ابو المظاہر نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عقیل نے

عبداللہ عن الشعبي عن مسروق قال کنا  
 کما حدیث کی ہم سے عبداللہ نے شعیبی سے اس نے مسروق سے

مع عبد اللہ جلوسا فی المسجد یقرئنا  
 کہتے ہیں کہ ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ

ما فاة رجل فقال یا ابن مسعود هل  
 کیا شخص نے کہا اس نے کہا کہ ابن مسعود آیا آپ لوگوں

حد تکم نسیکم کہ یوم من بعدہ خلیفہ  
 کہ آپ کے نبی صلعم نے خبر دی ہے کہ میرے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے

قال نعم کعدة نقیار بنی اسرائیل  
 کہنے لگے ان میں مثل بنی اسرائیل کے نقیبا کی تعداد کے۔



دیکھتے امر شاہیت میں اشارہ کافی ہوتا ہے جس طرح نقیاریوں میں عند اللہ ہوئے اس پر خلاف نہیں خدا سے عند اللہ تعالیٰ منصوص و منصوب ہوئے۔

حافظ ابن کثیر اپنے تفسیر طبریہ عشر شہادہ کے منشاء میں کہ یہ اثنا عشر نقیاری کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

وفي التوراة البشارة يا سمعيل عليه السلام ان الله يعطيكم من صلبه اثني عشر عظيماً وهم هؤلاء الطغاة الاثنا عشر المذكورون في حديث ابن مسعود وجابر بن سمرة

توریت کی بشارت جو اسمعیل علیہ السلام پر ہے کہ بیعتیں امد ناسے کہ تم کہتے گا اسمعیل علیہ السلام کے صلب سے بارہ بزرگ اور بارہ خبیث ہونگے جو ذکر کے لگے۔ حدیث میں ابن مسعود اور جابر بن سمرة کے۔

جابر بن سمرة والی حدیث صحیح ترمذی جلد ثانی۔ باب طغاة کے بیان کی یہ ہے۔

حدثنا ابو كريب بن عبد الله بن مسعود عن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون بعدى اثنا عشر اميراً قال ثم تكلم بشي عظيم فهاك الذي يلى فقال كلهم من قريش هذا حديث حسن صحيح

حدیث کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے عمر بن عبید نے کہا کہ بن حرب سے اس نے جابر بن سمرة سے کہا اُنہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ میں نے یہ سمجھا میں نے اپنے پاس والدہ امی سے سنا تھا کہ فرمایا حضرت نے کہ وہ سب سردار قریش سے ہونگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لیکن امام ترمذی نے تاریخ اور جلد ۴۳ میں مودۃ القرنی میں علی بن ابی طالب کے مودۃ فاشر کے حوالے سے یہ حدیث لکھا ہے۔

عن عبد الملك بن عبد الرحمن بن جابر بن سمرة قال كنت مع ابي عند النبي فسمعت يقول بعدى اثنا عشر خليفة ثم اخفى صوتي فقلت لابي ما الذي اخفى صوتي قال قال كلهم من بني قحطان وعن مسالك بن حرب مثل ذلك

عبد الملک بن عبد الرحمن بن جابر بن سمرة سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے باپ کے نزدیک رسول اللہ کے پاس میں نے سنا کہ حضرت نے یہ فرمایا کہ بیعت ہونگے پھر امی نے فرمایا میں نے اپنے باپ سے سنا تھا کہ یہ فرمایا کہ میں نے یہ سمجھا کہ میرے باپ نے کہا کہ فرمایا حضرت نے وہ کل بنی قحطان سے ہونگے ایسے ہی مساک بن حرب سے روایت ہے۔

یہ بنی ہاشم والی حدیث ضرور صحیح ہے اس لئے کہ یہی اولاد اسمعیل علیہ السلام ہیں جس کی یہ حدیث صحیح ترمذی کی تائید کرتی ہے۔

قال الترمذی حدثنا محمد بن اسنیل زبارة نا سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي نا الوليد بن مسلم نا الاوزاعي نا شداد

کہا ترمذی نے حدیث کی ہم سے محمد بن اسمعیل بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا حدیث کی ہم سے اوزاعی نے



ابوعمار ثمالی وائلہ بن الاسقع قال  
قال رسول الله صلعم ان الله اصطفى  
كنانة من ولد اسمعيل واصطفى  
قريشا من كنانة واصطفاهما شهما  
من قريش واصطفاه من بني هاشم  
هذا حديث حسن غريب صحيح  
خدا و ابوعمار سے کہا میں نے کہ حدیث کی سند  
وائلہ بن اسقع نے کہ فرمایا ہوا کہ اسے کہ تحقیق میں نے حضرت امیر  
کی اولاد سے کنانہ کو برگزیدہ کیا اور کسانہ سے قریش  
کو برگزیدہ کیا اور قریش سے ہاشم کو برگزیدہ  
کیا اور بنی ہاشم سے محمد کو برگزیدہ کیا۔ یہ حدیث  
حسن غریب صحیح ہے۔

یہ بنی ہاشم اولاد اسمعیل علیہ السلام ہیں جنکی شایستگی حدیث مصطفیٰ سے جو یہاں ہو گئی ہے وہ لوگ ہیں جنہوں نے بت پرستی  
نہیں کی۔ انہیں کے بارے میں صدر ابوس قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا فرمائی تھی۔

قوله قل لعلی اذ قال ابراهيم رب  
اجعل هذا البلد امنا واجنبني و  
بني ان نعبد الاكصنام  
جب ابراہیم نے (رضات) عرض کی تھی کہ پروردگار میں  
شہر دیکھ کہ اس کو امن دے اور ان کی جگہ بنادے اور مجھے اور  
میری اولاد کو بت پرستی سے بچائے۔

تفسیر حسین میں بتغیر یہ مذکور ہے۔ "سفیان ابن عیینہ فرمودہ کہ فرزند ان اسمعیل علیہ السلام بحیث دعا  
نفیل الرحمن علیہ السلام بت پرستی نہ" سفیان ابن عیینہ نے کہا ہے کہ فرزند ان اسمعیل علیہ السلام دعا ابراہیم سے بت پرستی  
نہیں کی۔ یہ وہی منتخب شدہ حضرات ہیں جو مصطفیٰ ہوتے آئے ہیں محمد قائل محمد علیہم السلام ہیں۔ انہیں کے بارے میں عمدہ الفاظ  
شرح صحیح بخاری جلد نمبر ۳۴ ص ۳۴۳ حضرت امین اس آیت کی تفسیر میں وارد ہے

وهو الذي خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا وكان من رسله قديما

(اور وہی وہ (قدیم) ہے جس نے پانی سے آدمی کو پیدا کیا پھر اس کو خاندان اور سہرائی (دالا بنایا اور اسے رسول) تمہارا پروردگار حق پر قدام ہے)

عن ابی سیرین ان هذا الاية نزلت  
في النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وعلي  
بن ابي طالب زوج عليه السلام فاطمة  
عليها وهو ابن ستم و زوج ابنته و  
كان نسباً وكان صهرا  
ابن سیرین نے روایت کی جو کہ آیت جو الذی خلق من الماء بشرا  
جناب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی بن ابی طالب  
براہے تزویج فرمائی حضرت نے خاتم علیہا سلام کی علی علیہ السلام  
سے اور وہ چچا کے جیسے تھے حضرت صلعم کے اور وہ حضرت کی صاحبزادی  
کے ہیں حضرت علیہ السلام خاندان کے رشتہ صہارت و دونوں ہوئے

یہی آل محمد ہیں جن پر آیت تطہیر نازل ہوا جن پر رد و دھجنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ دیکھو حدیث نمبر ۱۸۵ ص ۱۷۹ و ۱۸۰ کتاب  
ایسی کتاب کی یہ روایت صحیح ترمذی ابواب الناقب سے لکھی جاتی ہے۔ ہر دو حدیث میں مشر بن حوشب نے اسم سلمہ سے روایت کی ہے۔

قال الترمذي حدثنا محمود بن  
غيلان ثنا ابو احمد الترمذي ثنا سفيان  
عن زبيد عن شهر بن حوشب عن  
كما ترمذی نے حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا  
حدیث کی ہم سے ابو احمد ترمذی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان  
زبید سے اسے شہر بن حوشب سے اس نے اسم سلمہ سے



ام سلمة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
الحسن والحسین وعلی وفاطمة کسائر  
قال اللهم صول لاهل بیتی وحاسنی  
اذہب عنکم الجبر اهل البیت و  
یظہرکم تطہیر افعالکم سلطت و  
انا معہم یا رسول اللہ قال انک علی  
خیر ہذا الحدیث حسن صحیح وھو  
احسن شیء

کر سکتے تھے امام من اور امام حسین علی و علیہ السلام  
کچھ آواز ہو فرمایا کہ اگر میرے اہل بیت ہیں اور میں  
میں ان سے پیادہ اور کر اور اچھی طرح سے ان  
کو پاک کر پس کہا ام سلمہ نے اور میں بھی ان کے  
ساتھ یا رسول اللہ فرمایا آپ نے تو بہتری پر  
ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ سب سے  
اچھی ہے جہاں اب میں مروی ہے۔

اسی المطالب مولوی عبید اللہ سہیل امرتسری صاحب مدظلہ العالی ہیں۔

عن ابی سعید الخدری قال قال  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا و  
علی من نور واحد قبل ان یخلق  
اللہ آدم با رجعة الالہ عام فلما خلق  
اللہ تعالیٰ الخلق رکب ذلک النور فی  
صلبہ فلما یزل فی شوا واحد حتی  
اخر قافی صلب عبد المطلب ففی  
النبوة و فی علی الخلافة (اخر عبد اللہ بن علی)

ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ  
نے کہ میں اور علی جابر اور میں آدم سے پہلے ایک نور میں  
میں جس نے خلقت کو پیدا کیا اس نور میں ایک ہشت ہون  
و با دو نور ہمیشہ ایک ہی میں رہتا ہوں  
آپ بیان کیا کہ عبد المطلب کے صلب میں یہ نور  
پھر تم میں ہوتا اور علی میں مذکور ہے۔

یہی وجہ ہے کہ رسول مقبول نے مقدم موقع پر فرمایا ہے کہ علی مجھے ہے اور میں اس سے ہوں  
جہاں تک کہ صحیح بخاری ج ۱، ثانی، باب نائب علی علیہ السلام میں ہے۔

عن ابن ابی شیبہ القریانی القاشی  
ابن الحسن قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
انا منک

ابن ابی شیبہ قرشی ہاشمی ابو الحسن بن فرمایا رسول اللہ  
نے کہ میں سے علی کے کہ تم مجھ سے ہو اور میں  
تم سے ہوں۔

اور اصحاب فی تیز الصواب جعفر عقیلی ہیں۔

واخرج الترمذی باسناد قوی عن  
عمران بن حصین فی قصۃ قال یحییٰ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یریدون من  
علی ان علیا منی وانا من علی و

ترمذی نے اپنے صحیح میں قوی اسناد کے ساتھ عمران  
بن حصین سے روایت کی ہے کہ واقعہ (میں)  
میں فرمایا رسول اللہ نے کیا ارادہ رکھتے ہو علی کے  
بارے میں، وہ مجھ سے ہے میں اس سے ہوں۔



ہو ولی کی مومن بعدی

اور وہ میرے بعد کل مومنین کا ولی ہے۔

اور امام قزوینی اپنے کتاب جامع المودۃ ص ۳۰۳ مطبوعہ اسلامبول مشتمل ہیں کہ:-

وقع لایزالۃ ائمانہ کان مع علی فی البیت

واقع ہوئی برید سے یہ بات کہ دو تھے ساقی علی حاکم

فقد م المدیۃ مخصیبا علیہ و اراد

کے یمن میں اور کے بعد آئے مدینہ میں غضبناک اور اراد

شکایتہ بجایریتہ اخذ حامن الخیم

کیا تھا شکایت کا اس نوڈی کی جو نے یا تھا علی نے خیم

فقالوا لہ اخبرہ لیسقط من عینہ

سے ہیں لوگوں نے کہا کہ خبر دو رسول اللہ کو اس واقعہ کی

ور رسول اللہ صلعم لیمع من

تاکہ علی انکی نظر سے گرجا یمن اور اس واقعہ کو رسول خدا

وراء الباب فخرج مخصیبا فقال ما

در سے سن رہے تھے ہیں برآمد ہوئے غضبناک اور اگر

بال اقوام یبغضون علیا من البغض

فرمایا کہ کیا ارادہ ہے قوم کا غضبناک کرنے میں

علیا فقد البغضی ومن فارق علیا

علی کے اور جو غضبناک کرے گا علی کو اسے بھیجے غضبناک

فقد فارقنی انا علیا منی وانا منہ

کیا اور جو شخص مفارقت کر گیا علی سے اس نے

خلق من طینتی وخلق من طینت

مجھے مفارقت کی تحقیق علی مجھ سے ہے اور میں علی سے

ابراہیم وانا فضل من ابراہیم ذریۃ

ہوں علی پیدا کئے گئے میری شئی سے اور میں پیدا کیا گیا

بعضا من بعض واللہ سمیع علیم

ابراہیم کی شئی سے اور میں افضل ہوں ابراہیم سے

یا بریدۃ اما علمت ان لعلی اکثر

اور قول تھائے ذریۃ بعضا من بعض کی تفسیر ہم ہی ہیں

من الجاریۃ التي اخذها (خرجہ الطبرانی)

اسے بریدہ جانا تم نے اس بات کو کہ واسطے علی کے زیادہ جملہ

اس نوڈی سے جسکو علی نے لے لیا۔

حدیث مذکورہ سے حضرت علی کا طینت رسول خدا سے اور علی ابراہیم خلیل اللہ سے خلق کیا جانا اور حضرت ابراہیم

سے افضل ہونا معلوم ہو گیا جس میں کہ یہ شریفہ ان اللہ اصطفیٰ ادم و نوحا و آل ابراہیم و آل عمران علی العالمین ذریۃ

بعضا من بعض واللہ سمیع علیم کا آخری جز شامل ہے جس سے محمد و آل محمد کا مصطفیٰ ہونا اور حدیث اصطفیٰ اسی آیت کریمہ

کی تفسیر معلوم ہو گئی۔ ال ابراہیم ہی محمد و آل محمد ہیں جس پر درود بھیجنے کی یہ حدیث ہے

صحیح ترمذی ابواب تفسیر القرآن اور صحیح بخاری باب قولہ تعالیٰ ان اللہ و ملائکۃ یصلون علی بنی یا ایہا الذین

امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیا میں ہے۔

عن ابی سعید کلا نصاری انہ قال اتانا

الی سعود الفزاری سے مروی ہے کہ پہلے پاس رسول خدا

رسول اللہ صلعم و نحن فی مجلس سعد

صلعم آئے اس حالت میں کہ ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں

بن عبادۃ فقال لہ بشیر بن سعد

تھے پس آپ سے بشیر بن سعد نے کہا کہ ہم کو اللہ تعالیٰ

امرنا ان اللہ ان یصلی علیک فکیف یصلی

نے امر کیا ہے کہ آپ پر درود بھیجیں تو کس طرح آپ پر

دو روئے ہیں کہا اس نے رسول اللہ ﷺ بہت مہمانگاہ  
کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ سے اس نے سوال کیا یا نہیں  
پھر فرمایا رسول خدا ﷺ کو تم آتھو پہلے علی محمد علی آل محمد  
کو صلیت علی آل ابراہیم و آلکرم علی محمد و علی آل  
محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی الدنیا و الدین ایک حدیث  
مجیدہ اور سلام اسی طرح ہے جیسا کہ تم سیکھ لائے  
گئے ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

علیک قال فسکت رسول الله صلعم  
حتى قلنا انزلنا يسئله ثم قال رسول  
الله صلعم قولوا اللهم صل على محمد و  
على آل محمد كما صليت على آل ابراهيم  
و بارك على محمد و على آل محمد كما باركت  
على آل ابراهيم في العالمين انك حميد  
مجيد والسلام كما علمتم هذا حديث  
حسن صحيح -

فاتح ہو کہ یہی بخاری اور مسلم اور ترمذی بخاری نے نوین و دو سوین و گیارہ سوین کہ اہل بیت مہمانگاہ پایا ہے اور ان کے  
معرفت سے محروم رہے اور باوجود درود و سلام کی روایت بیان کرنے کے صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
آلکرم کے لفظ (آلکرم) کو مطلق و حذف کر کے اپنی اصلاح میں وارد کیا ہے حالانکہ انھیں محمد و آل محمد کو راستہ دینی ہے۔ قولہ  
واذا تبلى ابراهيم ربه بكلمات فاتحن  
قال انى جاءك للناس اما ما و  
قال من ذرىتي قال لا ينال عهد  
الظلمين

جب ابراہیم کو ان کے پروردگار نے چند باتوں میں  
نمایا اور انھوں نے پروردگار کو تعذرت فرمائی کہ ہم  
پیشوا بنائے نوالہ ہوں اور حضرت ابراہیم نے عرض کی کہ میری اولاد  
جن سے فرمایا ان گروہ سے اس عہد پر ظالموں کو کوئی فائدہ  
نہیں ہو سکتا۔

شاہ عبدالقادر محدث دہلوی موضح القرآن پر حاشیہ دیتے ہیں: بنی اسرائیل بہت سرفراز سپر تھے کہ ہم اولاد ابراہیم میں ہیں  
اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو وعدہ دیا کہ نبوت اور بزرگی (امت) میرے گھر میں رہے گی اور ہم ابراہیم کے دین پر ہیں اور اس کا  
دین ہر کوئی ماننا ہے اب اللہ تعالیٰ سمجھاتا ہے کہ اس کا وعدہ ابراہیم کی اولاد کو ہے جو نیک راہ چلیں اور ان کے دینی  
تھے پیغمبر ایک مدت اسحاق کی اولاد میں بزرگی رہی اب اسمعیل کی اولاد میں پہنچی اور اس کی دعا ہے دونوں کے حق میں اور فرماتا ہے  
دین اسلام ہمیشہ ایک ہے سب پیغمبر اور سب امتیں اسی پر گزریں یہ اسمعیل کی اولاد محمد و آل محمد علیہم السلام ہیں۔

امام قندوزی بیان المودۃ آخر ص ۳۰۰ مطبوعہ اسلامبول مطبعۃ الخیرین میں یہ حدیث وارد کرنے ہیں۔  
وفي المناقب بلاسناد عن ابی الزبیر  
الکلی عن جابر بن عبد الله الانصاری  
قال قال رسول الله صلعم ان الله  
تبارک و تعالیٰ اصطفانی و اختارنی  
و جعلنی رسولاً و انزل علی سید الکتب

مناقب میں ابی الزبیر کی حدیث جابر سے روایت کی  
ہے کہ فرمایا رسول خدا نے انھیں کہ اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ  
کیا مجھ کو اور اختیار کیا مجھ کو اور فرمایا مجھ کو رسول اور انزال  
فرمایا میرے اوپر بزرگ ترین کتاب (قرآن مجید) پس  
کہا میں نے اسے پروردگار اور سرور اور میرے



فقلت الهی وسیدی واثق ارسلت  
 موسیٰ الی فرعون فسلک انت  
 تجعل معہ اخاه ہارون وزیراً  
 یشد بہ عضدہ ویصدق بہ قوله  
 وانی استعجک یا سیدی والہی  
 ان تجعل من اہلی وزیراً تشد بہ  
 عضدی فاجعل لی علیاً ذریۃ  
 اخا واجعل الشجاعة فی قلبہ والبر  
 الحیثۃ علی عہدہ وهو اول من امن  
 بی وصدقنی واول من وحی اللہ معی  
 وانی سللت ذلک لرجی عزوجل  
 فاعطانیہ وهو سید الاوصیاء  
 اللہوق بہ سعادۃ والموت فی طاعتہ  
 شہادۃ واسمہ فی التورۃ مقرون  
 الی اسمی وزوجتہ الصدیقۃ الکبریٰ  
 ابنتی وابناہ سید اشباب اہل  
 الجنۃ ابنای وهو وھما والائمۃ من  
 بعدہم حجج اللہ علی خلقہ بعد النبیین  
 وھما ابواب العلم فامتی من تبعہم  
 نجا من النار ومن اقتدی بہم ھدی  
 الی صراط مستقیم لم یحب اللہ محبہم  
 لعلہ لا ادخلہ اللہ الجنۃ

تحقیق کرتے ہیں چنانچہ بنی فرعون کے ہاں اس کی  
 سوتیلی بہن نے تجھے کہ قرار دے انکے ساتھ انکے جانے اور بن  
 کو وزیر کر کے سخت کرے تو ہارون کی وجہ سے انکے  
 بازو کو اور وہ ہارون تصدیق کریں انکے قول کی  
 اور میں بھی تجھ سے سوال کرتا ہوں اسے میرے خدا اور  
 میرے سردار یہ کہ قرار دے میرے اہل میں سے وزیر بنا  
 کہ اُس کے جو جسے میرا بازو مضبوط ہو پس قرار  
 دے علی کو وزیر اور بھائی میرا اور قرار دے تو شجاعت  
 کہ انکے قلب میں اور عباس دیوست تو بیت کا انکے  
 دشمن پر اور وہ علی اول اسمین سے ہیں جو مجھ پر  
 لائے اور رب پہلے تصدیق میری کی اور رب پہلے ان  
 لوگوں میں جنہوں نے خدا کی توصیہ میرے ساتھ ان کی تحقیر  
 کہ میں نے سوال کیا اس امر کا اللہ جانتا ہے پس اُس نے مجھے عطا  
 کیا وہ علی اور عباس کے شر میں جو انکے ساتھ ملتی ہو گا انکے لئے نیک  
 غنی ہی اور انکی ناعت میں مرنا شہادت اور انجام تو یہ میں  
 میرے ام کو ساتھ لے کر ہے اور انکی زوجہ صدیقہ کبریا ملکہ زہرا  
 علیہ السلام ہیں جو میری بی بی ہیں اور فرزند انکے مرزا جو ان میں ہیں  
 وہی میرے فرزند ہیں علی بن ابی طالب علیہ السلام اپنے فرزند انکے اور انکے  
 جو پورے ہو گئے وہ محبت ہیں خدا کے انکے مخلوق پر بندہ کی وجہ سے  
 دروازے علم کے میں میری اسکی جو انکی بیوی کر گیا وہ آتش جہنم سے  
 نجات پا گیا جو بیوی کر گیا ہدایت پا گیا اور صراط مستقیم کہ میں نے نیک  
 امر انکی محبت کو کسی بندہ کے لئے مگر یہ کہ اس بندہ کو خدا بہشت میں  
 داخل کرے گا۔

اسی بنا پر المودۃ کے مکتبہ میں ہے۔

عن الامام بیقر بن مہاجر عن ابن عباس  
 رفعہ اناد علی والحسن والحسین و  
 تسعة من ولد الحسن مطہرون معصونون

ابن عباس بن خاتہ نے ابن عباس سے بلند قوس روایت کیا کہ  
 کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور علی اور حسن اور حسین اور نور علی  
 حسین علیہم السلام مطہر اور معصوم ہیں گناہوں سے۔

فی حصر المنشور السیوطی و فتح القدير  
لشوکا فی الخرج ابنی حاتم عن  
ابن عباس فی قوله تعالیٰ والسا بقون  
السا بقون قال یوشع بن نون سبق  
الی موسیٰ و من ال ینسین سبق  
الی علی و علی بن ابیطالب سبق الی  
رسول الله صلعم

ار جمع المطالب خواہر عبید احمد از سرے کے عہد میں ہے۔

عن ابی سعید الخدری عن سلمان  
الفارسی قال قلت یا رسول الله کل  
نبی وصی فمن وصیک فقال هل  
تعلم من وصی موسیٰ قلت نعم یوشع  
بن نون قال لم قلت کا نہ کان  
اعلمهم قال فان وصی و موضع  
سری وخیر من انزل نجدی و  
ینجز عدتی و یقضی دینی علی بن  
ابطالب۔

تفسیر منشور سیوطی و فتح القدير  
شوکا فی الخرج ابنی حاتم عن  
ابن عباس فی قوله تعالیٰ والسا بقون  
السا بقون قال یوشع بن نون سبق  
الی موسیٰ و من ال ینسین سبق  
الی علی و علی بن ابیطالب سبق الی  
رسول الله صلعم

ابو سعید خدری عن سلمان  
الفارسی قال قلت یا رسول الله کل  
نبی وصی فمن وصیک فقال هل  
تعلم من وصی موسیٰ قلت نعم یوشع  
بن نون قال لم قلت کا نہ کان  
اعلمهم قال فان وصی و موضع  
سری وخیر من انزل نجدی و  
ینجز عدتی و یقضی دینی علی بن  
ابطالب۔

اور بخار الاوار۔ ج یشتم مطبوعہ لندن نصف آخر باب وفاتہ و غلہ ص ۱۱۱ میں یہ حدیث ہے۔

علی بن احمد الدقاق عن حمزة بن القاسم  
عن علی بن جندب الرازی عن ابی عوف  
عن الحسن بن علی عن عبد الرزاق  
عن ایمیہ عن مین مولى عبد الرحمن  
بن عوف عن عبد الله بن مسعود قال  
قلت للنبی صلعم یا رسول من یفعلک  
اذا مت فقال یفعل کل نبی وصیه  
قلت فمن وصیک یا رسول الله  
قال علی بن ابیطالب فقلت کمر بعیش

علی بن احمد وفاق نے حمزہ بن قاسم سے انھوں نے علی  
بن جندب راہی سے انھوں نے ابو عوف سے انھوں نے حسن  
بن علی سے انھوں نے عبد الرزاق سے انھوں نے امیہ سے  
انھوں نے مین مولا عبد الرحمن بن عوف سے انھوں نے  
عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا ہے کہ کہا میں نے یا رسول  
آپ کو کون غسل دے گا جب آپ رحلت فرمائیں گے ارشاد  
فرمایا کہ غسل دینا ہے ہر نبی کو اسکا وصی کہا میں نے کون  
ہے وصی آپ کا یا رسول اللہ فرمایا وہ علی بن  
ابطالب ہیں۔ میں کہا میں نے کئے دونوں تک



بعد از یار رسول الله قال ثلاثين سنة  
 فان يوشع بن نون وصي موسى عاش بعد  
 ثلاثين سنة وخرجت عليه صفراء بنت شبيب  
 زوجة موسى فقالت انا احق بالامانة فقاتلها  
 فقتل مقاتلها واسرها فاحسن اسرها  
 وفيها انزل الله تعالى وقرن في بيوتكن  
 ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى

زندہ ہونے کے بعد آپ کے یار رسول اللہ حضرت نے فرمایا  
 تیس سال اس لئے کہ یوشع بن نون وصی موسیٰ تیس سال  
 زندہ رہے بعد موسیٰ اور یوشع کیا تھا یوشع بن نون پر صفراء بنت  
 شیبہ نے بیعت کی کہ وصایت اور امامت میں میں تم سے زیادہ  
 ہوں پس یوشع نے مقابلہ کیا اسی زوجہ موسیٰ سے پس قتل کے لئے  
 حارون و مددگار اس کے اور زوجہ موسیٰ کی میسر کر لیا اور بیکار کر لیا  
 انہیں کے پاس میں خدا کا قول کہ اور تو کہو دینی بھائی میری رہو  
 اور اگلے زمانہ جاہلیت کی طرے اپنا بناؤ سنگار نہ دکھائی پھر وہ

روئے الاحباب ج ۱ - اول - ۳۹۲ مطبوعہ انوار مہدی لکھنؤ قرب وفات النبی کے حال میں ہے ۔

حضرت چشم کشا دو گھنٹے اسے عایشہ بن نزدیک  
 شہر بارہ فرمود کہ دیر نہ ترا دیت کر دم امروز  
 وصیت یہاں است بایا کہ بآن موجب عمل نانی  
 بعد اسے آنکہ با تمام مطہرات پر وہ عتست و  
 طہارت گفت بر شہر بارہ کہ گوشہ خاہ مخمور نگہ دار  
 و خود را از نظر نامحرم مصئون و محفوظ دستور  
 دار و چنانکہ حق تو کے فرمود و قرن فی بیوتکن  
 ولا تبرجن تبرج الجاهلیۃ الاولى

و رسول خدا نے آنکھ کھول دیا اور فرمایا اسے عایشہ نزدیک بہاؤ  
 اُن سے فرمایا کہ جو وصیت کی گئی ہے آج بھی وہی وصیت  
 ہے اُسی پر عمل کرنا ۔ ایک وصیت میں ہے کہ کل از ورج  
 سے مخاطب ہو کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا دم ہے  
 کہ اپنے گوشہ خانہ کو نگاہ رکھتے ہوئے نظر نامحرم سے  
 پوشیدہ اور مخفی رہو جیسا کہ خدا نے تم لوگوں کے  
 پاس میں فرمایا ہے (ترجمہ) اور قرار کر ڈو اپنے گھر و زمین  
 اور دکھائی نہ پھر جیسا دکھانا دستور تھا پہلے امتدادی کا

ناصح التواریخ ج ۱ - اول - کتاب اول مطبوعہ طہران میں ہے ۔

صفورا دختر شیبہ کہ شیبہ موسیٰ بود در یثوقت  
 با یوشع بر خوردید و باغوا و تن از منافقین در  
 مخالفت یوشع صد ہزار تن باو سے موافقت  
 نمود و ہویہ سنگان خود را برداشتہ بزم آنحضرت  
 بروں شد یوشع علیہ السلام نیز دفع تہر وین ریان  
 برست و پاسے بزرگ ساز کردہ با ایشان متصادم  
 و انجھاعت را بشکست و صفورا را با سیری گرفت  
 و باو سے گفت چون با غیر خدا ہم بالین بودہ من  
 از تو انتقام نخواہم کشید و کینہ را با موسیٰ گذاشتہ

صفورا دختر حضرت شیبہ جو حضرت موسیٰ کی زوجہ تھیں  
 یوشع وصی موسیٰ سے ناخوش ہو گئیں اور دو منافقوں  
 کے پیہانے سے حضرت یوشع مخالف ہو کر ایک لاکھ آدمیوں  
 سے کہ صفورا سے ملی گئے (صفورا) اپنے مددگاروں اور  
 ہمراہیوں کو میکہ حضرت یوشع سے لڑنے کیلئے بل گئیں یوشع  
 علیہ السلام بھی سرکشوں اور منافقوں کے دنیہ کیلئے آمادہ  
 ہو گئے اور فرج کثیر جمع کر کے ان سے جنگ کی اور لوگوں  
 شکست دی صفورا کو قید کر لیا اور اُن سے کہا چونکہ تم ہنہر  
 خدا یعنی حضرت موسیٰ کی بیوی ہو اسلئے میں تم سے عقاب

کہ درہ وز معاد با تو مصفا فرما

انعام نہ لوگیا اور تواسے جمال کمال کا بڑا شرف ہوئی پڑھو  
ہوں تاکہ وہ بروز قیامت تم سے مواضع فرمائیں

تنبیہ جیسے صفورا زوجہ موسیٰ نے دو منافقوں کے ہیکل سے حضرت یوشع پر دروغ کیا ویسے ہی حضرت عائشہ کو بھی وہ شخص شینگ  
چنانچہ روئے اللہ اجاب جمال الدین حضرت۔ ق ۱۱۱ ص ۱۹۱ مطبوعہ مطبعہ تیج بہادر امین آباد لکھنؤ ۱۹۰۹ء میں ہے۔

کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بلکہ خاندان ام المومنین ام سلمہ  
رضی اللہ عنہا رفت چہ سے نیز نہ بینہ بزم ہنگام  
بکر رفتہ بود و بعد از تقدیم مراسم تسلیم و تحیت باوے  
گفت اے دختر ابواسید بدرستیکہ تو اول ضعیفہ ہستی کہ  
در راہ خدا و رسول ہما جہزت کردی و بواسطہ شرف  
فراش حضرت رسالت عظیم الشان و رفیع القدری  
و از میان اہمات مومنین تجویس و مزایا متنازی بر تو  
پوشیدہ شد باشد کہ جاسے از غوغایان بدرامیر مومنان  
عثمان بن عفان خود را داند خستہ اور القتل آوردند  
و اکنون جیسے اند ہوا و از آن آن خلیفہ مقتول و مظلوم  
در حد و آن درآمدہ اند کہ از قاتلان او انتقام کشند  
و ایشان را بہ قصاص رسانند و مرا اخبار کردند کہ  
عبداللہ بن عامر در بصرہ عدد ہزار شصت و ہوا  
دارد کہ ہمہ ایشان براسے واقع عثمان غضبناک و جملہ  
طالب خون او گشتہ اند من ہی ترسم کہ میان مسلمانان  
بر سر این قضیہ مجاہدہ و قتالہ واقع گردد چہ خود اگر  
در سیر بجانب بصرہ با ما موافقت فرمائی شاید کہ حد انتقام  
بسبب اصلاح این امر نماید راوی گوید پس ام سلمہ  
بسخن درآمد و گفت اے دختر ابو بکر تو بخون عثمان  
باز خواست میکنی و بچدا سوگند کہ اذا شد مردان تو

کہ بحالت قیام کہ ایک ان حضرت عائشہ حضرت ام سلمہ سے  
لئے کہیں حج کیلئے کہ الی حقین بدرسم سلام حضرت  
عائشہ حضرت ام سلمہ سے لکھ لے بنت برائیدہ تم  
اول دعویٰ لی بہ بخون نے لہذا میں تہمت کا اور پہلے  
شرف زوجیت تمہاری شان و منزلت عظیم ہے اور  
تم اہمات مومنین میں اپنے فضائل کے وجہ سے  
خصوصیت کے ساتھ ممتاز ہو جاؤ تم پر پوشیدہ نہ ہوگا  
کہ بنامیوں کی ایک جماعت نے میرا لہذا میں عثمان کو لکے  
گھر میں گھسکر قتل کیا اب اس خلیفہ مقتول کے ہوا و اسٹن  
نے ارادہ کیا ہے کہ قانون سے انتقام لیں اور بچے معلوم  
ہوئے کہ عبداللہ بن عامر نے بصرہ میں ایک لاکھ  
توئے مبلغ فراہم کی ہے اور وہ سب حضرت عثمان کے  
واقعہ پر غضبناک اور طالب قصاص ہیں۔ میں  
درونی ہوں کہ اس قضیہ کی وجہ سے مسلمانوں میں  
مجاہدہ اور قتالہ واقع ہوگا۔ کیا اچھا ہو اگر سفر  
بصرہ میں تم بھی میرے ساتھ موافقت کر دہا  
خدا مہلگوں کے سبب سے اس امر کی اصلاح  
کر دے اور خون عثمان کے قصاص کا عقدہ توفیق  
کھولے۔ ام سلمہ نے کہا اے دختر ابو بکر تم خون  
عثمان کا بدلہ لینا چاہتی ہو حالانکہ قسم بخدا تم ان پر

سے قرین کتاب روئے الاجاب اسطہ فی ذکر الصحاح اللہ مولوی صدیق حسن خان میں ہے۔ و کتاب روئے الاجاب للسید جمال الدین  
نجدت حسن الیونکن تیسرت ششہ صحیحہ سنہ خالیۃ عن الاحاق و التحریف و مدارج الشیخ عبدالحق المرقوسی و السیرۃ النابیۃ و المواعظ اللہ  
من مولات التبر۔



سب سے زیادہ مضبوط تھیں اور انکو غسل کے نام  
 سے یاد کرتی تھیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل کو اور غسل  
 کے فضل کو۔ پس یہ عجیب بات ہے کہ اگر تو تم  
 انکو سب دشمن کے ساتھ یاد کر کے کفر سے منسوب کرتی تھیں  
 اور آیت ان کو امیر المؤمنین اور خلیفہ مقتول و  
 ظالم کہتی ہو اور انکے ساتھ میں اہل تعزیت و نصیبت  
 بکراؤں جماعت کا ساتھ دیتی ہو جس نے علی پر خروج  
 کیا ہے منوط طلب خون عثمان کے متعلق قرار  
 خیال بالکل نامناسب ہے کیونکہ وہ بنی عبد مناف  
 سے تھے اور تم بنی تیمم ہو اسے عائشہ انوس ہے  
 کہ تم اس گروہ سے موافقت کرتی ہو جس نے  
 علی بن ابیطالب پر شکر کشی کی ہے حالانکہ علی ریل  
 مقبول کے بھائی اور داد اور قاطعہ زہرا کے شوہر  
 ہیں (اسے عائشہ) علی کا مرتبہ خلافت و ریاست  
 و ریاست اہل رد و گار کے نزدیک مسلم ہے اور اصحاب  
 مہاجر و انصار نے انکے مرتبہ خلافت کو قبول کر کے انکی  
 بیعت کی ہے اسکے بعد حضرت ام سلمہ نے حضرت علی کے  
 بعض فضائل و فضائل کا ذکر کیا۔ عبد اللہ بن  
 زبیر گھر کے بیرون در پر کھڑے ہوئے یہ سب باتیں  
 سن رہے تھے۔ وہیں سے انھوں نے آواز دی کہ  
 اسے ام سلمہ تم کو جو آل زبیر سے عداوت  
 ہے اس کو میں جانتا ہوں ام سلمہ نے اندر سے جواب  
 دیا کہ تم ہی باپ بیٹے تو عائشہ کے لے جاتے  
 پر تلے ہو۔ کیا مختار اگمان ہے کہ علی کی زندگی  
 میں مہاجرین و انصار تمہارے باپ زبیر  
 اور ان کے مصاحب طلحہ کو اختیار کرنے  
 پر راضی ہو سکتے

بودی اندر کے قمر و قصب و اور پانچ نام منی  
 خود ہی مگر ہر غسل و می گفتی لعن اللہ لعنہ  
 و قتل اللہ لعنہ و دید و از سب دشمنی کو کیا  
 و بکفر منسوب می ساختی و امر و زامیر المؤمنین  
 و خلیفہ مقتول میگوئی و خود را در تفسیر و بصورت  
 اہل تعزیت و نصیبت می نمائی و موافقت  
 میکنی باہلے سے مگر بر علی بن ابیطالب خروج  
 کنند چه مناسب با تو داد و در طلب خون عثمان  
 حالانکہ وہ مرادیت از بنی عبد مناف و تو  
 ضعیفہ از بنی تیمم و نیکی است اسے عائشہ متفق با طائفہ  
 دشمنی کہ خروج میکنند بر علی بن ابیطالب کہ میان  
 او و حضرت رسالت سلسلہ اخوت و مصاہرت  
 محکم است و پسر عم رسول و زوج بنول است  
 و مرتبہ خلافت و ریاست و وراثت در میان  
 اہل رد و گار و سے را مسلم جمہور مہاجر و انصار  
 از حضار اصحاب مدینہ با او بیعت نمود و بخلافت  
 و حکومت عائشہ اہل اسلام اور قبول فرمودہ  
 اند و فضائل منہ از فضائل و کمالات و فضائل و  
 حالات علی بن ابیطالب بر عائشہ خواند عبد اللہ  
 بن زبیر بر در سراسر ام سلمہ ایستادہ بود و جبکہ  
 سخنان اور اکہ با عائشہ می گفت پتھریل می شنود  
 از بیرون سراسر باہگ بر ام سلمہ زد کہ اسے دختر  
 ابو امیہ اترا نشاختہ بود ہم عداوت ترا با آل  
 زبیر زانی ان قال ام سلمہ از اندر زن سرے  
 بجواب عبد اللہ شغولی گشتہ گفت تو پدر تو  
 مرا و رای برید زانی ان قال اگمان می بری مہاجر  
 و انصار را کہ راضی و خوشنود شوند بر پدر تو

نہیں کہ شہر لہجہ عالیہ نسیم علی ہر مومن نہ  
موسم کے دلی ہیں۔ عبد اللہ بن زبیر  
نے کہا کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ کی  
زبان سے کبھی نہیں سنی۔

ام سلمہ نے کہا اگر تم نے نہیں سنی تو  
تاری خالہ عائشہ نے سنی ہے اُن سے  
پوچھ لو اور میں نے رسول بقول کو  
یہ سننا سنا ہے کہ عسل  
خلیفہ و نائب بن ہر س تم سب پر  
سیری حیات میں اور سیری ۲۲  
میں ہیں جو شخص افزائی کرے علی کی ہیں  
تحقیق کہ افزائی کی اُس نے میری اسے عائشہ  
بولو تم نے یہ حدیث رسول اللہ سے سنی ہے  
حضرت عائشہ نے کہا کہ ہاں سنی ہے۔ ہیں حضرت  
ام سلمہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ اسے عائشہ جس  
امر میں تم کو پیغمبر نے خون دلایا ہے اس سے  
ڈرو اور صاحبہ کلاب خواب نہ ہو اسے عائشہ میں ہم  
دیکر پوچھتی ہوں کہ کیا تم نے رسول کو یہ کہنے  
ہوئے ہیں کہ غریب سیری ایک بی بی پر چشمہ  
خواب کے کئے شور کرینگے جو شرکیہ بل بجاوٹ نہ  
جوگی اور سبقت آنحضرت نے یہ ارشاد فرمایا اس وقت  
جو غزوت میرے ہاتھ میں تھا غایت اضطراب کو جسے گرگا  
انگشت نے مجھے سبب اضطراب دریافت  
نہرایا تو میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ  
میں اس خیال سے مضطرب ہوں کہ کہیں  
دوبلی بی میں نہ ہوں۔

زبیر و صاحبہ اور عائشہ علی اور ملک احیا باشت۔  
حالانکہ وہ بقول پیغمبر علیہ افضل الصلوات و  
اکمل الخیات دلی ہر مومن و مومنہ بود عبد اللہ  
بن زبیر گفت ما این حدیث را از زبان آن  
سرور در بیچ ساعتی از ساعات شنیدہ ایم  
ام سلمہ گفت اگر تو شنیدہ خالہ تو کہ عائشہ است  
شنیدہ و انیک خالہ تو عائشہ حاضر است  
بہر س کہ شنیدہ یا نہ و تحقیق کہ شنیدہ ام  
از پیغمبر صلعم کہ میفرمود علی خلیفتی علیہ فی  
حیاتی دنی ماتی خون عصاہ فتد عصافی  
اسے عائشہ گوہی سبھی کہ اذان سرور چنین  
شنیدہ عائشہ گفت آہ اسے آنگاہ ام سلمہ از  
روئے نصیحت و نیک خواہی گفت اسے  
عائشہ بترس از خدا اسے در نفس خود در  
امرے کہ ترا رسول صلعم از من ترمانیدہ و  
بایش صاحبہ مکان جواب و گفت اسے  
عائشہ سوگند میدہم ترا بخدا کہ از پیغمبر صلعم  
نہ شنیدی کہ فرمود کہ بے گذرد از شما و  
روز ہا کہ مکان آب جواب بریکے از اذواج  
من صیاح و نیاہ کنند و آن زن کہ این  
واقعہ اور پیش آید در بیان الی یعنی و فساد و  
وقتہ و عناد باشند و در آن زمان کہ حضرت  
این می فرمود من اناسے در دست داشتم  
از غایت اضطراب و قلق از دست من بیفتاد  
آن سرور رو بجانب من کرد و التفاتے  
فرمود و موجب اضطراب و افتاد آن  
اناسے آب از من پرسید گفتیم یا رسول اللہ















بن ادریس عن ابیہ عن قیس بن مسلم عن طارق بن شهاب قال قال یحییٰ  
لعمرو علیہما السلام انزلت هذه الآية لا یخذناہ  
عید الا یوم اکملت لکم دینکم قال عمر  
قد علمت الیوم الذی انزلت فیہ واللیلۃ  
القی انزلت لیلۃ الجمعة ونحن مع  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان

بن ادریس نے اپنے باپ سے اس سے قیس بن مسلم  
اس نے طارق بن شهاب سے کہا ایک جو وہ نہ ہو  
اگر ہم پر یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوئی  
تو ہم اس دن کو عید قرار دیتے تھے کہا کہ میں جانتا ہوں  
جس دن یہ آیت نازل ہوئی اور وہ شب جمعہ  
نازل ہوئی وہ شب جمعہ تھی اور ہم حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
عرفات میں -

واضح ہو کہ یہی حدیث نمبر ۱۱۳ صحیح مسلم میں حدیث دوم ہے جسکو ابو بکر بن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن ادریس کے واسطے  
قیس بن مسلم کی سند سے لیلۃ النحر کے لفظ کے ساتھ بیان کیا ہے اور حدیث مذکورہ میں اسحاق بن راہویہ نے عبد اللہ بن ادریس اور قیس بن  
مسلم کے واسطے طارق بن شهاب سے لیلۃ النحر کے لفظ سے کہا ہے جسکو علامہ نووی نے لیلۃ النحر لفظ یعنی شب دہم دی الحجہ ماننے پس  
عرفات میں چھینبہ ہوا یعنی ۹ ذیحجہ عرفہ (چھینبہ) آنے والی شب دہم دی الحجہ شب جمعہ جن سب کا ابطال اور اسکا اختلاف بخاری و مسلم و ترمذی  
میں وجہ کامل گذر چکا ہے عبد اللہ بن ادریس عثمانی ہے جو حضرت امیر کا مخالف تھا اور قیس بن مسلم مرجہ (فارسی) ہے جسکے پاس  
میں رسول اللہ کی حدیث ہے کہ ان کے واسطے کچھ حصہ اسلام میں نہیں جسکے راوی ابن عباس عمر بن خطاب ابن عمر رافع بن  
خدیج بن دیکھو صفحہ ۲۷۲

نلا وہ ان وجہ کے نمبر ۹ بخاری صفحہ ۱۸۳ میں طبری کی مختصر حدیث ابن ابیہ کے طریق ابن عباس کے سند سے آئے  
الیوم اکملت لکم دینکم کا وہ شب جمعہ کے دن نازل ہونے کی جو روایت نقل ہے اس کو اسحاق بن راہویہ نے محمد بن  
کے واسطے ابن ابیہ کے طریق ابن عباس سے سورہ مائدہ الیوم اکملت لکم دینکم کا وہ شب جمعہ کے دن نازل ہونا روایت  
کی ہے اور امام نسائی نے سورہ مائدہ حضرت کے آخر عمر میں نازل ہونے کی روایت اخراج کی ہے دیکھو صفحہ ۲۲۱ کتاب نماز  
پس اسحاق کی ایک روایت آئے موصوفہ کے نازل ہونے کی عرفہ (چھینبہ) کی دوسری روایت وہ شب جمعہ کے دن  
کی ہے جس نے عرفہ کی روایت کو خود اپنی ہی روایت سے غلط کر دیا۔

تیسری روایت جو ربیع بن انس کی سند سے حجۃ الوداع میں ماہین کہ وہ حدیث کے اور وہ بھی اسحاق نے عبد اللہ بن  
ابی جعفر کے واسطے ربیع بن انس سے حجۃ الوداع میں سفر کی حالت میں سورہ مائدہ کے نازل ہونے کی روایت اخراج کی ہے جسکو  
تفصیل آگے نمبر (۱۱۵) طبری میں آسکی۔ پس آئے موصوفہ کا نزول یوم عرفہ میں ہر صورت اور ہر شکل سے باطل ہو گیا۔

دسٹھ میں آئے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک کا نزول واقعہ غدیر میں حدیث ولایت (من کنت  
مولا فلیک مولا) کے اعلان و اظہار کیلئے امام محمد باقر کی سند سے علامہ معنی حنفی اپنے عمدۃ القاری شرح بخاری میں وارد کر چکے  
ہیں انہیں امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت آئے اکمال دین کے نزول کی واقعہ غدیر میں تفسیر مجمع البیان طبری سے صحت میں مذکور  
ہے جسکے بعد ۸۱ یوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے یہی مدت ابن جریر سے جو شیوخ حدیث سنن نسائی میں وارد ہے۔

ابن تیم محمد بن المشفق کی خبر جو حدیث نقلیں اور حدیث فقہیہ کہ بیان کرتے ہیں جیسے شیخ مسلم صاحب نے حدیث آیا کہ امانی

چنانچہ ضابطہ نمائی ص ۶۶ حدیث نمبر ۱۰۱ طبرستان کا متن طبع شہر العباب ص ۳۰۳ گھنٹی باقی ہے۔

ابن ماجہ محمد بن المنشی قال حدثننا یحییٰ بن حماد قال اخبرنا ابو عوانہ عن

میں نے کہا کہ میں نے اپنے لیے ایک اور عورت کا نام بھی لیا ہے۔

عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم قال  
لما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول خدا حجۃ المودع سے واپس ہوئے اور

شمر قالی کافی قدر دعیت حاجبت انی

اور میں نے قبول کیا ہے سو میں تم میں دو گراں قدر

من الاخر کتاب الله وعتق اسلمی  
یا انظر واکیف تخلطونی فیها و انما

من یقتدا قاتلہ یزد (عنه الخوض) ثمر  
تجدید دوسرے حضرت پیری جو میرزا علیت ہیں ہیں  
انکر کر و کر کہیں خاکہ کر کے تریب میرزا علیت کہ

ایک دو مسرت سے جہان پرنگ پہانک کہ توین میرے پاس

وَمَنْ تَعَزَّزَ بِمَدِينَةٍ فَلَهَا مِائَةٌ أَوْ كَثُورٌ مِمَّا قَبْلُ  
وَمَنْ يَأْتِهَا خِطَابٌ لِمِائَةٍ فَلَهُ مِائَةٌ مِثْلُ  
أُولَئِكَ نَفِثَ فِي قُلُوبِهِمْ لَقَدْ أَرْسَلْنَا  
رُسُلًا بِآيَاتِنَا فَتَلَاكَ بَرْقًا بَرَقَ

ن وَالْاٰهَ وَعَادٌ مِّنْ عَادٍ اِهْلًا فَفَقُلْتُ

یہ سہ ماہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دشمن رکھ اسکو جو ملی کو دشمن رکھے اور حیل کچھ ہیں

اكان في الدوحات احد الارواح بينيه  
 كرمين في ذنوبهم منكم كما كتمت بولافه في حديث منكم

سفر یا ہنہ  
(۱۹۳۲ء) کی یہ حدیث ہے

تالیا یحییٰ بن مسعود عن عائشة بنت  
عمر بن الخطاب عن عائشة بنت

[illegible]

فَوَلِيَّكُمْ قَالُوا صَدَقْتَ ثُمَّ  
 بَوْنُ - اسی نے عرض کیا کہ آپ نے سچ کہا پھر حضرت

ن بید علی فرقا شرفاں ہذا اولیٰ



اور میری طرف سے حکام جو چاہتے والے اب بھی دور کو  
اسکو جو دوست کے علی کو اور دشمن رکھ کر اس شخص کو جو دشمن کے

عن ابی اسحاق عن حبشی بن جنادۃ  
الشکونی قال قال رسول اللہ صلی  
منی و اذا منه ولا یؤدٰی عنی الا ان انا و  
علی۔

ابن اسحاق نے حبشی بن جنادہ سے روایت کی ہے کہ  
فرمایا رسول اللہ نے کہ علی مجھے ہے اور میں علی سے ہوں  
اور نہ ادا کرتے میری طرف سے کوئی اگر  
میں یا علی۔

تاریخ الدولہ مطبوعہ (لیدن) یورپ اور تفسیر جامع البیان طبری مطبوعہ مصر ۱۳۲۱ھ ہارانی مطبوعہ ۱۳۲۲ھ  
یہ ابن جریر طبری بھی اپنی تاریخ مذکورہ کے ج۔ اول حصہ چہارم ص ۱۵۱ میں اسی ۲۵ ذیقعدہ کی روایت کی ہے جبکہ  
ذیقعدہ کی پانچ روایتیں باقی تھیں

قال ابن جرير فلما دخل ذو القعدة من  
هذو السنة اعني راء تجوز النبي الى الحج  
فاموالنا من بنجها ذله محمد ثنا ابن حميد  
ثنا سلمة عن ابن اسحاق عن عبد الرحمن  
بن القاسم عن ابيه عن عائشة زوج النبي  
صلى الله عليه وسلم قالت خرج النبي صلى  
الله عليه وسلم ليالى يتيين من ذي القعدة

كما ان جرير يرى في حكاية رسول بواحدة فبقده سنة  
رسول فله حج كسنة تيارى فرأى اور لوكون كوحي  
تياى كا حكم واپس حديث بيان كي هم سے ابن حميد  
نے کہا حدیث کی ہم سے سلمہ نے ابن اسحاق سے اپنے  
ابن قاسم سے اُس نے اپنے پردہ قاسم سے اپنے حضرت  
عائشہ زوجہ رسول خدا سے کہ نکلی رسول خراج کے ارادے کو  
۵ ذیقعدہ کو جبکہ ذیقعدہ کی پانچ راتیں باقی تھیں۔

سلطه النفاذ ابو عبد الرحمن بن شبيب بن علي الخراساني ثم المعري الخاقاني احمد المهرزي و الامام ابو اوفى و الخاقاني المتشتمين عن قول الامير هو اعطى من  
سلطات سنة ثلاث و ثمانمائة - و انما ذكر في كل الواجب اكتشف الظنون من به خفا في فضل من بن الخاقاني و في سنة ١١٤٠ م ابو عبد الرحمن احمد بن شبيب  
الخانقاه و في ثلاث و ثمانمائة سنة فتح الباري شرحه عظيم تاجي حافظ بن يحيى بن به و اوعب من جهم شافيه (ابن شافيه علي) من الاطراف الحيات السالفي الخاقاني  
سنة ١١٤٠ م تجميع محرق يمينه كواكب صيد ١٢٠ و اراك ٢٩ سنة كثير الاورع و مرسل من ١١٤٠ م يمينه كواكب صيد ١٢٠ م سفر ٢٠٠ م  
باز و يمينه ٢٠٠ م و ان بر ختم من جهم اصطلاح من بسيد ١٢٥٥ م و من كوكبيه كين من جيا كه متاج الرضا و شيخ الدين خايناد و حقه مبدع و اراك  
كله مشتمل من جبه - و اواب زنج از اهل اسلام مقرر كذا كذا از محرم تا آخر بر سبيل تعاقب اولي سى روزه و دوم سبت نه روزه مقرر درين سال  
بسيد و كيه با اعتبار آد و نك بسيد و سبب و نجاه و چهار يوم باشد و كيه سبب و نجاه و پنج يوم و آن چنان است كه هر شش سال را قمرى قرار  
و در هر قرن نوزده سال كيه است اينى افزون اگر اهل شمسى روزه و دوم سبت نه روزه باشد و اير كه زنجيه سبب است و نه روزه باشد من  
بازده سال و زنجيه را سنى روزه غير نه -





ابو جعفر محمد بن جریر الطبری صاحب

کی طرحت ابو جعفر محمد بن جریر الطبری صاحب تفسیر تاریخ

التفسیر و التاریخ فی جمیع فروع الجدلین

نے خاص قیصر کی ہے اب تو بلدین مرتب کی ہیں۔

جارت مذکورہ میں ۱۸ ذی الحجہ کو کیشنبہ ۹ ذی الحجہ عرفہ و حیدہ یکم ذی الحجہ (پنجشنبہ) ۲۹ ذی الحجہ (چارشنبہ) ۳۰ ذی الحجہ (پنجشنبہ) یعنی چارشنبہ باقی سے سفر حج فرما کر ۱ ذی الحجہ سے قرار دیا ہے جسکی تفصیل میں حافظ ابن حجر عسقلانی اپنے فتح الباری شرح صحیح بخاری نمبر ۱۰۰۰ باب حجۃ الوداع ص ۵۵ مطبوعہ انصاری دہلی ۱۳۰۴ھ میں لکھتے ہیں۔

من حی یث ابن عیاض ان خروجہ من

حدیث ابن عباس میں ہے کہ حضرت کا دین سے روز

المدینۃ کان الخمیس یقین من ذی الحجۃ

ہوتا اس وقت ہوا جبکہ اذیت دکن پانچ راتیں باقی تھیں

الخروج المصنعت فی الحج و الخرجہ ہو و

اور بخاری نے اس حدیث کو حج میں ذکر کیا ہے اور بخاری

مسلم من حدیث عائشۃ مشابہ وجزم

و مسلم نے حدیث عائشہ سے ہی مثل اسکے روایت کی ہے

ابن حزم بیان خروجہ کان

اور ابن حزم نے یقین کیا ہے کہ حضرت کی روانگی بروز

یوم الخمیس فیہ نظہ لان اول ذی الحجۃ

پنجشنبہ تھی مگر اس میں نظر ثانی ہے اس کے گریں

کان یوم الخمیس قطعاً لما ثبت و

اسان پہلی ذی الحجہ یقیناً پنجشنبہ کو تھی وہ جو ثابت ہے

فوا تران و قد فرقتہ کان

کہ حضرت کا وقت عرفہ فرما کر بروز جمعہ خاتو سین ہو گیا

یوم الجمعة فتعین ان اول الشهر

کہ ایک کی پہلی پنجشنبہ تھی لہذا حضرت کی روانگی بروز پنجشنبہ

یوم الخمیس فلا یصح ان یکون خروجہ

سین ہو سکتی بلکہ ظاہر ضریر ہے کہ حضرت کی روانگی

یوم السبت بل ظاہر الخبر ان یکون

بروز جمعہ ہوئی اسکی صحیحین میں اس نے روایت

یوم الجمعة لکن ثبت فی الصحیحین عن

کی ہے کہ ہم لوگوں نے نماز بنی سلوات اصرطیہ

ان صلینا الظهر مع النبی صلی اللہ

کے ساتھ مدینہ میں چار رکعت ذوالحلیفہ میں دو رکعت

علیہ وسلم بالمدینۃ اربعاً ذی الحلیفۃ

پڑھی یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ

رکعتین فدل علی ان خروجہم لحدیث یوم

ان حضرت کی روانگی بروز جمعہ تھی لہذا اب کوئی

الجمعة فما یقی الا ان یکون خروجہم

بات باقی نہ رہی پھر اس کے کہ ہم قائل ہوں کہ ان

یوم السبت و یحتمل قول من قال لیس

حضرت کی روانگی بروز شنبہ ہوئی اور ان کو گو کا قول چون

یقین ای ان کان الشهر ثلاثین

نے کہا ہے کہ پانچ راتیں باقی رہی یقین اس سے مراد یہ ہو

فا تفرق ان جاء تسعاً و عشرین

کہ اگر ۳۰ دن کا مہینہ ہو تو پانچ راتیں باقی رہ سکتی مگر

فیکون یوم الخمیس اول ذی الحجۃ

اتفاق یہ ہوا کہ ۲۹ کو چاند نکلا لہذا یوم پنجشنبہ پہلی ذی الحجہ ہوئی

بعید و منی اربعۃ لیاالی لا خمس و یجوز

پارہاتون گذرے پر نہ پانچ راتوں پر اور اس تقریر سے

تلتفق الاخبار ہکذا جمیع الحافظ

موافقت ہو جائیگی اخبار میں اور یہ طرح جسے کیا ہے۔

عبد الدين بن كثير من الروايات وقرئ  
هذا الجمع بقول جابر ان خرج منس  
يقين من ذي القعدة او اربع وكان  
دخله صلى الله عليه وسلم مكة يوم  
كما ثبت في حديث عائشة وذلك يوم  
الاحد وهكذا يؤتى ان خروجه من  
المدينة كان يوم السبت كما تقدم  
فيكون مكة في الطريق ثمان ليال وهي  
المائة الوسطى

محمد و صدیقین ابن کثیر سے روایات میں درج ہے کہ  
 کی غرض سے اس قول کا یہ ہے کہ ان کے کہنے کا کوشش  
 اس وقت روا نہ ہوئے کہ بائیں رتھن ذابندہ کی وجہ سے  
 بائیں رتھن اور حضرت مسلم کے میں چوتھی ذبح میں  
 کو داخل ہوئے بیجا حدیث عائشہ میں ہے اور یہ  
 ان کی شبہ تھا۔ یہ تو یہ ہے اس بات کا کہ حضرت کی  
 روائی پرور مشین ہوئی بیجا کہ گذر اس بنا پر ہوتا  
 میں حضرت کو آٹھ رتھن گذر میں۔ مسافت  
 وسطی سے۔

عبارت مذکورہ حافظ ابن حجر سے ابن عباس اور حضرت عائشہ کی روایتیں جو سند و طریقہ کی کچھنی بن سید کے واسطے سے صحیحین (بخاری اور مسلم) میں مذکور ہیں۔

نیز حضرت جابر کی روایت وہ بھی صحیح بن عبد کے واسطے مروی ہے اور حضرت جابر کی دوسری روایت جو تھی اذیکبر کے داخلہ کی ہے اذیکبر صفحہ ۲۷۱

[illegible]

لیکن ۲۹ ذیقعدہ سے کل سات راتیں ہوتی ہیں جو دس منزلوں کے لئے کرنا چاہئے۔ لیکن میں اسے ۲۹ کی رویت  
چار شبوں بانی ذیقعدہ کی تاریخ پر گزرا صحیح نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ ایسے ہی ۲۰ ذیقعدہ کی تاریخ سفر قرار دینا بھی صحیح نہیں ہے  
اور جو حضرت جابر کی روایت میں پانچ بانی تھے یا چار کا فرضی پردہ ڈالا گیا ہے وہ بھی صحیح نہیں ہے دیکھو صفحہ ۲۵۰

نیز کہ یہ روایت اور صحیحین والی کل روایتیں یحییٰ بن سعید کے واسطے والی سب پانچ شیون باقی ذیقعدہ کی ہیں۔ یہ سب  
 روایتیں صحاح ستہ کی ہیں جنکی روایتوں کو غیر صحاح ستہ کی فرضی روایت بدل نہیں کر سکتی جبکہ سکا و جودھی نہ ہو۔ حضرت جابر  
 کی روایت کو علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں اسی پانچ باقی ذیقعدہ پر سفریخ زمانے کی وارد کی ہے اس میں کوئی ذکر پانچ یا چار  
 باقی کا نہیں ہے، اور اگر ایسا ہوتا جی تو اس سے ۲۵ یا ۲۶ ذیقعدہ مراد لیا جاتا جیسا کہ بعض لوگوں نے احتیاج کیا ہے۔ ہم نے  
 حاشیہ گذشتہ صفحہ ۲۷ میں ثابت کیا ہے کہ کسے ذوالحلیفہ تک منزلیں ہیں جبہن صرف تین منزلیں کہتے جھٹھہ رقم  
 یک پانچ دن میں طے ہوئیں اور سات منزلیں بھی باقی ہیں۔ اس لحاظ سے ماہ ذیقعدہ پانچ شیون باقی والی روایت سے کسی کی  
 نزیم نامکون ہے ہم نے صحیحین کی روایت کو اور صحابہ کے بیان سے پانچ شیون باقی کی روایت صحیح مان لیا ہے ورنہ اس مدت  
 میں بھی بالکل کلام ہے یہ منزلیں آٹھ شبانہ روز میں ہر گز طے نہیں ہو سکتیں لوگوں نے اس میں تصرف کر کے پانچ شیون کو بیان کیا



اور علامہ اسکے صحیح مسلم اور سنن نسائی اور تفسیر جامع البیان طبری کی روایت سے ۹ ذی الحجہ عرفہ کو پختہ کیا گیا ہے جس سے یکم ذی الحجہ (چہارشنبہ) ۲۹ ذیقعدہ (سہشنبہ) ۲۸ ذیقعدہ (دوشنبہ) ۲۷ ذیقعدہ (یکشنبہ) ۲۶ ذیقعدہ (شنبہ) ۲۵ ذیقعدہ (جمعہ) کا دن ہوتا ہے۔ جس جمعہ کو اس کی روایت باطل کر چکی ہے پس ۲۹ کی روایت ۳ شعبان والی بالکل دروغ اور باطل ہے جس جمعہ عرفہ ۹ ذی الحجہ کی صحیح ہو جانے کے لئے یہ تمام کا رد اشیانہ کی گئی ہیں وہ یوم جمعہ اور شب جمعہ کی اختلاف روایت سے حدیث مضطرب میں داخل ہونا چاہئے۔

امین صحاح ستہ کی روایات ۲۵ ذیقعدہ (۵ شعبان باقی) سفر حجۃ الوداع سے یوم عرفہ جمعہ باطل ہو چکا ہے جسکو حافظ ابن کثیر ۲۵ ذیقعدہ کو یوم شبہ قرار دیکر ۳ شعبان باقی سے یعنی ۲۹ ذیقعدہ (چہارشنبہ) سے یکم ذی الحجہ (پنجشنبہ) ۹ ذی الحجہ عرفہ (جمعہ) کا دن لائے ہیں جسکو اہالی کہہ کے روایت پر حوالہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اس سفر حج میں رسول خدا کے ہمراہ ایک لاکھ سے زائد صحابی تھے جو مدینہ سے مکہ یعنی شمال سے جنوب کی طرف سفر کر رہے تھے جس سے مغرب کے رخ نظر پڑتا آسان تھا بلکہ لازمی طور سے ۲۹ تاریخ کو مطلع پر نظر آنا اسلامی نزع تھا جو ضرور ہوا لیکن ۲۹ کی روایت نہیں ہوئی جسکے لئے اہالی کہہ (گناہم) کے ۲۹ ذیقعدہ کی روایت سے عرفہ جمعہ کو حج کیا گیا اور مراجعت پر ابالی مدینہ کے ۳۰ ذیقعدہ (پنجشنبہ) کی روایت سے یکم ذی الحجہ (جمعہ) جو حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ اور حضرت جابر کے پانچ شعبان گذرے پر واقع ہوا یہ صحابہ حجۃ الوداع کے سفر میں ہمراہ رسول خدا تھے۔ چونکہ دروغ بات کبھی بنائے نہیں جاتی اس لئے حافظ ابن کثیر کو مجبوراً ۳۰ ذیقعدہ پنجشنبہ سے یکم ذی الحجہ جمعہ (۹ ذی الحجہ عرفہ) کو (شنبہ) ۸ ذی الحجہ یوم غدیر کو (دوشنبہ) لانا پڑا۔

پنجم: اسی فتح الباری شرح صحیح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی جلد ۱۸ صفحہ ۹۵ باب مرض البیہ من الامم سہلی کے جواب میں یکم ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہونا قبول کرنا پڑا۔

وقت استسقلی ذلک السہلی ومن	لیکن الامم سہلی اور انکا تابعین نے قمری پر حضرت کی وفات
تبعہ اعنی کوذہ مات یوم الاثنين ثاني	دو شعبہ کے دن بارہ ربیع الاول کو ہوئی بڑا بھاری نخل
عشر شهر ربيع الاول وذلك اختتم	دار دیکھا ہے کیونکہ اس پر تو سب اتفاق ہے کہ غزوہ نبی کریم
اتفقوا على ان ذی الحجة كان اوله يوم	پنجشنبہ تھا اگر تین دن پہلے پورے تیس دن کے دن یا انیس
الخمیس فمما فرضت الشهور الثلاثة	بعض تیس کا بعض انیس کا تو کسی صورت سے
قوام او ناقص او بعضها لم یصح و	تاریخ دون محکم نہیں ہوتا اور علامہ باری اور حافظ
هو ظاهر لمن قامله واجاب البیاری	ابن کثیر نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ ہر کتابہ کہ تین دن
وابن کثیر باحتمالی وقوع الاثني عشر الثلاثة	پہلے پورے ۳۰ دن کے ہوں مگر اہل مکہ و مدینہ میں
کوامل وکان اهل مكة والمدینة	اختلاف ہوا ہوا بین طور کہ اہل مکہ نے ۲۹ ذیقعدہ
اختلفوا فی رویت هلال ذی الحجة	چہارشنبہ کی شام شب پنجشنبہ میں ذی الحجہ کا چاند
فراه اهل مكة ليلة الخميس لم يراه	دیکھا ہوا اور اہل مدینہ نے ۳۰ ذیقعدہ پنجشنبہ کی





امام سیلی بارہ ربیع الاول دو شنبہ کے وفات سے انکار کر کے آگے تجاوز کر گئے اور ۱۳ یا ۱۴ ربیع الاول دو شنبہ  
اجماع مسلمین سے کہتے ہیں حالانکہ خود ان کا قول ۲۸ صفر چار شنبہ ۲۹ صفر چار شنبہ جس سے یکم صفر چار شنبہ بارہ صفر دو شنبہ  
آتا ہے دیکھو حاشیہ ص ۲ کتاب ہذا۔

پھر اس کے بعد یکم ربیع الاول (چار شنبہ) ۱۲ ربیع الاول (دو شنبہ) نہیں آ سکتا۔ خود امام سیلی اور ابن اسحاق سے (جن کے  
میرے کے شاخ ہیں) ۲۹ صفر چار شنبہ سے یکم صفر چار شنبہ ۱۲ صفر دو شنبہ ہے بلکہ کل ارباب سیر اسی مخالفہ میں آگے جس کے  
بعد یکم ربیع الاول (جمعہ) بارہ ربیع الاول (دو شنبہ) ہوتا ہے یعنی گیارہ ربیع الاول دو شنبہ (وفات النبی) صحیح صحیح راویوں  
لیکن امام سیلی اپنے زعم میں ۱۳ یا ۱۴ ربیع الاول (دو شنبہ) عرفہ ۹ ذی الحجہ جو جس کے خیال میں لاسم ہوسے کچھ ہمسے ہیں جو  
ان کا خیال غلط ہے کیونکہ ۱۳ ربیع الاول (دو شنبہ) سے راجعت میں ۲۹ صفر (دو شنبہ) یکم ربیع الاول (دو شنبہ) ۱۳ ربیع الاول  
دو شنبہ کثیر الوقوع بیطہ سے ہوا۔ دیکھو نقضہ جنتری ہنر ایک ابن سعد کا پہلا خانہ ص ۱۹ جہین ۸ ذی الحجہ (دو شنبہ) ۹ ذی الحجہ شنبہ ہے  
اگر ۱۴ صفر ۳ کا لیا جائے تو یکم صفر چار شنبہ ۱۳ ربیع الاول (دو شنبہ) ممکن الوقوع کیسہ سے ہوتا ہے دیکھو نقضہ جنتری  
حرف (ب) ممکن الوقوع کا دوسرا خانہ ص ۲۱ اس میں بھی ۸ ذی الحجہ (دو شنبہ) ۹ ذی الحجہ عرفہ (دو شنبہ) ہوا۔

واضح ہو کہ حافظ ابن کثیر کے اس قول سے جو اوپر گذرا ۹ ذی الحجہ عرفہ سے بارہ ربیع الاول تک ترانوے دن اور سیلی  
کے ۱۳ یا ۱۴ ربیع الاول اجماع مسلمین سے ترانوے دن ہوتے ہیں۔ چونکہ آیہ اکمال دین کے تامل ہونے کے بعد رسول خدا کا شہ  
دن زندہ رہے اس لئے ۹ ذی الحجہ عرفہ کی روایت دروغ ثابت ہو گئی اور ۱۸ ذی الحجہ سے ۱۳ ربیع الاول تک ۸۴ دن اور گیارہ  
ربیع الاول پر ایک اسی دن ہوتے ہیں۔ جس سے چار دن کا فرق گیارہ سے چودہ ربیع الاول تک ہوتا ہے، اندر دے حدیث  
اکیاسی یوم کی مدت صحیح لگاتی ہے اور ۹ دن والی مدت صحیح نہیں ہوتی جس سے بارہ دن کا تفاوت ہو جاتا ہے۔ اگر اجماع  
مسلمین وار ۱۳ یا ۱۴ ربیع الاول (دو شنبہ) قرآ یا جلسے تو اس سے ۱۸ ذی الحجہ کو دو شنبہ کا دن اور عرفہ کو سنیچر کا دن ہے اور  
سنیچر کے دن کی کوئی روایت نہیں اور دو شنبہ کے دن کی یہ روایت ہے جس کو حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب فتح الباری  
شرح صحیح بخاری۔ ج ۱ ص ۱۸۰ باب قولہ الیوم اکملت لکم دینکم میں اس روایت میں سفیان نے عرفہ کے دن جمعہ ہونے  
میں شک کیا) وارد کیا ہے۔

ما اخرجہ الطبری بسند فیہ ابن لہیعۃ ابن جریر طبری نے ابن ابیہ کے طریق ابن عباس  
عن ابن عباس ان هذه آلاية نزلت  
یوم الاثنين۔  
کے سند سے کہا ہے کہ آیہ الیوم اکملت لکم دینکم بروزہ دو شنبہ  
نازل ہوا۔

حافظ ابن حجر نے جس روایت مذکورہ کا طبری کی سند سے ابن ابیہ کے واسطہ میں عباس سے روایت کی ہے وہ  
سورہ مائدہ کے ساتھ ہے جس کو حافظ موصوف نے چھوڑ کر صرف آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کو بیان کیا ہے۔  
اور حافظ غلطالی نے اپنی سیرت المصطفیٰ میں صرف سورہ مائدہ کا ذکر کیا ہے۔ دیکھو ص ۸۲ کتاب ہذا جس کی پوری  
حدیث تفسیر جامع البیان طبری۔ ج ۶ ص ۴۴ مطبوعہ ۱۳۲۱ھ سے نقل کی جاتی ہے۔







انھوں نے غلام بن ابی عمران فقیہ حدودی فقہ سے انھوں نے حبیش محلان یا تابعی ثقہ کے واسطے ابن عباس جبرست سے روایت کی ہے کہ سورہ مائدہ آیہ ایوم اکملت لکم دینکم بروزِ دو شنبہ نازل ہوا اور ابن کثیر کے یکم ذی الحجہ (جمعہ) سے ۹ ذی الحجہ کو اور شنبہ اور ۱۰ ذی الحجہ کو مذکور دو شنبہ اور مرحمت میں ۲۵ ذی القعدہ تا ۲۶ سفر حجۃ الوداع میں جبکہ بائیس و تین ذی القعدہ کی باقی بقینہ (۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵

پس اس حدیث کے دوم عرفہ (جمعہ) یا پنجشنبہ والی کل روایتوں کو عملاً اور امام شافعی کی مخریجہ و دروایت میں کہاؤں  
نے اسحاق بن ابیہسیم یعنی بن راہویہ سے <sup>حدیث</sup> میں روایت کی ہے باطل کر دیا کیونکہ ابن راہویہ کا اس روایت میں  
پنجشنبہ کہنا اور اس روایت میں دو شنبہ لانا سارے مضبوط ہے۔

جب ہم عرفہ والی روایت کے ابطال سے کماحقہ فارغ ہو چکے تو اب کوہِ اندھیکہ کے دن کے متعلق تحقیق کر رہے ہیں کہ  
اس تاریخ میں دو شبہ کے متعلق کلام ہے اس لئے ابن عباس کی روایت سے آیہ اکمالِ دین کے نازل ہونے کے بعد مولانا  
نے دنِ نذرہ بہت یعنی کیا ستون دن دو شبہ ہونا چاہئے اور بخشبہ کا کیا ستون دن دو شبہ اور یا ستون دن دو شبہ  
ہوتا ہے اور ۸ روزہ کا کیا ستون دن ۸ ربیع الاول اور یا ستون بارہ ربیع الاول ایسے ہی ۹ ذیحجہ عرفہ سے نوے دن  
پر ۱۱ ربیع الاول اور کیا نوے دن پر بارہ ربیع الاول ہر نقشہ جبری کثیر الوقوع محیط سے لیکر۔

پس ۱۸ ذی الحجہ یوم غدیر جسٹم کو پختہ کیا دن ہوا جسکی تاریخ کی روایت براہین طاری کی تیسرہ بخاری کے ص ۱۹۱ میں نقل ہے اور ابو سعید خدری کی روایت ص ۶۳ و ۶۴ و صفحہ ۷۵ کتاب ہذا میں ہے۔

اور ابن جریر کی مخرجه روایت کیا اٹھنی شعبن والی عیسا بن جریر طبری نے اخراج کی ہے۔ دیکھو ص ۱۱۱ کتاب ۱۱  
ابن جریر طبری کی مخرجه روایت ابن اسحاق کی سند کی جہین رسول خدا کا آخری ماہ صفر یعنی ۲۸ صفر میں ہونا وارد ہے

”الخارج الرسل الملوک صفحہ ۷۹۴ میں حلیہ یث ہے

قال ابن جریر حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمة: کہا ابن جریر نے کہ حدیث کی بہت سے ابن تیمیہ نے کہا حدیث کی بہت سے

عن محمد بن اسحاق عن عبد الرحمن بن الحارث  
 لم يزل ابن اسحاق يروي عن عبد الرحمن بن الحارث بن عيسى

[illegible]

ہے وہی مستحقین و مالک اور خدا ذات محمد بن حنیف بن یساف علیہ السلام فی صاحب السمیۃ الذی یعزل الیہ شعبۂ کان ابنہ

اس شخص سے ابن اسحاق بخلاف کار میں المومنین کی امداد میں ہوا جامع الشرائع کا ہے صحیح بن ابن اسحاق سے بہت دور امتیں کھائی میں اور غریبوں کی خدمت میں

اور اسلئے کہ ابن اسحاق کے سند پر ہر راہ تک پہنچنے میں دواؤں کی کڑواہٹ بھی محض ترغیب علیہ النبیؐ کی ایک نوعیت اور بھی حقیقت کے بیان میں ہے۔ علیٰ النبیؐ

والأخرون من مثلك الجفسي تأملهم بين يدي في حق سعيد بن زيد سعيد بن أبي حمزة عن أبيه عن ابن خزيمة قال أحد ثقاتنا من بني فزارة الخ

[illegible]

عنه في علمه القلبي في جزء القراءة وغيره والافضل وعمر ابن عثمان بن عفان وعبد بن عوف وعبد بن مسعود وعمران بن كلاب

عن يحيى بن معين انه ثقة وقال ابن ابى عمير مات سنة ٢٢٠ هـ





عن محمد بن اسحاق عن صالح بن کیسان  
عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله  
بن عتبة عن عائشة قالت و توفي  
رسول الله صلعم الاثنين عشرا ليلة  
مضت من شهر ربيع الاول في اليوم  
الذي اقدم فيه المدينة مهاجرا  
فاستكمل في هجرة عشر مئتين  
روایت کی ہے کہ وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بارہ ماہیں گزشتہ مہینہ ربيع الاول کی ہجرت کے  
میں کہ واپس ہوئے تھے رسول خدا ہجرت کر کے  
مدینہ میں پس دس سال کامل ہوئے۔

جس کہ حضرت مدینہ منورہ میں بارہ ربيع الاول (دو شنبہ) کے دن داخل ہوئے اس لئے بارہ ربيع الاول وفات بھی  
اگر گیا ہے ابن اسحاق کی یہ روایت بارہ ربيع الاول دو شنبہ کے داخلہ مدینہ کی تاریخ صارت ابن قتیبة صحیح سے لکھی ہے  
واما محمد بن اسحاق دخل رسول الله  
صلعم يوم الاثنين لاثنتي عشرة ليلة  
خلت من ربيع الاول  
اور محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ربيع الاول کو دو شنبہ کے دن  
جس کہ بارہ ربيع الاول جو مئین مدینہ منورہ میں داخل ہوئے

یہ دس سال مدینہ منورہ کا دس سال وفات سے پہلے بارہ ربيع الاول دو شنبہ کو جو اس کی پہلی تاریخ کو (پنجشنبہ) تھا اور  
دس سال بعد بارہ ربيع الاول کو جو ۲۸ صفر کا چودھون دن تھا یعنی چار شنبہ کا چودھون روز شنبہ ہوا اور ۲۹ صفر پنجشنبہ  
سے یکم صفر پنجشنبہ بارہ صفر دو شنبہ خود ابن اسحاق کے قول کے مطابق آچکا تھا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ماہ صفر کا پنجشنبہ دو  
دو شنبہ کر کے یکم ربيع الاول و بارہ ربيع الاول میں آجائے جس سے سلسلہ کا سال گیارہ مہینہ کا قرار پاتا ہے اور یہ محال ہے  
پس یکم ربيع الاول (جمعہ) گیارہ ربيع الاول (دو شنبہ) کو۔ اب کس کامل ہو گئے۔

ابن جریر طبری نے ابن حمید کے واسطے سے تین حدیثیں وارد کی ہیں جن سب میں ابن اسحاق واقع ہے  
جس کی پہلی روایت تاریخ سفر حجۃ الوداع اور دوسری تاریخ مرض البنی اور تیسری تاریخ وفات البنی۔ لیکن تاریخ  
مرض البنی اور وفات البنی میں ایک دن کا فرق ہے دونوں باہم مطابق ہو کر ایک ساتھ نہیں چلتے اس لئے ساتواں نقشہ  
جنتی کہ کثیر الوقوع یعنی مبدیہ کا حرف (طاء طبری) کے نام سے دو دو خافون کا مرتب کیا گیا جس کا پہلا خانہ بارہ ربيع الاول  
دو شنبہ کی مراجعت سے ۲۵ ذو قعدہ تا تاریخ سفر حجۃ الوداع تک کی (دو شنبہ) واقع ہوتا ہے جو بارہ ربيع الاول (دو شنبہ)  
پر ختم ہوتا ہے۔

اور دوسرا خانہ ۲۸ صفر چار شنبہ کے مراجعت سے ۲۵ ذو قعدہ تا تاریخ سفر حجۃ الوداع تک کی (دو شنبہ) پڑتا  
ہے جو بارہ ربيع الاول (دو شنبہ) پر ختم ہوتا ہے۔

ان میں ہر دو خافون کا ایک ایک نقشہ ۲۵ ذو قعدہ تا تاریخ سفر حجۃ الوداع سے ۲۲ جمادی الثانی سلسلہ تاریخ  
وفات ابو بکر تک مرتب کیا گیا ہے۔۔۔ پہلے خانہ کا تائیدی نقشہ (چارم) ہے دیکھو ص ۲۳

اور دو سر خار کا تاجیدی نقشہ (دوم) ہے (دیکھو صفحہ ۱۸)

تنبیہ ان برود فتنوں سے اس امر کا انکشاف ہوتا ہے کہ جو دن ۱۸ ذی قعدہ سنہ ۲۹ و ۲۲ ہجری اور ۲۹ و ۲۲ صفر سنہ ۲۲ و ۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۸ ہجری میں واقع ہوگا وہی دن ۱۸ ذی قعدہ سنہ ۲۹ و ۲۲ ہجری اور ۲۹ و ۲۲ صفر سنہ ۲۲ و ۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۸ ہجری میں واقع ہوگا۔

چنانچہ نقشہ (دوم) صفحہ ۱۸ لحاظ ہو تب بھی غیری اور رمضان سنہ ۲۹ و ۲۲ ہجری (۱۸ ذی قعدہ) خود تاریخ طبری کے مطابق صحیح پڑتا ہے چنانچہ تاریخ اکبرسل والکوک کے سنہ ۱۸ میں بزرگ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مذکور ہے۔

مات فاطمة ابنة رسول الله صلى الله عليه  
وفات جناب سید فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سنہ ۱۸ ہجری ۱۸ ذی قعدہ ۲۹ و ۲۲ صفر ۲۲ و ۲۳ جمادی الثانی ۱۸ ہجری

جو کہ ابن جبریل طبری نے ابن اسحاق کی سند سے بنوں مدینہ زنا میں سراج و معنی میں وفات ابی ہاشم کی جنھوں نے ۲۳ جمادی الثانی سنہ ۲۳ ہجری میں مسجد کی روایت کی ہے دیکھو نمبر ۱۲ صفحہ ۲۴۹ کتاب ۱۲۔

جبکہ یہ مطلب ہے اگر ۲۳ جمادی الثانی کو حلت ہے تو چہ نسبت اگر ۲۳ جمادی الثانی کو وفات ہے تو حید کا دن واقع ہوا دیکھو نقشہ (دوم) صفحہ ۱۸ حسین ۱۸ ذی قعدہ سنہ ۲۹ و ۲۲ صفر سنہ ۲۲ و ۲۳ جمادی الثانی سنہ ۲۳ ہجری ۲۳ جمادی الثانی حید ہے۔ پس سابقان نقشہ جنتری کثیر الوقوع بیضا (طبری) کا دو سر خار کا صحیح ہوگا۔ یہی ثابت کرنا تھا۔

یہ بیان سے تفسیر جامع البیان طبری جلد ۴ سے سورہ مائدہ اور اسکی خرمی آیتوں کے بار میں تحقیق کی جاتی ہے

(۲)

قال ابن جبریل حد ثنا ابن حمید قال ثنا	کہا ابن جبریل حدیث بیان کی ہم سے ابن حمید کہ
جبریل عن لیث عن شحر بن عوف	حدیث کی ہم سے جبریل عن لیث سے اُسے عن شحر بن عوف سے
عن اسماء بنت یزید قالت نزلت	اُسے اسماء بنت یزید سے روایت کی ہے نازل ہوا سورہ
سورة المائدة جميعا وانا اخذة بزولم	مائدہ کامل اور اس وقت میں مائدہ نصیاء رسول اللہ کو
فاقة رسول الله بعصبا فكا دقتقلها	بکرم ہوئی تھی وہ کسی میں کہ اس وقت با سے اس سورہ
ان يدق عصبا فاقاة	کے قریب فاک فاک کے چور چور ہو جائیں۔

## مؤیدات

تفسیر مجمع البیان طبری صفحہ ۲۸ مطبوعہ طهران میں ہے۔

ملک و شہر زمران تفسیر مجمع البیان طبری (۲۸) صفحہ ۲۸ مطبوعہ طهران میں ہے اشباح الامام امین ابو علی الفضل بن حسن الفضل الطبری  
تفسیر مجمع البیان طبری (۲۸) صفحہ ۲۸ مطبوعہ طهران میں ہے اشباح الامام امین ابو علی الفضل بن حسن الفضل الطبری  
ابو علی الطبری سے لے کر مجمع البیان فی معانی القرآن الامامات مستخرج





واخرج ابن ابی شیبہ<sup>رحمہ</sup> فی مسنده و**ابو یوسف**  
فی مجملہ و**ابن مسودہ** یہ و**ابو یوسف** فی  
دلائل النبوة عن **أم عمر بنت عیسی**  
عن عمها **أنه کان فی مہجر مع رسول**  
**صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت**  
**علیہ سورة المائدة فاذق کف**  
**راحلتہ العصباء من ثقل السورة**  
**اخرج احمد و ابو یوسف فی ضا لم و النخا**  
**فی ناسخه و النسخی و ابن المنذر و الحاکم**  
**وصحی و ابن مسودہ یہ و البیهقی فی مسند**  
**عن جابر بن نفیر قال سمعت فذ خلعت علی**  
**عائشة فقالت لی یا جابر تقرء المائدة**  
**فقلت نعم فقالت اما انما اخر سورة نزلت**  
**اخرج ابوداؤد و النخاس**  
**کلاهما فی النسخ عن ابی ملیسرة عمرو بن**  
**شرجیل قال لم ینسخ من المائدة شیء**  
**اخرج عبد بن حمید و ابوداؤد**  
**فی ناسخه و ابن المنذر عن ابن**  
**عمون قال قلت للحسن بنسخ المائدة**  
**شوق قال لا**  
**واخرج خر یا جی و ابو عبید و عبد**

ابن ابی شیبہ نے مسند میں اور ابو القاسم عبد السمیع نے  
مکہ نبوی نے مجمع میں اور ابن مسودہ نے مجملہ میں اور ابویوسف نے  
دلائل النبوة میں کہ وہ حضرت کے سفر میں ہوا تو اگر انی سورہ کی  
وجہ سے (قریب تھا کہ مشائے ناقد (عصباء)  
کے شکستہ ہو جائیں۔ ۱۱

امام احمد نے اور ابو عبید نے اور نخاس نے اور  
نام نخاسی نے اور ابن المنذر اور حاکم اور ابن  
مسودہ اور بیہقی نے جابر بن نفیر سے روایت کی ہے  
کہ میں نے سنا کیا اور حضرت عائشہ کے حضور میں حاضر ہوا  
تو انھوں نے مجھ کو کہا کہ جیسے تم سورہ المائدہ پڑھتے ہو وہ میں نے کہا کہ  
ہاں۔ فرمایا کہ اگر اسے تم نے پڑھا تو قرآن کا آخر سورہ  
ابوداؤد اور نخاس نے ابوسیرہ عمرو بن شرجیل  
سے روایت کی ہے کہ سورہ المائدہ میں کچھ  
منسوخ نہیں ہے۔

اور عبید بن حمید اور ابوداؤد اور ابن المنذر  
نے ابن عمون سے روایت کی ہے کہ ابن عمون نے  
کہ میں نے حسن بصری سے سنا کہ سورہ المائدہ میں کچھ منسوخ  
ہے تو انھوں نے کہا نہیں۔

اور فراتی اور ابو عبید اور عبد بن حمید اور ابن مسعود

واخرج خر یا جی و ابو عبید و عبد

مسند ابن ابی شیبہ نے مسند میں ہے فقیر ابن ابی شیبہ الامام حافظ ابی عبد الرحمن بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مسند میں  
ابن ابی شیبہ نے مسند میں ہے واقعتاً مسند میں ہے و النسخی و ابن المنذر و الحاکم و ابن عمون قال قلت للحسن بنسخ المائدة  
شوق قال لا  
واخرج خر یا جی و ابو عبید و عبد









جسکی توثیق حاشیہ ص ۱۷۷ میں گذر چکی۔

اس حدیث سے سورہ مائدہ کا رسول اللہ پر اور چلتے ہوئے سواری پر حجتہ الوداع میں نازل ہونا ثابت و محقق ہو گیا۔ یعنی حجتہ الوداع سے چلتے ہوئے راستہ میں حضرت کا راحلہ بوجہ نفل وحی کے بیٹھ گیا اور رسول اللہ کو آرا پر ا جکی تا ئید میں محدثین اور محققین کی مخرج حدیث نیز حدیث مذکورہ کی تنقیدی عبارت مع حدیث لکھی جاتی ہے۔ اور قبل کے صحیح حدیث سے سورہ موصوفہ کا نزول لفظ (جمیعا) و (کلا) سے ثابت کیا جا چکا ہے

### توثیقات

تفسیر و نشور سیوطی جلد ثانی ص ۲۵۲ مطبوعہ مصر میں یہ تفسیر سورہ مائدہ کے ہے

اخرج ابو عبید عن محمد بن کعب القرظی  
نزلت سورة المائدة على رسول الله صلى  
في حجة الوداع فيما بين مكة والمدينة وهو  
على ناقته فاصدعت كنفها فنزل عنها  
رسول الله صلى الله عليه وسلم

واخرج ابن جرير عن الربيع بن انس قال  
نزلت سورة المائدة على رسول الله صلى  
في المدينة في حجة الوداع

اور تفسیر نسج القدير للشوكاني بکمالی نسخہ نوشتہ ۱۲۳۱ھ عند مصنف کا بمواہر علیا ہے جسکو نواب عبد بن حسن  
خان یمن سے لائے تھے اُس میں یہ تفسیر سورہ مائدہ مرقوم ہے۔ دیکھو ص ۲۲۲ کتاب ہذا

اخرج ابو عبید عن محمد بن کعب القرظی نحوه  
وزاد انها نزلت في حجة الوداع فيما  
بين مكة والمدينة هكذا اخرج ابن جرير  
عن الربيع بن انس بهذا الزيادة

اور اتقان فی علوم القرآن ج ۱۔ اول ص ۳۵۶ مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۶ھ میں ہے۔

والله يعصمك من الناس في صحيح ابن  
حبان عن ابی هرويرة انها نزلت في  
المدينة

اور تفسیر و نشور سیوطی جلد ثانی ص ۲۹۱ میں ہے

واخرج عبد بن حميد وابن جرير وابن ابی عمير  
عن عبد بن حميد وابن جرير وابن ابی عمير

والله اشهد عن مجاهد قال لما نزلت بلغ  
ما انزل الميك من ربك قال يا ربك  
انما انا واحد كيف اصنع بجمع على واحد  
فانزلت وان لم تفعل فما بلغت رسالة

یہ شخص نے کہا ہے روایت کی ہے کہ جب نازل ہوا  
آیہ بلغ ما انزل ایک تو رسول خدا نے عرض کیا کہ میں  
ایک ہوں کیا کہنے کا میں جمع ہو جائیگا وگرنہ مجھے  
خبر پر میں خدا کے نازل کیا کہ اگر میں واحد نہ ہو جاتا  
تو تم نے کچھ حالت نہ ہو جاتی۔

اور تفسیر سراج المیز غنیب شریعی جلد اول مشہور مطبوعہ مصر تفسیر آیہ والله یعصمک من الناس  
یعصمک من الناس ای حفاظت  
یعصمک الی ان قال وقیل نزلت هذه  
آیة بعد ما شیع راسه كان سورة المائدة  
من آخر ما نزل من القرآن وروی  
اسحاق بن راهویری مسندہ عن  
النبی صلعم انه قال بعثنی الله برسالة  
فضقت بها ذرعاً فادحی الله الی ان  
مبلغ رسالاتی عذبتک وضمن لی العصمة  
فقویت

یعنی حفاظت کر گیا اور آپ کو ان سے بچا لیا  
اور کہا گیا ہے کہ نازل ہوئی یہ آیت بعد مبراہ  
کے زخم لگنے کے اس لئے کہ سورہ امدہ از روئے تنزیل  
قرآن کا آخری سورہ ہے اور اسحاق بن راہوی نے  
مسند میں رسول خدا سے روایت کی ہے کہ خدا  
نے مجھ کو اپنے پیغام (بلغ ما انزل) ایک (کیا کہ) بھیجا  
پس میں نے دھڑکنے لگا ہوا خدا کے لئے میری طرف حق کی  
کہ اگر تم میرے پیغام کو نہ پہنچاؤ گے تو میں خیر عذاب کرے گا  
اور میرے لئے حفاظت کا خاص ہو میں میں قوی ہو گیا

فصول المہاجرین صلیح مالکی ص ۲ مطبوعہ طہران مشہور میں ہے

روی الامام ابو الحسن الواحدی فی  
کتابہ المسعی باسباب النزول یرقم  
بسنده الی ابوسعید الخدری قال نزلت  
هذه الآیة یا ایہا الرسول بلغ ما  
انزل الیک من ربک الآیة فی حق من علی بن  
در تفسیر کبیر فخر الدین رازی جلد ثالث صفحہ ۴۳۸ سفر ۳ تا ۳۵ مطبوعہ مصر مشہور میں ہے۔  
والعاشر) نزلت الآیة فی فضل علی بن  
ابطالب علیہ السلام ولما نزلت هذه  
الآیة اخذ میده قال من کنت مولود

ابو حسن واحدی نے اپنی کتاب سنی باسباب النزول  
میں بتا دیا کہ ابوسعید خدری سے روایت کی  
ہے کہ آیا۔ بابہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک  
وان لم تفعل فاعلمت رسالتی وضمن لی انک من الناس وروی  
غیرم علی بن ابی طالب کی شان میں نازل ہوا  
(دوہین) یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام  
کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے جب اس کا نازل  
ہوا تو پیغمبر صاحب حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ

من توفیق (فصول المہاجرین) کثرت الطہور مع ثانی مشہور میں ہے (الفصول النبیة فی معرفۃ الائمة وفضلہم ومعرفۃ اولادہم  
والنظم) الشیخ نور الدین علی بن محمد بن الصباغ الماککی المتوفی ۷۵۰ھ وخص وخصین وثمانیة





البيت ادلى بكل موطن من نفسه قالوا  
بلى قال هذا مولى من انا مولاہ اللہم  
وال من دلاہ و عا د من عا د اہ

قال فلقبہ عمر فقال ہنیاً لک  
یا ابن ابی طالب اصحت وامیت  
مولی کل موطن و موطنہ . . .

عن ابی صالح عن ابن عباس فی قولہ  
تعالی یا اھیا الرسول بلغ ما انزل  
الیك الا یتہ قال لذات فی علی امر

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان  
یبلغ فیہ فلیخذ رسول اللہ صلعم  
بید علی فقال من کنت مولاہ فلی

مولاہ اللہم وال من قلاہ و عا د  
من عا د اہ

ہر موطن سکے اُس کے فضل سے ادنیٰ ہیں تب آپ  
نے ارشاد کیا کہ میں کا میں مولا ہوں اسکا یہ عسل بولا  
سب سے خدا دوست رکھ اسکو جو علی کو دوست رکھے  
اور دشمن رکھ اسکو جو دشمن رکھے علی کو پس ملاقات کی  
حضرت عمرؓ جناب علیؓ سے اور کہا کہ میں اب طالب  
بارک ہو تم کو کہ آج تم ہر موطن و موطن کے مولا ہو  
ابو طلحہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیا یا  
ایما الرسول بلغ علی بن ابی طالب کے ہاتھ میں نازل  
ہوا میں حکم کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
تالیخ رسالت کر میں جو علی کے ہاتھ میں نازل ہوئی  
ہے میں لیا رسول خدا نے دست علی علیہ السلام کو اور فرمایا  
جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بولا ہے۔ ابھی  
دوست رکھ اسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ  
اسکو جو علی کو دشمن رکھے۔

یہ تیغون مدشین جو محمد بن سنان اور برادر بن عازب اور ابن عباس سے در باب تفسیر آیہ یا ایاہ الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک  
الایہ کے نقل کی گئیں بعضین حضرات کا حوالہ فرمایا میں در تفسیر کبیر خزانہ الدین رازی سے کہا گیا اور یہی حوالہ جس حدیث میں بھی ہے جو تفسیر  
تواضع القرآن نظام نیسا پوری سے صفحہ ۱۴۹ و ۱۵۰ میں دیا جا چکا ہے۔

اور ہمیں خاص طور سے برادر بن عازب سے اسی آیہ تالیخ و تاکید کے سلسلہ میں حدیث خدیوہ وار دہے دیکھو صفحہ ۹۹ جہو  
سید علی ہمدانی نے اپنی کتاب سودة القرنین میں ذکر کیا ہے۔ امام شعبی نے اس حدیث برادر بن عازب کو جو رے امانات نقل کیا ہے  
جسکے اسناد میں حجاج بن منہال روادہ حدیث سے ہے جسکا ترجمہ حاشیہ صفحہ ۱۲۰ میں مرقوم ہے جو بخاری کا شیوخ حدیث ہے جس نے  
سورہ مادہ کا مدنیہ ہونا روایت کی ہے جس کے نازل ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ولایت مذکورہ کو شرح و بیضا  
سے ارشاد فرمایا ہے اسی حدیث میں حضرت عمرؓ کا جناب علیؓ علیہ السلام کے ولایت کا عہدہ و بیان مذکور ہے جو مبارکبادی کے  
سلسلہ میں لیا گیا جسکے اتھا کے لئے آیہ اکیسال دین کے نازل کو فرمادہ عزمین وفات سے تین مہینے قبل لایا گیا ہے حالانکہ حضرت  
اکیاشی روزیہ کمال دین کے بعد مذکور ہے جسکی تفصیل آخر صفحہ ۹۹ و ۱۰۰ آگاہ ہوگی۔

علاوہ اس حدیث برادر بن عازب کے ہمیں واقعہ تہنیت حضرت عمرؓ مذکور ہے خود حضرت عمرؓ کی ذیل کی روایت سے اس امر  
کا اکتشاف ہوتا ہے کہ یہ واقعہ خدیوہ صروت مبارکبادی و تہنیت کا نہ تھا بلکہ صحابہ سے عموماً اوفیش و حضرت عمرؓ سے خصوصاً عہد و فراہ  
چنانچہ کتاب سودة القرنین سید علی ہمدانی کے سودة جہنم کی یہ حدیث شاہدین ہے۔



عن عمر ابن الخطاب قال نصب  
رسول الله علياً علماً فقال من  
كنت مولاه فعلى مولاه اللهم  
وال من والاه وعاد من عاداه  
واخذل من خذله والنصر  
من نصره اللهم انت  
شهيدى عليهم ثم قال  
يعنى عمرو كان فى جنبى  
شاب حسن الوجه طيب  
الريح فقال لى يا عمر لقد  
عقد رسول الله لابن عمه  
عقد الاىحله الامنافق  
فاحذر ان تحله قال عمر  
فقلت يا رسول الله انك  
حيث قلت فى على كان  
فى جنبى شاب حسن الوجه  
اطيب الريح وقال كذا وكذا  
قال النبى نعم يا عمر انه  
ليس من ولد اده لكنه جبريل  
اراد ان يوكد عليك ما قلته فى على

ابن کثیر نے خطاب مروی ہے کہ رسول خدا نے  
علیؑ کو بطور نشان ہدایت کے نصب کیا اور انشاء فرمایا کہ  
جس کو میں کا کہ میں مالک و متاع ہوں لی بھی اس کا ایک  
نصاب ہے اسے خدا جو کوئی اسکو دوست رکھے تو مجھے ہو  
دوست رکھو اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے تو مجھے اس سے  
دشمنی کرو اور جوڑ دے اس کو جو اسے چھوڑ دے وہ  
نصرت کرے گی جو اسکی نصرت کرے اور میرے پروردگار تو  
میرا پیڑا ہے اور جو کہتے ہیں میرے پیلو میں ایک نو  
جوان نہایت خوب رو اور پاکیزہ خوشبو تھا اور  
اس نے مجھے کہا اسے عمر عتہ رسول خدا نے  
اپنے چچا زاد بھائی کے لئے ایک ایسی گرہ باندھی  
ہے کہ منافق کے سوا اسکو کوئی نہیں کھولے گا  
پس تو اس کے کھولنے سے ڈرنا کہ حضرت عمر کا  
بیان ہے کہ پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض  
کیا کہ یا رسول اللہ کیا حضور نے علیؑ علیہ السلام  
کے حق میں ارشاد کیا تھا تو میرے پیلو میں ایک  
نوجوان خوب صورت پاکیزہ ہوتا تھا اس نے مجھ سے  
ایسا اور ایسا کہا حضرت نے فرمایا اسے عمر وہ شخص  
آدم کی اولاد میں سے نہیں تھا وہ جبریل علیہ السلام  
تھے اور میرے کہنے کی تاکید کیلئے آئے تھے جو کہ میں نے علیؑ کے

اسی واقعہ غدیر کے بعد رسول خدا کا اسی دن زندہ رہا اور ابن مازب کی روایت میں یوم غدیر کو خبیثہ تھا اور کھوکھلا  
اور ابو سعید خدری کی روایت ۱۰ ذی الحجہ خبیثہ کیلئے روایت کی ۱۲۵۳ اسی روایت میں رسول خدا کا اکسالی بن اور ام مکت کا شکریہ  
مذکور ہے لیکن حافظ ابن کثیر اور خود دو صحابہ کے روایت کرنے کے اور ۱۰ یوم حضرت کے آخر عمر کے اقرار کرنے کے یہی عرفہ بدری  
وہی روایت کا درجہ اٹھائے جا رہے ہیں۔

بسیار کثیر حافظ ابن کثیر علیہ السلام نے ۱۰ ذی الحجہ ۱۰۳۰ میں ہے۔

وقت روای ابن مسعود و سید  
من طریق ابی ہارون العبیدی  
روایت کی ہے ابن مردودہ نے ابو ہریرہ کے  
راستہ ابو سعید خدری کی سند سے کہ یہ آیت

عن ابوسعید الخدری انھا  
 نزلت علی رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم یوم غدیر خم  
 حین قال لعلی من کنت مولاً  
 فلی مولاً ثم رواہ عن ابی  
 ہریرۃ وفیہ انه الیوم الثامن  
 عشر من ذی الحجۃ یعنی سورج  
 علیہ السلام من حجۃ الوداع ۶۱  
 ولا یصح لاهذا بل الصواب  
 الذی لا شک فیہ ولا مرۃ  
 انھا نزلت یوم عرفہ وکان  
 یوم الجمعة۔

انہں پہلی ہے رسول خدا پر غدیر خم کے دن جبکہ  
 کہا تھا رسول خدا نے واسطے علی کے  
 کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا  
 ہے۔ روایت کی ہے ابو ہریرہ سے  
 اور اس روایت میں ہے کہ وہ انھار ہین  
 درجہ تھی یعنی حبیب رسول خدا حجۃ الوداع سے  
 گئے تھے (ابن کثیر کہتے ہیں) اور نہ  
 یہ صحیح ہے اور نہ وہ صحیح ہے بلکہ بہتر  
 یہ ہے کہ جس میں شک نہیں ہے کہ یہ  
 آیت نازل ہوئی ہے عرفہ کے دن اور وہ  
 جمعہ کا دن تھا۔

روایت مذکورہ کہ ابن کثیر نے ناقص نقل کیا ہے کیونکہ حافظ ابن مردودہ نے آیہ اکیس سال دین کا نزول  
 (۱۰) اور پھر پرم غیبیہ میں) رسولی اسکے کبیر و شکر یہ کے ساتھ ابوبکر بن عبدی کے طریق ابوسعید خدری کی سند سے وارد  
 کیا ہے اسی تاریخ سے اکاشی یوم کی مدت بالکل صحیح مطابقت کرتی ہے۔  
 حافظ ابن مردودہ اس آیت کے میں کہ ابن کثیر نے انکی مدح اپنی تفسیر جلد ثالث سورۃ انفک کے صفحہ ۱۵۵ میں  
 بتفسیر سلوۃ النوح ان الفاظ سے کی ہے یہیں ابن مردودہ کا حافظ حدیث ہونا اور جن کے مثل ابن حنبلہ رحمہ اللہ کی بھی  
 کہ ہے وہ مضمون یہ ہے :-

قد اجاد الحافظ ابوبکر ابن مردودہ فی سرود طرۃ و المفاظہ و کذا ابن  
 جریر لخرورہ فی کتاب الاحکام الکبیر (یعنی حافظ ابن مردودہ نے سبہ طرق کے نظم اور الفاظ کو بہت جید  
 کیا ہے اور اسی طرح ابن جریر بھی جبکہ ہم کتاب احکام میں لکھیں گے) درجن کے بارے میں علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ  
 میں کہتے ہیں : جبکہ ترجمہ لکھا جاتا ہے اصل عبارت کسی دوسری جگہ نقل ہے :-

ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردودہ حافظ ثبت علیہ السلام ۳۲۳ھ میں پیدا ہوئے انھوں نے ایک تاریخ اور تفسیر اور  
 سند اور المستخرج علی البخاری تصنیف کی ہے۔ امر تصنیف کو شایستگی اور اعتدال کے ساتھ انجام دیتے تھے۔ رواد کے بہتر  
 اور صاحب دستگاہ اور صاحب تصنیف لطیف تھے ۳۲۳ھ میں انھوں نے ولادت کی :-

عرفہ جمعہ کی روایت کا ابطال حدیث نمبر ۱۱۱۱ سے جو اسحاق بن راہویہ و محمد بن حرب کے واسطہ ابن  
 ابیہ کے طریق ابن عباس سے سورۃ مادہ آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کا نزول یوم دو شنبہ سے ہو چکا ہے۔



لیکن ابی مسلم پوری روایت ابو سعید خدری کی کہ میں ابو ہریرہ بن عبدی واقع سے ہیں میں یوم غدیر کو چہنبرہ کا دن اور شکر کی عبارت ہے مع اشعار حسن بن ثابت جو عین جلیہ نہیر میں بر محل نظم کر کے پڑھی گئی تھیں میں کتاب مستطاب حقیقات الانوار حدیث غدیر جلد ثانی صفحہ ۵۰ میں یہ عبارت نقل مشکوٰۃ میں جناب مولوی سید عامر حسین صاحب طباب تراء کی ہے امّا روایت ابو المؤید موفی بن احمد بن اسحاق المعروف باخطب نوادر میں اشعار حسن بن ابی اخطب در مناقب جناب امیر المومنین علیہ السلام بعد تلاش و تفحص کثیر بیانیات یہ قدر یہ کہ نسخہ آن در اصل اللہ سے کر بلائے مسئلہ بر خور و دم و بعد ان یک نسخہ اش از دلی تخلص بعض المذاہم کرام بدست آمد گشتہ :-

ابن خبیر بن سید لطاف ابو منصور شہر	خبر بن سید لطاف ابو منصور شہر
دار بن شیر ویر بن شہر دار الدلیلی فیما	دار بن شیر ویر بن شہر دار الدلیلی فیما
کتب الی من ہدی ان قال ابی خبیر ابو الفتح	کتب الی من ہدی ان قال ابی خبیر ابو الفتح
عبد و بن عبد اللہ بن عبد و بن الہدی	عبد و بن عبد اللہ بن عبد و بن الہدی
کتابہ قال حد ثنا عبد اللہ بن اسحاق البغوی	کتابہ قال حد ثنا عبد اللہ بن اسحاق البغوی
قال حد ثنا الحسن بن عقیل الغنوی قال	قال حد ثنا الحسن بن عقیل الغنوی قال
حد ثنا محمد بن عبد الرحمن الذاری قال حد ثنا	حد ثنا محمد بن عبد الرحمن الذاری قال حد ثنا
قیس بن حفص قال حد ثنی علی بن الحسین	قیس بن حفص قال حد ثنی علی بن الحسین
بن الحسن العبدی عن ابی ہارون العبدی	بن الحسن العبدی عن ابی ہارون العبدی
عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ	عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم يوم دعا الناس الی غدیر خم	علیہ وسلم يوم دعا الناس الی غدیر خم
امر بما کان تحت الشجرۃ من الشولۃ فقمرو	امر بما کان تحت الشجرۃ من الشولۃ فقمرو
ذلت يوم الحفیس ثم دعا الناس الی علی	ذلت يوم الحفیس ثم دعا الناس الی علی
فاخذ بضبعہ فرفعہا حتی نظر الناس	فاخذ بضبعہ فرفعہا حتی نظر الناس
الی مباضی البطر ثم لم یفرق لحتی نزلت	الی مباضی البطر ثم لم یفرق لحتی نزلت
ہذہ الایۃ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت	ہذہ الایۃ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت
علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا	علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا

سہ توشق (ابو المؤید خوارزمی) کشف الظنون میں بعد ذکر اختصار اسماعیل بن عیسیٰ اور غانی جامع سائید خوارزمی کے ہے و اختصارہ ایضاً الامام ابو البقاء احمد بن ابی الصیاح محمد القرشی العدوی و ابی المکی رحمہما فیہما المختصر سند الامام الاعظم الذی جمعہ الامام ابو المؤید الخوارزمی صحف الامام تیددہ و مسیتہ السند فی مختصر السند اور کشف الظنون بحرف المیم میں ہے۔ سابق علی بن ابی طالب الامام احمد بن حنبل ذکرہ فی فضائل العسیرۃ و لای فی المؤید موفی بن احمد الخوارزمی المستوفی صفحہ ۵۰

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 الله اكبر على اكمال الدين واتمام النعمة  
 ورضي القرب برسالتى والولاية  
 لعلى بن ابي طالب ثم اللهم وال  
 من والاه وعاد من عاداه والنصر  
 من نصره واخذل من خذله  
 فقال حسان بن ثابت يا رسول الله  
 ائذن لى ان اقول ابيا قال  
 قل على بركة الله تعالى فقال حسان  
 بن ثابت يا معشر مشيخة قريش  
 اسمعوا شهادة رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم

برسالتى ابيا وخذل من خذله  
 کے اور تمام کرے نعمت کے اور رضی ہو سپرد  
 کے ساتھ میری رسالت اور لى ابن ابی طالب کی  
 ولایت کے بعد۔ اے اللہ! فرمایا کہ بار خدا یا دوست  
 رکھ اسکو جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھے جو دشمن  
 رکھے علی کو اور مدد کر تو اس شخص کی جو مدد کرے علی کو  
 جو مدد کرے اس شخص کو جو چھوڑ دے اسکو پس میں نے  
 ثابت سے کہا کہ یہ لوگ انھیں نہانت ہیں شاکر بن  
 آپ نے فرمایا اور بרכת اللہ تعالیٰ کے پس کہا حسان بن  
 ثابت نے کہ اے گروہ بنندگان فریض  
 سنو تم گواہی کو رسول خدا کی۔

### ابیت

يُنادي يوم الغدير يثيبهم  
 تذاكرت في أنوكون كوبر وخذل انكبي  
 با في مولاكم نعم و وليكم  
 سانه اس بات کے کہ تحقیق میں مولا تمہارا ہوں لی تمہارا  
 الهك مولا قنا وانت ولينا  
 کہ اسے نبی تیرا ہو دہارا مولا ہے اور تو ہمارا ولی ہے  
 فقال له قم يا على فاننى رضىك  
 پس فرمایا یہ و خذ انے کہ اے علی! تحقیق میں پروردگار  
 اپنے بعد امام اور مساوی

۲۹۵ کی روایت بن مردیہ کی مخرجه ابو ذر بن عبدی کے طریق ابو سعید خدری کے سند کے جبکہ حافظ ابن کثیر نے  
 نہایت مختصر الفاظ میں لکھا تھا اس کی تائید و تفصیل مناقب اخطب خوارزم سے ہو گئی جس میں دوم غدیر کا جشن کا  
 دن اور عبارت شکر یہ اكمال دین و اتمام نعمت مذکور ہے نیز اشارہ حسان بن ثابت سے ہوئی خدا کے بعد  
 بناب علی علیہ السلام کا فلی اور اتمام اور ہادی ابو نا عاضرین صحابہ کے مواجہ میں روز روشن کی طرح ظاہر علیاں ہو چکا  
 اور دوسری حدیث ابن مردیہ کی مخرجه ابو ہریرہ کے سند کی حسین ہارمخ اور ذہبی کو واقعہ غدیر حرم مذکور ہے اسکے  
 ان اخراج کنندہ حافظ ابن مردیہ ان کے بعد ابو بکر احمد بن ثابت خطیب بغدادی میں (۲۹۶) ان ہر دو حفاظ کی



کی روایت سے حدیث ولایت و نزول آیہ اکیس دین جو ابن عباس کی حضرت کے آخر عمر کی ایک شیشی دن والی روایت کے مطابقت میں ہے بالکل صحیح ہے۔ پس ابن کثیر و دیگر حضرات کی تاویل ہرگز سماعت پذیر نہیں ہو سکتی۔

جب یہ امر کا حق ثابت ہو گیا کہ کل سورہ مائدہ جس میں آیہ تبلیغ و تاکید یا ایہا الرسول بلغ ما نزلناک الیک الذی یرئے غدیہ ۱۸ از کجی خبیثہ کے دن نازل ہوا اور یہ واقعہ دوپہر سے پہلے گذر گیا کہ رسول خدا نے ظہر کی نماز بمقام غدیر خم اور انس رضی اللہ عنہ سے فارغ ہو چکے تو اس وقت دن میں آیہ اکیس دین نازل ہوا جیسا کہ اوپر گذرا۔

لیکن جقدر اہتمام و انتظام اور مجمع عام جناب خلیفہ الامام نے مقام غدیر خم میں تبلیغ حکم الہی کے لئے فرمایا ثابت نہیں ہوتا کہ ابتدا سے بہشت سے آخر ایم رسالت یعنی زمانہ انتقال رحلت تک کسی حکم کی تبلیغ کی بابت استقدرا ہتمام فرمایا جس سے صریح ثابت ہو گیا کہ یہ حکم جمیع احکام شرعیہ سے اہم و اشد ضروری تھا۔

اور یہ ظاہر ہے کہ کوئی حکم جمیع احکام شرعیہ سے زیادہ ضروری اور اہم نہیں ہو سکتا سوائے تقرر و تعیین حاکم کے کیونکہ اقامت جمیع احکام شرعیہ اس سے متعلق ہوتی ہے اور بعد رسول یہی حاکم و قائم مقام رسول اور امام امت ہے۔ پس ثابت ہو گیا کہ یہ حکم آیہ تبلیغ و تاکید کا تبلیغ خلافت و امامت شاہ ولایت کا تھا۔

اب رہا اہتمام و انتظام اس پر چند واقعات و دلالت کرتے ہیں یہ جسکے لئے یہ دوا فرما سکے قابل توجہ ہیں۔  
اول جب آپ عذرا الوداع سے فارغ ہو کر چودہ ذی الحجہ کی صبح کو روانہ ہوئے تو پانچویں دن ۱۸ از کجی کو قریب جھڑا میں کہ مدینہ پہنچے ہیں جہاں سورہ مائدہ اور آیہ تبلیغ و تاکید کا نزول بحالت سواری واقعہ پر ہوا اور رسول خدا کو وہیں آٹھ پڑا یہاں سے ۳۰ میل پر غدیر خم کا وسیع میدان بہت حیرت انگیز لگے ہوئے قافلہ کو داپس بلوایا اور آتے ہوئے قافلہ کا انتظار فرمایا جس کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار کی تھی جو کوسوں کے گردے میں قیام پذیر ہوئی۔

چنانچہ تذکرہ خواص الامم فی معرفۃ الامم سبط بن جوزی میں ہے :-

اتفق علماء المسیر علی ان الغدیر

كانت بعد رجوع النبی صلی اللہ علیہ

وسلم من حجة الوداع فی الثامن

عشر من ذی الحجة جمع الصحابة

وكانوا مائة وعشرين الفا

وقال من كنت مولا فاعلموا

الحديث نص صلی اللہ علیہ وسلم

على ذلك بصريح العبارة دون التلوین

یعنی اتفاق کیا ہے علماء مسیر نے اس بات پر کہ قفقہ غدیر

کا جناب رسول خدا کے حج آخری سے مراجعت کرنے بعد

ہوا تھا آٹھ روز میں ذی الحجہ میں اپنے جمیع کیا صحابہ کو اور

ایک لاکھ بیس ہزار آٹھ اور فرمایا جس کا میں

مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ نص کردی جناب

رسول خدا نے ساتھ صریح عبارت کے

کچھ کنا یہ و اشارہ نہیں کیا۔

لے تو غیر تذکرہ خواص الامم سبط بن جوزی (۱) تاریخ ابن الرومی میں ہے :- وفي مائة ذی الحجة في المشيخة شمس الدين يوسف سبط

ابن الجوزي واعطى فاضل له صراحة الزمان تاريخه جامع ولا تنكروا الخواص من الامم في مناقب الامم

ثانیاً۔ یہ مقام نہایت گرم تھا نیز اس روز بہت شدت کی گری تھی جسکے ثبوت میں یہ حدیث مستدرک (علیٰ) صحیحین  
حاکم سے نقل کیا جاتی ہے (از عمقات الانوار حدیث غدیر جلد ثانی صفحہ ۱۹)

اخبرني محمد بن علي الشيباني بالكوفة  
ثنا احمد بن حازم الغفاري ثنا  
ابو نعيم ثنا كما مل ابو العلا قال  
سمعت جبيب بن ابي ثابت يخب  
عن يحيى بن جعدة عن زيد بن  
ارقم رضى الله عنه قال خرجنا  
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم  
حتى انتهينا الى غدیر خم فامر  
بذبح فاسم في يوم مائتي عشرين  
يوم كان الشحر حرا منه فحمد الله  
واثنى عليه وقال ايها الناس  
انه لم يبعث نبي قط الا عاش  
نصف ما عاش اذى كان قبله  
وافى اوشاك ان ادعى فاجيب  
واى قارص فيكم ما لن تضلوا  
بعده كتاب الله عز وجل ثم قام  
فاخذ بيد علي رضى الله عنه فقال  
يا ايها الناس من اولي بكم من  
انفسكم قالوا الله ورسوله اعلم  
قال من كنت مولاه فعلي مولاه هذا  
حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاه

خبروی ہم کو محمد بن علی شیبانی نے کہا حدیث بیان  
کی ہم سے احمد بن حازم غفاری نے کہا حدیث کی ہم سے  
ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہم سے کامل ابو العلا نے کہا  
اخوان نے کہنا میں نے مصیب بن ابی ثابت سے کہ  
خبروی ہم کو محمد بن جعدہ نے زید بن ارقم سے وہ  
کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا کو ساتھ باہر نکلے یہاں تک  
کہ غدیر خم میں پہنچے۔ پس آپ کے حکم سے دشمنوں  
کے بچے جھاڑ دی گئی اسے دن میں کہ اس  
سے زیادہ گرمی کی شدت کا کوئی دن ہمارے  
اوپر نہیں آیا جس آپ حمد و ثناء الہی کیا  
لاکے اور سنا یا اسے کہ وہ مردم کوئی نبی  
نہیں مبعوث ہوا ہے مگر یہ کہ اس نے اپنے  
نبی سابق سے نصف عمر پائی ہے اور قریب  
سے کہ میں آخرت کی طرف بلایا جاؤں پس جانا قبول  
کردن اور میں مخلوقوں میں ایسی چیز چھوڑتا ہوں کہ  
تم لوگ اسکے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے وہ کتاب امر  
کی ہے بعد اسکے آپ کھڑے ہوئے اور خطا کا باطل پکڑا  
اور فرمایا کہ اسے کہ وہ مردم کون ہر اولی ساقہ تہا ہے  
تمہاری جاؤں سے سب سے جواب دیا کہ اسرار کا  
رسول اس بات کو زیادہ جانتا ہے آپ نے فرمایا اے  
کہیں لاہور میں اسکا ہے یا بغداد صحیح الاسناد و مستدرک

واسع ہو کہ ترمذی نے اپنے صحیح میں حدیث ولایت (غدیر خم والی) نقل کی ہے جو صفحہ ۲۵۰ نمبر ۱۲ صحیح ترمذی میں  
مستدرک ہے اس میں سیون ابی عبد اللہ کے طریق سے زید بن ارقم کی حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے چونکہ اس حدیث کو (بن جریر طبری)  
نے بھی مستدرک کی ہے اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ وہ بیان لکھی جائے اور صحیح ترمذی میں تمام غدیر خم کا ذکر نہیں کیا گیا اور  
اس حدیث میں مقام غدیر خم مذکور ہے اسلئے جو سے معلوم ہوتا ہے کہ جامع ترمذی نے محض حوالہ پاس حدیث (غدیر) کو



اللاہ ہے کیونکہ اس میں صرف من کنت مولاہ فیصلے مولاہ پر اتنا کیا گیا ہے۔

چنانچہ کثیر العیال جلد ۶ صفحہ ۳۹ مطبوعہ حمید آباد سنہ ۱۳۱۵ھ میں ہے:-

عن یحییٰ بن عبد اللہ قال کنت  
عند زید بن ارقم فجاء رجل فقال  
عن علی فقال کنا مع رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر بین  
مکہ والمدینۃ فنزلنا مکا فاقبال  
لہ غدیر خمر فاذا فی الصلوۃ جاۃ  
فاجتمع الناس فحمد اللہ واشفی علیہ  
ثم قال ایہا الناس الست اولی  
بکل مؤمن من نفسه قلنا بلی یا  
رسول اللہ نحن نشہد انک اولی  
بکل مؤمن من نفسه قال فان  
من کنت مولاہ فہذا مولاہ واحدا  
بید علی ولا علمہ الا قال اللہم  
وال من داکاہ وحاد من عاداہ  
(ابن جریر)

ابن جریر نے یحییٰ بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ  
میں زید بن ارقم کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور  
اُس نے علیؑ کے متعلق سوال کیا کہ زید بن ارقم سے کہا کہ ہم سب بول غدا  
کے ہلڑہ درمیان کرد و مدینہ کے سفر میں تھے ہیں ہر ایک ایک مقام  
پر تھے جسکو ضرر نہ تھا کہ ابابہ پہلے اعلان کیا گیا کہ یہ بیان نماز  
جماعت ہوگا۔ پس لوگ مجتمع ہوئے (مدینہ نماز) حضرت نے  
حمد و ثناء الہی کے بعد فرمایا کہ اے گروہ مردم کیا میں  
ہر مومن کیلئے اُنکے نفس سے اولی نہیں ہوں ہم سب کے کیا  
رسول اللہ ضرور آپ اولی ہیں۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ  
آپ ہر مومن کے لئے اُنکے نفس سے زیادہ اولی ہیں۔  
فرمایا حضرت نے پس جس کسی کا میں مولا ہوں اُسکے یہ (صلی)  
مولا ہیں اور دست مبارک مسل علیہ السلام کا اپنے ہاتھ  
میں لیا اور میں کچھ بہتین بنانا کہ حضرت نے فرمایا کہ ابی رز  
کہ اسکو جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھو جو علیؑ سے  
دشمنی رکھے۔

حدیث غدیر اتنی بڑی اور مشہور حدیثوں سے ہے کہ ابن جریر طبری نے دو جلدیں مرتب کی ہیں جیسا کہ تاریخ  
ابن کثیر ص ۲۶۷ میں گذرا۔ جسکو انھوں نے پچھتر طریقوں سے اخراج کی ہے۔

چنانچہ امام فتویٰ اپنے بیابح المردۃ کے ص ۲۶ مطبوعہ اسلامبول سنہ ۱۳۱۵ھ میں لکھتے ہیں:-

فی المناقب اخبرہ ابن جریر الطبری  
صاحب التاريخ خبر غدیر خمر  
من خمس و سبعین طریقاً و افراد  
لہ کتاباً سماہ کتاب الولاية  
نام اسکا کتاب الولاية رکھا

نائب میں ابن جریر طبری صاحب تاریخ نے  
حدیث غدیر خمر کو پچھتر طریقوں سے اخراج  
کی ہے اور اس کو مستقل کتاب میں جمع کیا

اور علامہ محمد بن اسماعیل ابی حنیفہ ابنی کتاب روضۃ الندیۃ شرح تحفۃ العالیہ ص ۶۷ مطبوعہ انصاری دہلی

سنہ ۱۳۲۲ھ میں فرماتے ہیں:-

وحدیث غدیر مستواتر عند اکثر  
حدیث غدیر اکثر ائمہ حدیث کے نزدیک متواتر ہے

اثمة الحديث قال حافظ الذهبي في ذكره  
الحفاظ في ترجمة الطبري من كنت  
مولا فعلي مولا الف مولا محمد بن جرير  
فيه كتابا قال الذهبي وقفت عليه  
فاند هشت لک شتره طر قمرانقی۔

ما نقلہ ہی تذکرۃ الخلفاء میں ذکر ابن جریر طبری  
فرماتے ہیں کہ محمد بن جریر نے ایک متفصل کتاب حدیث  
میں کنت مولا فیصل مولا کے مرقن میں تالیف کی  
زہبی کہتے ہیں میں نے اس کتاب کو دیکھا تو حدیث  
غریبہ کی کثرت مرقن پر نظر کر کے ہر سہ ہوش اٹھ گئے۔

اب ہم حدیث غریبہ کو ابن جریر طبری کی مخرج کنت استعمال بند ۶۰ صفحہ ۲۹ مطبوعہ تہذیبیہ جدید آباد سے لکھتے ہیں۔ یہ وہی مستند اور  
صحیح حدیث ہے جس کو امام نسائی نے بھی ابن المثنیٰ کی سند سے اخراج کی ہے ہم نے صفحہ ۲۰۴ میں نقل کیا ہے۔ چونکہ ابن جریر طبری  
ابھی ابن المثنیٰ سے روایت کرتے ہیں اس سے یہ حدیث ذیل انھیں ابن المثنیٰ کی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس حدیث کے الفاظ وہی ہیں  
جہاں امام نسائی کے روایت میں ہیں۔

ومند زيد بن ارقم عن ابي الطخيل  
عامر بن واثلة قال لما رجع رسول  
الله صلى الله عليه وسلم من حجة الوداع  
فنزول خديجة ثم ربه وجات  
فقمتم ثم قام فقال كان قد دعيت  
فاجبت اني قد تركت فيكم الثقلين  
احدهما احكبر من الاخر كتاب الله  
حبل ممدود من السماء الى الارض و  
عترتي اهليتي فانظروا كيف تحلفوني  
فيهما فانها لن يتفرقا حتى يردا علي  
لخوض ثم قال ان الله مولائي انا  
ولي كل مؤمن ثم اخذ بيده علي  
فقال من كنت وليه فعلي وليه  
اللهم وال من والاه وعاد من عاداه  
فقلت لزيد انت سمعته من رسول  
الله صلى الله عليه وسلم فقال ما  
كان في الدنيا وحالات احد الاراء بعينه  
وسمعه يا ذنيه (ابن جرير)

ابو الطخيل سے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا  
کہ جب مراجعت کی رسول خدا نے حجۃ الوداع سے اور نماز  
ہوئے خدیجہ میں واکر دیا پس درختوں کے نیچے دعوات  
کیا گیا بعد ایکے گھر سے اتر فرمایا کہ گویا میں بلایا گیا  
ہوں پس میں نے جانا تو کہل گیا ہے تحقیق میں نے چھوڑا  
ہے تم میں دو کلمہ چھوڑا کہ ایک میں سے بڑی ہے دوسرے  
سے کتاب خدا کی ہے جو ایک سی ہے لکھی ہوئی آسمان سے  
زمین تک اور عترت میری جو میرے اہلیت میں ہیں دیکھو کہ  
کیا کرو گے تم لوگ میرے ان دونوں کے حق میں ہیں تحقیق  
وہ دونوں ہرگز نہ جدا ہونگے ایک دوسرے سے ہر حال تک  
وہ دونوں میرے پاس جو حق (کلمہ) پر پھر ارشاد فرمایا کہ  
تحقیق اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں بعد ایکے  
علی کا ہاتھ پکڑ کے فرمایا کہ کیا میں علی بن ابی طالب علی کا ولی  
بار خدا ہوتے کہ تو اس شخص کو جو دعوت رکھے علی کو اور دشمن  
رکھے تو اس شخص کو جو دشمن رکھے علی کو ابو الطخیل کہتے ہیں کہ میں  
میں نے یہ دیکھا کہ انہی رسول خدا سے سنا ہوا انھوں نے جواب دیا کہ  
کوئی شخص درختوں کے گرد ایسا نہیں نکالے جس نے اپنی  
انگوٹھ نہ لکھا ہو اور لپے کاغذ سے نہ لکھا ہو۔



یہ حدیث ہمہ وجہ مطابق ہے اس حدیث کے کہ جو زمین نے خدا اللہ سنائی سے ابن الشقی کی طرف نقل کی ہے البتہ لفظ کتابہ اور عمرتی کے درمیان جمل عدو میں اسفار الی الاقص۔ اس حدیث میں جو زمین نے خدا سے جو دیگر عدو میں یہ فقرہ اور دہت غرضیکہ اس حدیث کی نقل سے چند فوائد حاصل ہوئے۔

باب اول یہ ہے کہ زید بن ارقم نے حدیث ثقلین اور حدیث دلالت کو مقام غدیر میں ایک ساتھ بیان کیا ہے۔  
 قندہ ثانیہ یہ ہے کہ جناب رسول خدا نے اپنے بدن میں طرح قرآن کے باب میں وصیت کی ہے اسی طرح اپنی عمر کے  
 باب میں وصیت کی ہے اور ایک دوسرے میں کچھ فرق نہیں کیا۔

فائدہ ڈالنا ہے یہ ہے کہ عبارت حدیث سے معلوم ہوا کہ مولیٰ اور ولی کے اس حدیث میں ایک ہی حسی ہیں بن معنوں میں کہ  
اسد جل شانہ جناب رسول خدا کا مولیٰ ہے انھیں معنوں میں جناب رسول خدا ہر مومن کے ولی ہیں اور جن معنوں میں کہ جناب رسول خدا ہر  
مومن کے ولی ہیں انہیں معنوں میں حضرت علی ہر مومن کے ولی ہیں۔ اس سبب کہ لفظ حدیث میں کوئی تاریخی نہیں ہے پس اس بات سے  
اثبات ہو گیا کہ سوائے ولی بالمعنی کے اور کوئی معنی لفظ مولیٰ اور ولی کے اس حدیث میں مراد نہیں ہو سکتے۔ پس خدا کی جانب جو اس لفظ  
کی نسبت ہے اس سے مراد الوہیت ہے اور جناب رسول خدا کے اور جو اس لفظ کا اطلاق ہے اس سے مراد نبوت ہے اور حضرت علی  
کے اور جو اس لفظ کا اطلاق ہے اس سے مراد امامت ہے اس سبب کہ سوائے اسد اور اسکے رسول اور امام کے جو نائب رسول ہوا اور کوئی  
شخص مومنین کے لئے ولی بالمعنی نہیں ہو سکتا۔

فائدہ: یہ ہے کہ خود زید بن ارقم کے قول سے معلوم ہوا کہ مقام غدیر خم میں جس قدر لوگ موجود تھے جناب مولانا ابو جبار علی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس حدیث مبارک کو اپنے کانوں سے سنا۔

فائدہ خاصہ یہ ہے کہ ابو الفضل جہانی کا زید بن ارقم سے بہ نظر استعظام یہ سوال کرنا کہ کیا واقعی رسول اللہ نے مقام غدیر میں ایسا ارشاد کیا ہے، صریح ثابت کرتا ہے کہ خطبہ غدیر ختم تعلیت کے ساتھ جناب امیر علیہ السلام کے اولیٰ بالقرن ہونے پر یعنی خلافت و امامت برنا طبق ہے۔

اور اس ادنیٰ بالمعروف کے معنی کی وہ حدیث تصریح کرتی ہے جبکہ عبد القادر ابن المحب غفری نے کتاب سنن التیسری فی احسن السیرۃ  
میں اور سید علی ہمدانی نے اپنے مودۃ القربی کے مودۃ خامسہ کی پہلی حدیث میں وارد کیا ہے آخر اس روایت طویلہ کا یہ ہے :-

فقال است اولی بکرم من انفسکم امرکم وانهاکم وما لکم علی امر ولا غنی قالوا بلی یا رسول الله فقال  
من کان الله وانا مولاه فہذا اعلم مولاه یا مروجکم وینجاکم وما لکم علیہ امر ولا غنی الحدیث  
فرمایا رسول خدا نے کہ آیا میں نہیں ہوں اولیٰ بکرم تم سب پر تمہارے نفسوں سے میں حکم کرتا ہوں تم سب پر اور میں نبی کریم

سلك توثيق حسن السيرة الكتاب وسيلة المآل احمد بن الفضل بن محمد الكثير في مقدمه كتاب من هـ : - وكتاب حسن السيرة في حسن السيرة  
لصاحبنا واعدت تاسميويه زمانه مفرد وقته واوانه محقق العصور فادركه من غلاته فدى الفخر العتيق عن الاطباء  
بقدر اذ الانقاب والصفات بما خصه الله تعالى به من نفوس الكمال وجزيل الهبات مولانا الامام العلامة عبد القادر بن محمد  
الطبري الحنفي الخطيب الامام والاسجد المحترم -

تم یہ اور تم کو کوئی حکومت بھرنے میں ہے نہ باور نہ نہ بھی رہے کہا جی یا رسول اللہ میں نے فرمایا حضرت نے جس شخص کا خدا اور میں مولا اور ولی اور ہون ہیں یہ سبلی میں مولا ولی اور اس کے حکم کریں گے علی تم یہ پانچ سو کوئی کریں گے تم سب پر اور کوئی حکومت تم کو نہیں ہے علی پر یہ حکومت اعر اور نہ منصب نہیں۔

### توہدات

حدیث زید بن ارقم مخرجہا کہ جو شریعتیں کے مطابق ہے جبکہ ازالہ انہما شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ۲۹۳ مطبوعہ  
میں مدنی برقی مسئلہ سے شرک کی جاتی ہے۔

اخرج الحاكم من طريق سليمان	حاکم نے اعمش کے واسطے حبيب بن ابی ثابت سے اُسے
الاعمش عن حبيب بن ابی ثابت عن	ابو الطفیل صحابی سے انھوں نے زید بن ارقم سے روایت کی
ابی الطفیل عن زید بن ارقم قال	کہ کہ جب رسول خدا نے حجۃ الوداع سے مراجعت کی اور
لما رجع رسول الله صلى الله عليه	نہ چشم من دار وہے تو حکم دیا کہ درختوں کے نیچے بیٹھ
وسلم من حجة الوداع ونزل عنده	کیا گیا۔ فرمایا کہ گویا میں جایا گیا ہوں۔ میں بن
امر بهدوحات فقمين قال كافي قد	نے جانا قبول کیا ہے تحقیق میں نے تم میں وہ چیزیں
دعيت فاجبت اني قد تركت فيكم	مگر اللہ چھوڑی ہیں ایک انہیں کی بڑی ہے دوسرے
الثقلين احدهما اكرم من الآخر كتاب	سے کتاب خدا کی اور عزت میری پس دیکھو کہ کیا کرنا
الله تعالى وعترتي فانظروا كيف تحلفوا	تم میرے بعد ان درختوں کے حق میں پس تحقیق دو دو کو
فيهما فانهما لن يتفرقا حتى يردا	برگردند انہوں نے ایک دوسرے سے نہ تنگ کہ وہ چرچ
على الخوض ثم قال ان الله عز وجل	میرے پاس عرض کرے کہ پر بعد اسکے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
مولاي وانا ولي كل مؤمن ثم	میرا ولی ہوں میں ولی ہوں ہر مومن کا بعد اسکے علی
اخذ بيد علي فقال من كنت وليه	اخذ ہرگز کہ فرمایا کہ میں چھکا لی ہوں پس ہر مولا بھی
فمن اوليهم وال من والا	سکا ولی ہے۔ بدعا اور مشہور کہ میں شخص کو جو دوست
عاد من عاداه و ذكر الحديث بطوله	کے مصلی کو اور دشمن رکھا میں شخص کو جو دشمن رکھی کو اور کیا دشمن کے
واخرج الحاكم من طريق سلمة بن	دروما کے طریق سلمہ بن کہیں سے اُسے اپنے اپنے
كهيل عن ابيه عن ابي الطفيل انه	انے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ زید بن ارقم سے
سمع زید بن ارقم يقول نزل	سنا کہ کہا انھوں نے کہ نازل ہے رسول خدا اور بیان
رسول الله صلى الله عليه وسلم بين	کہ اور مدینہ کے بیروہ کے درختوں کے پاس
مكة والمدينة عن سموات خمس	جو باقی بڑے درخت تھے ہیں لوگوں نے زیر
ودحات عظام وقلنس الناس ما تحت السموات	درختان مذکورہ حجاز و مدی پھر قیام کیا



تم راہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
عنہما فی فضلہما خطیباً محمد اللہ  
واثنی علیہ و ذکر و وعظ فقال  
ما شاء اللہ ان یقول ثم قال  
ایہا الناس انی قارک فیکم امرین  
لن تضلوا ان اتبعتموہما وہما  
کتاب اللہ و اہل بیتی عنترقی ثم  
قال اتعلمون انی ادلی بالمؤمنین  
من الفضل ثلاث مرارۃ قال نعم  
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
من کنت مولاه فعلی مولاه

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
راہی کیا خطیبہ شاد فرماتے تھے پس حمد و ثناء اہل بیت  
نصیحت و وعظ کی اور کہا کہ جو کچھ کہہ کر خدا نے چاہا کہ آپ کہیں  
اس کے فرمایا کہ اس گروہ مومنین میں تم میں چھوڑنے والا ہوں  
و امام کہ ہرگز نہ گمراہ ہو گئے تم اگر پیروی کر دے گے ان دونوں کی  
اور وہ دونوں کتاب اللہ و میری خیرت ہیں جو میرے اہل بیت  
ہیں ہر ایک کے تین مرتبہ ان نفلوں کی تکرار فرمائی کہ آیا جانتے ہو  
تم لوگ کہ تحقیق میں اولی ہوں ساتھ مومنوں کے ان کے فضائل  
سب نے کہا ان جانتے ہیں۔  
پس فرمایا رسول خدا نے کہ میں شخص کا میں مولا ہوں  
اُس کا علی مولا ہے۔

**انتباہ** واضح ہو کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حاکم کی اخراج کردہ حدیث اول کے بعد اور حدیث ثانیہ کے درمیان  
کی عبارت ترک کر دی ہے چنانچہ اصل حدیث متدرک حاکم میں لفظ (و ذکر الحدیث بطولہ) کے بعد  
عبارت ہے: — ہذا حدیث صحیحہ علی شرط الشیخین و لم یضرب جاحہ بطولہ مشاہدہ حدیث مسلمہ بن کہیں  
عن ابی الطفیل ایضاً صحیحہ علی شرطہما۔

اور ذکر کیا راوی نے ساتھ طول اسکی کے حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے شرط شیخین (بخاری و مسلم) پر اور نہیں اخراج  
کیا انھیں دونوں نے اس حدیث کو (یعنی بخاری و مسلم نے اس حدیث کو اپنے اپنے صحیح میں درج نہیں کیا) ساتھ اسکی طول کے ثابہ  
اسکی حدیث سلمہ بن کہیل کی ہے کہ اُس نے بھی ابو طفیل سے روایت کی ہے اور وہ بھی صحیح ہے شرط شیخین پر اور وہ دوسری حدیث  
وہی ہے جسکو سلمہ بن کہیل نے اپنے باپ کے واسطہ ابو طفیل سے انھوں نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے۔

اس حدیث منقولہ میں جو حدیث اول ہے وہ ہمہ وجوہ موافق ہے اس روایت سے کہ جو میں نے کثیر اعمال جلد ۶ کے  
صفحہ ۳۹ سے ابن جریر کی مؤخرہ نقل کی ہے۔ پس جو فوائد اس حدیث کے نقل کے بعد میں نے لکھے ہیں وہی اس سے بھی حاصل ہیں اول اسکے  
علاوہ چند فوائد اور اس کے نقل سے حاصل تھے۔

فائدہ اول یہ کہ اُس روایت کی اس روایت سے تاکید و تشیہ ہو گئی اور یہ دونوں ایک دوسرے کے تصحیح کی ثابہ ہیں  
فائدہ دوم بعد اس حدیث کے جو حاکم کی عبارت ہے اس سے بخاری ثابت ہو گیا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور جو شرط بخاری اور  
مسلم نے اخراج حدیث کی مقرر کی ہیں وہ سب اس میں موجود ہیں لیکن ان دونوں نے اس حدیث کو اپنے نقطہ نظر کے خلاف تصور کر کے  
ایسی صحیح اور مستور حدیث کو درج کرنے سے گریز کیا ہے البتہ شیخ مسلم صاحب (صحیح) نے جنکی صحیح کو بعض حضرات صحیح بخاری پر ترجیح دینے  
میں انھوں نے زید بن ارقم کی حدیث مقام غدیہ مستمسک! میں کہ وہ مدینہ کی صرف حدیث ثقلین ناقص و نامتام بیان کی ہے اور





یاد دی فلما اجتمعنا قال الت است او فی  
 بحکم من ابا انکم قلنا بلی یا رسول  
 اللہ قال الت الت قلنا بلی یا  
 رسول اللہ قال من کنت مولاه فان  
 علیاً بعدی مولاه اللهم وال من  
 والاه وعاد من عاداه فقال عمر  
 بن الخطاب ھیتا لک یا ابا بن ابی طالب  
 اجبعت الیوم ولی کل مؤمن

حدیث مذکورہ میں حضرت عمرؓ نے جناب امیر کو لفظ دلی سے مبارکباد دی ہے۔ اسی لفظ دلی سے ابوبکرؓ اور عمرؓ دونوں نے اپنے اپنے تین دلی رسولؐ کو لکھ کر خلیفہ رسولؐ بنایا تھا اور اسی لفظ دلی سے انہما خلافت ہر ایک نے اپنا اپنا کیا تھا چنانچہ صحیح مسلم جلد ثانی ص ۹۱ مطبوعہ دہلی میں بتعام تنازعہ حضرت عباسؓ کے رضی مرقوم ہے۔ قال عمرو فلما توفي رسول الله قال ابوبكر انا ولي رسول الله فحتمت ما تطلب ميراثك من ابن ابيك و يطلب هذا ميراث امرأته من ابوي فقال ابوبكر قال رسول الله ما نورث ما تركناه صدقة فصرنا بآله كاذباً انما عاقد رآه منا والله اعلم انه صادق باذنه فاستدنا به لحي فلما توفي ابوبكر وانا ولي رسول الله ولي ابوبكر فصرنا بآله كاذباً

۱۔ اس حدیث میں حضرت عمرؓ نے جو لفظ ایہوم دلی کھل مومن فرمایا ہے یہ وہی ایہوم ہے جو آیہ جلیلہ ایہوم الکملت لکم دینکم است علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام کو بیان میں درج ہے۔ اسی لایت کے عہد و بیان کے بعد جو حضرت ابو بکر اور عمر اور اذانہ راج سے رسول اللہؐ نے جناب امیر المومنین کے خیمہ میں عہد کیا وہی اور غنیمت دلویا اور آیہ موسوفہ نازل ہوا جسکا شکر یہ تکبیر کے ساتھ ادا فرمایا ہے پھر ایک عہد کیا تھی یہوم رسول اللہؐ نے وہ رب ہے جو ۱۰ ذیحجہ چھٹینہ سے ۱۱ صفر چھٹینہ مسئلہ تک دن اور گیارہ رجب الاول برائیا تھی دن ہوتے ہیں اور اسی آیت کے نزول کو حضرت عمر کا یہوم عرفہ (جمعہ) ۹ ذیحجہ کو واقعہ شہیت کے اتفاق کرنے کے غرض سے بیان کرتا قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ ۹ ذیحجہ عرفہ (جمعہ) سے ۱۲ رجب الاول کو کاغذ سے دفن پر (جمعہ) ہوتا ہے اور ابن عمر کی روایت سے بارہ رجب الاول کو درشت نما۔ پس یہ جلاہ و غرہ و علاوہ اسکے خود ابن عمر کا بارہ رجب الاول درشت نما اس روایت عمر بن عباس بن ابی طالب عن امیہ سے درشت نما ہے جسین عمر نے اپنے بارہ جناب علیؓ سے رسول خدا کا شہادت مرض میں جلا ہونا ۲۸ صفر چار شنبہ بیان کیا ہے دیکھو صفحہ ۱۸۵ و ۱۶۶۔ کتاب ذرا۔ مہکا چود ہوان دن ۱۲۔ رجب الاول درشت نما (یوم دفن رسول خدا) ہے جسکے مراحت دن ۱۰ ذیحجہ چھٹینہ ۹ ذیحجہ عرفہ درشت نما ۲۵ ذیقعدہ درشت نما ہوتا ہے۔ ابن عمر کا بیان ۱۲ رجب الاول کو بیت ابو بکر کی شام تک ہونا صحیح ہو سکتا ہے لیکن دو شنبہ کا دن ہرگز صحیح نہیں ہے۔ جیسا کہ حدیث سے ثابت کیا گیا۔

ایسی ہی عمر بن خطاب کی یہ روایت روز وفات رسول خدا صحت ابو بکر اور وفات کے دوسرے دن ششہ کو جناب فاطمہ اور حضرت علی کا طلبہ ہوا  
میں ابو بکر کے پاس جانا اور انکو دریا دینے دیکھ کر یہ ہے وہ روایت خلفات ابن سعد جزو دوم قسم دوم ص ۶۹ مطبوعہ مدینہ منورہ ۱۳۲۸ھ کی ہے قال ابن سعد  
اخبرنا محمد بن عمرو انہما عن زید بن اسلم ... عن ابیہ قال سمعت عمر یقول لما کان الیوم الذی فارق فیہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم یوم کلابی بکری ذلک الیوم فلما کان من العز جاءت فاطمۃ الی ابی بکر معها علی فقالت میراثی من رسول اللہ ابی صلی اللہ علیہ  
وسلم فقال ابو بکر من المراثۃ او من العقد قالت خذ لک وخیر وصدقاتہا ما یرئک بناتک اذ مات۔  
کہ ابن سعد نے خبر دی کہ محمد بن عمر نے ہشام بن سعد سے اسے زید بن اسلم سے اپنے بہنو باب سے کہا اسے کہ میں نے عمر کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ روز وفات رسول خدا ابو بکر  
کی بیعت ہوئی جب دوسرا دن براؤ جناب فاطمہ ابو بکر کے پاس مع حضرت علی تشریف لگئیں اور فرمایا میرے باب کی بیعت مجھے لینی چاہئے میں ابو بکر نے کہا کہ بھلا  
ابو بکر نے عقد اسے کیا فاطمہ نے فرمایا کہ فدک اور خیبر اور آنحضرت کے صدقات جو دینہ میں ہیں میں کوئی اسی طرح وارث ہوں جس طرح تیرے مرنے کے بعد تیری وارث









سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الحجة  
 واخذ بيد علي فخطب ثم قال ايها الناس  
 اني وليكم قالوا صدقت فرفع يده  
 على فقال هذا وليي والمودعي عني  
 وانت الله موالي من والاو ومعاد  
 من عاداه قال شيخنا الذهبي  
 وهذا احد اثبت حسن ضريب

رسول خدا سے جعفر از ایک موضع ہے در میان کوه و دینار کے  
 در میان کوه و دینار کے جعفر از ایک موضع ہے در میان کوه و دینار کے  
 فرمایا اسے لوگو میں تمہارا اولی ہوں حاضرین نے عرض کیا کہ اپنے  
 کی فرمایا اب جعفر نے جواب دیا کہ یا اللہ کیا کہنا کہ یہ میرا نانا  
 اور میرا چچا ہے حکام نے پہنچا تو اسے تین خلیفہ لکھ دیا  
 انکو جو اسکا ستارہ اور تین کھنڈ والی اسکو جو اسکا ستارہ لکھ دیا  
 کہتے ہیں کہ اسکا ستارہ تین کھنڈ والی ہے کہ یہ حدیث میں غریب ہے

حدیث مذکورہ کی توثیق وہ حدیث ہے جو امام ثانی سے منقول ہے  
 ہے۔ پس انظر من الشمس ہے کہ حدیث میں انظر یعنی سے مراد ولید ہے رسول خدا ہے کہ جو امام و خلیفہ ہے بغیر یہ قول مجتہد  
 صادق علیہ السلام المودعی عني اس سبب سے کہ بعد رسول خدا کے نائب اور خلیفہ کے اور کون شخص ایسا ہو سکتا ہے کہ جو احکام  
 الہی کو اس کے چاہے سے ادا کرے اور اُمت کو پہنچائے۔

اسی کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جسکو حافظ ابن کثیر نے حدیث مذکورہ کے بعد بلا نا صلا امام احمد بن حنبل سے  
 وارد کی ہے جو حجة الوداع کی ہے۔

قال الامام احمد حد ثنا يحيى بن	کہا امام احمد نے کہ حدیث کی ہم سے یحییٰ بن آدم اور ابن ابی
ادم وابن ابی بکیر قال ثنا اسرائيل	بکیر نے کہا کہ حدیث کی ہم سے اسرائیل نے ابی اسحاق سے اُس نے
عن ابی اسحاق عن حبشی بن جنادة	حبشی بن جنادہ سے کہا یحییٰ بن آدم سلولی
قال يحيى بن آدم من السلولى وكان قد	نے کہ حبشی بن جنادہ حجة الوداع میں موجود
شهد حجة الوداع قال قال رسول الله	تھے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا نے کہ علی مجھے
صلعم على منى واقامته ولا يؤذى	ہے اور میں علی سے ہوں نہ پہنچا لگا احکام الہی کی سرے
عنى الا انا وعلی وقال ابن ابی بکیر	مخوف سے گریں خود ہی با علی اور کہا ابن ابی بکیر نے کہ
لا يقتضى دینى الا انا وعلی	خدا کر مجھ پر ترس نہ کریں خود ہی با علی

اسی حدیث حبشی بن جنادہ کو امام احمد نے ابو احمد زبیری کے واسطے سے اسی حجة الوداع کی وارد کی ہے جسکو حافظ محمد بن  
 عمر نے اپنے ریاض النضر جلد ثانی میں حافظ سنی کے حوالے سے وارد کیا ہے۔ دیکھو صفحہ ۴۳ و ۴۴ کتاب بغداد نیز ترمذی نے اپنی  
 صحیح جلد ثانی ابواب المناقب میں لفظ حجة الوداع کو حذف کر کے حدیث مذکورہ اخراج کی ہے۔

قال الترمذی حد ثنا اسمعيل بن موسى	کہ ترمذی نے کہ حدیث کی ہم سے اسمیل بن موسیٰ نے کہا حدیث
نا شريك عن ابی اسحاق عن حبشی بن	کہ ہم سے شریک نے ابی اسحاق سے انھوں نے حبشی بن جنادہ سے
جنادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم	کہا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے









شناخت کے لئے غدیر خم کے موقع پر سوالات کے تحت میں خطبہ فرماتے ہوئے منبر پر کھڑے ہو کر اور علی علیہ السلام کو بلند منبر پر  
 کجتاب موصوف کے قدم مبارک حضرت صلعم کے زانوے اقدس تک پہنچ گئے تھے علی حاضرین جیسے قریب رہا کہ اسے اولیت کا  
 اقرار کے ساتھ من کنت مولاه فعلی مولاه والی من وآلہ و عا دہ الا فلیبلغ الشاهد الغائب کا اقرار  
 فرمایا ہے یعنی جس کا میں مولاد ہوں اُس کا یہ علی مولاد ہے بار خدایا دوست رکھ اسکو جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اسکو جو دشمن  
 رکھے علی کو پھر فرمایا اگاہ ہو کہ حاضرین کو چاہئے کہ جو لوگ اس جلسہ میں نہیں ہیں انکو یہ خبر پہنچا دیں۔  
 اسی جلسہ قدیر میں رسول خدا نے نزالت ہارون والی حدیث و سنن بران الفاظ سے ارشاد کی ہے جسکو تاریخ و فہرست  
 قاضی ابن خلکان سے لکھا جاتا ہے۔

لما رجع النبی صلعم من مکة شرفها  
 اللہ تعالیٰ عام حجة الوداع وصل  
 الی هذا المكان و اخذ علی بن  
 ابی طالب قال علی منی کھارون من  
 موسی اللہم والی من وآلہ و عا دہ  
 من عا دہ و النصر من نصرة و  
 اخذ من خذ له۔  
 جب رسول خدا حجۃ الوداع سے واپس ہو کر مدینہ  
 میں پہنچے تو حضرت علی کو اپنی جنوت کا شرف عطا  
 کر کے ارشاد فرمایا کہ علی میرے لئے اسی منزلت پر ہیں جس  
 منزلت پر موسیٰ کے لئے ہارون تھے ابی دوست رکھ  
 اسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسکو جو دشمن  
 رکھے علی کو اور نصرت فرما اسکی جو نصرت کرے علی  
 کی اور چھوڑ دے اسکو جو چھوڑ دے علی کو۔

تفصیل کے لئے دیکھو صفحہ ۷۹ کتاب ہذا

اور ریاض النضر ج ۲ ص ۱۶۲ مطبوعہ مصر ۱۳۲۴ھ میں ہے۔ عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ  
 صلعم علی منی بمنزلة راسی من جسدی (مترجمہ الملاح) براہ بن عازب سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ علی  
 مجھ سے بمنزلہ میرے سر کے بے سر بدن سے۔

یہ حدیث اصحاب فی تفسیر الصحابہ مطبوعہ کلکتہ ۱۳۲۴ھ کے ص ۱۲۱ میں ہے۔

قال النبی صلعم غزوة تبوک انت منی بمنزلة ہارون من موسی الا انک لست بنبی  
 ای لا ینبغی ان اذهب الا وانت خلیفتی (ترجمہ) کیا راضی نہیں ہے تو اس بات سے کہ ہوئے مجھ سے بمنزلہ ہارون کے  
 موسیٰ سے مگر یہ کہ تو نبی نہیں ہے تحقیق کہ مجھ کو مزار نہیں ہے یہ امر کہ میں جاؤں مگر یہ کہ تو میرا خلیفہ ہو (یعنی منبر مجھ کو خلیفہ کے ہونے میں نہیں  
 جاسکتا) انتہی کیونکہ حضرت موسیٰ جب کہ طور پر جاتے تھے تو بغیر خلیفہ کے حضرت ہارون کو نہیں گئے۔

اور نورخ حبیب السیر اپنی تاریخ جز و سیم از جلد اول ص ۶۹ مطبوعہ بیروت ۱۳۵۴ھ میں لکھتے ہیں۔

روایت است کہ در وقت عزیمت غزوہ تبوک  
 بر ضمیر نور حضرت اقدس نبوی ظاہر گشت کہ در  
 سفر با عدا دین مقاتلہ وقوع خواہ یافت  
 روایت میں ہے کہ غزوہ تبوک کے ارادہ کرتے وقت  
 قلب انور سرور عالم پر یہ امر ظاہر ہو گیا تھا کہ اس سفر  
 میں اعدا و دین سے قتال واقع نہ ہوگا اسوجہ سے

بنی اسرائیل کے امام بن سیرین رحمہ اللہ  
اہل و عیال کے ساتھ خلافت خویش تعین  
نمودہ اہمات مومنین را گفت از سخن و صواب  
امام المسلمین اصلاً تجا و زبانی نہ دارند

نہ مروان بن الحکم کہ بنی سیرین اپنے اہل و عیال  
برایا جانشین متعین فرمایا اور انہوں نے تاکید فرمائی  
کہ امام المسلمین علی علیہ السلام کے حکم کے مطابق عمل کرنا  
میں ہرگز کوتاہ نہ کریں (جو وہ کہیں وہی کریں)

تاریخ رد مقتہ الصفا ج ۱۰ - اول حصہ ۹ مطبوعہ زکلیہ ۱۹۹۱ء میں حضرت ہارون کی امامت و خلافت کا حال بیان مذکور ہے۔

چون صباح روز ہشتم کہ غروب زمان بود طلائع  
شد حضرت موسیٰ ہارون را طلب کردہ است  
و خلافت خود بدو تفویض فرمود و آن مشغل  
را بحسب وصایت در نش ادبنا بعد ظن مقرر  
گردانیدہ و تا مارہ قندیل و ظہیر بخورد تویت  
قریان و البتہ معینہ جہت اصحاب خاصہ  
و غیر ذلک بر لب دہے غوغا ساخت و تہمت  
بنی اسرائیل را برین مبنی گواہ گرفتہ و خلافت  
اور دادلاش برایشان تسلیم کردہ خون  
کسانے کہ خلافت ہارون و فرزندان او مانع  
مباح گردانید و بعد از آنکہ قربانی نمودند آتش  
از آسمان فرود آمد ہمہ را بخورد و یہود این روز  
را تعظیم کنند و فضائل بسیار گویند کہ روز یکشنبہ  
است کہ ابتداء خلق عالم درین روز بودہ  
و اول ہفتہ و عشر و ماہ اول سال است و اول روزی  
است کہ مردم اجتماع نمودہ بزیارت بیت المقدس  
حاضر آمدند و اول روزے است کہ جہت ولایت  
و خلافت ہارون قربانی کردند و آتش فرود آمدہ  
بر ہمہ سربانی ہا حاطہ کرد

جب نسیان مہینہ کی آٹھویں تاریخ ہوئی حضرت موسیٰ  
نے حضرت ہارون کو بلایا اور اپنی امامت و خلافت  
سپردی اور انکو اپنا دوسرا مقرر کر کے اس کام معینی  
امامت و خلافت کو انکی نسل میں بقا میدہیں مقرر  
کر دیا اور فقہ یون کا روشن کرانہ شہودی و حوالی  
دینا قربانی کی ذبیحہ ابراہیمی اور اولی لوگوں کے  
سے مقررہ بنائیں انکے اختیار میں دیدہ اور ان امور  
کے لئے تمام بنی اسرائیل کو تودہ کر دیا اور حضرت  
ہارون اور انکی اور انکی مخالفت حرام کر دی اور  
انکے اور انکے فرزندوں کے مخالفوں کا خون رستلی  
مباح کر دیا اسکے بعد جب لوگوں نے قربانی کی آہان  
سے آگ نازل ہوئی سب کو کھا گئی۔ یہودیوں کو چاہئے  
کہ اس دن کی تعظیم کریں اور اسکی فضیلتیں بہت  
بیان کریں کہ کہ وہ اقوام کا دن ہے اور وہ ایسا  
دن ہے کہ دنیا کی پیدائش اس دن ہوئی ہے اور  
وہ سال کے پہلے مہینہ کا پہلا ہفتہ اور عشرہ کا پہلا روز  
ہر جس روز جمع ہو کر بیت المقدس کی زیارت گئے اور ایسا  
پہلا دن جس دن لوگوں نے حضرت ابراہیم کو تودہ قربانی کی  
اور ان کی موتی اور انکے تمام قربانیوں کو کھیر دیا۔

چونکہ حضرت ہارون کا انتقال سامنے حضرت موسیٰ کے ہو گیا اس سے موسیٰ نے جناب پشع بن نون سے غزلیہ قریب کو اپنی وفات کے  
قریب اپنا خلیفہ و جانشین کیا چنانچہ تاریخ رد مقتہ الصفا مذکورہ جلد اول صفحہ ۱۰۴ میں ہے۔

سلسلہ نسیان اور یہی ہے اگر کسی میں نام اپریل ہو



و در روز هفتم آفرینم را اعضا کرده نخل عظیم  
ساخت و در پیش را خلیفه و دومی گروه ایندونی اسمی  
را به زحمت از ایشان حفظ الهی بر سر سپرد  
و به تدریس و حمایت نهالت ایشان وصیت کرد  
و باطاعت و بطاعت و انقیاد و محبت گرفته فرمود  
که هر روز هفتم ماه آفرین است پس من بعد و است  
سال بسیده و زمان جلالت نزدیک شده  
اکنون بنده از بندگان خداست که بخوش نصرت  
از شما امتا است به شما خلیفه و ختم و خدای  
تعالی و فرشتگان زمین و آسمان و این یعنی  
گواه گرفته که در وصیت من نصرت و تقوا را نگه  
که سوره الفده و یوم غدیر و از یکمین تا دل هجدهمین آیه که

حضرت موسیٰ نے آواز جبین کی ساقین ہاتھ و زمر کو  
ماضی و یکا حکم و ایک بڑا ممت ہست کر کے حضرت یوشع کو اپنا  
خلیفہ اور وصی کیا اور بنی اسرائیل کو خدا کی مخالفت  
اور بغاوت میں دیکر حضرت یوشع کے سپرد کیا اور وصیت کی  
کہ تم کے کاموں میں تیرے جمل سے حمایت کرنا اتنی بدولت  
سے کہ تیرے آفرین ہستی کا وعدہ و اقرار پیکر فرما کہ آج آواز  
جبین کی ساقین ہاتھ و زمر کو اپنا وصی و خلیفہ بنائے گا  
موت کا زمانہ نزدیک اسوجہ سے کہ میں نے بندگان خدا میں سے  
ایک خاص بندہ کو جو خلوص نیت میں تم سب کو گناہ و گنہگار  
تیرے خلیفہ کر دیا اور خدا و زور و زمین و آسمان کے ترغیب کو مہبات  
گوارہ کر دیا تم کو کہ جو پہلو کہ میری وصیت چلے کر زمین کی کہ نہیں ستر کی زمین

جو کہ سورہ ادرہ دوم غدیرہ افیکہ میں نازل ہوا ہے۔ کریم و لقد اخذنا من بنی اسرائیل وبعثنا منہم اثنی عشر نضیباً (یعنی اور اس میں بھی شاہک بنین گرفتار کئے بنی اسرائیل سے بھی دس یا ان کا احمد و فرار سے یا تھا اور ہم نے انہیں کے اہل سرور اور انہیں مقرر کئے جس کے اول نضیب بناب پاش و صی اور خلیفہ حضرت موسیٰ ہیں۔

آبہ مولودہ کی تفسیر میں طائفتابین کثیر بنی تفسیر جامعہ ثنائت مندرجہ مطبوعہ مصر ۱۳۰۱ھ میں لکھتے ہیں :-

وفي التوراة البشارة بان الله يقيم من صلبه اثني عشر عظيماً هم  
 هؤلاء الخلفاء الاثني عشر المذكورين في حديث ابن مسعود وجابر بن سمرة (رحمهم) قرينة في بشارت جواسع  
 عليہ السلام پر ہے بالتحقیق کہ اس وقت کے قائم کرکے اسماعیل علیہ السلام کے صلب سے بارہ بزرگ اور وہ بارہ ظیفہ ہونگے جو ذکر کے لگے حدیث  
 میں ابن مسعود اور جابر بن سمرة کے ۔

اولادِ نبوی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شناخت اس حدیثِ مصطفیٰ سے ہوتی ہے جسکو زندگی نے اپنے صحیح میں اخراج کی ہے

قال الترمذی حدیثنا خلاصہ بن اسلم  
کہ ترمذی نے حدیث کی رسم سے خلاصہ بن اسلم عبدوی نے کہا

البغدادی نا محمد بن مصعب قاضی  
حدیث کی مجلس محمد بن مصعب کی حدیث کی مجلس

الاوراعی عن ابی عمار عن وائل بن  
عمارة عن ثوبان بن سفيان عن ابي عبد الله

اسقع قال قال رسول الله صلوات الله  
کیا خدا نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو سبیل علیہ السلام کو اور

اصطفیٰ من ولدا براہیم اسمعیل و اسمعیل من ولدا اسمعیل  
 اسمعیل کیا اسمعیل کی اولاد سے بنی گناہگار اور اسمعیل

بہی کشا نہ تو اصفیٰ بنی کمانہ قریشا      گروانا بنی کمانہ سے قریش کو اور اصفیٰ کیا

میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ ایک ہی بات ہے۔

\_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_













عن عبد الغفار بن القاسم عن  
المنهال بن عمرو عن عبد الله  
بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن  
عبد المطلب عن عبد الله بن عباس  
عن علي بن ابي طالب قال لما نزلت  
هذه الآية على رسول الله صلى الله عليه  
وسلم وانذر عشيرتكم الاقربين  
دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم  
فقال لي يا علي ان الله امرني ان افعل  
عشيرتي الاقربين فضقت بذلك  
ذرعاً وعرفت اني متى ايا دهم بعد  
الامر اراهم ما اكره فصمت عليه  
حتى جاءني جبرئيل فقال يا محمد انك  
الا تفعل ما تؤمر به يعنيك فاصنع  
لناساً من طعام واجعل عليه رجل  
شاة واملاً لنا عسا من لبن ثم اجمع  
لي بني عبد المطلب حتى اكلمهم وابانهم  
ما امرت به ففعلت ما امرني به ثم  
دعوتهم له وهم يومئذ اربعون رجلاً  
يزيدون رجلاً او ينقصون فيهم اعمامهم  
ابوطالب وحزرة والعباس وابولهب  
فلما اجتمعوا اليه دعاني بالطعام  
الذي صنعت لهم فحسنت به فلما  
فدعته تناول رسول الله صلى الله عليه  
وسلم من اللحم فشقها باسنانه ثم القاها  
في نواحي الحفرة ثم قال خذوا باسم الله  
فاكل القوم حتى مالهم بشي حاجة

عبد الغفار بن القاسم سے اس نے منہال بن عمرو  
سے اس نے عبد اللہ بن حارث بن نوفل  
بن حارث بن عبد المطلب سے اس نے  
عبد اللہ بن عباس سے اس نے جناب  
علی رضی بن ابی طالب سے روایت کی ہے  
جبکہ آیہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوا تو  
رسول خدا نے علی کو بلا کر فرمایا کہ اے علی رخصت  
نے مجھے حکم دیا ہے کہ اپنے نزدیکوں کو  
(غدا ہی) سے ڈراؤں میں کہیں  
اے قوم کی حالت دیکھ کر امین نے معلوم کیا کہ  
جب اون لوگوں کے سامنے یہ امر پیش  
کروں گا تو ان سے حرکات ناملائم دیکھوں گا  
اس لئے میں نے سکوت اختیار کیا حتی کہ خداوند  
تعالیٰ کا حکم تاکید سے صادر ہوا لہذا تم ایک صاع  
طعام اور ایک دان بکری کی اور پیالہ دودھ کا  
بپا کرو اور بنی عبد المطلب کو جمع کرو تاکہ  
میں ان سے کلام کروں اور ان کو  
وہ چیز پہنچا دوں جن کے پہنچانے کے لئے  
امور ہوں حضرت علی نے تعمیل ارشاد کی اور بنی  
عبد المطلب جو ایک کم یا ایک یا دو چائیس مرتھے اور  
جنین آپ کے اعمام ابوطالب وحمزہ عباس اور ابولہب  
بھی تھے جمع کیا جب سب لوگ آگئے اور کھانا حاضر  
کیا گیا تو رسول خدا نے ایک مکڑا گوشت کا  
سے کر اپنے دانتوں سے پارہ پارہ کیا پھر اطراف  
نظر میں ڈال دیا اور فرمایا شروع  
کر و بسم اللہ سب نے سیر ہو کر کھایا  
پیار اور باوجودیکہ طعام اور شیر اس مقدار

میں تھا کہ ایک آدمی کو کافی ہوتا لیکن  
سب آدمیوں نے کہا یا پسیا اور کمی نہ  
ہوئی۔ جب کھانے پینے سے فراغت  
ہوئی تو ان حضرات نے کلام کرنے  
کا ارادہ کیا لیکن ابوہب نے  
سبا و رت کی اور کہا تم  
بے شمار سے صاحب نے جا دو  
کیا ہے اس فقرے کو سُنکر  
سب لوگ پر اگندہ ہو گئے اور  
آنحضرت اُن سے کلام نہ کر سکے  
دوسرے دن آنحضرت نے پھر حضرت  
علی سے فرمایا کہ تم نے سنا ابوہب  
نے کلام میں مجھ پر سبقت کی اور قبل اس کے  
کہ میں اُن لوگوں سے کلام کروں  
سب کو پر اگندہ کر دیا اب کل کی طرح  
پھر میرے پاس سب کو جمع کرو حضرت علی نے کر  
سب چیزیں بدستور سامنے بیا کیں اور پھر سب کو  
جمع کیا۔ کھانا حاضر کیا گیا اور آنحضرت نے پہلے  
دن کی طرح آج بھی عمل فرمایا اور سب سے سرم کر کھایا  
پیا بعد پھر صاحب نے فرمایا اے بنی عبدالمطلب  
تم ہے خدا کی میں کسی ایسے جوان کو عرب میں  
سے نہیں جانتا جو اپنی قوم کے لئے مجھے بہتر کوئی چیز  
لایا ہو میں تمہارے لئے دنیا و آخرت کی نیکی لایا ہوں اور  
اسے طہانہ نے مجھے حکم دیا کہ تمہیں اس کی طرف بلانے لہذا  
تم میں سے کون شخص اس میں میری وزارت کرے گا اس  
شرط پر کہ وہ میرا بھائی اور دھی اور غلیظہ پر۔ تم میں سے  
کسی نے کچھ جواب نہ دیا لیکن علی علیہ السلام نے باوجود

وہا اری الاموضع ایدیدہم وایم  
اللہ الذی نفس علی مبدہ وان کان  
الرجل الواحد منہم لیا کل ما  
قدمت لجمعہم ثم قال اسق القوم  
محدثہم بذلک العس فشربو امر حتى  
رووا منہ جمیعاً وایمر اللہ ان کان  
الرجل الواحد منہم لیشریب مثله  
فلما اراد رسول اللہ صلعم ان یکلمہم  
بدرہ ابولہب الی الکلام فقال لقد ما سحرکم  
ففرق القوم ولم یکلمہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فقال الغدیا علی ان هذا الرجل سبقنی الی ما قد  
سعت من القول ففرق القوم قبل ان اکلمہم  
فعد لامن الطعام مئیل ما صنعت ثم  
اجمعہم الی قال ففعلت ثم جمعہم  
ثم دعانی بالطعام ففقر بتمہم ففعل  
کما فعل باس فا کا و حتی مالہم  
بشی حاجۃ قال اسقہم فحدثہم بذلک  
العس فشربو امر حتى رووا منہ جمیعاً  
ثم تکلم رسول اللہ صلعم فقال یا  
بنی عبدالمطلب انی واللہ ما اعلم  
شایا فی العرب جاء قومہ با فضل  
ما قد جئتکم بہ انی قد جئتکم بخیر  
الدنیا والآخرۃ وقد امرنی اللہ لعل  
ان ادعوکم الیہ فایکم یواذرنی علی  
هذا الامر علی ان یکون اخي ووصیتی  
وخلیفتی فیکم قال فاجمع القوم عنہا  
جمیعاً وقلت وانی لاحد ثمن مساوا















اور ہی فاسیر المومنین ہیں یہی قتال  
 عمر کر ہو ان یصحبواکم البیوة و  
 الخلافات فتتجھوا علی فی مکہ بخلاف  
 واختارت قریش لافضھا فاصابت  
 ووفقت فقلت یا امیر المومنین  
 ان تاذن لی فی الخضر و تماعنی الغضب  
 حکمت فقال تکلم یا ابرحیاس  
 فقلت اما حق لک یا امیر المومنین  
 اختارت قریش لافضھا فاصابت  
 ووفقت فلو ان قریشا اختارت  
 لافضھا حیث اختار الله عز وجل لھا  
 لکان الصواب بینھا غیر مردود و  
 لا محذور اما قولک انھم کرھو ان  
 تكون من البیوة والخلافة فان الله  
 عز وجل وصت قواماً یا الکرامین  
 فقال ذلک یا اھم کرھو اما انزل  
 الله فاحبط اسمائھم فقال عمر حیفات  
 والله یا ابن عباس قد کانت تبغی  
 عنک الشیء کنت اکرھ ان اخرجک عنھا  
 فتزیر منزلتک صفا فقلت و  
 ماھی یا امیر المومنین فان کانت حقاً  
 فما یشی ان تنزل منزلتی وان  
 کانت باطلا فتمسکی اما طالمبطل  
 عن نفسه فقال عمر یا بخی انک تقول  
 انما صر فوھا عنا حسداً وظلماً فقلت  
 اما قولک یا امیر المومنین خلایئین الجاهل  
 والخلایع اما قولک حسداً فان ابلیس حد

معدود وین قولک قوم نے اس بات سے کراہت کی  
 کہ نبوت اور خلافت دونوں تم میں جمع ہوں اور تم اس پر  
 خوش ہو کر اترائے پھر و جتنا پھر قوم اس کے اختیار  
 کرنے میں تمہیں در موافق ہوئی۔ میں نے کہا اسے  
 امیر المومنین اگر آپا اجازت دین اور خطا ہوں تو  
 میں بھی کچھ عرض کروں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں کہہ  
 میں نے کہا کہ آپ کا یہ فرمانا قابل نظر ہے کہ قوم خلافت  
 کے اختیار کرنے میں منیب اور موافق ہوں اس لئے  
 کہ اگر قوم خلافت کو خدا کے مرضی کے موافق اختیار  
 کرتی تو بلاشبہ منیب ہوتی۔

نیز آپ کا یہ فرمانا بھی قابل نظر ہے کہ قوم نے  
 ہم میں نبوت اور خلافت کے جمع ہونے سے کراہت کی  
 دیکھئے اللہ تعالیٰ قوم کی کراہت کا وصفت اپنے  
 کلام میں ان الفاظ سے فرماتا ہے ذلک بانھم کرھوا  
 ما نزل اللہ فاحبط اسمائھم یعنی چونکہ حکم خدا سے  
 انہوں نے کراہت کی لہذا ان کے اعمال جبط ہو گئے  
 یعنی اکارت گئے یہ سنکر حضرت عمر بوئے افسوس  
 ابن عباس خدا کی قسم تمھاری نسبت مجھے باتوں کی  
 خیرین پوچھائی گئی ہیں جنکو کرید کر تمھاری منزلت  
 اپنے دل سے زائل کرنا پسند نہیں کرتا میں نے عرض  
 کیا اے امیر المومنین آپ فرمائیں تو یہی اگر حقیقت  
 وہ باتیں حق پر مبنی ہیں تو میری منزلت ضائع ہونے  
 کی کوئی وجہ نہیں ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے  
 سنا ہے کہ تم کہتے ہو کہ خلافت ہم سے بہ ظلم و حسد لی گئی  
 ہے میں نے کہا اے امیر المومنین ظلم کا مفہوم تو ہر ظالم  
 اور ظالم پر روشن ہے رہا حسد میں ابلیس نے  
 حضرت آدم پر حسد کیا اور ہم آدم ہی کی اولاد ہیں

أدم ففحن ولداه الصودون فقال  
عمر هيات ابت والله قتلكما يا بني  
فاشد الأعداء ما حول وصفا وغشا  
ما ينزل فقلت مهلاً يا أمير المؤمنين  
لا تصف قلوب قوم اذهب الله عنهم  
وظلمهم تطهيراً بالحد والفض فان  
قلب رسول الله من قلوب بني هاشم  
فقال عمر اليك عنى يا ابن عباس فقل  
افعل فلما ذهبت لا قوم اسحقيا متى  
فقال يا ابن عباس مكانك والله  
انى لواء لحقتك صعب لما سرك  
فقلت يا امير المؤمنين  
ان لى عليك حقاً وعلى كل  
مسلم فمن حفظه فحظه اصواب  
ومن اضاعه فحظه اخطأ  
ثم قام فمضى

قصہ ہوا چاہیں حضرت عمرؓ کی افسوس اسے  
 بنی ایشم تھا اسے کرب بن سعد اور کینہ کے سوا  
 کچھ نہیں ہے اور سعد کینہ بھی جیسا جو سٹ نہیں  
 سنا، امین نے کہا بس اسے امیر المؤمنین اور لوگوں  
 کے قلوب کا کینہ اور سعد کے ساتھ منسوب نہ کیجئے  
 جتنا بعد ازاں یہ تقریر خدائے برکاتی اور  
 خیانت سے پاک اور صاف فرمائی ہے اور خود  
 کیجئے کہ خود رسول اللہ کا قلب بھی قلوب بنی ایشم  
 بن سے ہے۔ حضرت عمرؓ نے راز کو اگلا اسے  
 ابن عباسؓ سے پاس سے ہٹ جاؤ، جب  
 میں نے اسے اسے کا قصد کیا تو انہوں نے  
 بے قصداً شرم مجھے بٹھایا اور فرمایا اسے ابن عباس  
 و اللہ میں تمہارے حقوں کی رعایت ملحوظ رکھو تم  
 اور تمہاری خوشی کا خواہاں رہو گی۔ میں نے  
 کہا اسے امیر المؤمنین تم پر اور اہل مسلمانوں پر میرا  
 حق ہے جس نے اس کو ملحوظ رکھا مقصیب ہوا  
 اور جس نے اس کو ضایع کیا خطا کی (اس کے بعد  
 ابن عباسؓ اٹھے اور چلے گئے)

اسی مکالمہ کا ذکر شبلی صاحب نے اختصار کے ساتھ الفاہ و ق حصار اول صفحہ ۲۵۶ تا ۲۵۷ کے درج کیا ہے  
 انہیں حضرت عمر کے بارے میں حضرت امام حسین علیہ السلام کا عین خطبہ کی حالت میں شہید ہونے کا ذکر ہے  
 دیکھیں ہی امام حسن علیہ السلام کا حضرت ابو بکر کے بارے میں بھی وارد ہوا ہے۔ وہی تاریخ الطغیاء یوسفی الخرج  
 ابن عساکر عن ابی البختری قال کان عمر بن خطاب یخطب علی المنبر فقام الیہ الحسن بن  
 علی فقال انزل عن منبر ابی فقال منبر ابی لا منبر ابی من امویہ یمن احقار علی فقال  
 را سنادہ صحیح اور تاریخ الطغیاء یوسفی بن ہریر

والله ما أجرة بهذا الحد

[illegible]





عبد الله ومضيت مع علي والبطا عينا ابن عباس ثم خلق بنا فقال له علي ما وراءك فقال يا ابا الحسن انجوت من حجاب امير المؤمنين اخبرك بها واكثر على قال مهيم قال لما انت وليت رايك عمر بن الخطاب والي اتركه ويعقل اه اه فقلت بمتافه يا امير المؤمنين .

قال من اجل صاحبك يا ابن عباس وقد اعطى ما لم يعط احد من ال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولما قلت من فيه ما كان بهن الا سر بعني الخلافة احد سواك قلت يا امير المؤمنين وما من قال كذا في عابته وبعض قرشي له وصغر سنه فقال له علي فاسودت قال داخلى ما يد اخل ابن المولى بن عمه فقلت يا امير المؤمنين اما كثر في عابته فقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يد العيب ولا يقول الا خيرا ويقول للصبي ما يعلم انه يستميل به قلبه انه ليسهل على قلبه

واما بعض قرشي له في الله ما يبالي بيغضهم بعد ان جا هداهم في الله حتى اظهر الله دينه فقصم اقرباه وكره المهاجرين والشركاء في الله الامنة واما صغر سنه فلقد علمت ان الله تعالى حيث انزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وجهها صاحب له لم يبع عنه

جناب امير نے پوچھا کہ کیا خبر ہے ابن عباس نے کہا کہ ایک عجیب ہے عجب غیثہ دوسرے جسکو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں مگر اسکو پوشیدہ رکھیں گے یہ ہے کہ جب آپ وہاں سے آگے بڑھتے تو عمر آپ کی عزت دیکھ رہے تھے ۔ اور آؤ کہتے تھے ہم نے کہا کیوں آؤ کہتے ہو کہ یہ سب تمہارے ساتھی ہیں جناب امیر کے کہ جو باقی ان کو خدا نے دی ہیں وہ کسی کو نہیں ملیں اگر تین باقی ان میں تو تین تو ان سے بڑھ کر کوئی بھی اس خلافت کا مستحق نہ تھا ابن عباس نے کہا وہ تین باقی کیا ہیں جن سے وہ خلافت سے محروم ہوئے عمر نے کہا ایک تو بہت مزاح کرنا ۔ دوسرے قریش کی عداوت ۔

تیسرے حضرت بنی جناب امیر نے پوچھا پھر تم نے کیا جواب دیا ابن عباس نے کہا اس کلام سے وہی غصہ ہوا جو ایک ابن عمر کو ہوتا ہے میں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ جناب امیر میں مزاح بہت ہے تو رسول اللہ بھی اسی طرح مزاح فرماتے تھے مگر خلافت حق فرماتے نہ کوئی اس قسم کی باتیں کرتے جس سے وہ خوش ہوں ۔ اور قریش کا بغض تو اسکی اور کو کب بڑھا ہے جبکہ ان کے ابھی طح حمار دیا کہ دین خدا ظاہر ہوا ان کے خانو کو توڑ ڈالا اور ان کے ترکہ کو شکستہ کر دیا اور عورتوں کو ان کے چہرہ کر دیا پھر خدا کی راہ میں ان کو کیا خوت ہو سکتا ہے ۔ اور تمہارا یہ کہنا کہ وہ صغیر السن ہیں تو نکر مسلم ہے کہ جب خدا نے سورہ براءہ رسول خدا پر نازل کیا انہ ابو بکر کو اس کے تبلیغ کے لئے روانہ کیا تو خدا نے



فأمره الله تعالى أن لا يبلغ عنه إلا  
رجل منه فوجهه في الشرة وأمره  
أن يؤذن ببراءة فهل استصغرا الله تعالى  
منه فقال عمر اسك على وأكتر الكثر

حکم بھیجا کہ اس کام کو وہی کر سکتا ہے جو تم سے بڑھ کر  
حضرت نے جناب علیؑ کو ابو بکر کے بعد بھیجا آپ نے جا کر  
اسکی تبلیغ کی تو کیا خدا نے حضرت کو کم سن جانا تھا۔  
عمر نے کہا اچھا اس بات کو پوشیدہ رکھنا

واقعات اور احادیث باہنری کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ حدیث ذیل کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۹۵ مطبوعہ نظامیہ حیدر آباد سے نقل  
کیجاتی ہے۔

عن ابن عباس قال قال عمر بن الخطاب  
في ذكره على فاني سمعت رسول الله صلى  
يقول في علي ثلث خصال لا فلكن واحدة  
منهن احب الي مما طلعت عليه الشمس  
كنت انا و ابوبكر و ابو عبيدة بن  
الجراح و نفر من اصحاب رسول الله صلى  
عليه وسلم متكئا على علي حتى  
ضرب بيده على منكبيه ثم  
قال انت يا علي اول المؤمنين  
ايما ناد اولهم اسلاما ثم قال  
انت مني بمنزلة هارون  
من موسى و كذب علي زعم  
انه يخونني و يخذلني

ابن عباس سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب  
کہنے لگے کہ میں نے جناب رسالتؐ کو فرماتے ہوئے  
سنا ہے کہ علیؑ میں ایسی تین باتیں ہیں کہ اگر ایک بھی  
مجھے حاصل ہوتی تو سب اویں چیزوں سے جن پر آفتاب  
ظہور ہوتا ہے میں اسکو بہتر سمجھتا۔ میں اور ابو بکر  
اور ابو عبیدہ بن الجراح اور چند نفر اصحاب رسول  
قبول کے حضور میں تھے اور حضرت صلعم علیہ السلام  
کے سینہ کے ساتھ تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے تھے  
حضرت نے جناب علیؑ کے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد  
فرمایا کہ اے علیؑ تو سب مومنوں سے ایمان لانے میں  
پہلا اور سب مسلمانوں سے اسلام لانے میں مقدم  
ہے تو مجھے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے وہ شخص  
جو ٹھہر بولتا ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ مجھے محبت رکھتا  
ہے در آخر خیالیکہ تجھے بغض رکھتا ہو۔

اس امر کا ثبوت کہ یہی اصحاب ثلاثہ جنگ روم پر اسامہ بن زید کے ماتحت جانے کے لئے ۲۹ صفر (پنجشنبہ) کے دن تنفات  
کئے گئے اور نہ جانے پر دسویں دن ۹ ربیع الاول (دشنبہ) کو حضرت نے سخت تاکید کے ساتھ بلکہ کلمہ لعن اللہ من تخلف عنها کا ارشاد  
فرمایا ہے۔ چنانچہ کتاب وسیلۃ النجاة ملا محمد مبین حنفی انصاری لکھنوی فرنگی محل المتوفی ۱۲۲۵ھ ص ۱۹ مطبوعہ گلشن فیض مولوی گنج  
لکھنؤ ۱۳۱۳ھ میں ہے۔

دوہین سال سرہ اسامہ بن زید است۔  
کہ آخر غزوات سرایا است کہ او را روز دوشنبہ بیست و ششم  
اے ہفتہ سترہم از ہجرت بجانب اثنی بیستم ہزار و سکون  
اسی سال میں سرہ اسامہ بن زید کا کہ آخر غزوات  
اور سرایا ہے دوشنبہ کے دن چھبیسویں صفر ہجرت  
کے گیارہویں برس جانب اثنی بیستم ہزار و سکون





حضرت نواب صدیق حسن خان علیہ رحمۃ اللہ شاہجہانی بھوپال مسکنہ میں۔

اور یہی کلمہ نقل محمد بن عبد الکریم شہرستانی ص ۹ مطبوعہ مصر ۱۲۹۳ھ اور مطبوعہ جرمن مسکنہ کافی تشبید المطاعن ص ۹۹ میں ہے اور کتاب مراۃ الاسرار (عبد الرحمن بن عبد الرسول بن قاسم ابن ۲ من مختلف عن حبیش اسامہ فہون) یعنی جس نے حبیش اسامہ سے مخالفت کی وہ فہون مرقوم ہے۔ دیکھو تشبید المطاعن جلد اول ص ۹ مطبوعہ لورہیاہ ۱۲۹۳ھ۔

دفعہ مودا غز علی بیکہ اللہ داسہ بشکر گاہ رفت	اور فرمایا جہاد کرو اللہ کی برکت پر اسامہ لشکر
دارادہ کو پکڑو و خواست کہ سوار شود ماور شام میں	گاہ میں آئے اللہ کو پکڑ کا ارادہ کیا چاہا کہ سوار ہوں
پیغام فرستاد کہ رسول خدا نزع است اسامہ باگشت	ادنی اللہ ام ایمن نے اطلاع دی کہ رسول خدا کو نزع ہے
دعایہ نیز مراجعت فرمود ابو بکر و عمر و امثال ایشان	اسامہ بیٹ کے ارادہ صحابہ نے بھی مراجعت کی اور ابو بکر و عمر
خود در مدینہ بودند۔	امثال اونکے مدینہ ہی میں تھے۔ (وسیلۃ النجاة)

یہی مضمون ہمہ وجوہ مدائح النبویہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی میں ہے۔ انہیں دو کتابوں میں ابو بکر اور عمر کے بعد عثمان و عبد بن ابی وقاص پھر ابو عبیدہ بن جراح کا نام مذکور ہے اور انہیں دونوں میں ابو بکر و عمر وغیرہ کا مدینہ ہی میں موجود رہنا لکھا ہے۔ لیکن ابن اسحاق اور واقدی و ابن سعد نے ابو بکر و عمر کے بعد ابو عبیدہ بن جراح وغیرہ کی ترتیب سے نام بنام لگایا ہے اور اسامہ کے واپس کے ساتھ عمر اور ابو عبیدہ کو لکھا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۲ ابن اسحاق ص ۱۱ اور نمبر ۵ واقدی ص ۱۱۔

یہ امر بظاہر ہے کہ حالت محرق الموت میں کوئی موقع باہر شکر بھیجے گا، اور صحابہ کو اپنے پاس سے علحدہ کرنے کا نہ تھا جب تک کہ کوئی مطلب عمدہ اور اہم پر مشتمل نہ ہو اور وہ یہی تھا کہ آپ نے چاہا کہ سب مشدینہ منورہ سے باہر چلے جائیں کہ میرے بعد خلافت علی بن ابیطالب میں کسی طرح کی نزاع اور فساد نہ ہو کیونکہ رسول خدا اس امر سے واقف تھے کہ حاسدین و مشدین میرے وفات کے بعد جناب امیر المومنین کو خلافت نہ پہنچنے دینگے اور خود مدعی اوسکے ہو جائینگے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود حضرت کے تاکید شدید کے جیسا کہ مضمون اسبق سے گذرا۔ بیان تک کہ موت کے دور و نزدیک لوگوں کے کلمات طعن آمیز سماعت فرما کر کلمہ جہود حبیش اسامہ عن اللہ من مختلف عنہا کا ارشاد فرمایا مگر لوگ مدینہ ہی میں موجود رہے جب حضرت کو عین احتضار کے دن معلوم ہو گیا کہ یہ سب کے سب موجود ہیں تو پھر حضرت نے طلب قرطاس فرمایا ہے جسکی تحت مخالفت کی گئی بیان تک حضرت کے جانب صریح الفاظ میں ہدایان کی نیست دیکھی اور اس قدر شور و غل باہم صحابہ میں ہوا کہ بالآخر رسول خدا کو اپنے بارگاہ سے اونٹھا دینا پڑا چونکہ حضرت حدیث نقلین ارشاد فرما چکے تھے اور اپنی حجت ہر طرح سے قیام چکے تھے لوگوں نے اور خاص کر حضرت عمر نے خوب کچھ لیا تھا کہ اب یہ تحریر بھی اودھیں علی بن ابیطالب کے پاس میں لکھی جائیگی تو حضرت عمر نے یہ کلمات کہے جسکو اوسی وسیلۃ النجاة سے نقل کیا جاتا ہے۔

مسئلہ توفیق علی و علی شہرستانی کشف المقرون میں ہے۔ المل و المل صفت فیما جاز منہم ابو الفتح امام محمد بن عبد الکریم شہرستانی التوفی شمسہ قد قال دناج الدین ابی بکر بن عبدی غیر کتاب صفت فی ہذا الباب آتو۔ مسئلہ توفیق دروۃ الاسرار شاہ دہلی شہر کثرت دہلوی۔ سار و انتیاء سلسل الاولیاء میں کتاب مراۃ الاسرار سے نقل فرماتے ہیں۔ در مراۃ الاسرار مذکور است کہ حضرت گنج شکر در راحت القلوب میفرماید کہ من بخیر استم کہ نعمت سجاد و ملک ہندوستان را بکے و دیگر دہم ہا تحت ازینب آواز داد کہ شیخ نظام الدین در راہ است ہذا تادہ برسد۔

کہ عمر بن خطاب گفت: میں نے نہ شدت مرض چہرہ بلیغ  
کہ از دایرہ اختیار بیرون است شاید کہ این  
سخنان نیز مثل بہان سخنان باشد و اختلاف بیان  
صحابہ افتاد و آواز بلند شد پس آنحضرت فرمود  
پر خیزید از پیش من کہ من از دست و رخ و صوت حضور  
رسول حق راضی باشم علیہ و آلہ مناسب نیست۔

اوسی کتاب وسیلۃ النجاة کے صفحہ ۲۴ و ۲۵ میں ہے۔

بعد ازان فرمود ہر اور من علی بابا ید علی بیامد  
دہر سربالین آنحضرت بخشست و سربارک را  
برزانوسے خوش بناد و آن سرور مسلم فرمودنے علی  
فلان یہودی پیش من چندین مبلغ داد کہ از حقے  
برائے لشکر تجھیںر اسامہ قبرض گرفتہ بودم ز تھار کہ  
قرض اور از دوسہ من اور کنی و فرمود اسے علی توادول  
کے خواہد بود کہ در لب حوض کوثر من برسی و بعد از  
من کردات تو خواہد رسید باید کہ دل تنگ  
نشوی و صبر کنی و چون بینی کہ مردم دنیا اختیار کنند  
باید کہ تو آخرت اختیار کنی۔

عمر بن خطاب نے کہا کہ انسان شدت مرض میں  
ایسی باتیں بھی کرتا ہے جو دایرہ اختیار سے  
باہر ہے شاید کہ یہ باتیں بھی ویسے ہی ہوں اور  
اختلاف صحابہ میں ہوا اور آواز میں بلند ہوئیں  
آنحضرت نے فرمایا کہ میرے پاس سے اوجھڑ جاؤ کہ  
جھگڑا اور آواز بلند کرنا پیغمبر کے سامنے مناسب نہیں ہے

فرمایا میرے بھائی علی کو بلاؤ تو حضرت  
امیر حاضر ہوئے اور آپ کے سر اٹے بیٹھے اور  
سربارک اپنے زانو پر رکھ لیا آپ نے ارشاد کیا  
کہ اسے علی فلان یہودی سے اسلحہ رو بہ بین نے  
لشکر اسامہ کے سامان کرنے کے واسطے قرض لیا  
تھا ضرور میرے دوسہ سے اسکو ادا کر دیتا۔ اور فرمایا  
لے علی تم اول سب سے نہر کوثر پر مجھے ملو گے اور  
میرے بعد کردات تکو پیش آؤ گے دل تنگ  
نہونا اور صبر کرنا جب دیکھنا کہ لوگوں نے دنیا اختیار  
کی تو تم آخرت کو اختیار کرنا۔

اور اسد الغابہ فی الصحابہ ابن اثیر جزری جلد چہارم ص ۱۱۱ میں یہ حدیث ہے۔ (مطبوعہ ۱۲۵۷ھ)

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلة الکعبۃ توقی ولا  
تاتی فان اتاک هؤلاء القوم و سلسلوا علیک یعنی التلافة فاقبل منهم و ان تعذر یا توکک  
فلا تاتقهم حتی یا توکک (محل زمیہ)  
حضرت علی سے مروی ہے کہ جناب رسالتاب نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ اے علی تم بمنزلہ کعبہ کے ہو کہ اس کے حضور میں  
سب حاضر ہوتے ہیں اور وہ کسی کے پاس نہیں جاتا پس اگر قوم کے لوگ تمھارے پاس حاضر ہو کر بیعت خلافت کریں تو قبول  
کر ورنہ انکے پاس نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ خود تمھارے پاس آئیں۔

کتاب تاریخ المختصر فی اخبار البشر یعنی تاریخ ابی الفدا جلد دوم ص ۲۷۷ تا ۲۷۸ مطبوعہ لیڈن میں ہے۔

و جادرو اسقیفہ بنی ساعدہ کی طرف  
قبایع عمر ابابکر و امثال الناس  
اور لوگ بعلیت سقیفہ بنی ساعدہ کی طرف  
ردانہ ہوئے پس بیعت کی عمر نے ابوبکر کی اور از دحام کیا



یسا یعونہ فی العشر الاوسط من  
ربیع الاول سنۃ احدى عشرۃ  
خالجاجة من بنی ہاشم و الزبیر  
وعقبۃ بن ابی لہب و خالد بن سعید  
بن العاص و المقداد بن عمرو  
و سلمان الفارسی و ابی ذر و عمار  
بن یاسر و البراء بن عازب و ابی بن  
کعب مالوہ مع علی بن ابیطالب و  
قال فی ذلک عقبہ بن ابی لہب  
ما کنت احب ان الامر منصرف + عن  
ہاشم ثم منہم عن ابی حسن + عن اول الناس  
ایمانا و سابقہ + و اعلم الناس بالقرآن و السنن  
و اخر الناس عہد بالنبی و من + جبرئیل  
عون لہ فی الغل و الکفن + من فیہ ما  
فیہم لا یمترون بہ + و لیس فی القوم ما  
فیہ من الحسن

و کذا لک کتبت عن بیعتہ ابی بکر ابوسفیان  
من بنی امیہ ثمان ابابکر و بیعت عمر بن  
المطہب الی علی من سعید بن جهم من بیت فاطمہ رضی اللہ

لوگون نے کہ بیعت کرتے تھے سب اسی ابو بکر کی بیعت  
عشرۃ اوسط ربیع الاول السنۃ من سوا ایک جماعت  
کے کہ وہ بنی ہاشم اور زبیر اور عقبہ بن ابی لہب اور  
خالد بن سعید بن عاص اور مقداد بن عمرو اور سلمان  
فارسی اور ابو نہد اور عمار یاسر اور براء بن عازب اور  
ابی بن کعب تھے مائل ہوتے یہ لوگ ساتھ علی بن ابیطالب  
کے اور کہا اس باب میں عقبہ بن ابی لہب نے۔

نہیں گمان کرتا تھا میں کہ تحقیق امر خلافت منصرف ہو جائیگا  
بنی ہاشم کے بعد ان کے انہیں سے ابو الحسن سے  
وہ ایسے ہیں کہ جو اول میں سب آدمیوں کے ایمان میں اور سابق  
ہیں ان کے اور سب آدمیوں کے زیادہ جلتے والے ہیں قرآن کے اور  
سننوں کے اور آخر میں سب آدمیوں سے از روئے عہد کے ساتھ  
نہیں علم کے دور وہ شخص ہیں کہ جبرئیل مددگار تھا ان کے غسل و کفن میں  
جناب خدا کے وہ شخص ہیں کہ انہیں فضائل میں کہ جو ان لوگوں میں  
ہیں وہ لوگ و میں کہ انہیں کر سکتے اور انہیں ہیں قوم میں جو ایمان

اور اسی طرح از ربیعۃ ابو بکر سے ابوسفیان  
بنی امیہ میں سے بعد ان کے تحقیق ابو بکر نے بیعت جماعت میں خطاب  
کو طرف علی کے اور ان لوگوں کے جو علی کے ساتھ تھے تاکہ  
باہر نکالے ان لوگوں کو گھر سے فاطمہ علیہا السلام کے۔

مورخ جیسبایس نے اشعار مذکورہ کو حضرت عباس کی طرف منسوب کیا ہے اور اس طرح ترجمہ کیا ہے۔

ندانم خلافت چرا نصرت  
نہ اولین مقبل قبلہ بود  
نہ اقرب بعہد بنی بود و بود  
نہ او جمع حسن اوصاف گشت  
شدانہ ہاشم و انکاہ از بو الحسن  
نہ او بودا علم بفرض و سنن  
مسین جبرئیلش بغسل و کفن  
نہ قدر علی و ز خلق حسن

اور شبلی صاحب مفاروق حصہ اول حصہ میں لکھتے ہیں۔ "ابن شیبہ نے مصنف میں اور علامہ طبری نے تاریخ کبیر میں  
روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر نے فاطمہ کے گھر کے دروازہ پر کھڑے ہو کر کہا کہ یا نبوت رسول خدا کی قسم آپ ہم سب سے زیادہ محبوب  
ہیں تاہم آپ کے یہاں اس طرح لوگ جمع کرتے رہے تو میں ان لوگوں کے وجہ سے گھر میں آگ لگا دوں گا۔

اگرچہ سند کے اعتبار سے اس روایت پر ہم اعتبار ظاہر نہیں کر سکتے کیونکہ اس روایت کے رواۃ کا حال ابکو نہیں معلوم ہو سکتا تاہم روایت کے اعتبار سے اس واقعہ کے انکار کی کوئی وجہ نہیں حضرت عمر کی تندی اور غیر مزاجی سے یہ حرکت بعید نہیں ہے اور تاریخ رسل والملوک طبری سنہ ۱۸۱ھ میں یہ بھی ہے۔

قال ابن جریر ثنا ابن حمید قال  
 ثنا جریر عن مغیرۃ عن زیاد بن  
 کلیب قال اتی عمر بن الخطاب منزل  
 علی ذقین طلحة والزبیر ورجال  
 المهاجرین فقال والله لا اخرجن علیکم  
 اولا فخرجت الی البیعة فخرج علیہ  
 الزبیر مصلی بالسیف فحشر  
 فسطط السیف من یدہ فوثقوا  
 علیہ فاخذوه

کہا ابن جریر نے کہ حدیث کی ہم سے ابن حمید نے  
 کہا حدیث کی ہم سے جریر نے مغیرہ سے اونے زیاد بن  
 کلیب سے کہ آیا عمر بن خطاب گھر پر غلی کے اور او میں  
 ظلو اور زبیر و نیز لوگ مهاجرین میں سے تھے پس کہا  
 عمر نے کہ واعد من تمھارے اوپر اس گھر کو جلا دو نکال  
 یا باہر نکالو بیعت کرنے کے لئے پس زبیر عمر کے مارنے  
 کے لئے تلوار کھینچے ہوئے باہر نکلا پس اونے ٹھوکر ل  
 اور تلوار او کے ہاتھ سے گر پڑی لوگوں نے دھڑک  
 اوس کو پکڑ لیا۔

اب مفصل واقعات کتاب التاریخ والیاست ابی محمد عبداللہ بن مسلم ابن قتیبہ کے سنہ ۲۲۵ھ مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۳۲ھ سے لکھے جاتے ہیں۔

ان ابابکر رضی اللہ عنہ تفتقد قوما  
 تخلفوا عن بیعة عند علی کما مر اللہ وجہ  
 فبعث الیہم عمر بن الخطاب فجاء فناداهم  
 وہم فی دار علی فابوا ان یخرجوا  
 فدعا عمر بالخطب وقال والذی نفس  
 عمر بیدہ لا فخرین الا حرقہ فما علیکم  
 علی ما فیہا فقبیل لہ یا اباحفص انت  
 فخرجوا فابوا الا علی فانزعجهم اند قال

ابو بکر نے اون لوگوں کی خبر دریافت کی جنہوں  
 نے او کی بیعت سے تخلف کیا تھا کہ علی علیہ السلام کے  
 پاس ہیں بھیجا ابو بکر نے او کی طرف عمر بن خطاب کو پس  
 آیا وہ اور پکارا ان کو اور وہ لوگ حضرت علی کے گھر میں  
 تھے پس اون لوگوں نے باہر نکلنے سے انکار کیا پس عمر  
 نے کہو یہ منکران اور اگر قسم ہے اوسکی کہ جان عمر کی  
 جس کے ہاتھ میں ہے اگر تم لوگ نہ نکلو گے تو میں اس  
 گھر کو تمھارے اوپر جلا دو نکال اون لوگوں کے جو

لکھ توفیق کتاب التاریخ والیاست (مقدمہ کتاب الامامة والیاست) محمود افریقی طبع مصر میں ہے۔ کتاب الامامة والیاست لابن قتیبہ الدینوری وجہ فرما  
 فی بابہ حسانی اسلوبہ کہ کہن فی موضعہ مثلہ فقد جمع فیہ مولفہ رحمہ اللہ من طرائف الاخبار و نوادر التاریخ و ما یعلق بمسائل الامامة و ما تقع الیام الصحابة و غیرہ  
 اور امتحان الروای باخیار امام افریقی (ابن قتیبہ) میں ہے۔ قال ابو محمد ابن قتیبہ فی کتاب الامامة والیاست کان مسلم بن مردان  
 رواہ عن ابی کہ انتم۔  
 لکھ توفیق (ابن قتیبہ) میزان الاعتدال جلد ثانی سے شیخ ابو محمد بن کثیر نے لکھا ہے۔ عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد صاحب التذاریف صدوق  
 قلیل الروایۃ روی عن اسحاق بن زہیر و جاتہ قال الخطیب کان ثقة دینا قاضا۔



خلفت ان لا اخرج ولا اضع ذلی علی  
عائقی حتی اجمع القرآن فوفقت فاطمة  
علی بابها فقالت لا عهد لی بقرآن  
حضر و اسوا حفضر منکم ترکتم  
جنانة رسول الله بن ایدینا و قطعتم  
امرکم بیکم لم تستامرونا و فاولم  
ترونا حقاً فاقی عمر ابابکر فقال  
له الا تاخذ عند المتخافت عنک بالبیعة  
فقال ابوبکر یا قنفذ و هو مولی له  
اذ هب فادع علیاً قال فذهب قنفذ  
الی علی فقال ما حاجتک قال یدعوا  
خلیفة رسول الله قال علی  
لسریع ما کذبتم علی رسول الله  
فخرج قنفذ فابلغ الرسالة  
قال فبکی ابوبکر طویلاً  
فقال عمر الثانیة الا تضم  
صدۃ المتخافت عنک بالبیعة  
فقال ابوبکر لقنفذ عند الیه  
فقتل امیر المؤمنین یدعوا  
لتبایع فجاء قنفذ فادی  
ما امر به فرفع علی  
صوته فقال سبحان الله لقد  
ادعی ما لیس له فخرج قنفذ  
فابلغ الرسالة قال فبکی  
ابوبکر طویلاً لانه قام عمر قمشی و  
معه جماعة حتی اتوا باب فاطمة فدعوا  
الباب فلما سمعت اصوا تخم

اوس میں ہیں۔ پس لوگوں نے اوس سے کہا کہ اسے  
ابو حفص تحقیق اس گھر میں فاطمہ میں پس عمر نے کہا کہ  
اگرچہ ہوں پس وہ لوگ باہر نکلے اور بیعت کی سرحضرت  
علی کے اس سبب سے کہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ میں  
باہر نہ نکلے گا اور اپنے کپڑے کو اپنے کندھے پر نہ ڈالوں گا  
یہاں تک کہ قرآن کو نبی کریم میں کھڑی ہو میں حضرت  
فاطمہ اپنے دروازہ پر اور کہا کہ نہیں عہد ہے واسطے  
میرے ساتھ ایسے لوگوں کے کہ حاضر ہوئے ہیں بہت  
بڑا حاضر ہونا تم میں سے چھوڑ دیا تھے لاش جناب کو بخدا  
کو ہمارے آگے اور فیصلہ کر لیا اپنے کام کا اپنے درمیان  
میں نہ تم نے ہکو امارت دی اور نہ تم نے ہمارے لئے کوئی  
حق تجویز کیا پس آیا عمر ابوبکر کے پاس اور اوس سے کہا کہ  
کیون نہیں گرفتار کرتا ہے تو اس باز رہنے والے کو اپنی  
بیعت سے پس کہا ابوبکر نے اسے قنفذ اور وہ اوسکا غلام  
تھا کہ جانو پس علی کو بلا لیا وادی کتا ہے کہ پس گیا قنفذ  
حضرت علی کے پاس پس اونہوں نے کہا تیری کیا حیثیت  
ہے کہا قنفذ نے تمہیں خلیفہ رسول سر بلائے ہیں کہا علی  
نے کہ کس قدر بلید حیثیت باندہ لیا تم نے رسول خدا پر پس  
پھر آیا قنفذ ابوبکر کے پاس اور حضرت علی کا پیغام اون  
سے بیان کیا راوی کتا ہے کہ پس روایا ابوبکر و بریک  
پس کہا عمر نے دوسری دفعہ کہ کیون نہیں شامل کر لیتا  
ہے تو اس باز رہنے والے کو تجھے ساتھ بیعت کے پس  
کہا ابوبکر نے قنفذ کو کہ پھر جا علی کے پاس اور کہہ کہ ابوبکر  
تجھ کو بلا رہا ہے تاکہ تو بیعت کرے پس آیا قنفذ اور ادا کیا  
اوس پیغام کو کہ جسکا ابوبکر نے اوسکو حکم دیا تھا پس  
حضرت علی نے باغز بستہ کہا کہ سبحان اللہ تحقیق عجیبی  
کرتا ہے ابوبکر اوس چیز کا کہ جو اوس کے واسطے نہیں ہے

شادت یلعل صوفیا کلب  
یا رسول الله ما ذا القیابعدک  
من ابنت الخطاب وابن  
ابی قحافة فلما سمع القوم  
صوتها وبکاءها انفرقوا  
بأکین فکادت قبا وبعثهم تنصع  
واحتیادهم تنفطر وبقی عمر  
مع قوم فناخروا علی  
ومضوا به الی ابی بکر فقالوا  
له یا یع فقال ان لم افعل  
فمحقا لوالد او الله الذی  
لا اله الا هو فغضب عظمه  
قال اذا قتلون عبد الله و  
اخا رسوله قال عمر اما  
عبد الله فنعیم واما اخو  
رسوله فلا و ابوبکر ما ک  
لا یکلم فقال له سهر الا فامر  
ضرب بامره فقال لا کره  
علی شیء ما کانت فاطمة  
الی جنبه فلق علی یقبر  
رسول الله یصیر دیکلی و  
ینادی یا بنی امی ان القوم  
استضعفونی و کادوا  
بقتلونی

پس پھر انھوں نے جو پادشاہ بنیام و دوسری کتاب ہے کہ  
پس روز ابو بکر و دیگر ایک بعد کے کھڑا ہوا عمر پس  
بٹلا اور ہمراہ اس کے ایک جماعت تھی یہاں تک  
کہ آئے دروازہ پر فاطمہ کے پس کھڑا یا دروازہ کو  
پس جس وقت کہ فاطمہ نے اونکی آواز میں نہیں توڑو  
تے بکار کر کہا اور انھوں نے کہ وہ روئی تھیں کہنے سے نہ تھا  
کیا محبت جو عمر بھی انکو بعد آپ کے ابن خطاب اور  
ابن ابی قحافہ سے پس جو وقت مئی لوگوں نے آواز اونکی  
اور روتا روتا اور دے ہوئے پٹ گئے اور قریب تھا کہ  
دل اونکے شش ہو جائیں اور کھینچے اونکے بھٹ جائیں  
اور باقی رہ گیا عمر ایک گروہ کے ساتھ پس بکا لادون و گون  
نے حضرت علی کو اور لائے او کو ابو بکر کے پاس اور کہا  
اون سے کہ بیٹ کر پس آپ نے کہ نہ بیٹ کر و نہ  
میں تو کیا ہو گا اون لوگوں نے کہا کہ اس وقت قسم اللہ  
کی کہ سوائے اونکے کوئی یہود نہیں ہم جیری گردن  
ماریں گے آپ نے کہا کہ اس وقت قتل کر دے تم خدا کے  
بندے کو اور رسول کے بھائی کو کہا عمر نے کہ تم خدا کے  
بندے ہو لیکن رسول کے بھائی نہیں ہو اور ابو بکر  
چپ تھا کچھ بولتا نہیں تھا پس کہا اس سے عمر نے کہ  
کیون نہیں حکم کرتا ہے تو اس کے اب بن ساعد اپنے  
حکم کے پس کہا ابو بکر نے کہ نہیں یہود کر دکھائیں او کو  
کسی بات پر جب تک فاطمہ اس کے چلو میں ہے پس  
حضرت علی جناب رسول خدا کے قبر سے پٹ گئے در انھوں نے  
چلانے تھے اور روتے تھے اور پکارتے تھے یا بنی امی ان القوم  
استضعفونی و کادوا بقتلونی یعنی میں نے میری ماں کے بیٹے  
تحقیق کو قوم نے ضعیف کر دیا انکو اور قریب تھا کہ  
مار دیا میں بھگو



اور اسی کتاب است ریاست کے مشا میں ہے۔

ثم ان علياً كرام الله وجهه اتيه  
الى ابي بكر وهو يقول انا  
عبد الله و اخو رسول الله فقال انا  
له يا ابي بكر فقال انا  
احق بهذا الامر من الانصار  
واجتهدتم عليهم بالقراءة من  
النبي صلى الله عليه وسلم و  
تأخذوه منا اهل البيت  
غصباً المستر زعمتم لانتم اراكم  
ارنى بهذا الامر منهم لما كانت  
حمدكم منكم فاعطوكم المقادير  
وسلموا اليكم الامارة فاذا احب  
عليكم بمثل ما احتججتم على الانصار  
نحن اولى برسول الله حياً وميتاً  
فانصفونا ان كنتم تؤمنون والا  
فيؤا بالظلم وانتم تعلمون فقال له عمر انك  
لست متروكا حتى تبأى ففقال له علي انا  
حلياً شطراً وشك له اليوم يريد  
عليك عند الله قال والله يا عمر لا اقبل قوله  
ولا ابايعه فقال له ابو بكر فان لم تبأى فالا  
الركع فقال ابو عبيدة بن الجراح لعلي كرم  
الله وجهه يا ابن عمك حديث السن  
وهو قال شيخه قمك ليس لك مثل تجربهم  
ومعرفتهم بالامور ولا رى ابا بكر اقوى على  
هذا الامر منك واشد لخطاك واستطلاعاً فلي  
لا في بكر هذا الامر فانك ان تقش ويصل بك

حضرت علی کو ابو بکر کے پاس لائے حالاکہ حضرت  
کہہ رہے تھے ہم نبی خدا اور ہمارے رسول ہیں کہا گیا کہ  
بیعت کرو ابو بکر کی کہا کہ ہم زیادہ مستحق ہیں تم سے اس امر  
کے لئے ہم نہ بیعت کریں گے مگر ہماری بیعت کرنے کی چاہت تھی  
اس امر کو انصار سے اس دلیل سے لیا کہ تم قرابت  
مسند رسول ہو تو ہم اہل بیت سے کیوں ازراہ غصب  
لیتے ہو کیا تم نے انصار سے یہ نہیں کہا تھا چونکہ محمد بن  
میں سے میں لہذا ہم تم سے زیادہ مستحق ہیں چہر انصار نے  
قبول کر لیا اور خلافت تمہارے حوالہ کر دی وہی دلیل  
ہم پیش کرتے ہیں کہ ہم زیادہ اولیٰ ہیں رسول اللہ کے  
ساتھ حالات حیات میں بھی اور حالات ممات میں بھی تو  
انصار کرو اگر ہو تم ایان والے نہیں تو جو چاہو ظلم  
کرو اور سکاڑہ کچھو گے اسپر عمر نے کہا تم چھوڑے نہیں  
جاسکتے جب تک کہ بیعت نہ کرو گے حضرت علی نے کہا  
وہ ہے کہ تجھ کو بھی حسد ملے گا آج اس کے لئے مضبوط کر  
کلہ تجھے وٹا ہی دیگا۔ ہرگز ہم تیرا قول نہ مانیں گے نہ بیعت  
کریں گے ابو بکر نے کہا اگر بیعت نہیں کرتے تو ہم بھی مجبور  
نہیں کرتے ابو عبیدہ نے کہا اے پسر علم تم ابھی کم سن ہو  
اور یہ تمہاری قوم کے بڑے ہیں تم کو ابھی وہ تجربہ  
نہیں ہے جو ان کو ہے ابو بکر کو ہم اس بارے میں تم سے  
زیادہ قوی جانتے ہیں اور قوت و تحمل و استطلاع ان کو  
زیادہ ہے تم قبول کرو ان کی خلافت کو اگر نہ رہو گے  
تو تم بشارت سن مر کے لائق اور قابل ہو بسبب اپنے  
فضل و دین و علم و فہم و سابقہ و قرابت و دانا دی  
رسول کے پس فرمایا حضرت علی نے اللہ اللہ اسے گروہ  
مہاجرین محمد کی سلطنت کو عرب میں ان کے خاندان سے

بقاۃ قامت بہن الامم خلیق حقیق فی فضلك ودينك  
 وعلماک وفضلك وصابقتک ونبیتک وصرحک  
 فقال علی کوفہ اللہ وبعہ اللہ اللہ یا معاشرہ المهاجرین  
 تخیروا سلطانکم فی المہرب من دینہ وخریبہ  
 الی دورکم ووقعہ بیدو تکم وذن فعون اہلہ من مقامہ  
 فی الناس فی حقہ فواللہ یا معاشرہ المهاجرین لئن احق  
 الناس بہ الاہل البیت وخن احق بہن الامم منکم ما  
 کان فینا القاری بکما یا اللہ الفقیہ فی دین اللہ العالم  
 ببن رسول اللہ المستطاع لامر الرعیۃ المداخیم عنہم  
 المبیۃ القاسمہ منہم بالسویۃ واما انفسنا فافاقموا  
 القوی قضوا عن سبیل اللہ ففی زادہ من حقہ خلق بیدو قال  
 بشیر بن سعد الا انصاری لو کان هذا الکلمہ حصراً لکانہ

بشیر بن سعد انصاری لو کان هذا الکلمہ حصراً لکانہ

نہا لکرا پنہ گھر وین میں نہ لیا اور ال بیت نہ کر کے  
 حق اور مقام سے نہ نکالو قسم خدا کی اسے ہاجرین ہم  
 سب سے زیادہ مستحق ہیں اس امر خلافت کے ساتھ  
 کیونکہ ہم ہی ہیں قاری کتاب اللہ فقیہ فی دین اللہ  
 عالم ہن رسول اللہ مطلع ہیں امر وعبیت پر امور سے  
 کے واقع ہیں تقسیم السویۃ کرنے والے ہیں ہر شخص کی  
 یہ صفت ہم لوگوں کا حق ہے کہ تم اپنے نفسانی  
 خواہشوں کی پیروی نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے  
 اور راہ حق سے دور و دور ہوتے جاؤ گے۔  
 بشیر بن سعد انصاری نے کہا کہ اگر یہ کلام تھا  
 انصاری نے جوئے قبل بیعت ابو بکر کے تو ایک شخص  
 جی تم سے اختلاف کرتا۔

اور روضۃ الاحباب میں بشیر بن سعد کا قول اور جناب امیر کا جواب

بشیر بن سعد گفت اسے ابو الحسن چون در خانہ نشستی  
 گمان شد کہ تواز خلافت کنارہ میکنی اعلیٰ فرمود اسے  
 بشیر تو را میداری کہ من جسد اطہر و قالب انور سید عالم  
 را غسل دادہ و تجخیز و تکفین نہ نمود و از دین دے  
 فراغت حاصل نکردہ و دم در خلافت و حکومت زدے  
 با مردم در منازعت و خصومت شدے ابو بکر صدیق  
 چون دید کہ کلمات علی جملہ حکم و استوار و ہر کے از  
 آنہا مقابل صد کلمہ بل ہزار است از راہ حق و داری  
 در آمد و گفت اسے ابو الحسن مرا گمان این بود کہ ترا  
 با من و دین امر مضائقہ نباشد و اگر میداستم از  
 بیعت من تخلف نہوای کرد ہرگز آن را قبول نہ میکردم  
 اکنون کہ مردم با من اتفاقا فیودہ اند اگر تو نیز باہتمام  
 موافقت نہائی ظن مرا مطابق واقعہ ساختہ باشی  
 و اگر حالاً توقع کنی و غواہی کہ دین امر بخلاف واقعہ

بشیر بن سعد نے کہا کہ اسے ابو الحسن تھا کہ  
 گھر میں بیٹھ رہنے کے باعث سے یہ گمان ہوا کہ  
 شاید تمکو امر خلافت سے کنارہ کشی منظور ہے  
 حضرت علی نے فرمایا کہ اسے بشیر کیا تم لوگ اس بات کو  
 روا رکھتے ہو کہ میں رسول اللہ کے قالب انور اور جسد  
 اطہر کی بوجھیز و تکفین نہ نمود و از دین دے  
 منازعت و خصومت میں مشغول ہوتا جب یہ باتیں  
 حضرت ابو بکر نے سناست کہین اور دیکھا کہ انہوں سے  
 ہر بات ہزار باتوں کے مقابل میں حکم و استوار ہے تو  
 نہایت نومی سے اہشاد کیا کہ اسے ابو الحسن میں نے خیال کیا  
 تھا کہ تمکو میری بیعت میں مضائقہ نہوگا اگر میں جانتا کہ تم  
 میری بیعت سے تخلف کرو گے تو میں اسکو ہرگز قبول نہ کرتا  
 ہوا کہ لوگ میری بیعت کیجئے میں چاہو تو میرے خیال کے  
 مطابق تم بھی ان کے موافقت کرو۔ اور اگر اس باب میں



نہانی اس پر ہے کہ تو نیست پس علی از مجلس برخاست  
 و متوجہ خانہ خرویش گشت۔  
 تگو کچھ توقع و نا مل ہو تو الزام نہیں ہے پس  
 حضرت علیؑ زبان سے اونٹے اور اپنے گھر چلے گئے۔

تیسرے بشیر بن سعد یہ وہی صحابی ہے جنکا ذکر اس حدیث مخزومہ ترمذی نمبر ۲۵۳۲ میں نقل کیا گیا ہے اور جس میں اونٹے رسول اللہ  
 سے درود شریف پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تھا کہ ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تم اللہ  
 صلی علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اصلیت علیؑ آل ابراہیم وبارک علیہم وعلیٰ آل محمد وبارک علیہم وعلیٰ آل ابراہیم وبارک علیہم  
 والدین انک حمید مجید انھیں آل محمد کے اول جناب علی علیہ السلام میں اور عورتوں میں جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام اور  
 لڑکوں میں سبطین جناب حسن علیہ السلام وکچھ حدیث نمبر ۱۰۱۷ صفحہ ۶۹ و ۶۸ کتاب ہذا۔ جن پر ہون درود بھیجے ہوئے نماز اور کوئی  
 عبادت مقبول نہیں اس لئے ان سب پر اس آیہ کریمہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ قوله تعالیٰ یعرفون نعمت اللہ تم نیکو نما۔ وگ خدا کی نعمت کو پہچانتے  
 ہیں پھر اویہ و دانستہ انکر جاتے ہیں۔

فی اسنی المطالب شمس الدین الجزوی عن	اسنی المطالب شمس الدین جزوی بن بردار مت
ام کلثوم بنت فاطمة ان فاطمة بنت رسول اللہ	ام کلثوم بنت فاطمہ بنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قالت انیتم قولی رسول اللہ	رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ آیاتم لوگ رسول اللہ کا
صلی اللہ علیہ وسلم عند یرحم من کنت	وہ قول بھولے جو آنحضرت نے بروز غدیر خم علی کے
مولاه فعلی مولاه وقولہ انت منی بمنزلہ	باب میں فرمایا تھا کہ من کنت مراد فعلی مولاه تیرا فرمایا
ہارون من موسیٰ	تجانت منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ۔

اور سبط ابن جوزی نے اپنے تذکرہ خواص الاساتذہ کے باب چہارم میں ایک شخص کی حکایت نقل کر نیکی بعد سکونہ مجنون سمجھتے تھے  
 حالانکہ وہ عاقل تھا اس کلام کو نقل کیا ہے۔

وذکر ابو حامد الغزالی فی کتاب سر	اور ذکر کیے ہیں ابو حامد غزالی نے کتاب سر
العالمین وکشف صافی الالہین الفاظا تشبہ	انہ الدارین میں ایسے الفاظ کہ جو شاہد ہیں اس شخص کے
ہذا فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	تو کہ رہی جس شخص کی حکایت پہلے نقل کی ہے ہر سبب
نعلی یوم غدیر خم من کنت مولاه فعلی	کلمات حق کہنے کے اور سکون مجنون بنایا ہے پس کہا ہے ابو حامد
مولاه فقال عمر بن الخطاب یحییٰ	غزالی نے کہ فرمایا رسول خدا نے واسطے علیؑ کے بروز غدیر خم
ابا الحسن اصیحت مولائی ووسلی	من کنت مولاه فعلی مولاه پس عمر بن خطاب نے کہا مبارک ہو
کل مؤمن و مؤمنة قال و هذا	آپ کو اسے ابواحسن کہ آپ کو صحیح ہو ہی در آگیا کہ آپ

ملاحظہ ہو کتاب سراج العارفین غزالی کتاب میزان العقائد فی نقار افعال ابو عبد اللہ میں جلد اول وکتاب مشہورہ نوار محمدی لکھنؤ مسکت الدہن میں احسن بن الصلاح رحمہ اللہ  
 کے ترجمہ میں امام فخر بن کاتب عبارت ہے۔ قال ابو حامد الغزالی فی کتاب سراج العارفین شہادت فقہ احسن بن الصلاح لانا بعد تحت حسن الموت فکان اہل الحقین تہنوت  
 مسودہ الہم۔ توفیق راہم غزالی کشف الظنون میں بکرت الزوال ہے۔ ذکر العالمین لایام حمیۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی خمس  
 وستمائة۔

تتليم ورضاء، وتحكيم ثم بعد هذا  
باب الهوى حسب الشريعة  
عقد اليهود وخففت الأقا  
وازدحام الخيال في  
فتح الامصار  
الخلافة وتوحيها لخصمهم  
على الخلاف فتبدوا وراء  
ظهورهم واشتدوا به ثمنا  
قليلًا فليس ما يشعرون

انسان سے ہر گز ہراس نہ ہو تو جس کے حوالی ہوتا ہے بعد از موت  
اہم غزال فرمائے ہیں کہ ایسا کہنا اور کہنا نہایت غریب اور ایسا  
عدوت کے شعور سے ہے یعنی ہونا ہے وہ حضرت علی کو دعا  
سمجھنا ہے کہ بعد اس سمجھنے کے خواہش نفسانی نے  
وہ سب سے حاصل کرتے رہا است اور حکومت غالی کے قلب  
کیا پاکت باست حضرت امام احمد رضا کے نشان کو ہر  
وہ امتداد میں گڑ جانا اور پھر وہ دنیا کا علم کے ہوا میں اترا اور ہوا  
پر غفلت پڑا تو وہ سب سے بڑا دکھ دوں ہے جس میں ہر  
گھر نہ کھتے تاجوں یا نعل جال کے ملنا ہوتا ہے وہ ملکوں اور شہروں کا  
نتیج ہونا ان سب خیالات کے ان لوگوں کو جام خواہش نفسانی یا کار خور  
کر یا وہ کسی دہوئی تھا تو کو غلیضہ کر دیا اور حقیقت میں وہ  
تھے دیتے ہی ہوئے کہ اس حمد مبارک کہ ان لوگوں نے پس نسبت  
والہ راہد اعظم شکنی کے ساتھ اولیٰ جبر کو خرید کیا پس کیا یہی چیز  
ان لوگوں نے خرید لی ۔

اس مضمون حجتہ الاسلام امام غزالی کے نقل کرنے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم میں سے یہاں کہ سورہ احزاب کو نقل کریں جس میں یہ امر مذکور ہے کہ جس امر کو خدا اور اس کے رسول نے کر دے تو کھیر اس میں کسی شخص کو داخل درجہ نقولات کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

قوله تعالى وما كان مومن ولا مومنة ان يأتوا بمثل ما عاهدوا ان يكون لهم الفدية  
من امرهم من يعص الله ورسوله فقد ضلّ ما بينا۔ اور کسی ایماندار مرد کو یہ مناسب ہے اور نہ کسی  
ایماندار عورت کو کہ جب خدا اور اس کے رسول کسی کام کا حکم دیتے تو ان کو اپنے اس کام کے کرنے نہ کرنے کا اختیار جو اور یاد ہے کہ جس شخص  
نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ یقیناً کھل گیا۔ کہ ہی من بیکو ہو چکا۔

اولاد اقدسہ سورہ براءۃ ۴۹ میں یہ امر خدا نے اپنے رسول کے پاس حضرت جبریل کو بھیجا کہ حضرت ابو بکر کے بھائی جناب امیر علیہ السلام کو اسور کر کے طے فرمادیا دیکھئے سورہ ۳۱ و ۳۲

و امور کر کے طے فرمادیا دلیچر حضرت امام علیؑ

دوسرے واقعہ تاریخ یوم غدیرہ ازینجہ ششہ ہے جس میں خود حضرت عمر کے بیان سے ظاہر و آشکار ہو گیا کہ جب حضرت نے من کفایت مولیٰ فاعلی مولا کا حدیث ارشاد فرمایا تو میرے پہلو میں ایک نوجوان نہایت خوب رو و پاکیزہ خوشبوئے گلجے کہا اسے عمر البتہ رسول خداؐ اپنے عمر زاد بھائی کے لئے ایک ایسی گرہ بانڈھی ہے کہ منافق کے سوا اور کو کوئی نہ کھولے گا پس تو اس کوٹنے سے قوتدارہ جسکو حضرت عمر نے رسول خداؐ سے جہان کیا اوپر حضرت اصفوات اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اسے عمرہ شخص حضرت آدمؑ کی اولاد سے نہیں تھا بلکہ وہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے جو ہم سے اس کلمہ کے تاکید کے لئے آئے تھے جو میں نے تم سے علی بن ابیطالب کے بارے میں کہا تھا۔ وکیلو حشر کتاب ہذا۔











عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم قال تفرقت الیہود علی حد  
وسبعین فرقة واثنتین وسبعین فرقة  
والنصارى مثل ذلک وتفرق امتی علی  
ثلث وسبعین فرقة وفي الباب عن سعد و  
عبد اللہ بن عمر وعوف بن مالک حدیث ابو ہریرۃ رحمہ اللہ  
عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم یا ایتین علی امتی ما اتی بنی اسرائیل خذوا  
العمل بالعمل حتی اکان منہم من اتی احد علانیۃ  
کان فی امتی من یضیع ذلک وان بنی اسرائیل  
تفرقت علی ثنین وسبعین ملۃ وتفرق امتی  
علی ثلاث وسبعین ملۃ تکلم فی النار الاملۃ  
واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا  
علیہم واما فی حدیث حسن غریب

عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے  
خود سنا یا میری امت پر وہ وقت کہ آیا بنی اسرائیل پر  
جو آجوتے کے برابر ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر ادن میں سے  
اپنے مان کے پاس علانیہ آیا ہوگا تو نہ در میری امت میں سے  
بھی ایسا ہی شخص ہوگا جو یہ کام کر لے گا اور بنی اسرائیل میں  
مذہب پر تفرق ہو گئے ہیں اور میری امت بہتر فرقوں پر  
تفرق ہو گئی سب کے سب ناری ہو گئے گرا یک مذہب  
کہا لوگوں نے وہ مذہب کون ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے  
جس پر بنی ہون اور میرے اصحاب یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اس حدیث میں اصحابی کا لفظ ہے جو خود ترمذی کے مخرجہ حدیث ثقلین میں عرفہ و حجتہ الوداع سے جس کے بعد حضرت جابر  
را حسن اصحابہ کما فی الزرقانی اور زید بن ارقم اور ابو سعید خدری وغیرہ صحابی ہیں نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تھے اور مذہب صحابہ  
بعد وفات رسول ملت ابراہیمی کے خلاف فرمان نبوی کے مخالفت ہو کر تفرق ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب الوداع و عسرتی اہل بیت  
پر منحصر فرمایا ہے جس کے اول جناب علی علیہ السلام اور دوسرے امام حسن علیہ السلام اور تیسرے امام حسین علیہ السلام جو شیعہ علی بن حسین  
پانچویں محمد بن علی یعنی امام باقر علیہ السلام چھٹے امام جعفر صادق علیہ السلام بن امام باقر علیہ السلام وغیرہ جس کے سند کی یہ حدیث وسیلۃ النجا و نفوس  
محمد بن حسین کے ساتھ سے لکھی جاتی ہے۔

واخرج اشعری فی تفسیرہ واعتمدوا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا عن جعفر الصادق انہ قال من حبل اللہ

(ترجمہ) امام شعلی نے اپنے تفسیر میں آیت واعتمدوا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا عن جعفر الصادق کی تفسیر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے  
کہ حبل اللہ میں۔

یہ امام جعفر صادق علیہ السلام فقط عسرتی اہل بیت یا عسرت رسول اللہ کے جو بارہ ہیں جس کے چھٹے ہیں شمار کر لو۔  
آخر سورہ حج میں لفظ اجتہد ہی جس کے بارے میں تفسیر عمدۃ البیان ص ۴۰ مطبوعہ دہلی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے  
منقول ہے کہ خدا تعالیٰ کا خطاب اجتہد ہماری طرف سے خدا نے ہرگز بر گزیدہ کیا ہے۔

اور نور تعالیٰ ملتا ہے ابراہیم موسیٰ محمد و سید عالمین من قبل و فی ہذا تمنا ہے باپ ابراہیم کے مذہب کو (تمنا) مذہب بنادیا



اسی (خدا) نے تمہارا پہلے بی سے مسلمان (فرمان بردار بندہ) بنا دیا۔ لیکن قبل اس کے کہ تم تورات و انجیل میں اور اس قرآن میں تفسیر عمدہ بھیلا  
نہیں۔ یہ تفسیر جو سیکم المسلمین میں نہیں دلی بار میں منقول ہے من قبل پہلے اس قرآن سے پہلے کتابوں میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے  
ہیں کہ یہ خطاب بھی ہماری طرف ہے چنانچہ بشارت تورات باسمعیل علیہ السلام اثنی عشر غلیظا کی حدیث مسند میں گذری۔

یہ سیکم المسلمین تیرہ حرفوں پر مشتمل ہے۔ کل تیرا اشخاص ہیں جنکے اول رسول خدا ہیں دیکھو آخر سورہ انعام حضرت عالم زمین  
فرماتے ہیں تو کہ تعالیٰ والہ اول المسلمین باقی بارہ حرفوں سے اثنی عشر غلیظا جو سلب اسمعیل علیہ السلام سے ہیں اور لفظ فی ہذا سے اس  
قرآن میں مراد ہے اشارہ اس آیت کریمہ سورہ بقرہ ہے تو کہ تعالیٰ۔ واذ یرفع ابراہیم القواعد من البیت و

اسمعیل ربنا نقبل منا انک انت السمیع العلیم ربنا واجعلنا  
سلمین لک ومن ذریعتنا امة مسلمة لک اور جب ابراہیم واسمعیل خانہ کعبہ  
کی بنیاد بن لند کر رہے تھے اور دعا مانگتے جاتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار ہماری (یہ خدمت) قبول کر بیشک تو ہی (دعا کا) سننے والا  
نوریت کا جانشین والا ہے (اور) اے ہمارے پاسنے والے تو ہمیں اپنا فرمانبردار بندہ بنا اور ہماری اولاد سے ایک گروہ (پیدا کر) جو تیرا  
فرمانبردار ہو۔

آیت مبارکہ میں جو دین و دنیا امر مسلمہ لک ہے اسکی تفسیر میں حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس ذریعہ  
اولاد ہاشم بن عبد مناف ہے دیکھو تفسیر عمدہ البیان ص ۱۱۱ مطبوعہ یوسفی دہلی۔

انہیں کے بارے میں حدیث مطفی ص ۱۱۱ میں نقل ہے جسکو ترمذی نے بخاری سے روایت کی ہے اور محمد بن اسمعیل بخاری نے  
اسی حدیث مطفی ہاشم کو اپنی تاریخ صغیر میں اخراج کی ہے یہ سب محمد آل محمد میں ہی سب کے سب سورۃ حج میں معنی کئے گئے ہیں چونکہ  
جمع سے ہے نیز سب مسلمین جمع سے ہے چوتھرا اشخاص ہیں۔

یہی تیرہ اشخاص منعم علیہم یعنی صاحبان انعام ہیں جن پر تمام نعمت کی گئی ہے۔

اس تمام نعمت سے مراد نبوت اور امامت ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے انعم اللہ علیہم من البیتین من ذریۃ ادم  
ومن حملنا مع لوح ومن ذریۃ ابراہیم واسرائیل (ترجمہ) جنہیں خدا نے اپنی نعمت دی آدم کی اولاد  
سے اور انکی نسل سے جنہیں ہم نے (طوفان کے وقت نوح کے ساتھ کشتی پر) سوار کر لیا تھا اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد سے ہیں۔  
ومن ہدینا واجبتنا یعنی اور ان لوگوں میں سے ہیں جنکی ہم نے ہدایت کی اور مجتبیٰ کیا اور سورہ یوسف میں ہے وکذلک

یجتیبک ربک و یعلمک من تاویل الاحادیث و یترفعتمہ علیک و علی ال یعقوب کما  
اتمما علی ابویک من قبل ابراہیم واسحاق ان ربک علیہم حکیم (ترجمہ) یعنی حضرت یعقوب  
نے حضرت یوسف سے فرمایا کہ جس طرح تجھکو یہ خواب دکھایا ہے اسی طرح برگزیدہ کر گیا تجھکو تیرا پروردگار اور سکھایا تجھکو تاویل توکی  
(یعنی علم تعبیر خواب) اور تمام کر سکا اپنی نعمت کو تجھ پر اور اولاد یعقوب پر جس طرح کہ نام کیا اور سکوتیہ دو جہد امجد پر تجھ سے پیش کر دہ  
ابراہیم واسحاق میں تحقیق پروردگار تیرا علیم و حکیم ہے (یعنی اس بات کو وہی جانتا ہے کہ کون نبوت و امامت کے قابل ہے) حضرت ابراہیم  
واسحاق و یعقوب کو نبوت کے بعد امامت بھی دینی ہے حضرت ابراہیم کے امامت کا ذکر آیت کریمہ قال انی جاعلک للناس اماما میں مذکور











حضرت مفضل بن سہب تبعہ امام اہل بیت و امام نقیہ  
 و فوت ہوواست و بعد از چل سال رحلتی  
 گدسہ و حق و شرف و ارفع و ارفع و ارفع  
 بنو امیہ و منافق و استیصال مراد چہ  
 کوشش با نودہ اند

جانتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اہل خانہ و خاندان  
 کیلئے کچھ مصائب و آفات دیکھے اور کچھ اور بھی مصائب  
 نہیں حضرت مفضل بن سہب کے خلاف کافرانہ ہمارے مصیبت تھی  
 اور خون میں گدلا ہو چاہیں مال رحمتی کے مصائب  
 انہوں نے انتقال فرمایا تب ہی میت نے لوگوں کو حکم دیا کہ  
 اور میت و نابود کرنے میں کس قدر حیا و کد کو کششیں کی ہیں۔

پس یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر و آشکار ہو گیا کہ آنکہ اربعہ (ابو حنیفہ المتوفی ۱۵۰ھ اور امام مالک المتوفی ۱۸۰ھ اور  
 امام شافعی المتوفی ۲۰۰ھ اور امام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۰ھ) نے اس فقہ عری کی پیروی کی ہے جو ملت ابراہیمی نہیں ہے جس کا ذکر  
 قرآن میں ہے۔ دیکھو سورہ یوسف و آیت مائتہ ابائی ابراہیم و اسحاق و یعقوب اور میں آیت باب واد ابراہیم و اسحاق و یعقوب  
 کے مذہب کا پیرو ہوں جنکے بارے میں خدا قول دجالتہم اثمہم و انہم یسرون بہم تا صفا و قبل نقل ہو چکا دیکھو سورہ ابراہیم و اسحاق و یعقوب  
 یوسف علیہ السلام کے جناب امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے خطبہ میں آیہ موصوفہ کی تلاوت فرمائی ہے جیسا کہ جو ابراہیم و اسحاق و یعقوب  
 مسودہ و منقول از حقائق انوار خیر جلد چہارم ص ۵۵ ہیں۔

عن ابن العقیل قال خطبنا الحسن بن  
 علی بن ابی طالب علیہ السلام و اشقی علیہ  
 واقصر لخطبہ (الی ان قال) ثم قال من  
 عرفنی فقد عرفنی و من لم یعرفنی  
 فاما الحسن بن محمد علیہ السلام و سلم ثم  
 علی ہذہ الاثر و اتبع ملتہ ابائی ابراہیم و  
 اسحاق و یعقوب ثم اخذ فی کتاب اللہ ثم قال  
 لا یزالون انما یزالون انما یزالون انما یزالون  
 الالحق یا ذنوا انما یزالون انما یزالون  
 اصل رحمہم اللہ انما یزالون انما یزالون  
 اللہ عنہم الرحمہ و طہرہم تطہیرا و انما یزالون  
 اصلیت الدین افترض اللہ مودتہم و ولا یقیم  
 قتال فیما انزل علی محمد علیہ السلام  
 قل لا استلکم علی اجر الا المودة  
 فی العشر

ابو طفیل کہتے ہیں کہ خطب پڑھا ہم میں حسن بن علی  
 بن ابی طالب نے پڑھا کہ احمد و اسحاق و یعقوب  
 کو یہ بات کہ کیا حضرت نے جو شخص پہچانتا ہے جگہ  
 مجھے پہچانتا ہی ہے اور جو شخص نہیں پہچانتا مجھے پس میں  
 حسن ابن محمد ہوں پھر پڑھا حضرت نے اس آیت کو  
 و اتبع ملتہ ابائی ابراہیم و اسحاق و یعقوب پھر لیا  
 کتاب اللہ کو تب حضرت نے کہا کہ میں فرزند ہوں اسکا  
 میں فرزند ہوں عزیز کا میں فرزند ہوں بی باک میں فرزند ہوں  
 داعی ان الحق ہوں میں فرزند ہوں سراج منیر کا میں  
 فرزند ہوں اوسکا جو بھیجا گیا ہے رحمت کر کے عالم کیلئے  
 میں اور ان اہل بیت سے ہوں جنکے بارے میں خدا نے  
 آیہ تطہیر نازل کی ہے اور میں اور ان اہل بیت میں سے  
 ہوں کہ فرض کیا ہے اللہ نے اونی مودت اور ولایت  
 (امامت) کو پس کہا ہے خدا نے اس قرآن میں جو  
 نازل ہوا ہے علی محمد علیہ السلام و آلہ و سلم پڑھا

و انما یزالون انما یزالون انما یزالون انما یزالون







بیعتہ الناس لہ بالاصوفی قال یحییٰ بن  
 اللہ الغالبون وحن عترۃ رسولہ الا قرون  
 وحن اہلبیتہ الطیبون وحن اہل الخلفین  
 الذین خلفہا اجدی علیہ اللہ علیہ والہ فی  
 امتر وحن ثانی کتاب اللہ فی  
 تفصیل کل شیء لایا تیر الباطل من بین  
 یدہ ولا من خلفہ فالمعول علیہا  
 تفسیرہ ولا تطینا تاویلہ بل یقیقنا  
 حقا لیتقوا الطیبون ان طاعتنا مفر وفتراذک  
 بطاعتہ اللہ عزوجل وطاعتہ رسولہ مقدرہ نہ قال  
 جل شانہ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و  
 اطیعوا الرسول واولی الامر منکم وقال عزوجل  
 جل فان تنازعتم فی شئ فردوه الی اللہ  
 والی الرسول وقال عزوجل ولورودہ  
 الرسول الی واول الامر منکم لعلہ الذین یستنبطون  
 منہم واحدا روا الامم فہم لہما فی الشیطان  
 فانہ لکم عدو مبین -

فرمایا کہ ہم حزب اللہ الغالبون ہیں یعنی ہم اللہ تعالیٰ کے  
 کے لشکر ہیں اور یہی لشکر غالب ہے اور ہم ہی ان کے رسول کے  
 آل اور قریبی رشتہ دار ہیں اور ہم ہی وہ طیب و طاہرین  
 جو اہلبیت کے نام سے موسوم ہیں اور ہم ہی ان درویش  
 اخیان سے ایک ہیں جنکو ہمارے جد صلوات اللہ علیہ نے  
 اپنی امت کے سپرد کیا اور ہم ہی خدا کے تعالیٰ کے دوسری  
 کتاب ہیں یعنی قرآن مافق جس میں ہر شی کی تفسیر موجود ہے  
 اور ہم ہی وہ ہیں کہ کوئی باطل امر نہ تو ہم پر سلسلہ سے آتا ہے  
 اور نہ پس پشت سے پس تفسیر قرآن مجید ہمارا کام ہے اور  
 ہم قیاس سے تفسیر قرآن شریف نہیں کرتے بلکہ ہم وہی تفسیر  
 بیان کرتے ہیں جو واقعی خدا تعالیٰ کا مطلب ہے پس  
 ہماری اطاعت کر کیونکہ ہماری اطاعت خدا و رسول  
 کی اطاعت کے ساتھ ساتھ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن  
 مجید میں فرماتا ہے اطیعوا الرسول واولی الامر منکم  
 صادر ہونے کی یہ وجہ ہے تاکہ لوگ جائین کہ تفسیر قرآن شریف  
 ہم سے حاصل کرنی چاہتے اور اسے لوگوں شیطان کی آواز پر  
 کان دگادوہ بخارا کھلا ہوا دشمن ہے -

ابن ماجہ جو صحاح سے ہیں اپنے سنن باب طاعتہ الامام منہما مطبوعہ نظامی و ملی مستند حدیث میں یہ حدیث وارد کرتے ہیں۔  
 حدیثنا ابو بکر بن ابی شیبہ وعلی بن محمد  
 قالنا وکیع ثنا اعش عن ابی سلمہ  
 عن ابی حریرۃ قال قال رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم من اطاعنی فقد  
 اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ  
 ومن اطاع الامام فقد  
 اطاعنی ومن عصا الامام  
 فقد عصانی  
 حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ اور علی  
 بن محمد نے کہا دونوں نے حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث  
 بیان کی ہم سے اعش نے ابی سلمہ سے اور ابی حریرہ  
 سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطاعت کی میری  
 اوس نے اطاعت کی اللہ کی اور جس نے نافرمانی کی میری  
 اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور جس نے اطاعت کی امام کی  
 اور جس نے اطاعت کی میری اور جس نے نافرمانی کی امام کی  
 اوس نے نافرمانی کی میری -

اور روایت مذکورہ کی تائید و تصدیق الحدیث تفسیر بعضہ بعضا اس حدیث شریف سے ہوتی ہے کتاب وسیلۃ النجاة مولوی

الحجۃ المبرکۃ ۱۴۱۵ھ  
 ۳۴۸  
 الفتاویٰ مستدر  
 بیعتہ الناس لہ بالاصوفی قال یحییٰ بن  
 اللہ الغالبون وحن عترۃ رسولہ الا قرون  
 وحن اہلبیتہ الطیبون وحن اہل الخلفین  
 الذین خلفہا اجدی علیہ اللہ علیہ والہ فی  
 امتر وحن ثانی کتاب اللہ فی  
 تفصیل کل شیء لایا تیر الباطل من بین  
 یدہ ولا من خلفہ فالمعول علیہا  
 تفسیرہ ولا تطینا تاویلہ بل یقیقنا  
 حقا لیتقوا الطیبون ان طاعتنا مفر وفتراذک  
 بطاعتہ اللہ عزوجل وطاعتہ رسولہ مقدرہ نہ قال  
 جل شانہ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و  
 اطیعوا الرسول واولی الامر منکم وقال عزوجل  
 جل فان تنازعتم فی شئ فردوه الی اللہ  
 والی الرسول وقال عزوجل ولورودہ  
 الرسول الی واول الامر منکم لعلہ الذین یستنبطون  
 منہم واحدا روا الامم فہم لہما فی الشیطان  
 فانہ لکم عدو مبین -  
 ابن ماجہ جو صحاح سے ہیں اپنے سنن باب طاعتہ الامام منہما مطبوعہ نظامی و ملی مستند حدیث میں یہ حدیث وارد کرتے ہیں۔  
 حدیثنا ابو بکر بن ابی شیبہ وعلی بن محمد  
 قالنا وکیع ثنا اعش عن ابی سلمہ  
 عن ابی حریرۃ قال قال رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم من اطاعنی فقد  
 اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ  
 ومن اطاع الامام فقد  
 اطاعنی ومن عصا الامام  
 فقد عصانی  
 حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ اور علی  
 بن محمد نے کہا دونوں نے حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث  
 بیان کی ہم سے اعش نے ابی سلمہ سے اور ابی حریرہ  
 سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطاعت کی میری  
 اوس نے اطاعت کی اللہ کی اور جس نے نافرمانی کی میری  
 اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور جس نے اطاعت کی امام کی  
 اور جس نے اطاعت کی میری اور جس نے نافرمانی کی امام کی  
 اوس نے نافرمانی کی میری -  
 اور روایت مذکورہ کی تائید و تصدیق الحدیث تفسیر بعضہ بعضا اس حدیث شریف سے ہوتی ہے کتاب وسیلۃ النجاة مولوی





اگر نہ قائل ہوں تو اؤٹ کے ساتھ قسم کر دیتے ہیں ایک صورت فیصلہ کی ہے کہ دونوں طرف اپنی جان سے اور اولاد سے حاضر ہوں اور دعا کریں کہ جو کوئی ہم میں چھوٹا ہے اور سب لعنت اور عذاب پڑے پھر حضرت آپ اور حضرت فاطمہ اور امام حسن اور امام حسین اور حضرت علی کو لیکر گئے اور انصار امین جو دناستے اور ہونے لگے مظلوم بن گیا اور جزیہ دنیا قبول رکھا۔

اور تفسیر فتح العزیز سورہ محمد ترجمہ اردو صفحہ ۱۵۵ اور ۱۵۶ بہ تفسیر سورہ الشمس والضحیٰ مطبوعہ مصطفائی لکھنؤ ۱۳۶۲ھ

میں ہے۔ النظر الی الصفحۃ عبادۃ یعنی دیکھنا قرآن کے حرفوں کی طرف عبادت ہے اسی طرح حضرت علی کے حق میں آپ نے فرمایا ہے کہ النظر الی وجہ علی عبادۃ یعنی دیکھنا حضرت علی کے منہ کی طرف عبادت ہے سو اس وقت میں وجود شریف حضرت علی کا مثل وجود شریف نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا۔

اور اس خاکدانِ ظلمانی سے فردوس برین کو انتقال فرمایا اکیسویں رات رمضان کی جسد مبارک کو آپ کے بختِ امیر میں ایک جگہ کا نام ہے کوٹہ سے نزدیک مسجد جامع سے ایک فرسنگ حیرہ نعمان کی یاد میں وہاں مدفون کیا۔

یہ قصہ شکستہ بین واقع ہوا اور آپ کی شہادت سے نبوت کی خلافت منقطع ہو گئی اور کوئی قائم مقام اس رتبہ کا نہ رہا اور اس ولایت کا جسکے آپ حامل تھے سلاسلِ سلوک کی اولاد میں پیدا ہوا رہا اور امام اپنے وقت کا ہوتا رہا۔ ایک سو اٹھ عجمیہ سے آپ کی شہادت کے یہ ہے کہ اور سدن بیت المقدس میں کوئی چھتر تھا جس کے بچے سے خون جوش نہ مارتا تھا پس کما حقہ ثابت و مستحق ہو گیا کہ وہ تتر فوق کا ایک فرقہ وہی ہے جو بعد رسول خدا جناب میر علیہ السلام کا پیرو رہا اور وہی امتِ ابراہیمی پر رہا اور وہی ناجی ہے۔ اسی امتِ ابراہیمی کے تفریق کے لئے خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امور فرمایا تھا اور جنگی امداد علی سے کرا لیتی جو پیش سالِ کامل میں تیار ہوا اور رسول خدا کے وفات پاتے ہی بدل گیا۔ جسکے بارے میں علی علیہ السلام کی تقریر دربار خلافت والی تصریح کرتی ہے۔

حضرت ابو بکر کے بارے میں رسول خدا نے صاف صاف فرمایا تھا کہ میں نہیں جانتا کہ تم میرے بعد کیا احداث کر دو گے چنانچہ کتاب کشف الظلمات ترجمہ کتاب مؤطا ص ۳۳ تا ص ۳۴ مطبوعہ مطبعہ مرقسوی دہلی ۱۳۹۹ھ میں یہ حدیث ہے عن ابی المنصور مولیٰ عمر بن عبید اللہ انہ یبلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لشهداء احد ہو کوا مشہد علیہم فقال ابو بکر الصدیق یا رسول اللہ السنا باخواتهم اسلمنا کما اسلموا وجاهدنا کما جاهدنا فقال رسول اللہ بلی یا ادری ما لقی قون بعدی قال فیکم ابو بکر ثم یکی قال ائنا لکما نکذت (ترجمہ انصاری ترجمہ مؤطا) مؤطا میں ابو المنصور مولیٰ عمر بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ رسول خدا نے جنگِ احد کے شہیدوں کے لئے فرمایا وہ لوگ ہیں جن کا میں گواہ ہوں بعض دن میں سے ایسے تھے جنہوں نے نو بیٹیاں چھوڑیں اور خوشی سے شرب ہوئے جن کا میں گواہ ہوں بعض نے کبوتریں ہاتھ سے پھینک دیں بعضوں نے یہ آرزو کی کہ ہم لوٹ کر گھر بنادیں بعضوں کو حضرت بڑا پے کے وجہ سے چھوڑ گئے تھے مگر وہ شہادت کے آرزو میں چلے آئے ابوبکر صدیق نے کہا کیا ہم انکے بھائی نہیں ہیں مسلمان ہوئے ہم جیسے وہ مسلمان ہوئے اور جہاد کیا ہم نے جیسے انہوں نے جہاد کیا آپ نے فرمایا ہاں مگر نبی معلوم نہیں کہ میں میرے تم کیا احداث کر دو گے تو رونے لگے ابوبکر بھڑونے لگے اور فرمایا کیا ہم زندہ رہیں گے بعد آپ کے؟





تاریخ ارجل والملوک بل اول حصہ چارم شکستہ سطر ۱۵۵ مطبوعہ لیڈن میں یہ عبارت مذکور ہے۔

ان ایام کو المصنوع قال فی سر من سورة فودوت ان لا الکشف بیت فاعلم عن شیء ان کما نوا  
قد خلقوه علی مطرب وودوت الی یوم حقیقت بنی ساعدی کدت فحافت الامم سنی  
حق احد الرجلین یرید عمر واداب حیدرة (محل محرم) حضرت ابو بکر نے وقت وفات و نماز حسرت و افسوس کے ساتھ ارشاد  
کیا کہ کاش میں رسول کے مکان کو نہ کھولتا گو وہ جنگ ہی کے قصد سے کیوں نہ بند کیا گیا ہوتا۔ اور کاش ہر ذریعہ سقیم  
بنی ساعدہ میں خود امر خلافت کو اختیار نہ کرتا بلکہ خلافت کا فلاح وہ عمر یا ابو عبیدہ کے گلے میں ڈال دیتا۔ انتہی

## تتمہ کتاب تکمیل ہذا

یہاں تک لکھ کر ہم اپنی تحقیق کو ختم کرتے ہیں اسکے بعد جناب امام محمد باقر علیہ السلام کے سند سے اس خطبہ عظیم الشان کے  
بعض اقتباسات نقل کئے دیتے ہیں جس خطبہ عظیم کو دو گون نے مثل حافظ ابن کثیر وغیرہ کے اسکا بہت بڑا خطبہ ہونا قبول کیا ہے۔  
لیکن جس قدر خطبہ لکھا گیا ہے وہ چند سو بیس سطور سے زیادہ کا نہیں حالانکہ رسالتاب صلی اللہ علیہ وآلہ نے اس خطبہ مبارک کو کوئی  
گھنٹہ تک بڑے عظیم الشان پیمانہ پر بیان فرمایا ہے اسکی وجہ آیت تبلیغ و تاکید کا سورہ مائدہ کے ساتھ آخر میں نازل ہونا اور براہ خداوند عالم  
کا جناب رسول خدا کو مع ناقہ کے رو کدینا اور حضرت کو جو کچھ اس میں نازل ہو رہا تھا اسکی بابت اپنی حنائت کر لینا جسکی آیت دانی ہوا  
والسید یعقوب من الناس شاہد ہے یعنی اللہ کو دو گون کے شرف سے بجا لگا۔

اس خطبہ جلیلہ کو علامہ طبرسی نے اپنی کتاب محتاج میں وارد فرمایا ہے۔ اور ملایا نزل نے اپنے مشہور کتاب حلیہ حیدری  
میں نظم کیا ہے جس کے دیکھنے سے یہ امر بخوبی واضح و آشکارا ہو جاتا ہے کہ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خطبہ عظیم الشان  
میں تبلیغ کے تمامی مفہوم اور مقصود کو جو خداوند عالم کا خواست تھا ظاہر اور اعلان فرما دیا ہے اور کوئی امر ارشاد ہدایت بنیاد کا باقی نہیں  
چھوڑا۔ اسی آیت تبلیغ و تاکید کو امام محمد باقر علیہ السلام کے سند سے امام نعیمی نے اپنی تفسیر کشف و البیان میں اور امام رازی نے اپنے  
تفسیر شائع النیب الشہور بہ تفسیر کبیر میں اور علامہ نظام نیشاپوری نے اپنے تفسیر غرائب القرآن میں اور علامہ عینی حنفی نے اپنے  
کتاب عمدة القاری شرح صحیح بخاری میں اور امام قندوزی حنفی نے اپنی کتاب بیان بیع المودۃ میں وارد فرمایا ہے۔ لیکن ان سب میں  
لفظ خطبہ کا صرف ایک فقرہ من کنت مولیٰ فعلی مولاه کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ لیکن یہ خطبہ جسکے اقتباسات کو ہم لکھتے ہیں اس کے  
آغاز ہی سے سوخذ رائے اپنے تبلیغ رسالت کا تذکرہ اور وجہ نزول اس آیت تبلیغ و تاکید کی اور چند مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام کا اس  
معاملہ خاص کے لئے خدا کے جانب سے تشریف لانا مع دیگر وجوہات کے سب کچھ فرمایا ہے جو درایت سے ایسا ہی ہوتا پایا جاتا  
ہے لیکن صحابہ نے اخفا کیا اور خلافت و سلطنت کے اثر نے انکو لکھنے سے باز رکھا۔ ادھر بھی حق ظاہر ہو کر رہا۔ یہ اقتباسات کتاب  
احتجاج طبرسی مشہور مطبوعہ طبران سے نقل ہیں سب سے پہلے اسناد لکھنا ضروری ہے وہ یہ ہے۔





ما انزل الله تعالى ان وانا  
 مبين لكم سبب نزول هذه  
 الآية ان جبرئيل صطالک  
 سرا انما ثلثا يا مرن عن السلام  
 رب وهو السلام ان اقوم  
 في هذا المشهد فاعلم  
 كل ابيض واسود ان علي بن  
 ابي طالب اخي ووصي وخليفتي  
 والامام من بعد الله محله مني  
 محل هادون من موسى الا ان لا نبی  
 بعدی وهو وليکم من بعد الله ورسوله و  
 قد انزل الله تبارک وتعالی علی هذا آية  
 من کتابه انما وليکم الله ورسوله  
 والذين امنوا الذين يقيمون  
 الصلوة ويؤتون الزکوة وهم  
 راکعون وعلی بن ابي طالب اقام  
 الصلوة واتی الزکوة وهو راکع  
 یرید الله عزوجل فی کل حال وسمات  
 جبرئیل ان یتعفی لی عن تبلیغ  
 ذلک الیکم ایها الناس لعلی  
 بقلة المتقين وکثرة المنافقين  
 وادغال الاثمین وختل  
 المستهزئين بالاسلام الذین  
 وصفهم الله فی کتابه باحقهم

اسے گروہ مردم نہیں قسم رکھا میں نے پوچھا میں اس  
 کے کہ جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف نازل کیا ہے اور میں جانی  
 کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جبرئیل عین مرتبہ میرے پاس  
 آئے اور میرے پاس میرے پاس کے پاس پروردگار کے جانب  
 سے کہ وہ ہمیشہ زندہ و سلامت ہے ہر حکم کرتے تھے کہ میں  
 اس عین میں کہتا ہوں اور آگاہ کروں ہر ایک کو دے  
 اور کاش کہ یعنی سب آدمیوں کو اس بات سے کہ علی بن  
 ابي طالب میرا جانی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے میرے  
 بعد امام ہے ایسا امام کہ مرتبہ اس کے جیسے مثل خارون  
 کے ہے موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا  
 اور وہ تمہارا ولی ہے بعد اللہ کے اور بعد اس کے رسول  
 کے اور تحقیق نازل کی جاتا ہے تبارک و تعالیٰ نے میرے  
 اوپر اسکی ایک آیت اپنی کتاب میں ترجمہ آیت سوال کے  
 نہیں ہے کہ ولی تمہارا اللہ اور اس کا رسول ہے اور وہ  
 مومن ہیں کہ جو قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو  
 حالت رکوع میں اتھی۔ اور علی بن ابي طالب نے قائم رکھا  
 نماز کو اور دی زکوٰۃ اور آٹھا لیکر وہ رکوع کرنے والا تھا  
 چاہتا تھا اللہ عزوجل کی خوشنودی کو ہر حال میں اور میں نے  
 سوال کیا جبرئیل سے اس بات کا کہ معاف رکھے  
 بلکہ اللہ پوچھانے سے اس حکم کے تمہاری طرف  
 اسے لڑکر اس سبب سے کہ میں واقف تھا اساتذت  
 متقین کے اور کثرت منافقین کے اور مخالفت کرنے  
 گنگاروں کے اور فریب دینے متحکم کرنے والوں کے  
 ساتھ اسلام کے کہ جکی کیفیت اللہ نے اپنی کتاب میں

لے ہے خلیفہ میں اللہ تعالیٰ و تعالیٰ ہے دیکھو اول تبلیغ مشہور

مشہور میں غدر و غم پر پڑا گیا میں نے یہ فقال کہ تمہاری علی فافقی رشتہ ایک آدمی کا دہا دیا گیا۔

سے تفسیر میں کثیر جلد ۲ مشہور میں ہے۔ وروسی ابن مردودہ میں طریق سفیان الثوری عن ابی الحسن عن من عیسیٰ قال کان علی بن ابي طالب قائما علی  
 فرسائل وحوالہ کا عطاء غائر حضرت انا ویکرم اللہ رسوله آیت اور روشنی اللہ یہ سید محمد بن اسماعیل ابن حنبل کے آخر میں ہے وکفاء غرنا نزل آیت الولاية۔

يَقُولُونَ بِالسَّنَةِ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ  
وَيُحِبُّونَ حُزْنِيًّا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ  
عَظِيمٌ وَكَثْرَةُ إِذَاهُمْ لِي فِي غَيْرِ  
مَرَّةٍ حَتَّى سَمَوْتِي إِذْ نَاوَزَعُمَا  
أَفِيكَ ذَٰلِكَ لَكثْرَةٌ مَّا لَزِمَتْهُ إِثَّي  
وَاقْبَالِي عَلَيْهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عِزِّي  
وَجَلِي فِي ذَٰلِكَ قُرْآنًا وَمِنْهُمْ  
الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ  
هُوَ أَذُنٌ قَتَلِ أَذُنَ عَلِيٍّ الَّذِينَ  
يُزَعِمُونَ أَنَّهُ أَذُنٌ خَيْرٌ لَّكُمْ يَكُونُ  
بِأَمْرِ اللَّهِ وَيُؤْصِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ  
وَلَوْ شِئْتَ أَنْ تَسْمَعَ بِأَسْمَائِهِمْ  
لَسَمِعْتَ وَإِنَّ أَوْحَى إِلَيْهِمْ  
بِأَعْيَانِهِمْ لَا وَمَا تَرَانِ  
أَدَلَّ عَلَيْهِمْ لَدُنِّي وَكَسَى  
وَاللَّهُ فِي أُمُورِهِمْ قَدِيرٌ  
وَكُلَّ ذَٰلِكَ لَا يَرْضَى اللَّهُ مَعِي  
أَلَا إِنَّ أَيْلَافَهُمْ كَانَ لَشَتَّى  
إِنَّمَا أَنزَلْنَا عَلَى رَسُولٍ لِّبَلِّغِ  
يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ  
مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ  
رَبِّكَ فِي سَلَامٍ وَأَنْ لَّا تَحْزَنْ  
فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ  
يُعِصِمُكَ مِنَ النَّاسِ

بیان فرمائی ہے اس طرح ہر ترجمہ آیت کہتے ہیں وہ لوگ  
ساتھ اپنی زبانوں کے جو کچھ اذنی کے دلوں میں نہیں پہنچتا تھی  
اور جانتے ہیں وہ لوگ اس بات کو آسان حال کہ وہ  
خدا کے نزدیک گناہ عظیم ہے اور ان لوگوں نے  
اکثر جھگڑا اذیت دی ہے یہاں تک کہ میرا نام اذنی کھا  
اور گناہ کیا کہ میں ایسا ہوں بسبب کثرت ملازمت  
علی کے میرے ساتھ اور میرے متوجہ ہونے کے اذنی کی  
خوف بیان کہہ کہ نازل کیا اللہ تعالیٰ نے اس باب  
میں قرآن ترجمہ آیت اور بعض اور بعض منافقوں  
میں سے اذیت دیتے ہیں جن کو اور کہتے ہیں کہ وہ  
کان ہے یعنی لوگوں کا گناہ مان لیتا ہے کہ اسے بخیر  
اذنی چاہے اور ان لوگوں کے کہ گناہ کرتے ہیں کہ وہ  
اذنی ہے بہتر ہے واسطے تمہارے ایمان لانا ہے ساتھ  
اللہ کے اور یقین کرتا ہے مومنوں کی بات کا انتہی  
اور اگر میں چاہتا کہ اذنی لوگوں کا نام بتا دوں تو  
البتہ بتا دیتا اور اگر میں چاہتا کہ اذنی اشخاص کی  
طرف اشارہ کروں تو البتہ اشارہ کرتا اور اگر میں  
چاہتا کہ اذنی لوگوں سے آگاہ کروں تو البتہ آگاہ  
کرتا واللہ اذنی لوگوں کے کام میں میں نے بزرگی  
کی یعنی اذنی لوگوں کے نام کا اظہار نہیں کیا بہر حال  
اللہ مجھے رضی بنو کا سوا اس بات کے کہ پہنچا  
وہ میں اذنی حکم کو کہ نازل کیا ہے اللہ نے  
میری طرف بعد اس کے حضرت نے یہ آیت پڑھی ترجمہ  
آیت نے رسول پر نفاذ ہے تو وہ حکم کہ نازل کیا گیا ہے  
میری طرف تیوے پر نفاذ کے جانب سے علی کے باب  
میں اور اگر نہ کہ چکا تو نہیں پہنچا ہے تو نے رسالت  
اذنی کے بعد چاہیے تھا کہ لوگوں کے شر سے انتہی



فاعلموا فیما معشر الناس  
 ان الله قد نصبکم علی  
 واما ما معشرنا طاعت علی  
 المهاجرین و الانصار و  
 علی اثابهم الله ما احسان و علی  
 انبأ دق و لخاص و علی الاعلی  
 و المروء و المروء و المروء و المروء  
 و انکب بر علی الا و علی الا و علی  
 علی کل موحد و علی کلک و علی  
 قوله لا فدا من و علی من و علی  
 من و علی من و علی من و علی  
 و علی من و علی من و علی من و علی

و علی من و علی من و علی من و علی

معشر الناس و علی من و علی من و علی  
 ان الله قد نصبکم علی  
 فاعلموا فیما معشر الناس  
 ان الله قد نصبکم علی  
 واما ما معشرنا طاعت علی  
 المهاجرین و الانصار و  
 علی اثابهم الله ما احسان و علی  
 انبأ دق و لخاص و علی الاعلی  
 و المروء و المروء و المروء و المروء  
 و انکب بر علی الا و علی الا و علی  
 علی کل موحد و علی کلک و علی  
 قوله لا فدا من و علی من و علی  
 من و علی من و علی من و علی  
 و علی من و علی من و علی من و علی

ربی فی کتابہ وحلالہ وحرامہ

المیہ

معاشر الناس ما من علمه الا وقد  
احصاه الله في وکَلَّ علم علمت  
فقد احصيته في اماما متقين وما  
من علمه الا علمته عليا و  
هو الامام الحسين

معاشر الناس اور مرام اور مین نے پیر پیار یا جو کچھ سکھایا تھا  
تجلی کر مرے پروردگار نے اپنی کتاب سے اور حلال اور  
حرام سے طرف اسی علی کے اسے گروہ مردم تہین  
ہے کوئی علم مگر یہ کہ تحقیق احاطہ کیا ہے اور سکھانے  
مجموعین اور ہر علم کو مین سکھایا گیا ہوں پس تحقیق  
احاطہ کر دیا ہے مین نے اور سو بیچ امام متقین کے اور  
انہیں ہے کوئی علم مگر سکھایا دیا ہے مین نے وہ علی کو  
اور وہی علی امام حسین ہے۔

اسے گروہ مردم نہ پہلو اور اس سے اور نہ پہلو  
اور اس سے اور نہ سر کشی کر تم اور علی ولایت سے  
پس وہ ایسا ہے کہ ہدایت کر گیا طرف حق کے  
اور علی کر گیا ساتھ اس کے اور دفع کر گیا باطل کو  
اور دفع کر گیا اور اس سے اور نہ رو کے گی اور سکھانے  
کے باب مین طاست طاست لائے دے کی بعد اس کے  
آگاہ ہو کر علی پہلے سب سے ایمان لایا ہے ساتھ اس کے  
کے اور اس کے رسول کے اور وہی ایسا ہے کہ خدا کیا  
اور مین نے رسول پر اپنے نفس کو یعنی شب ہجرت  
اور وہی ایسا ہے کہ رسول خدا کے ساتھ تھا جبکہ کوئی  
نہ تھا کہ عبادت کرتا اس کے ساتھ اور اس کے رسول کے  
مردوں سے سوا اسی علی کے

اسے گروہ مردم فضیلت دے اور سکھایا تحقیق  
فضیلت دی ہے اور سکھانے اور قبول کر دے اور سکھ  
پس تحقیق نصیب کیا ہے اور سکھانے۔ اسے گروہ  
مردم تحقیق وہ امام ہے اس کے جانتے سے اور ہر گز نہ  
تو یہ قبول کر گیا اس کے کسی شخص کی کہ جو اس کی ولایت  
کا انکار کرے اور نہ خفیہ کا اس کے اس انکار کرے یا انکو  
تھا واجب ہے اس کے پر کر اور انکار اس کے اس شخص کے

معاشر الناس لا تضاد عند ولا  
تفروا منه ولا تستنكفوا من  
ولا يمتدحوا الذي يجدى الى الحق  
ولا يعمل بدو يزدحق الباطل و  
يشهد خبر ولا تخذله فدية توصية  
لا ثم ثمراته اول من امن يا الله  
ورسوله وهو الذي فدى رسوله  
بنفسه وهو الذي كان مع  
رسوله الله ولا احد يعبد الله مع  
رسوله من الرجال غير

معاشر الناس فضلو فقد فضله  
الله وا قبلوه فقد نصبه الله  
معاشر الناس انه امام من الله و  
لن يتوب الله على احد انكر ولا يمتدح  
ولن يعرض الله عما على الله ان  
يفعل ذلك من خالف امر فيه وان  
يعبد به عند ابا انكر ابد الاباد و



دھر اللہ ہوسر فاضل  
ان تخالقوا فتصلوا نارا  
وقودھا الناس والطیۃ  
الصدات لکن شریین  
ایہا الناس فی اللہ بشار  
الاولون من الیومین والمرسلین  
وان خاتم الانبیاء  
المرسلین والنجۃ علی جمیع  
المخلوقین من اهل السموات  
والارضین ومن شاق فی ذلک  
فیو کے اور کتب اعلیٰ الاولی  
ومن شک فی شی من قولی فاعلم  
فی کل منہ وانما الامۃ ذلک فاعلم الذار

معاشرا الناس حبای اللہ بھذہ  
الفضیلة من امنہ علی ولھانا  
منہ ائی ولا الہ الاھو لہ الحمد  
ستی ابد الابدین و دھر  
الداھرین علی کل حال

معاشرا الناس فضلو اعلیٰ  
فانہ افضل الناس بعدی من  
ذکر واننی بنا انزل اللہ الرزق  
وبقی الخلق ملعون ملعون مفلون  
مغضوب علی من رد قولی ہذا

اور کے علم کی مخالفت کرے علی کے باب میں اللہ  
یہ کہ مذاب کرے اس مخالفت کرنے والے کو  
عذاب سخت ہمیشہ اللہ ہمیشہ پس دو تم لوگ میں  
بات ہے کہ مخالفت کو تم دو علی میں داخل ہو گے  
تم ایسی آگ میں کہ ایندھن اسکا آدمی ہیں اور  
بجھ رہے ہیں کیا کی گئی ہے وہ آگ واسطے کافروں کے  
اسے لوگو میرے ساتھ اللہ بشارت دیتے گئے  
میں پہلے لوگ نبیوں سے اور رسولوں سے  
میں خاتم الانبیاء والمرسلین ہوں اور ختم ہوں  
تمام مخلوقات پر خواہ آسمانوں کے رہنے والے ہوں  
خواہ زمینوں کے اور جو شخص کہ شک کرے اس باب  
میں پس وہ کافر ہے مثل کفر زمانہ جاہلیت کے کہ جو  
پہلے تھا اور جو شخص کہ شک کرے کسی شے میں میرے  
اس قول سے پس تحقیق شک کیا اسنے کل میں  
اور ہی امر نبوت سے اور شک کرنے والا اس میں جرم  
اوسکے ہے آتش دوزخ ہے

اسے گروہ مردم عطا فرمائی ہے بھکر اللہ نے یہ  
فضیلت اور انھیں لیکر منت ہے اوسکے جانب سے  
اور پربرے اور احسان ہے اوسکے جانب سے میری  
طرت اور نہیں ہے کوئی مبود سوا اوسکے اوسکی کے  
واسطے حمد ہے میری جانب سے ہمیشہ اور ہمیشہ  
اور ہر حال کے۔

اسے گروہ مردم فضیلت دو تم علی کو اس سبب  
سے کہ وہ افضل ہے سب آدمیوں سے میرے بعد  
خواہ مرد ہوں خواہ عورت ہمارے ہی سبب سے  
نازل کر کے رزق کو اور ہمارے ہی سبب سے  
ان ہے خلق لست کی گئی ہے لست کی گئی ہے

وان لحرہ یافقہ آلا ان جبرئیل  
 خبرنی عن اللہ تعالیٰ بذکرہ  
 ویقول من عادی علیا و لحرہ  
 یتولہ فعلیہ لعنتی و غضبی  
 فلتنظر نفس ما قدمت لغد  
 واتقوا اللہ ان تقالغوا فتمزلوا  
 قد مر بعد ثبوتہ ان اللہ غضب یر  
 بعدا تعلمون

x x x x

x x x x

x x x x

معاشرا الناس انہ جنب

اللہ الذی ذکر فی کتابہ

فقال تعالیٰ ان تقول یا

حسرتی علی ما فرطت فی

جنب اللہ - معاشرا الناس

تدبر القرآن و انتموا آیاتہ

والنظر والی محکماتہ ولا

تبعوا متشابہہ فواللہ لزیبائن

لکم ذواجرہ ولا یوضح لکم تفسیرہ

آلا الذی انا اخذ بیدہ ومصعلا

المرئ شائل بمصعدہ ومعلمکم

ان منکنت مولاہ فیذا علی

مولاہ وهو علی بن ابیطالب اخی

ووضعی ومولا لہ من اللہ عزو

جل انزلہا علی

معاشرا الناس ان علیا دین

الطیبین

غضب کیا گیا ہے غضب کیا گیا ہے اور اس شخص پر  
 کہ جو میرے اس قول کو رد کرتے اور اس سے ہوا گفت  
 کرنے آگاہ ہو تحقیق جبرئیل نے خبر دی ہے کہ جو اس کے  
 کی طرف سے ساتھ اس بات کے کہ اسے فرما ہے کہ جو  
 شخص دشمن رکھے گا علی کو اور نہ دوست رکھے گا  
 اس کو پس اس کے اوپر لعنت میری ہے اور غضب  
 میرا ہے پس چاہئے کہ نظر کرے ہر نفس میں ہر شخص  
 کہ کیا آگے میں چاہئے واسطے کل کے یعنی واسطے روز  
 قیامت کے اور درودم اللہ کو اس بات سے کہ مخالفت  
 کر دو تم اس کی پس نفرتش کھا چکا قدم بعد اس کے ثابت  
 ہونے کے تحقیق اللہ جاننا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔  
 اے گروہ مردم تحقیق دہی علی جنب اللہ ہے کہ  
 کہ جسکا ذکر کیا ہے اللہ نے اپنی کتاب میں پس فرمایا  
 ہے در ترجمہ ایسا نہ کہ کہے کوں نفس کہ کیا افسوس  
 ہے اس بات پر کہ تفسیر کی میں نے جنب اللہ میں۔

اے گروہ مردم غور سے دیکھو قرآن کو اور کچھ اس کی  
 آیتوں کو اور نظر کرو اس کے حکایت کی طرف اندہ پیری  
 کرو اس کے مشابہات کی پس واسطہ بیان کرو گنا واسطے  
 تمہارے اس کے حکمون کو اور نہ واضح کر گنا واسطے  
 تمہارے اس کی تفسیر کو مگر یہ شخص کہ میں اس کے ائمہ  
 کو کچھ ہوتے ہوں اور اس کو بلند کئے ہوتے ہوں  
 اپنی طرف اور اس کے بازو کو اوٹھالے ہوتے ہوں اور  
 تم کو اس بات کا بتانے والا ہوں کہ میں جسکا مولیٰ ہوں پس  
 علی بھی اس کا مولیٰ ہے اور یہ علی بن ابیطالب میرا بھائی ہے  
 اور میرا وصی ہے اور ولایت اس کی اللہ عزوجل کی طرف  
 سے ہے کہ اس نے میرے اوپر نازل کی ہے۔

اے گروہ مردم تحقیق علی اور پاکیزہ لوگ میری









عز وجل دینکم بامامتہ من  
لم یؤا تمربہ و یمن یتوم مقامہ  
من ولدی من صلبہ الے  
یوم القیامۃ والعرض علی اللہ عز و  
جل فاو لک الذین حبیطت  
اعمالہم فی النار ہم  
خالداون لا یخفف عنهم العذاب  
ولا ھم ینظرون

معاشر الناس هذا علی النصركم  
ی واحکم فی واقربکم الی واعز  
کم علی واللہ عز وجل وانا عندہ  
راضیاء وما نزلت آیتہ رضی  
الافیہ وما خاطب اللہ الذین  
امنوا الا بایہ ولا نزلت  
آیتہ المدح فی القرآن الا فیہ  
ولا شهد اللہ بالجنہ فی ہل لے  
علی الانسان الا لہ ولا انزلنا فی  
سواہ ولا مدح بها غیرہ

اللہ عز وجل نے تمھارے دین کو بسبب اوستے است  
کے پس جو شخص نہ امام سمجھے اوستو اور اوستی شخص کو کہ جو  
اوستا قائم مقام ہو میری اولاد میں سے کہ جو علی کے پشت  
سے ہوگی قیامت تک وہ اوستن تک کہ سامنے ہونگے  
لوگ اللہ عز وجل کے پس یہ لوگ کہ جو علی اور اوستی اولاد  
کو امام نہ سمجھیں ایسے لوگ ہیں کہ برباد ہونگے اعمال اوستے  
اور آتش جہنم میں وہ لوگ ہمیشہ رہنے والے ہیں نہ کہ کیا جابجا  
اون سے عذاب دور نہ وہ ہلکت دیئے جائینگے۔

اے گروہ مردم یہ علی ہے کہ تم سے زیادہ میری مدد کرنے  
والا ہے اور تم سے زیادہ میرے اوپر اوستا حق ہے اور تم سے  
زیادہ میرا قریب ہے اور تم سے زیادہ مجھ کو عزیز ہے اور اللہ  
عز وجل اوستی دوزن اوست سے راضی ہیں اور نہیں نازل  
ہوئی کوئی آیت رضامندی کی مگر اوستے باب میں اور نہیں  
خطاب کیا اللہ نے مومنوں سے مگر ابتداء کے ساتھ اوستے اور  
نہیں نازل ہوئی کوئی آیت مدح کی قرآن میں مگر اوستی کے  
باب میں اور نہیں گواہی دی اللہ نے ساتھ جنت کے  
بچ سورہ حل آئی کے مگر اسطے اوستے اور نہیں نازل کیا  
اللہ نے اس میں کو سوا اوستے اور کسی کے باب میں اور نہیں  
مدح کی اللہ نے ساتھ اس سورہ کے اوستے غیر کے۔

معاشر الناس سیکون من  
بعدی ائمتہ یدعون الی التماس و  
یوم القیامۃ لا ینصرون معاشر الناس

اے گروہ مردم عنقریب ہونگے میرے بعد ایسے امام کہ  
جائینگے طوط آتش دوزخ کے اور بروز قیامت نہ مدد کئے  
جائینگے وہ لوگ اے گروہ مردم تحقیق اللہ اور میں اوستی کو

۱۔ یہ سورہ علی علی الانسان مکی آیت ولیطعون الطام علی حیدر مسکینا ویتبادا سیرا واقع ہے۔ شبلی صاحب اپنے سیرت میں حصہ اولی ص ۴۴ میں صحت اسقدر لکھتے  
ہیں "قرآن مجید میں جہاں خدا نے بندگان خاص کے اوصاف بتائے ہیں وہاں فرمایا ہے (ولیطعون الطام علی حیدر مسکینا ویتبادا سیرا) چرکہ یہ سورہ مبارکہ خاص  
جناہ میر المومنین علی علیہ السلام کے شان میں اترا ہے اسلئے شبلی صاحب بندگان خاص لکھ کر لکھتے۔ حالانکہ عقد الفرید میں جہاں اوستی مشہور مناظرہ کا ذکر ہے جس میں مولانا  
ایک ملت اور عباسیوں فقہا مشاہیر کا مقابل تھا اوستی میں سورہ علی آئی کو جناب علی علیہ السلام کے شان میں نازل ہونا قبول کیا گیا ہے۔ اور تفسیر رشید سیوطی علیہ السلام  
۲۹۹ ص ۴۴ میں یہ حدیث ہے واخرج ابن مردودہ عن ابن عباس رقی قولہ ولیطعون الطام علی حیدر مسکینا ویتبادا سیرا قالی نزلت بندہ لا آیتہ فی علی بن ابیطالب وناظرہ نبی  
رسول اللہ صلعم۔ میں حضور تفسیر فتح القدر رشو کالی حصہ چہام میں ہے اللہ کی تفسیر سورہ اوستی میں ہے اللہ کی تفسیر سورہ اوستی میں ہے اللہ کی تفسیر سورہ اوستی میں ہے اللہ کی تفسیر سورہ اوستی میں ہے





و جعلها كلمة باقية في عقبه وقلت  
 ان تضلوا ما تسكتون بها + + + +  
 جس جگہ کہ فرمایا ہے اللہ عزوجل نے کہ اگر مائراہم نے اسکو  
 ایسی بات کہ جو باقی رہنے والی ہے اسکو اولاد میں اور کہ  
 چکا ہوں میں کہ گمراہ ہو گئے تو لوگ جب تک کہ تم تک کہ  
 تم ساتھ اور نہیں دونوں کے یعنی ساتھ قرآن امدانی جیت کے  
 معاشر الناس من نطم الله و  
 رسولہ و علیہ و آلہ الذین ذکرکم  
 اسے گروہ مردم جو شخص اطماعت کرتے اللہ کی اور اس کے  
 رسول کی اور علی کی اور ان اماموں کی کہ ذکر کیا ہے میں نے  
 اور انکے تفتیق رنگاری پائی اور نے رنگاری عظیم۔

جس طرح رسول خدا نے حضرت علی کے بارے میں فرمایا ہے کہ علی مجھے ہے اور میں علی سے ہوں ویسے ہی حضرت امام حسین  
 علیہ السلام کے بارے میں بھی وارد ہے چنانچہ صحیح ترمذی ابواب المناقب میں ہے۔  
 قال الترمذی حدثنا الحسن بن عوف بن عبد الله بن عثمان بن خثیم عن  
 سعید بن راشد عن یحییٰ بن صرقہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسين مني وانا من  
 حسين احب الله من احبنا حسين سبط من السباط هذا الحديث حسن ترجمہ کیا ترمذی نے کہ حدیث کی ہے حسن بن عوف نے یحییٰ بن عباس  
 سے کیا اور اس نے حدیث کی ہے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم نے سعید بن راشد سے اور اس نے یحییٰ بن مرہ سے کہ فرمایا رسول خدا نے حسین مجھے  
 ہے اور میں حسین سے ہوں دوست رکھتا ہے اللہ اسکو جو حسین کو دوست رکھتا ہے حسین ایک سبط ہے اسباط سے یہ حدیث حسن ہے  
 اسباط جمع ہے یعنی نو فرزند حسین کے اسباط ہیں اور حضرت امام حسین ایک سبط ہیں یہ دش ہوئے اور ان جناب کے بڑے بھائی  
 حضرت حسن علیہ السلام یہ سبط اکبر ہیں جو اپنے پدر جناب علی علیہ السلام ابوسبطین کے اثناعشر ائمہ ہو گئے یہی سب کے سب  
 صراط مستقیم ہیں جیسا کہ حضرت پیغمبر صلوات اللہ علیہ وآلہ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا ہے۔  
 چنانچہ ابانزل رحمہ اللہ نے جو خطبہ مبارکہ کو نظم کیا ہے اس موقع کی یہ نظم نقل کی جاتی ہے۔

منم اہل الناس ان مستقیم	صراطی کہ پروردگار علیہم	بہ بیعت آن شدہ رہنا کے	بود از پے من علی پیشوائے
چشمین از پے او ہماں چند تن	کہ از صلیب ویند اولاد من	تحقیق باشند امامان دین	بقی رہنا کے عدالت گزین
وزان بعد انکدر ابا تمام	نوراند و بفرمود خیر الام	کہ نازل شد این سورہ شان	بشان ہماں جانشینان من
در ایشان بود عام و انہر شان	بود خاص و شریک و گران	کہ ایشان بودند اولیائے خدا	بر آن سرور آفتاب بود را
نیاست بخیر اند و ہماں ک	کہ بودند حکم بردار پاک	بدانند اسے مردمان آشکار	کہ غالب بود لشکر کردگار

ارشاد پیغمبر سے خود حضرت کا صراط مستقیم ہونا اور بعد رسول خدا جناب علی اور انکی اولاد کا صراط مستقیم ہونا یعنی سورہ فاتحہ کا محمد  
 وآل محمد کے شان میں نازل ہونا اور انہیں کے لئے عام اور خاص ہونا حدیث پیغمبر سے معلوم کر چکے۔

سنة الله آية کریمہ جعلها كلمة باقية في عقبه کی تفسیر میں یا بیج الودعہ میں ہے فی المناقب الثابت انما من علی بن الحسین من اہلہ عن جدہ امیر المؤمنین علی  
 علیہم السلام قال فیما نزل قول الله عزوجل وجعلها كلمة باقية في عقبه مع جمل الامم فی عقب الحسین الی یوم النہر۔

چنانچہ ردی اشعلی فی تفسیرہ قال مسلم بن حیان سمعت ابا بريدہ يقول صراط محمد وآلہ یعنی امام علی نے اپنی تفسیر میں مسلم بن حیان سے روایت کی ہے کہ ابا بريدہ نے کہا ہے کہ صراط مستقیم سے مراد محمد اور آل محمد ہیں۔

اور تفسیر معالم التنزیل لغوی بن ہے قال ابو الوالیۃ وامن رسول اللہ وآلہ صحابہ یعنی صاحب معالم التنزیل لغوی نے لکھا ہے کہ ابو الوالیۃ اور حسن بصری نے روایت کی ہے کہ صراط مستقیم رسول اللہ اور آلہ اور صحابہ مراد ہیں۔

وقال عبد الرحمن بن زید ان رسول اللہ والہ بیتہ اور عبد الرحمن بن زید نے کہا ہے کہ صراط مستقیم رسول اللہ اور آلہ اور ان کے اہل بیت ہیں۔

یہ سورہ فاتحہ سہ ترجمہ قرآن مجید سے نقل ہے۔ اول ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی دوسرا شاہ رفیع الدین تیسرا ترجمہ شاہ عبدالقادر ہے۔

سُورَةُ الْفَاتِحَةِ وَهِيَ كَيَاتِبُ الْبَابِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

الحمد لله رب العلمين (۱)	الرحمن الرحيم (۲)	ملك يوم الدين (۳)
ستائش خدا راست پروردگار عالم ہا	بخشاینده مهربان	خداوند روز جزا
سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالموں کا	بخشش کرنے والا مہربان	خداوند دن جزا کا
سب تعریف اللہ کی ہے جو صاحب مہربان جہان ہر	بہت مہربان نہایت رحم والا	ایک صفات کے دن کا

اياك نعبد واياك نستعين (۵)	اهدنا الصراط المستقيم (۶)
ترای پرستیم و از تو مدد بھی طلبیم	ہدانا الصراط المستقیم
تجھی کو عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ہم	ہدانا الصراط المستقیم
تجھی کو ہم بندگی کریں اور تجھی سے مدد چاہیں	ہدانا الصراط المستقیم

صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین (۷)  
راہ انانکہ اکرام کردہ بر ایشان بجز آنکہ خشم گرفته شد بر آنہا و بجز گمراہان  
راہ انان کو گون کی کہ نعمت کی ہے تو نے او پر ان کے سوا ای ان کے جو غصہ کیا گیا اور ان کے اور نہ گمراہوں کی  
راہ او کی جن پر تو نے نفضل کیا نہ جن پر غصہ ہو اور نہ بکے والے

سنت فتح الرحمن شاہ ولی اللہ دین ہے۔ مراد آگاہ کہ اکرام کردہ نہ بر آتا چار ذلہ انہیں خدا تعالیٰ نے انہیں درجہ اکرام عطا فرمایا ہے۔  
امین قبول کن دعا اللہ فتح الرحمن (۸) سکہ موضح القرآن شاہ عبدالقادر جن پر تو نے نفضل کیا ان سے چار ذلہ مراد ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں درجہ اکرام عطا فرمایا ہے۔  
ان سے یہ دعا گمراہوں سے نصا مراد ہیں۔ سورت اللہ صاحب نے بندوں کے زبان سے فرمایا کہ اس طرح کیا کرین۔





و قال الله تبارك وتعالى اولئك هم الذين آمنوا بالله علىٰهم من الانبياء والصدائق والشهداء والصالحين  
 وحسن اولئك رفيقا اور یہ جماعت یعنی صدیقین و شہداء و صالحین کی جو ذریعہ طبعی سے خلفاء و انبیاء ہیں جس کا نام  
 شریعت میں الفاظ مذکور سے ہے یہ مضمون ان دو آیتوں سے فائدہ دیتا ہے۔

پہلی آیت بندوں کے ربان سے خدائے ارشاد فرمایا ہے جیسا کہ ترجمہ سورہ فاتحہ میں گذرا اور دوسری آیت کا  
 حاصل ترجمہ یہ لوگ ساتھ ان لوگوں کے ہیں کہ نعمت کی ہے اللہ نے ان پر ان کے پیغمبروں سے صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور  
 صالحوں سے اور اچھے ہیں یہ لوگ رفیق۔

عبارت مذکورہ سے پہلے لفظ جماعت کے ثبوت کی یہ عبارت ہے۔

از میان امت جمیع ہستند کہ جو ہر نفس ایشان ترب بجوہ نفوس انبیاء مخلوق شدہ و این جماعت در اصل فطرت خلفاء  
 انبیاء اللہ یعنی اصل امت میں ایک ایسی جماعت ہے کہ جسکی خلقت جوہر نفوس انبیاء کے قریب خلق کی گئی ہے اور یہی جماعت اصل فطرت  
 میں خلفاء انبیاء ہیں۔ (صلوات اللہ علیہا)

جب یہ امر متحقق ہو گیا کہ سورہ فاتحہ میں جو جماعت منعم علیہم ہے وہ ہمیں سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد  
 ہیں جو خاتم النبیین ہیں جسکے بعد تین فردین خلفاء انبیاء کی ہیں پس سورہ فاتحہ میں نبوت کے بعد خلافت یعنی امامت ہے  
 اور انکی تعداد بارہ کی ثابت ہے پس وہ ائمہ اثنا عشر علیہم السلام ہیں۔

چونکہ شاہ ولی اللہ نے چار فرقے قرار دیکر لکھا تھا اویسین کی عبارت (مذکورہ) میں لفظ جماعت لکھا ہے جس سے یہ امر  
 واضح و مبین ہو گیا کہ اصل امت میں ایک جماعت ایسی ہے جو جوہر نفوس انبیاء کے قریب پیدا کی گئی ہے اور وہی اصل و حقیقت  
 میں خلفاء انبیاء ہیں پس وہی منعم علیہم ہیں اور وہ آل محمد علیہم السلام ہیں جسکے اول جناب علی علیہ السلام صدیقین سے اور پھر جناب  
 حسین مجتبیٰ علیہما السلام شہداء سے اور باقی نوادہ و جناب امام حسین علیہ السلام صاحبین سے یہ سب اثنا عشر ائمہ ہو گئے۔ دیکھنا  
 یہ ہے کہ بعد رسول خدا صحابہ سورہ فاتحہ کو نماز میں پڑھتے ہوئے کس کی راہ پر چلنے یا ثابت قدم رہنے کی دعا کرتے تھے نیز تابعین کس کی  
 راہ پر چلنا تصور کرتے تھے۔

تفسیر معالم التنزیل بخوبی میں عکرمہ کا قول مذکور ہے کمال عکرمۃ النبیون ہونہ اصحابہ والصدائق ابو بکر و المشعل ابو  
 عمر و عثمان و علی و الصالحین مایرا الصحابۃ یعنی عکرمہ کہتا ہے کہ ہمیں سے مراد محمد رسول اللہ و صدیق سے ابو بکر اور شہداء میں  
 عمر و عثمان اور علی اور صاحبین میں کل صحابہ ہیں۔

عکرمہ کا یہی طریقہ تھا جسکا وہ راوی ہے جسکی حقیقت کلام الہی کے خلاف ہے کیونکہ حضرات منعم علیہم  
 آل ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام سے ہیں کیونکہ انہیں کو نبوت و امامت دی گئی ہے۔

خود کلام مجید میں لفظ صدیق و صدیقہ جن کے لئے آیا ہے مثل حضرت ادریس حضرت ابراہیم اور حضرت یوسف  
 پیغمبران کے اور حضرت مریم صدیقہ غیر انبیاء میں یہ سب کے سب مصطفیٰ و مجتبیٰ اور منعم علیہم ہیں یہی وجہ ہے کہ رسالت اب نے جناب  
 امیر کو صدیق اکبر اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کو صدیقہ کبریٰ ارشاد فرمایا ہے (لو کہو ۲۶۲ سطر ۱۰ کتاب ہذا)



ایسے ہی لفظ شہدات چنانچہ آخر سورہ حج میں شہدا علی الناس انہیں کے لئے مخصوص ہے جو مجتبیٰ ہو چکے ہیں۔  
 نیز صاحبین دہی لوگ ہیں جو مجتبیٰ کئے جا چکے ہیں یہ آیت دلائل کرتی ہے دیکھو (سورہ نون والقلم) فاجتنبہ ربہ فبعلہ  
 من الصالحین پس برگزیدہ پروردگار اور پس ساخت از جملہ صالحان (فتح الرحمن)  
 اس آیت کریمہ کے سایر اوصاف کو داخلہ صاحبین سے خارج کر دیا پس آپ منعم علیہم میں جو لفظ صدیقین ہے اس سے  
 جناب علی مرتضیٰ اور لفظ شہدات حضرت حسین مجتبیٰ اور لفظ صاحبین سے نوادہ وادام حسین علیہ السلام اسباب پیغمبر سے مراد  
 ہیں یہ کل بارہ اشخاص ہوئے یہی آل محمد ہیں جو اصل و حقیقت میں خلفاء انبیاء ہیں جنکی خلقت جو ہر انبیاء سے خلق کی گئی ہے۔  
 یہی حضرات مصطفیٰ اور مجتبیٰ اور مرتضیٰ اور مختار کے الفاظ سے منتخب ہو کر آپہ تطہیر میں داخل ہیں مثال کے لئے دیکھو آپہ تطہیر مریم  
 (سورہ آل عمران)۔

یا مریحان اللہ اصدظفک و طهرک  
 اے مریم تلو خدا نے مصطفیٰ کر کے ظاہرہ قرار دیا اور ملت  
 و اصدظفک علی ساء العالمین دنیا و جہان کی عورتوں میں سے تلو منتخب کیا۔

دیکھو پہلی آیت جس میں لفظ اجتبی مقدم ہے صاحبین پر اور اس آیت مریم میں اصطفیٰ مقدم ہے طہارت پر اس رتبہ کے بعد  
 حضرت مریم صدیقہ قرار پائیں تو لہ تعالیٰ و اصدیقہ اور انکی مان (یعنی حضرت عیسیٰ کی) صدیقہ تھیں دیکھو (سورہ مائدہ)۔

یہ انتخاب خدا نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے چنانچہ بصدق القرآن تفسیر بعضہ بعضا سے یہ آیت سورہ قصص کی لکھی جاتی ہے۔  
 و ربک یخلق ما یشاء ویختار ما یشاء اور تمنا پھر دیکھو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور  
 لہم الخیر ما جیسے چاہتا ہے انتخاب کرتا ہے لوگوں کے اختیار میں ہے

چنانچہ خدا نے جب حضرت ابراہیم کو صراط مستقیم اور ہادی قرار دیا تو سب سے پہلے مجتبیٰ کر دانا دیکھو آپہ (سورہ النحل)  
 ان ابراہیم کان امۃ قانتا للہ حنیفاً اس میں شریک ہی نہیں کہ ابراہیم (لوگوں کے پیغمبر خدا)  
 ولم یک من المشرکین شاکراً فرمان باری بے ادب سے کفر کے چلنے والے اور مشرکین سے  
 لانعمۃ احبۃ و ہدۃ لہ رہ کر گزرتے تھے انی امتوں کے شکر گزار تلو خدا نے منتخب کر لیا تھا  
 صراط مستقیم اور اپنی سیدتی راہ کی انہیں ہدایت کی تھی۔

دوسری جگہ سورہ النامین میں زوریت ابراہیم کے لئے جس میں شہداء انبیاء کو دہین جنکے شمول میں جناب موسیٰ و ہارون بھی شامل  
 سے ہیں خدا فرماتا ہے۔

واجتبیہم حد ینہم الے صراط مستقیم  
 اور انکو منتخب کیا اور انہیں سیدتی راہ کی ہدایت کی  
 اور سورہ الصافات میں صوف حضرت موسیٰ و ہارون کے لئے خدا کا یہ قول ہے۔

و ہد ینہما الصراط المستقیم و  
 ترکنا علیہما فی الآخرین سلام علی  
 اور دونوں کو سیدتی راہ کی ہدایت کی اور بعد کے  
 آئے و انون میں اور کا ذکر خیر باقی رکھا اور جگہ موسیٰ و  
 ہارون و ہارون اور ان پر سلام (یعنی) سلام ہے۔



دیکھو حضرت ابراہیم کا ذکر تفسیر واحد سے اور ذریعہ ابراہیم کا تفسیر جمع سے اور دوسری بار دون کا ذکر صیغہ ثانی سے خدا نے اپنے قول میں فرمایا ہے۔

آیات موعود سے صراط مستقیم ہونا اور ان میں حضرات کا ثابت ہو گیا جتنا انتخاب خدا نے مصطفیٰ مجتبیٰ سے کو چاہا ہے۔ پس سورہ فاتحہ میں نعم علیہم محمد و آل محمد علیہم السلام میں جن پر دون درود بھیجے ہوئے نماز مقبول نہیں دیکھیں سورہ فاتحہ جس میں سات آیتیں ہیں بعد کمال سورہ فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی دیکھو صحیح ترمذی کی یہ حدیث عن عبادہ بن صامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوۃ لمن یقرأ بفاتحۃ کتاب فی البیاب عن ابی ہریرۃ وعائشۃ والنس وابی قتادۃ وعبید اللہ بن عمر وخال ابوہیثمی حدیث عبادہ بن صامت حدیث حسن صحیح عبادہ بن صامت نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے میں نماز ہوتی اوس شخص کی جو فاتحہ الکتاب نہ پڑھے اور اس باب میں روایت ہے ابوہریرہ اور عائشہ اور انس اور ابو قتادہ اور عبد اللہ بن عمر سے کہ ابوہیثمی ترمذی نے حدیث عبادہ بن صامت حسن صحیح ہے۔

اور صحیح ترمذی ابواب تفسیر القرآن میں یہ تفسیر آریہ کریم سبحان المثنیٰ والقرآن الخیر کے داروہ ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہم القرآن واما الکتاب والصحیح المثنیٰ فہذا حدیث حسن صحیح ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے الحمد للہم القرآن واما الکتاب اور سات آیتیں ہیں کہ پہلی آیت میں حدیث حسن صحیح ہے اور تفسیر بیضاوی مطبوعہ اسلامبول مستقیم ہے۔ ردی ابوہریرہ انہ علیہ الصلوۃ والسلام قال فاتحۃ الکتاب سبع آیات اربعین بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی ابوہریرہ نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ فاتحۃ الکتاب میں سات آیات ہیں پہلی آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے اور شاہ ولی اللہ اپنے فارسی ترجمہ مہموم فتح الرحمن میں آریہ کریمہ و قد آیتک سبحان المثنیٰ والقرآن انہم کار ہر سب کے ہیں ہر آئینہ داریم تراہفت آیت از انجہ در نماز مکر خواندہ میشود یعنی سورہ فاتحہ وادیم تراقرآن بزرگ (خاموش جھوٹا نہیں) اور اردو تفسیر مفتح القرآن شاہ عبدالقادر میں ہے۔ سات آیتیں غلیظہ کا سورہ فاتحہ کو اور چارے درجہ کا قرآن بھی کہا سکو۔ اور تفسیر فتح العزیز سورہ بقرہ شاہ عبدالعزیز مست مطبوعہ چاہہ محمدی حاجی ولی محمد مستقیم میں ہے۔

اور اعمال محسوسہ در نماز ہفت رکعت و آیات این سورہ نیز ہفت ارکان بعد نماز قیام و رکوع و قعود و سجود اول و جلسہ و اعمال محسوسہ در نماز ہفت رکعت و آیات این سورہ نیز ہفت ارکان بعد نماز قیام و رکوع و قعود و سجود اول و جلسہ میں السجدتین و سجود ثانیہ و قعدہ است۔ پس بسم اللہ الرحمن الرحیم و امقابل قیام تصور باید نمود و قیام ابتداء اعمال نماز است الحمد للہ رب العالمین مقابل رکوع است آئم اور عشا میں ہے و از انجہ است سبع المثنیٰ یعنی ہفت آیتے کہ تکرار کردہ میشود در ہر نماز دکان ہفت آیت این است بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ مضاجح باب ذکر است و الحمد للہ رب العالمین کہ مضاجح باب شکر است الحمد اور صومین ہے۔ پس قسم اول انجہ متعلق بتسمیہ است این مست کہ جمیع علوم در چار کتاب الہی مشد رح است و قرآن مجید حادی آن جمیع علوم است و علوم قرآن در سورہ فاتحہ و علوم سورہ فاتحہ در بسم اللہ الرحمن الرحیم و علوم بسم اللہ در حرف بار ترجمہ پس پہلی قسم جو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے متعلق ہے یہ ہے کہ تمام علوم خدا جا رکنا ہوں (توریت زبور انجیل اور قرآن) میں سمولے ہوئے ہیں اور قرآن مجید اوان کل علوم پر حاوی ہے اور کل علوم اس میں موجود ہیں اور قرآن کے کل علوم سورہ فاتحہ میں ہیں اور سورہ فاتحہ کے سارے علوم بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کے سب علوم بسم اللہ میں ہیں۔









آپ نے سہ ماہ الرحمن الرحیم محمد رب العالمین کہا جسکے تا یہ کی یہ روایت کتاب صلیح النبیۃ مولانا معین الدین کے رکن  
شمارت در اول مطبوعہ مطبع نور لاہور ۱۲۸۵ھ سے لکھی جاتی ہے۔

لیکن انہی روایتوں میں یہ معلوم ہوا کہ یہ سورہ  
سورہ اقرآن تھا اور ایک روایت یہ ہے کہ درجہ سوری  
سورہ یا ایا المدثر تھا اور دوسری روایت لوگوں نے  
حضرت خدیجہ کے زبانی یہ بیان کی ہے کہ (سورہ اول)  
سورہ فاتحہ یعنی الحمد تھا اور ایک روایت یہ ہے کہ  
پنجمہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ حضرت خدیجہ سے  
ارشاد فرمایا کہ جب وقت میں آئینا ہوتا ہوں ایک آواز  
نہیں سنتا ہوں اور کوئی کتاب ہے یا محمد یا محمد اور کہنے لگا  
مجھ کو دکھائی نہیں دیتا میں ڈرتا ہوں اور وہاں سے  
چلا جاتا ہوں یہ سن کر حضرت خدیجہ آنحضرت کو  
درقہ کے پاس گئیں اور ان سے واقعہ مذکور  
بیان کیا اور کہنے لگا آئینہ ایسا کرنا جب وہ آواز  
سننا تو اپنے مقام پر ٹھہرے رہنا اور ان سے نہ ہٹنا  
اور دیکھنا کہ کہنے والا کیا کتاب ہے اسکے بعد جب  
آنحضرت نے وہ آواز سنی اپنی جگہ پر کھڑے رہے  
اور اس آواز کے جواب میں لبیک فرمایا منادی  
نے کہا کہو اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہدان محمد  
رسول اللہ اسکے بعد ندا دینے والے نے کہا کہو  
بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ رب العالمین تا اینکه  
کل سورہ فاتحہ پڑھا۔

اما اول سورہ از روایات مقدمہ چنان  
معلوم شد کہ سورہ اقرآن پودہ و روایت  
آنست کہ یا ایا المدثر پودہ و روایت  
ایگر از حدیث محمد آوردند کہ سورہ فاتحہ  
الکتاب بودہ و روایت آنست کہ پنجمہ صلوات  
وسلام علیہ باوے فرمود بدین سبب کہ چون  
تنہا می شوم آواز سے می شنوم کہ یا محمد یا  
محمد و پیچ گوئیدہ نمی بینم خوف بر من  
غالب میشود و از آنجائی گریزم  
خدیجہ آنحضرت را بتدر و درقہ برد  
تا صورت واقعہ را تقریر فرمود  
درقہ گفت دیگر چنین مکن ہر وقت  
کہ آن ندا سے شنوی در محل خود قرار  
گیر تا دیگر چه میگوید آنحضرت کہ این  
نوبت ندا شنید بر جائے خود بایستاد  
جواب داد کہ لبیک ندا کنندہ گفت  
گوئی اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہدان  
محمد رسول اللہ بعد از ان گفت بگو  
بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رب العالمین  
تا آخر سورہ فاتحہ الکتاب بخواند۔

اور اسباب النزول واحدی کے صلا مطبوعہ مصر ۱۳۱۵ھ میں ہے۔

عبداللہ بن نافع نے اپنے پدر (نافع) سے اپنے  
ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم  
کل سورہ میں نازل ہوا ہے۔

عن عبد اللہ بن نافع عن ابيه عن ابن  
عمر قال نزلت بسم اللہ الرحمن الرحیم  
فی کل سورۃ۔

شرح و تالیہ ترجمہ اردو نور الہدایہ صلا مطبوعہ رزاقی کا پور سے صحیح مسلم اور صحیح نسائی کی روایتیں مع دیگر

روایتوں کے لکھی جاتی ہیں۔

اور روایت مسلم کی ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نماز پڑھی میں نے بھیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابو بکر اور عمر اور عثمان کے پس مسلمانین نے کسی کو اون میں سے کہ پڑھتا ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم

وامام شافعی کے نزدیک تسمیہ آواز بلند پڑھے کہ جز فائحه ہے اور کے نزدیک اور بہت سی حدیثیں صحیح وارد ہوئی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین قرات کو اٹھ کر با افعالین سے شروع کرتے تھے

صحیح ابن خزیمہ و ابن جان اور نسائی میں ہے یوم مجرب سے کہ نماز پڑھی میں نے بھیجی ابو ہریرہ کے سید پڑھی انہوں نے تسمیہ الرحمن الرحیم پھر پڑھی فاتحہ بیان تک کہ پونچے و لا یضایب تک پھر کسی آئین پھر سلام پھر کہ تسمیہ ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تحقیق میری نماز شاہ تیرے ساتھ نماز رسول اللہ کے کہ ابن خزیمہ نے نہیں شک ہے اسکی صحت میں اہل معرفت کے نزدیک اور یہ حدیث مسلم جھڑکتی ہیں۔ کیونکہ جائز ہے سنا نیم مجرب کا باوجود آہستہ پڑھنے ابو ہریرہ کے کہو کہ جب تک مبالغہ نہ کرے اخفا میں تب تک سنائی دیتا ہے خصوصاً پاس والے مقتدی کو اور صحیح ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ رسول اللہ جھڑکتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو کہنا حاکم نے صحیح ہے بغیر علت کے اور صحیح کیا اسکو دارقطنی نے

پس صحیح ترمذی و ابی روایت ابن عباس کی روایت اور ابی جحجہ ہو گئی نیز ابو ہریرہ کی روایت صحیح نسائی کی جناب سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پہلی آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم سے سورہ فاتحہ یا سبع الثانی کا قرات فرماتا کتاب اللہ کے مطابق ثابت ہو گیا جس نے انس کی روایت بخبر بخاری اور مسلم و ترمذی کے اول شخص کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم جھڑکے سورہ فاتحہ پڑھتے تھے مطلقاً باطل و دروغ کر دیا پس خلفاء ثلاثہ کا صریح چھ آیتوں سے قرات کرنا صحیح ہو گیا جیسے بقول ترمذی صحابہ اور تابعین اور ان کے بعد کے عمل کرتے رہے۔

اور روایت جناب میر علیہ السلام کی اوپر گذری کہ رسول خدا بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین تا آخر سورہ نماز میں پڑھتے تھے اور فخر الدین رازی نے اپنے تفسیر کبیر میں بعد ذکر اس امر کے کہ جناب علی علیہ السلام جھڑکتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اور کہا

ومن اقتدی فی دینہ بعلمی فقد اقتدی

و اصاب الحق والذی علیہ قولہ صلعم

اللھم اور الحق معہ حیثما دار

پس خلفاء ثلاثہ اور ان کے متبعین صحابہ اور تابعین کا یہاں تک کہ بخاری اور مسلم اور ترمذی کا عمل قرآن

اور رسول خدا کے خلاف صرف چھ آیتوں سے قرات کرنا غلط راستہ کے چلنے کو ثابت کرتا ہے نیز نماز کا سبع مثالی یعنی سات آیتوں کے

خلاف ناقص اور ناتمام ہونا اور آیہ کریمہ اطيعوا اللہ واطيعوا الرسول واولی الامر کے مخالف ہونے کو ظاہر کرتا ہے جس سے بھی رسول اللہ

کے بعد جناب میر علیہ السلام باب دینیۃ السلم و نقطہ تحت الباء الدی اور ہدی اور مستدی کا اول الامر ہونا و زور و دشمن کی طرح

ثابت ہے پس سورہ فاتحہ الکتاب میں جو نبی صلوات اللہ علیہ کے بعد ضم علیہم کی جماعت صدیقین و شہداء و صالحین کی ہے وہی

اول الامر یعنی امام ہے و آل محمد علیہم السلام میں جنکی تعداد بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ میں اثنا عشر امیرا اثنا عشر خلیفۃ و اثنا عشر



عظیم الی جا برین سمره و ابن سہود کے حدیثوں میں ہے

اور شاہ عبدالعزیز اپنے تفسیر فتح العزیز سورہ بقرہ کے تحت میں ساتویں آیت سورہ فاتحہ کے بارے میں یہ تفصیل و تفسیر فرماتے ہیں

نیز منعم علیہ را مقابلے آوردہ اند کہ منسوب  
یعنی منعم علیہ کو منسوب علیہ کے مقابل میں  
علیہ است و ضالین کہ در مقابل ہتدین است  
ناسے اور ضالین کے مقابلہ میں جسکا مقابلہ ہتدین سے  
ہونا چاہئے منعم علیہم سے اسکا مقابلہ مناسب نہیں مگر  
مناسب مقابلہ منعم علیہم ہی نماید لیکن چون  
چونکہ معلوم ہے کہ منعم علیہم بالیقین ہتدی ہیں بلکہ ہادی  
ہیں کیونکہ ہدایت او کو طلب کرتی ہے اور او کو چاہتی  
آنها طلب می کند و ہدایت بان را میخوانند چار  
ضالین نیز در مقابل منعم علیہم افتادند۔

اور قتادہ سے شاہ عبدالعزیز سے جناب علی مرتضیٰ کا ہادی ہتدی ہونا کہ تفسیر ایشان بذوالقرنین و یسویب الدین و صدیق  
و فاروق و سائب و یسویب الامہ و یسویب قریش و یسویب البکد و یسویب و اوس و ہشام و ذی الاذن الوامی مروی و ثابت  
کے الفاظ سے اور تفسیر عزیزی بارہ سورہ احقافہ میں امیر المؤمنین کو یسویب المؤمنین سے قبول کر چکے ہیں و لکھو کتاب الکمالی مودت  
ص ۱۹۵ اور دیکھو ص ۲۱۲ کتاب الکمالی مذکورہ۔

پس سورہ فاتحہ الکتاب میں خاتم النبیین کے بعد جماعت منعم علیہم میں اول منعم علیہ جناب میر علیہ السلام خاتم النبیین

بالیقین ہیں۔

اور اسی سورہ فاتحہ الکتاب یا سبح الثانی کو قرآن عظیم بھی کہا ہے اور قرآن علی کے ساتھ اور علی قرآن کے ساتھ شریف  
حدیث ہے جسکی آخری حدیث ینابیع المودۃ شیخ سلیمان قندوزی حنفی کے نمبر ۱ کی لکھی جاتی ہے۔

ابن عساکر نے عمرو بن خالد کے طریق حضرت  
خارجہ بن عقیقہ عن طریق سرقہ بن  
خارجہ عن فاطمۃ الزہراء قال سمعت  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی  
قبض فیہ یقول و قد امثالۃ الحجۃ من  
اصحابہ ایما الناس یومثلک ان قبض  
قبضاً سرباً و قد قدمت الیکہ القول  
معدرت الیکہ انی تخلف فیکم کتاب  
ربی عزوجل و عترتی اہل بیتی ثم  
اخذ بید علی فقال هذا علی مع القرآن  
و القرآن مع علی لا یفترقان حتی یردنا  
علی الخوض فاما تکتلم ما تلتخونی فیہا۔

ابن عساکر نے عمرو بن خالد کے طریق حضرت  
فاطمہ زہرا سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے پدر رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم سے مرض الموت میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اور اسوقت  
حضرت کا حجر و صحابہ سے پھرا ہوا تھا کہ اسے لوگوں میں بہت  
جلد دینا ہے و حضرت ہونے والا ہوں اور تمکو جلائے دینا  
ہوں تاکہ میرے گردن پر بار نہ پڑے کہ میں تمہارے پاس دو  
چیزیں چھوڑتا ہوں ایک تو اپنے خدا کی کتاب اور ایک اپنی  
عترت اہل بیت یہ فرما کر علی کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا کہ یہ علی  
ہے قرآن کے ساتھ اور قرآن اس کے ساتھ یہ دونوں ایک مدینہ  
سے جدا نہ ہوں گے تاکہ میرے پاس جو چیز پر پونجین وہ ان قسم سے  
پونجی ہو تاکہ تم نے میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

جیسے حضرت ابن عباس اور ابو ہریرہ کی روایت سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے  
عزیز صحیحین و ترمذی کے دل میں کو اہل گروہ دیکھے ہیں اور ہر گروہ میں سے ایک عمر کی اس روایت صحیحین و ترمذی کے دل میں آئی  
اکمال دین کا نزول ہوا تو بعد ازاں کہ اس صحیح اسناد و حدیث سے مندرجہ مسئلہ سے نظر امر باہل کر دیا جس میں وہ ہر گروہ نے  
دیکھا کہ یوم غدیر کو رسول خدا کے ارشاد حدیث میں گنت گروہ و غل میں سورہ کے بعد آیا یوم اکملت لکم دینکم و ما رقی علیکم من شیء و  
رضیت لکم الاسلام ویتا کا نازل ہوا اور دیکھا کہ جو ابن عباس کی روایت آیا تھی وہاں کہ رسول خدا کے نزول کے بعد آیا یوم غدیر اور یوم آخر میں  
یوم رسول خدا کے عمر کے متعلق استقامت میں ہے ۔

اور جسکی تائید ابوسعید خدری کے روایت مندرجہ شد سے ہو چکی ہے جبکہ رسول خدا غریب میں جناب علی علیہ السلام کو نصب کر کے ان کے ولایت یعنی خلافت و امامت کی ندا کی تو خیر علی علیہ السلام آیہ الیم الکلت لکم ذلکم دانست علیکم ففتی و فیت لکم الاسلام دنیا لیکر نازل ہوئے۔ (مجمعی) یہ تلامذہ امامت کا سولہ روز شمار امت سے عموماً اور صحابہ و اہل بیت و ائمین سے خصوصاً کیا جاتا ہے کہ رسول خدا نے غریب خرم کے مقام میں خیر علی علیہ السلام میں بھیجا کہ فیت و روایت کے سلسلہ میں محمد و پیان کے کیا تھا۔ چنانچہ انہیں ابوسعید خدری سے یہ روایت مروی ہے۔

جسکو امام قندوزی غفرلہ نے اپنے کتاب بنیابی المودۃ کے تحت مضبوط اسامیوں کے ساتھ میں اور سید علی ہادی نے اپنے مودۃ القربی کے مودۃ فہم میں داخل کیا ہے۔

عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله  
البر سرور من الله و السرور من الناس

عجل الله تعالى وعلوهم في شرفه في وقفهم  
انهم مستوفون في امره انهم مستوفون في امره انهم مستوفون في امره

انہر مستوفون عن واریتہا و  
 میں تو ایسے ہوں کہ علی علیہ السلام اور ابوبکر اسلم علیہما السلام

کافان صبر ادا و ادا شد بقوله انهم  
باینکه درین امر و سعی کی چارویست تمام شود این که

مستأوفون عن ولائهم غفوا على أبيهيت

لأنه لا يعرض المومنين لغيره فكلون سليم

وہ کہہ کر واپس چلے گئے۔ اس وقت تک کہ اس کتاب کی تاریخ ابھی طبع نہیں ہوئی تھی۔

نہایت عزیز و گرامی ہوں کہ اب تک جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ لکھ دیا ہے۔

والتعريف بما مع المودة الى ان يجرى الى

حضرت امام جعفر صادق علیه السلام در روایت که در

نیمت و درایت پناه امیرالمومنین علی علیه السلام

هذه الآية قال النعمان بن الحر لا يقرأها من غير

علی بن ابی طالب کو یہ واقعہ بھی ملا۔

پیشہ ورانہ

یہ میں اللہ عزوجل کے احادیث و تصریحات میں ہے

اخترید مرادین  
و در بیان خلق نفوس و ارواح و غیره



# قطعه نایب طبع کتاب تکمیل

سخن سنج رفیع التمرین اویزب الامتربیت حمید الزمان عابد المناجیب لانا تید میر حسن صاحب القلم شهر  
متوطن "بهیره سادات ضلع فتح پور" بیڈ مولوی گورنمنٹ ہائی اسکول فتح پور

مفضل الکتب تکمیل است پیش مورید بعض شناساں در بخور چون تصبیح و فایک سند یوم فوت نبوی آن چہ صحت مفضل صاحب تکمیل آن را کار مبلغ با انجام رسید روز کے چند چار از حکم خدیو پروہ دیک زربیح الاقول گوید این ماخذ زین نوع حکیم تا بتلخ و دیک کہ بن روز ہشاد دیک آید ہشاد	بست نفیم و خبر دار عقیل بغیر طبع و بابت ز علیل کس پرخت متفق نہ علیل ثابتش کرد ہر بان دلی مغویہ رنگ زین تکمیل آیہ آمد ز خداوند علیل رفت شادی باہم شد تبدیل یازد سال بعد کن تعویل کان ندان بہ پیسر تکمیل از دوشنبہ بدو تیرہ چو علیل گر شمار ہی چو خورد مند علیل	در پرتکبست شک عافی بان طبع آید اگر بجاریست کوڈ الیف یکم اسل جانشینی علی ہم ضمتا ہجہ دوم تکمیل ز دوی گہ دین حق گشت زکلت عزیز از محال نبوی را ہنگام روز دوشنبہ رسول مقبول گر ز ہجہ مذہبی گہ کہ بود در چہ ماہ بر بیع الادب در ہین روزک ہشاد دیکم	گوئند از مبادات مشیل گردن شفا بخش تکمیل در ہین باب کتاب تکمیل گرد ثابت با سانیہ جزیل دو حکم را چو مستند تکمیل دو دلی غیل مستند تکمیل در سیدہ زقنا گشت علیل حقت گزشت ازین دیکمیل پنجشنبہ ہشاد ہی چو عقیل در سن یازد ہم بے تسویل از دوشنبہ ہی شد تکمیل
گفت اشہر ہشاد ہشاد بہشش پنج گوشت ہشاد بیسوی سال و گر باز شنو آخری سال مسی نیست	سال ہجری دسی نبویس بیدیل ست سراپا علیل فارتے بل حق شد تکمیل سفر از ہست کتاب تکمیل رافع لیع مضامین تکمیل	سال طبعش در گزشتہ نیست از سراسر شد این سال مسیح سفر از ہست کتاب تکمیل رافع لیع مضامین تکمیل	جلوہ آرد صدقت تکمیل نام مرغوب طبع تکمیل



ناظرین ملاحظہ سے پہلے کتاب کی ایک مختصر نامہ سے دست کر لیں

[illegible]



صفحہ	سطر	تہ	لفظ	معنی	صفحہ	سطر	تہ	لفظ	معنی	صفحہ	سطر	تہ	لفظ	معنی	صفحہ	سطر	تہ	لفظ	معنی
۷۶	۱۶	م	دال	دال	۱۳۶	۴	م	کی	کی	۱۳۶	۱۸	۶۲	دال	دال	۱۳۶	۱۸	۶۲	دال	دال
۷۸	۲۹	ح	سبب	سبب	۱۳۷	۱۱	ح	آلاخرہ	آلاخرہ	۱۳۷	۱۳	۱۰۵	سب	سبب	۱۳۷	۱۳	۱۰۵	سب	سبب
۷۹	۶	م	سب	سب	۱۳۸	۳	م	کی	کی	۱۳۸	۱۶	۱۰۷	سب	سب	۱۳۸	۱۶	۱۰۷	سب	سب
۸۰	۱۱	م	اسول	اسول	۱۳۹	۲۵	م	نامورین	نامورین	۱۳۹	۳	۱۰۹	اسول	اسول	۱۳۹	۳	۱۰۹	اسول	اسول
۸۱	۲۲	م	قدما	قدما	۱۴۰	۳	م	جیش	جیش	۱۴۰	۲۳	۱۰۹	قدما	قدما	۱۴۰	۲۳	۱۰۹	قدما	قدما
۸۲	۲۶	ح	استغفہ	استغفہ	۱۴۱	۸	ح	تغیج	تغیج	۱۴۱	۲۳	۱۱۰	استغفہ	استغفہ	۱۴۱	۲۳	۱۱۰	استغفہ	استغفہ
۸۳	۲۵	ح	ولد	ولد	۱۴۲	۵	ح	لیدن	لیدن	۱۴۲	۲۴	۱۱۱	ولد	ولد	۱۴۲	۲۴	۱۱۱	ولد	ولد
۸۴	۶	م	صدیق	صدیق	۱۴۳	۲۳	م	لیدن	لیدن	۱۴۳	۱۲	۱۱۲	صدیق	صدیق	۱۴۳	۱۲	۱۱۲	صدیق	صدیق
۸۵	۱۰	م	مؤید	مؤید	۱۴۴	۲۵	م	مغزوی	مغزوی	۱۴۴	۲۴	۱۱۳	مؤید	مؤید	۱۴۴	۲۴	۱۱۳	مؤید	مؤید
۸۶	۳	م	نقل	نقل	۱۴۵	۹	م	مضت	مضت	۱۴۵	۲	۱۱۳	نقل	نقل	۱۴۵	۲	۱۱۳	نقل	نقل
۸۷	۴	ح	دال	دال	۱۴۶	۱۳	ح	عائشہ	عائشہ	۱۴۶	۱۲	۱۱۴	دال	دال	۱۴۶	۱۲	۱۱۴	دال	دال
۸۸	۴	ح	دال	دال	۱۴۷	۱۲	ح	انغنی	انغنی	۱۴۷	۲۴	۱۱۵	دال	دال	۱۴۷	۲۴	۱۱۵	دال	دال
۸۹	۲۳	ح	ندعو	ندعو	۱۴۸	۲	ح	بقول	بقول	۱۴۸	۱۹	۱۱۶	ندعو	ندعو	۱۴۸	۱۹	۱۱۶	ندعو	ندعو
۹۰	۱۱	م	پابند	پابند	۱۴۹	۲۶	م	پڑھے	پڑھے	۱۴۹	۲۶	۱۱۷	پابند	پابند	۱۴۹	۲۶	۱۱۷	پابند	پابند
۹۱	۲۵	ح	الخمرین	الخمرین	۱۵۰	۲۲	ح	بھروسہ	بھروسہ	۱۵۰	۲۴	۱۱۸	الخمرین	الخمرین	۱۵۰	۲۴	۱۱۸	الخمرین	الخمرین
۹۲	۲۹	ح	رحمہ	رحمہ	۱۵۱	۳۲	ح	اتھارشی	اتھارشی	۱۵۱	۲۴	۱۱۹	رحمہ	رحمہ	۱۵۱	۲۴	۱۱۹	رحمہ	رحمہ
۹۳	۱۵	م	دخل	دخل	۱۵۲	۱۲	م	لیدن	لیدن	۱۵۲	۲۸	۱۲۰	دخل	دخل	۱۵۲	۲۸	۱۲۰	دخل	دخل
۹۴	۱۲	م	اتھا	اتھا	۱۵۳	۱۶	م	بخار	بخار	۱۵۳	۱۶	۱۲۱	اتھا	اتھا	۱۵۳	۱۶	۱۲۱	اتھا	اتھا
۹۵	۲	م	حضرت	حضرت	۱۵۴	۱	م	تظیفہ	تظیفہ	۱۵۴	۱۰	۱۲۲	حضرت	حضرت	۱۵۴	۱۰	۱۲۲	حضرت	حضرت
۹۶	۷	ح	نفسہ	نفسہ	۱۵۵	۲۲	ح	سند	سند	۱۵۵	۲۰	۱۲۳	نفسہ	نفسہ	۱۵۵	۲۰	۱۲۳	نفسہ	نفسہ
۹۷	۱۰	ح	اتاردون	اتاردون	۱۵۶	۵	ح	اوراد	اوراد	۱۵۶	۲۳	۱۲۴	اتاردون	اتاردون	۱۵۶	۲۳	۱۲۴	اتاردون	اتاردون
۹۸	۱۳	ح	دال	دال	۱۵۷	۹	ح	فقاسم	فقاسم	۱۵۷	۴	۱۲۵	دال	دال	۱۵۷	۴	۱۲۵	دال	دال
۹۹	۱۰	ح	تکادہ	تکادہ	۱۵۸	۱۲	ح	ادیس	ادیس	۱۵۸	۲	۱۲۶	تکادہ	تکادہ	۱۵۸	۲	۱۲۶	تکادہ	تکادہ
۱۰۰	۱۳	ح	نفسی	نفسی	۱۵۹	۱۴	ح	کے	کے	۱۵۹	۵	۱۲۷	نفسی	نفسی	۱۵۹	۵	۱۲۷	نفسی	نفسی
۱۰۱	۶	م	داخل	داخل	۱۶۰	۲۲	م	تظنون	تظنون	۱۶۰	۱۹	۱۲۸	داخل	داخل	۱۶۰	۱۹	۱۲۸	داخل	داخل
۱۰۲	۹	ح	روز	روز	۱۶۱	۲۴	ح	اسامہ	اسامہ	۱۶۱	۲۴	۱۲۹	روز	روز	۱۶۱	۲۴	۱۲۹	روز	روز
۱۰۳	۲۲	ح	عیاسی	عیاسی	۱۶۲	۱۴	ح	افندا	افندا	۱۶۲	۱۴	۱۳۰	عیاسی	عیاسی	۱۶۲	۱۴	۱۳۰	عیاسی	عیاسی
۱۰۴	۱۰	ح	والام	والام	۱۶۳	۲۶	ح	نہی	نہی	۱۶۳	۱۳	۱۳۱	والام	والام	۱۶۳	۱۳	۱۳۱	والام	والام
۱۰۵	۱۱	ح	جزری	جزری	۱۶۴	۲۴	ح	نیز	نیز	۱۶۴	۲۴	۱۳۲	جزری	جزری	۱۶۴	۲۴	۱۳۲	جزری	جزری
۱۰۶	۲۶	ح	لحاظ	لحاظ	۱۶۵	۲۴	ح	دیارکری	دیارکری	۱۶۵	۱۹	۱۳۳	لحاظ	لحاظ	۱۶۵	۱۹	۱۳۳	لحاظ	لحاظ
۱۰۷	۱۶	ح	لیدن	لیدن	۱۶۶	۲۳	ح	لیدن	لیدن	۱۶۶	۲۳	۱۳۴	لیدن	لیدن	۱۶۶	۲۳	۱۳۴	لیدن	لیدن
۱۰۸	۱۹	ح	یرند	یرند	۱۶۷	۲۵	ح	بنجم	بنجم	۱۶۷	۲۵	۱۳۵	یرند	یرند	۱۶۷	۲۵	۱۳۵	یرند	یرند
۱۰۹	۱۳	ح	گذرین	گذرین	۱۶۸	۲۴	ح	لیدن	لیدن	۱۶۸	۳	۱۳۶	گذرین	گذرین	۱۶۸	۳	۱۳۶	گذرین	گذرین
۱۱۰	۱۵	ح	نکٹن	نکٹن	۱۶۹	۲۴	ح	دیارکری	دیارکری	۱۶۹	۲۴	۱۳۷	نکٹن	نکٹن	۱۶۹	۲۴	۱۳۷	نکٹن	نکٹن
۱۱۱	۱۸	ح	لیدن	لیدن	۱۷۰	۲۴	ح	دیارکری	دیارکری	۱۷۰	۲۴	۱۳۸	لیدن	لیدن	۱۷۰	۲۴	۱۳۸	لیدن	لیدن
۱۱۲	۸	ح	خلافہ	خلافہ	۱۷۱	۸	ح	سہ	سہ	۱۷۱	۲۸	۱۳۹	خلافہ	خلافہ	۱۷۱	۲۸	۱۳۹	خلافہ	خلافہ



[illegible]



صفحہ	سطر	ترتیب	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	ترتیب	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	ترتیب	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	ترتیب	غلط	صحیح
۲۹۷	۱۵	م	الناما	الناما	۳۲۲	۲۱	ج	لیدن	لیدن	۳۲۸	۱	ج	حاسبہ	حاسبہ	۳۶۷	۱۲	م	خلافت	خلافت
"	۱۶	"	اوز	اوز	"	۳۰	"	ذکرہ	ذکرہ	"	۳	م	طیب	طیب	۳۶۹	۵	م	بدون	بدون
۲۹۰	۲۶	ج	دنی	دنی	۳۲۴	۲	م	یکمدا	یکمدا	"	۴	"	است	است	"	"	"	البلی	البلی
۲۹۹	۱	م	مستدرک	مستدرک	۳۲۶	۲۰	"	سرنا	سرنا	"	۱۱	"	راقی	راقی	"	۶	"	الکتاب	الکتاب
"	۲۳	"	نہاری	نہاری	"	۵	"	انشار	انشار	"	۱۲	"	کر	کر	"	"	"	نی	نی
۳۰۰	۱۲	م	مستند	مستند	۳۲۸	۲۷	"	اُنی	اُنی	۳۲۹	۶	م	ناترانی	ناترانی	۳۷۰	۷	م	البسملہ	البسملہ
"	۲۰	"	قندوزی	قندوزی	۳۲۴	۸	"	عذا	عذا	"	۱۷	"	لفظ	لفظ	۳۷۱	۱	م	انس	انس
۳۰۳	۱	م	تم	تم	"	۱۱	"	قفذ	قفذ	۳۵۱	۵	"	فلن	فلن	"	۲	"	اکھنڈ	اکھنڈ
۳۰۶	۲۵	ج	لیدن	لیدن	۳۲۵	۲۵	م	کادوا	کادوا	۳۵۲	۲	"	لودوت	لودوت	"	۲۳	م	یکمہ	یکمہ
۳۰۷	۳۱	"	قابلی	قابلی	۳۲۸	۷	"	جمنجمن	جمنجمن	"	۱۲	"	یاؤل	یاؤل	"	۲۴	"	حیرت	حیرت
۳۰۸	۲	م	صاحب	صاحب	۳۲۱	۱۶	"	فلے	فلے	۳۵۳	۱۰	م	عقبہ	عقبہ	"	۲۷	ج	باجہ	باجہ
۳۰۹	۱	"	انجفہ	انجفہ	۳۲۲	۳	"	بشارت	بشارت	۳۵۴	۹	م	والامام	والامام	"	"	"	اکھونی	اکھونی
۳۱۲	۱۷	"	خرجہ	خرجہ	"	۷	"	مشرعہ	مشرعہ	۳۵۶	۲۶	"	غرام	غرام	"	۲۸	"	لا	لا
۳۱۵	۸	"	اغران	اغران	"	۱۵	"	تاریخ	تاریخ	۳۵۷	۱۹	"	کی	کی	"	"	"	صلیت	صلیت
۳۱۶	۱۹	"	درزارہ	درزارہ	۳۲۲	۲۰	"	مشرعہ	مشرعہ	۳۵۸	۱۵	"	دیشاک	دیشاک	۳۷۳	۳	م	س	س
۳۱۷	۲۷	ج	انشاری	انشاری	۳۲۵	۱۶	"	لردم	لردم	"	۱۷	"	جانی	جانی	"	۸	"	تحقیق	تحقیق
۳۱۸	۳	م	بن	بن	"	۱۸	"	مشرعہ	مشرعہ	۳۱۵	۲۲	"	نمت	نمت	"	۹	"	کونکہ	کونکہ
۳۲۳	۲۳	ج	سے پروا	سے پروا	"	۲۲	ج	ثانی	ثانی	"	۲۷	ج	امین	امین	۳۷۴	۱۳	"	۱۹۵۵	۱۹۵۵
۳۲۱	۲	م	غیر ملک	غیر ملک	۳۲۶	۲۶	م	اسی	اسی	۳۶۶	۱۸	م	ابن خویہ	ابن خویہ	۳۷۵	۴	"	س	س
"	۷	"	تے	تے	۳۲۷	۵	"	ایہا اللہ	ایہا اللہ	"	۲۲	"	ادما	ادما	"	۲۶	"	الہیت	الہیت
۳۲۲	۱	م	ادعولہ	ادعولہ	"	۱۸	"	یسرل	یسرل	"	۲۵	"	استقیم	استقیم	"	"	"	"	"

کتابخانہ امیرزا محمد جواد صاحب کے نظامی پریس میں طبع ہو کر رہنمائے خالص عام ہوتی

عاجز  
maablib.org  
سید رضی حسین



